یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ھیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کر سکتے ھیں.

منجانب.



سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان

اردو

ثواب الاعمال وعقاب الاعمال

للشیخ الجلیل الأقدم

الصدوق

ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین بابویہ القمی

المتوفی ۳۸۱ھ

ناشر

الکساء پبلیشرز

آر۔ ۱۵۱ سیکٹر ۵ بی ۲ نارتھ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب	ثواب الاعمال وعقاب الاعمال
مؤلف	شیخ الصدوق علیہ الرحمہ
مترجم	دلاور حسین حجتی (حجت الاسلام)
تزئین	سید اشفاق حسین نقوی
کمپوزنگ	منیر کمپوزنگ اینڈ گرافکس (فہد عبداللہ)
اشاعت اول	ایک ہزار جنوری 2004ء ذیقعد ۱۴۲۴ھ ہجری
قیمت	۱۵۰ روپے

ناشر

الکساء پبلیشرز

آر۔۱۵۹ سیکٹر ۵ بی ۲ نارتھ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ تعالیٰ کے پاک نام سے جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد

علی

فاطمہ

حسن

حسین

سورۃ الفاتحہ

یا صاحب الزمان ادرکنی علیہ السلام

اللھم صل علی محمد و آل محمد

انتساب

ان مومنین و مومنات کے نام

جو معصومین علیہم السلام کے ارشادات پر عمل

پیرا ہو کر اپنی دنیا اور آخرت سدھارنا چاہتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض ناشر

تمام تعریفیں صرف اس رب العالمین کے لئے ہیں جس کے قبضہ قدرت میں ہر لمحہ کی حرکت مقید ہے۔ جو سارے جہانوں کا پیدا کرنے والا ہے۔ اس کا کوئی شریک اور ہمسر نہیں ہے۔ نہ اسے نیند آتی ہے اور نہ اونگھ وہ نہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا وہ قیامت کے دن کا مالک ہے جو رحیم ہے کریم ہے سبحان ہے رحمٰن ہے۔ پروردگار تو اپنی رحمتیں، برکتیں نازل کر ہمارے پیارے نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل پاک پر اور ان پر درود و سلام نازل کر جو درود و سلام کا حق ہے۔ جن کے صدقے میں پروردگار عالم نے ساری کائنات خلق فرمائی اور اے اللہ تو محمدؐ و آل محمدؐ کے دشمنوں پر تا قیامت لعنت کرتا رہے اور انہیں دوزخ کے بد ترین مقام میں ڈال دے۔

پروردگار عالم ایسا کریم ہے جو اپنے احسانات کا شعور مرحمت فرماتا رہتا ہے۔ اور اپنے بندوں کو حیران کرتا رہتا ہے وہ خود توفیق عطا کرتا ہے اور خود اجر بھی دیتا ہے۔ حالانکہ نہ بندے کا کوئی زور ہوتا ہے اور نہ استحقاق۔ وہی پرورگار جس کو چاہتا ہے اپنے بندوں کی نظروں میں صاحب عزت و توقیر بنا دیتا ہے جس کی خود اپنی نظروں میں کوئی وقعت و عزت نہیں ہوتی وہی کارساز ہے جو کمزوروں اور ناتوانوں سے وہ کام لے لیتا ہے جو صرف صاحبان علم ثروت، طاقت و قوت کے حامل افراد سے توقع کی جاسکتی ہے۔ اسی رب العزت نے محمدؐ و آل محمدؐ کے طفیل ہم جیسے ناچیز اور ادنیٰ غلاموں پر رحمت بے پایاں کے صدقے میں ایسا کرم کیا اور ہم سے وہ کام لے لیا جس کے شاید ہم قابل نہ تھے۔ پروردگار عالم کے ہم پر اتنے اور ایسے احسانات ہیں جن کو نہ ہم شمار کر سکتے ہیں اور نہ ان کا ادراک اور نہ ان احسانات کا شکر ادا کر سکتے ہیں اسی پروردگار عالم نے ائمہ الطاہرین علیھم السلام کے صدقے میں ہمیں وہ استطاعت بخشی جس کی وجہ سے ہم نے مذہب حقہ کی چند بنیادی کتب جو عربی زبان میں ہیں کا ترجمہ اردو زبان میں شائع کر دیا۔ اب تک ہم نے جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ کی مندرجہ ذیل کتب کا اردو ترجمہ پیش کیا ہے۔

(۱) علل الشرائع: جناب شیخ صدوق علیہا الرحمہ کی مشہور اور اپنے موضوع کے اعتبار سے ایک منفرد اور عدیم النظیر کتاب ہے۔

اس میں دور حاضر کے تقریباً تمام امور کی وجہ اور سبب ائمہ الطاہرین علیہم السلام سے منقول ہیں۔

(۲) من لا یحضرہ الفقیہ : یہ فقہ کی بنیادی کتب اربعہ میں سے ایک ہے۔ اس کے بارے میں علامہ صادق بحر العلوم نے تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ شیخ صدوق علیہ الرحمہ کی سب سے زیادہ مشہور کتاب "من لا یحضرہ الفقیہ" ہے۔ اس کا شمار شیعوں کی بنیادی کتب اربعہ میں ہوتا ہے اور احکام شرعیہ کے اخذ کرنے میں شیعوں کا اس پر دارومدار ہے۔ فقہاء اور غیر فقہاء دونوں میں بہت مقبول ہے۔ یہ اتنی معتبر اور قابل اعتماد ہے کہ سوائے چندلوگوں کے آج تک کوئی اعتراض نہ کر سکا۔

(۳) کمال الدین وتمام النعمۃ : یہ کتاب امام عصر علیہ السلام کے حکم پر غیبت کے عنوان پر لکھی گئی ہے۔ یہ اپنے موضوع کے اعتبار سے بلیغ اور اپنے ابواب کے لحاظ سے ایک ممتاز کتاب ہے۔ اس سے پہلے غیبت کے موضوع پر کوئی اور کتاب نہیں لکھی گئی۔ اس کتاب میں علم وعرفان کی ضوفشانیاں ہیں اس کتاب میں امام عصر علیہ السلام کی شخصیت، وجود، غیبت کے موضوعات پر بحث کی گئی ہے۔ اس میں مخالفین ومنکرین کے شکوک وشبھات کا جواب دیا گیا ہے۔

۴۔ التوحید (اللہ تعالیٰ کے بارے میں معصومین علیہم السلام کے اقوال اور بے مثال دعائیں)

۵۔ خصال (ائمہ الطاہرین علیہم السلام سے مختلف عنوان پر احادیث)

۶۔ ثواب الاعمال وعقاب والاعمال (جس میں کسی کام کے کرنے اور نہ کرنے سے ثواب اور عذاب کے بارے میں معصوم ارشادات)

۷۔ معنی الاخبار (ان شاء اللہ عنقریب شائع ہو جائے گی)

جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ کے بارے میں عرض ہے کہ وہ ایران کے شہر قم کے ایک مذہبی گھرانے میں امام عصر علیہ السلام کی دعا کے نتیجے میں ۳۰۶ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۳۸۱ ہجری میں ۷۵ سال کی عمر میں اسی شہر قم میں وفات پائی۔ ان کی پیدائش سے پہلے ہی امام عصر علیہ السلام نے ان کے بارے میں کہہ دیا تھا کہ یہ بہت نیک اور بابرکت ہوں گے اور لوگوں کو بہت فائدہ پہنچائیں

گئے۔ یہی وجہ ہے کہ بعد کے آنے والے محدثین (علامہ حلی علیہ الرحمہ، نجاشی، شیخ طوسی، علامہ سید بحر العلوم رحمتہ اللہ اور بہت سے لوگوں) نے انہیں قابل اعتماد اور معتبر جانا، ان کا اصلی اور پورا نام ابی جعفر محمد بن علی ابن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ القمی ہے۔ چونکہ یہ بہت زیادہ سچ بولتے تھے اس لئے "صدوق" کے نام سے مشہور ہوئے۔ انہوں نے تقریباً ۳۰۰ کتب تالیف کیں اور مذہب حقہ کو علمی اعتبار سے مفلس ونادار نہیں چھوڑا۔ ان کے علاوہ دیگر حضرات نے بھی سخت محنت ومشقت کر کے احادیث معصوم کو جمع کیا جیسے محمد بن یعقوب کلینی شیخ طوسی وغیرہ ہیں۔ جن کی کتب اربعہ ہیں۔ جس طرح اغیار نے اپنی احادیث کی کتب کا ترجمہ اردو زبان میں کر کے عوام الناس کو دیا اسی طرح مذہب حقہ کے پڑھے لکھے لوگوں کو چاہیے تھا کہ وہ بھی اپنی کتب کا ترجمہ اردو میں کر کے اقوال معصومین کو زیادہ سے زیادہ پھیلاتے مگر افسوس ایسا نہیں کیا گیا۔ اور اگر کیا بھی گیا تو ادھورا جیسے الکافی کا ترجمہ۔ الکافی میں جو مقدمہ شیخ یعقوب کلینی نے لکھا تھا اس کا ترجمہ نہیں کیا گیا اور اس بات کا پتہ اس وقت چلا جب ایران سے الکافی شائع ہو کر پاکستان میں آئی اور جناب سید برکت حسین صاحب رضوی نے الکافی کے مقدمے کو ترجمہ کر کے اپنی کتاب ''خطوط البلاغ'' میں شائع کیا۔ قارئین کرام کی آسانی کے لئے میں اس مقدمے کو اپنے پیش لفظ کے فوراً بعد صفحہ نمبر 10 پر شائع کر رہا ہوں تا کہ عوام الناس اسے پڑھیں اور اس پر غور وفکر کریں۔

یہ کتاب جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے ایسی احادیث معصومین کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے جو کسی کام کے کرنے سے ثواب یا عذاب کے بارے میں ہے۔ اس طرح انہوں نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حکم بجالایا ہے۔ ایسے بہت سے کام ہیں جو درحقیقت گناہ اور برائی کے ہیں مگر ہم اپنی کم علمی اور نافہمی کی بناء پر انجام دیتے رہتے ہیں اور اس طرح گناہ کا ایک ایک قطرہ جمع ہو کر سمندر بن جاتا ہے جو دوزخ میں جانے کا سبب بن جاتا ہے۔ پروردگار ہمیں احکامات معصومین علیہم السلام پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

حرف آخر کے طور پر عرض ہے کہ انسان کی فطرت میں غلطی کرنا شامل ہے۔ وہ اپنی طرف سے چاہے کتنی ہی کوشش اور احتیاط کرے مگر غلطیوں سے پاک کوئی کام انجام نہیں دے سکتا۔ بہر حال ہم نے پروردگار عالم سے دعا بھی کی ہے اور اپنی طرف سے پوری احتیاط اور کوشش بھی کی ہے کہ اس کتاب کے ترجمہ اور اشاعت کے سلسلے میں کسی قسم کی کوئی غلطی نہ ہونے پائے۔ اس کے باوجود اگر

کوئی خامی یا غلطی ہوگی ہو یا رہ گئی ہو تو ہم اس کے لئے پیشگی معذرت خواں ہیں اور قارئین کرام سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس غلطی اور خامی کی طرف ہماری رہنمائی کریں تا کہ آئندہ کی اشاعت میں آپ کے شکریہ کے ساتھ اس کا ازالہ کیا جا سکے۔

ہم اپنی اس کوشش کو امام عصر علیہ السلام جو ہمارے دین و دنیا دونوں جگہ سرپرست اور دیکھ بھال کرنے والے ہیں کے توسط سے تمام معصومین علیہم السلام کی بارگاہ میں نذر کرتے ہوئے پروردگار عالم سے دعا گو ہیں کہ اس کا ثواب میرے والدین جنہوں نے میری پیدائش کو حلال بنایا اور جملہ مومنین ومومنات اور محبان اہلبیت کو عطا فرمائے اور کل قارئین کرام کو احکامات معصومین علیہم السلام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم پروردگار عالم سے مزید دعا گو ہیں کہ اے ہمارے پروردگار تو محمدؐ آل محمدؐ کے صدقے میں دشمنان محمدؐ و آل محمدؐ، دشمنانِ اسلام کو اذیتناک عذاب اور عبرتناک بیماریوں میں مبتلاء کر کے دنیا والوں کے لئے نشان عبرت بنا دے۔ خصوصاً یہودی نصاریٰ کفار، مشرکین، منافقین، دشمنان اہلبیت اور صحابہ کرام قرآن شریف کے خلاف حکم دینے والوں اور ایسے احکام پر عمل کرنے والوں کو دین و دنیا دونوں جگہ دردناک عذاب عطا کر اور آپس میں لڑوا کر تباہ و برباد کردے۔

خاکپائے اہلبیت

سید اشفاق حسین نقوی

مقدمۃ الکافی

از محمد ابن یعقوب کلینی

(جس کو ترجمہ نہ کر کے آج تک تمام مترجمین نے عمداً چھپایا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام تعریفیں اس خدا کے لئے سزاوار ہیں جس کی لامحدود نعمات کے لئے تمام خلائق میں حمد کی جاتی ہے۔ جس کی قدرت کاملہ کا اعتراف کر کے عبادت کی جاتی ہے۔ جس کی تمام کائنات اطاعت کرتی ہے۔ جس کے جلال کا خوف ہر سو طاری ہے۔ وہ ہر شے کا ایسا ملجاء و ماوی ہے جس کا تمام مخلوق میں امر جاری و ساری ہے۔ جس کی بلندی تک کسی کی رسائی نہیں ہے۔ وہ ہر شے سے انتہائی قریب ہے مگر اس قدر بلند بھی کہ اسے کوئی آنکھ دیکھ نہیں سکتی۔ جس کی ابتداء کی کسی کو خبر ہے نہ ازلیت سے کوئی واقف ہے۔ جو ہر شے کے وجود میں آنے سے قبل موجود ہے اور جو تمام مخلوق کو لباس وجود عطا کرتا ہے۔ اس کی قوت قاہرہ اسے اپنی خلقت کی حفاظت سے نہیں تھکاتی۔ جو قادر مطلق اپنی قوت لافانی کے ساتھ تا بہ ابد منفرد ہے۔ جو اپنی قدرت و طاقت میں یکتا ہے۔ جس کی حکمت اس کی انواع مخلوق سے عیاں ہے۔ جس نے اپنی مرضی سے جیسی چاہا مخلوق پیدا کیا اور جس کی ہر نئی خلقت اس کی قدرت و حکمت کی مظہر ہے۔ کس کی مجال ہے کہ اس کی ایجاد میں بطلان کا پہلو نکالے اور اس کی اولیت پر حرف گیری کرے اس نے اپنی مرضی سے جیسا چاہا مخلوق خلق فرمایا۔ اس کی یکتائی اس کی دانائی و ربوبیت سے ظاہر ہوتی ہے۔ نہ کسی کی عقل اس کا احصاء کر سکتی ہے۔ اور نہ وہم و گمان اس کی ذات تک پہنچ سکتا ہے۔ نہ آنکھیں اسے دیکھ سکتی ہیں اور نہ کوئی پیمانہ اس کے متعلق اندازہ قائم کر سکتا ہے۔ اس کے بارے میں ہر بیان مجسمہ عجز ہے۔ وہ تمام نظروں کی پہنچ سے دور ہے۔ اور اس کی صفت بیان کرنے والے اس کی لامتناہی صفات ہی کے درمیاں گم ہیں۔

وہ بغیر حجاب ہی محجوب ہے۔ اور بغیر ستر کے پوشیدہ ہے۔ وہ بغیر رویت ہی پہچانا جاتا ہے۔ اس کا بغیر شکل و صورت ہونا ہی وصف ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ بہت بڑائی اور علو والا ہے۔ اس کی حقیقت تک پہنچنے کی کوشش کرنے والے کو سوائے گمراہی اور گمان کے کچھ میسر نہیں آتا۔ عقلیں اس کی انتہا تک پہنچنے سے عاجز ہیں۔ نہ اسے آنکھ دیکھ سکتی ہے۔ اور نہ تخیل اسے پا سکتا ہے۔ وہ سنتا بھی ہے اور علم بھی رکھتا ہے۔ اس نے اپنا تعارف مخلوق سے رسولؐ کے ذریعے کرایا۔ اس نے تمام امور دلائل و براہین کے ساتھ واضح ہیں۔ اس نے رسولوں کو مبعوث فرمایا جو لوگوں کو خوشخبری بھی دیتے تھے اور عذاب آخرت سے ڈراتے بھی تھے۔ تاکہ اتمام حجت کے بعد جو شخص بھی ہلاک ہو اس کے پاس اپنی ہلاکت کی دلیل رہے۔ اور جو شخص زندہ رہے اس کے پاس اپنے زندہ رہنے کی بھی دلیل رہے یعنی اتمام حجت کا نتیجہ باطل پر موت اور حق پر زندگی ہے تاکہ صاحب عقل کو پتہ لگے کہ وہ اپنے پالنے والے کے

بارے میں کیا کچھ جانتا ہے اور کیا نہیں جانتا۔ لہٰذا ایسے لوگ اپنے پروردگار کو اپنی کوتاہیوں کے باوجود پہچانتے ہیں اور اپنی احساس گمراہی کے باوجود اس کی یکتائی کا اقرار کرتے ہیں۔ اس کی حمد لوگوں کو شفا بخشتی ہے۔ اور اس کی خوشنودی کا باعث بنتی ہے اور اس کی عطا کردہ نعمات کا شکر ادا کرنے کے قابل بناتی ہے۔ اور اس کے مقرر کردہ امتحانات سے بامراد گزرنے کا حوصلہ دیتی ہے۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ وہ معبود اکیلا اور یکتا ہے۔ وہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی بیوی ہے اور نہ اولاد۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے منتخب بندے اور زمانہ فترت میں مبعوث کئے گئے رسولؐ ہیں۔ (یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی رفعت کے 570 سال بعد جس عرصے میں کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا۔ جس زمانے میں امتیں نیند اور جہالت میں غلطاں تھیں۔ ظلم و جور و عدہ شکنی کا دور دورہ تھا۔ اور سچائی' ایمانداری' اور دینی ذمہ داری کے خلاف لوگ اندھے ہو کر یکجا ہو گئے تھے اور گناہ آلودہ زندگی گزار رہے تھے اور اسی میں مگن تھے۔

پس اللہ نے اپنے رسولؐ پر الکتب نازل فرمائی جس میں تمام انسانی ضروریات کا بیان روشن طریقہ پر موجود ہے۔ جو عربی زبان میں ایسا قرآن مجید ہے۔ جس میں کسی قسم کی کوئی کجی نہیں۔ تاکہ لوگ اس پر عمل کرکے متقی بنیں۔

قرآن مجید لوگوں کو سچائی کا واضح راستہ دکھاتا ہے جس میں وضاحت و تفصیل کے ساتھ دین کا تمام علم بھی موجود ہے۔ اور وہ تمام واجبات بھی جو اللہ نے اپنے بندوں پر فرض کئے ہیں۔ جس میں قدرت کے سربستہ راز کھول دیئے گئے ہیں اور ہدایت و نجات کی راہیں دلائل و ثبوت کے ساتھ بیان کر دی گئی ہیں۔

پس رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ پیغام اور احکامات لوگوں کو پہنچا دیئے جو انہوں نے خدا کی بارگاہ سے وصول فرمائے تھے اور نبوت کا بھاری بوجھ نہایت احسن طریقے پر اٹھایا جس میں آپ کو صبر بھی کرنا پڑا اور راہ خدا میں جہاد بھی۔ امت کو نصیحتیں بھی کرنی پڑیں' اور راہ نجات کی طرف رغبت بھی دلانی پڑی۔ سبیل نجات سے برگشتہ سوئے ہوئے لوگوں کو جگانا بھی پڑا اور راہ ہدایت کی حقانیت کیلئے دلائل بھی دینے پڑے۔ پیغمبرؐ نے دین کی شاہراہ متعین کر کے ہدایت کے مینار بنائے اور علم ہدایت نصب فرمائے تاکہ لوگ گمراہ نہ ہونے پائیں' اور یہ سب حضورؐ نے اس لئے کیا کہ آپ انسانوں کیلئے مہربان رحمدل ہستی تھے۔

جب رسالتمآب کی حیات ظاہری کی مدت مکمل ہو گئی تو اللہ نے آپ کو اپنے پاس بلوالیا۔ وہ اللہ کے پاس اس حال میں ہیں کہ اللہ ان کے ہر عمل سے راضی ہے اور ان کی محنت کا اس نے عظیم انعام عطا فرمایا۔ پس رسالتمابؐ اپنے بعد امت میں اللہ کی کتاب (قرآن کریم) اور متقیوں کے امام امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام کو اپنا وصی بنا کر چھوڑ گئے۔ لہٰذا دونوں حضرات (یعنی رسولؐ و علیؑ علیھما السلام) آپس میں قریبی ساتھی (لحمک لحمی) اور ایک دوسرے کی تصدیق کرنے والے تھے۔

ائمہ علیہم السلام اللہ کی طرف سے وہی کچھ بیان فرماتے تھے جو اللہ نے اپنے بندوں پر واجب فرمایا ہے۔ یہ کہ اللہ و رسولؐ و امامؑ کی اطاعت فرض ہے اور امامؑ کی ولایت ہی کے ذریعے سے اللہ نے تکمیل دین فرمایا ہے۔ امر خدا کا غلبہ اللہ کے پسندیدہ نورانی جنتوں

یعنی ائمہ علیہم السلام کے ذریعے ہوگا جنہیں اللہ نے مصلح بندے بنا کر ان کی غیر مشروط اطاعت بندوں پر ہر حال میں واجب کر دی۔ پس ولایت معصومؑ ہر حال میں واجب ہے۔

اللہ نے اہل بیت نبیؐ یعنی ائمہ الھدیٰ کے ذریعے اپنے دین کی راہوں کو روشن فرمایا۔ ان حضرات کے ذریعے بندوں پر دینی امور کی وضاحت فرمائی' اور ان ہی کے ذریعے سے باطنی علوم کے دروازے بندوں پر کھولے۔ پس اللہ کی معرفت اور دینی علوم ان حضرات ہی کے دم سے ہیں اور یہی حضرات اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان حجاب ہیں' معرفت حق کا دروازہ انؑ ہی کی مودۃ سے کھلتا ہے اور ان حضرات ہی کو اللہ نے علم ما کان وما یکون یعنی علم غیب عطا فرمایا ہے۔

ہر امام معصومؑ نے اپنی ظاہری موت سے قبل' خدا کی طرف سے مقرر کردہ' اپنے بعد والے امامؑ کا بندوں پر اپنے جانشین امام کی حیثیت سے تعارف فرمایا' جو زمانے پر نور ہدایت اور خدا کی قائم کردہ حجت تھے اور خالق و مخلوق کے درمیان ہر زمانے میں موجود رہے۔ یہی وہ ائمہ علیہم السلام ہیں جو حکم خدا سے لوگوں کی ہدایت کرتے تھے اور امر ہدایت میں ثابت قدم اور عدل خداوندی کے مظہر تھے۔ یہ اللہ کی حجتیں بندوں کو سبیل خدا کی طرف مسلسل دعوت دیتی ہیں اور اللہ کی طرف سے خلق خدا کی نگراں ہیں۔ انؑ ہی کی وجہ سے بندگان خدا ہدایت پاتے ہیں اور ان ہی کے نور سے آبادیاں منور ہوتی ہیں۔ انؑ ہی کو اللہ نے کائنات کی حیات قرار دیا ہے کیونکہ ان کے وجود کے بغیر زمانہ قائم نہیں رہ سکتا۔ یہی حضراتؑ تاریکی میں روشن چراغ ہیں اور یہی ہستیاں تمام علوم کی کنجیاں ہیں اور یہی مجسم اسلام ہیں۔ خدائی نظام میں انؑ کی اطاعت تمام مخلوق پر فرض ہے اور اللہ نے حکم دیا ہے کہ تمام بندے ان کو اپنا آقا تسلیم کریں اور تمام امور میں انؑ ہی کی طرف رجوع کریں۔ انؑ کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اور اللہ تعالیٰ انؑ کے غیر کی اطاعت و فتووں و اقوال کو کفر قرار دیا ہے اور تمام لوگوں کو ائمہ علیہم السلام کی حکم عدولی سے منع فرمایا ہے۔ یہ سارا بندوبست اللہ نے اس لئے کیا کہ اللہ بندوں کیلئے آسانیاں چاہتا ہے اور لوگوں کے ایمان کو متزلزل ہونے اور گمراہی سے بچانا چاہتا ہے۔ خداوند تعالیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انؑ کے اہلبیت اطہار پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔ ان صاحبان تطہیر سے اس نے رجس کو ایسا دور رکھا ہے جو دور رکھنے کا حق ہے۔

آمدم برسر مطلب برادر عزیز میں نے آپ کے شکوے کو اچھی طرح سمجھ لیا ہے کہ ہمارے زمانے میں (یعنی غیبت صغریٰ میں) لوگ کس قدر کفر کے عادی ہو گئے ہیں۔ اور کفر کے طور و طریق کو آپس میں (شیعوں میں) پھیلانے اور کفر و جہالت میں خود کو راسخ کرنے کے لئے کس قدر عملاً کوشاں ہیں اور یوں حقیقی علماء معصومؑ اور صاحبان علم (ائمہ علیہم السلام) سے کتنے دور ہو گئے ہیں' یہاں تک کہ شجر علم ان کے دلوں میں نہ صرف خشک ہو گیا ہے بلکہ ان کی زندگی سے اکھڑ کر دور جا چکا ہے۔ یہ سب محض اس وجہ سے ہے کہ ان لوگوں نے علم حقیقی اور معصوم صاحبان علم سے عمداً دوری اختیار کر کے کفر و جہالت کو فروغ دیا ہے۔

اور آپ نے مجھ سے دریافت کیا ہے کہ کیا لوگوں کیلئے یہ مناسب ہے کہ وہ اپنی خود قائم کردہ جہالت پر قائم رہیں۔ (یعنی

معصوم اطاعت پر)؟ اور دین کو بغیر معصوم امامؑ کی طرف رجوع ہوئے غیروں سے سمجھیں اور خود کو دین میں داخل سمجھیں اور اپنے باپ داداؤں و بزرگوں کی اندھی تقلید اور استحسان کو اور ظن کو دین سمجھیں۔ اور تمام دینی امور میں خواہ مسئلہ چھوٹا ہو یا بڑا عقلی گتے (قیاس) داخل کریں اور آباء واجداد وقومی دانشوروں کی اندھی تقلید کریں؟

برادر عزیز' خدا آپ پر رحم فرمائے۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ خلاق عالم نے انسانوں کو حیوانوں سے خلقت میں ممتاز درجہ عطا فرمایا اور دونوں کی ہیئت ترکیبی میں' سوچنے سمجھنے کی قوت اور استعمال عقل کا واضح فرق رکھا جس کی وجہ سے انسان پر اللہ کی طرف سے عائد اوامر و نواہی و اطاعت کی بھاری ذمہ داری کا بوجھ ہے۔ حق سبحانہ نے دونوں صنفوں میں' صنف انسان پر محبت و سلامتی (یعنی خود امن سے رہے اور دوسروں کیلئے امن کی ضمانت دے) اور صنف حیوان پر کھانا پینا اور مشقت و ضرر کے ساتھ زندگی گزارنا لازمی قرار دیا' یا پس اللہ نے انسان کو عقل وفہم جیسے ہتھیار سے لیس کر کے اوامر ونواہی ہی پر عمل کرنے کے لئے اپنا محکوم بنایا اور حیوان کو عقل وخرد سے محروم کر کے آزاد چھوڑ دیا جس کی وجہ سے حیوانی زندگی' تعلیمی ومعاشرتی وقار سے یکسر عاری ہے جبکہ انسان کو علم محبت اور تمدن جیسی نعمتیں میسر ہیں' لہٰذا اس کے لئے کفر اور اوامر ونواہی سے پہلو تہی ہرگز جائز نہیں ورنہ انبیاء ورسل کے ذریعے دینی تعلیم کا خدائی نظام درہم وبرہم ہو جائے اور دنیاداروں کی (غیر معصوم) اطاعت میں سلسلہ غیبی بے مقصد ہو کر رہ جائے۔

پس اللہ نے اپنے عادلانہ نظام کے تحت انسانی تخلیق میں اپنی رحیمانہ عنایت مخصوص کی تا کہ انسان اپنی تخلیق کا مقصد سمجھ کر خالق کے احکام برضا ورغبت بجالائے ورنہ تخلیق انسان کا مقصد فوت ہو جاتا۔ انسان پر لازم ہے کہ خدا کی کبریائی کا اعتراف کرے۔ اسے یکتا وتنہا مانے اس کی حاکمیت تسلیم کرے۔ اسے اپنا خالق ورازق مانے کیونکہ ان کی خلافت کی شہادت ہر سو چہار دانگ عالم میں عیاں ہے۔ اس کی حجت از خود روشن ہے۔ اس کی تخلیق کے سارے نمونے بے مثال ہیں۔ لوگوں کو چاہئے کہ خدائے عزوجل کی توحید کی طرف سب کو راغب کریں کیونکہ ان کی اپنی ذاتی تخلیق خود شاہد ہے کہ انکا صانع وہی ... یکتا ہے جو ان سب کی ربوبیت کر رہا ہے اور بندوں کے اپنے وجود ذی جود خلاق عالم کی تدبیر وصنعت کی عکاسی کر رہے ہیں۔ خدا نے خود اپنے بندوں کو جا بجا اپنی معرفت کے اشارے دیئے ہیں تا کہ بندہ اللہ کے دین اور احکام دین سے غافل نہ رہے کیونکہ اللہ حکیم ہے اور یہ بات اس کی حکمت سے بعید ہے کہ اس کی مخلوق غافل ہو کر اس کے دین کی منکر ہو جائے۔ اس ضمن میں خدا کا ارشاد قرآن میں موجود ہے کہ۔

''کیا اللہ نے لوگوں سے یہ عہد نہیں لیا ہے کہ وہ اللہ کے بارے میں جو کچھ بولیں وہ حق ہو اور حق کے سوا کچھ اور نہ ہو''

(اعراف ۱۶۹)

اور قرآن نے یہ بھی گواہی دی ہے کہ:۔

''بلکہ یہ لوگ خدا کے بارے میں جو کچھ بولتے ہیں وہ سراسر بکواس اور جھوٹ ہے اور حقیقت سے اس کا ذرہ برابر بھی

تعلق نہیں'' (یونس۔۳۹)

حالانکہ انہیں پابند کیا گیا تھا کہ احکام و امر و نواہی پر سختی سے عمل کریں اور حق بات بولیں اور انہیں کفر و جہالت میں زندگی گزارنے سے منع کیا گیا تھا اور انہیں دینی سوجھ بوجھ حاصل کرنے کیلئے ائمہ اہلبیت علیہم السلام سے سوال کرتے رہنے کا حکم دیا گیا تھا جیسا کہ اللہ نے قرآن میں فرمایا۔

''ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ ہر فرقے سے کچھ لوگ دینی سوجھ بوجھ کو (اصول فقہ کے علم کو نہیں) حاصل کرنے کیلئے اپنے اپنے گھروں سے نکل کر امام وقت علیہ السلام کی خدمت میں پہنچیں۔ اور وہاں سے حاصل کردہ علم سے مالا مال ہو کر جب واپس اپنے گھروں کو پہنچیں تو اپنی اپنی قوم کو اس علم معصومؑ کے ذریعے سے عذاب خدا سے ڈرائیں اور آخرت کا سامنا کرنے کا انہیں قابل بنائیں اس طرح تعلیمات ائمہ علیہم السلام اقصاء عالم میں پھیلائیں'' (توبہ نمبر ۱۲۲)

قرآن میں یہ حکم بھی دیا گیا ہے۔

''جو بات تمہیں معلوم نہ ہو اسے ائمہ اہل بیت علیہم السلام (اہل ذکر) سے دریافت کرلیا کرو''۔ (نحل۔۱۶۰)

اگر اللہ کا ارادہ بندوں کو جہالت میں مبتلا رکھنا ہوتا تو نہ اسے قرآن نازل کرنے کی ضرورت تھی نہ ہی رسولوں کو مبعوث کرنے کی نہ بندوں کو آداب زندگی سکھانے کی ضرورت تھی اور نہ ائمہ اہل بیت علیہم السلام سے سوالات پوچھ کر اپنی جہالت دور کرنے کی ایسی صورت میں تو انسان کی زندگی جانوروں کی سی ہو جاتی' جن کا کام صرف کھانا پینا اور زندہ رہنا ہے اور سارا نظام کائنات چشم زدن میں درہم برہم ہو جاتا۔ پس جب انسانی زندگی کا بغیر الہامی صحیفہ' علم و ہدایت کوئی جواز نہیں تو لازم ہے کہ ہر شخص کیلئے خدا کی طرف سے ایک معصوم ہادی موجود ہو جو ان پر حجت ہو' ان کا معلم ہو' ان کا وکیل ہو' ان کا مشیر ہو' ان کو جہنم سے بچانے والا ہو۔ اور ان کے ہر سوال کا جواب دینے والا صاحب امر ہو یعنی معصوم امام ہو۔

سچ تو یہ ہے کہ وہ شخص عاقل اور خوش قسمت ہے جو دین کا علم حاصل کرنے اور اللہ کی معرفت حاصل کرنے کی سعی کرے۔ تمام خلقت اس معبود یکتا کی پرستش کرتی ہے جس کے احکام شریعت وامر و نواہی اور الہامی ہدایات پر عمل کرنے کی مخلوق پابند ہے۔ لہٰذا جب حجت تمام ہو چکی' اور ثابت ہو گیا کہ ہماری زندگی چندروزہ ہے اور ہم پر خالق کی طرف سے ایسی ذمہ داریاں عائد ہیں جن سے فرار ممکن نہیں' تمام انسان مقررہ ذمہ داریاں پوری کریں تاکہ ان کی زندگی خود' خوشنودی خدا کی باعث بن جائے جو بصیرت ایمان اور یقین کے ساتھ ہی ممکن ہے۔ ایسی کاوشیں بارگاہ ایزدی میں موجب ثواب و اجر عظیم قرار پاتی ہیں۔ اس کے برعکس وہ شخص جو بغیر علم و بصیرت عمل کرتا ہے اسے نری جہالت کی وجہ سے پتہ ہی نہیں چلتا کہ وہ پسندیدہ کام کر رہا ہے' یا فضول کام؟ اور کس کی خوشنودی کے لئے کر رہا ہے کیونکہ جاہل میں اندھیرے میں تیر چلانے کی عادت کی وجہ سے خود اعتمادی کا فقدان ہوتا ہے' اس لئے اس کا ہر عمل رضائے رب سے عاری ہوتا ہے۔

یقین کی دولت سے مالا مال مومن تو بس وہی عمل اتباع معصوم میں بجالاتا ہے جس میں اسے خوشنودئی خدا کا پورا یقین ہوتا ہے اور ایسا عارف اپنے ہر عمل میں شک وشبہ سے بلند و بالا ہوتا ہے کیونکہ شکی آدمی کو نہ تو نیکی کی طرف رغبت ہوتی ہے نہ قرب خدا نصیب ہوتا ہے نہ خضوع وخشوع میسر ہوتا ہے' اور اس کا درجہ کبھی بھی صاحب علم و یقین کے برابر نہیں ہوسکتا' جن کے بارے میں ارشاد خدا ہے:۔ ''جو حق کے ساتھ شہادت دیتے ہیں وہی تو صاحبان علم ہیں'' (زخرف ۔ نمبر ۸۶)

ویسے بھی' گواہی تو صرف وہی قابل قبول ہوتی ہے جس کی بنیاد مشاہداتی علم پر ہو کیونکہ بغیر ذاتی مشاہدے کے کوئی بات یقین کے ساتھ کہی ہی نہیں جاسکتی۔ جو شخص یقین سے خالی ہو اور شک کے ساتھ عمل بجالائے اس کا معاملہ اللہ کے رحم و کرم پر ہوتا ہے' چاہے تو قبول کرلے چاہے تو رد کردے۔ کیونکہ ہر عمل کے لئے لازمی شرط اس کا امر الٰہی کے ماتحت ہونا ضروری ہے پھر اس کا نہ صرف علم ہو بلکہ یقین بھی دل میں راسخ ہو ورنہ عمل عبث کرنے والوں میں اس کا شمار ہوگا جیسا کہ اللہ کا قرآن میں ارشاد ہے۔ ''لوگوں کے درمیان ایسا شخص بھی ہے جو نیکی و بدی کے درمیانی کنارے کھڑا ہوا ہے۔ اگر اسے بھلائی پہنچتی ہے تو مطمئن رہتا ہے اور جب برائی پہنچتی ہے تو الٹے پاؤں واپس اپنے سابقہ دین یعنی کفر کی طرف پلٹ جاتا ہے۔ ایسے لوگ دین اور دنیا دونوں ہی جگہ صریح گھاٹے میں رہتے ہیں۔ (حج ۔۱۱)''

ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ اس طرح کے لوگ بغیر علم و یقین کے کسی لالچ میں داخل اسلام ہوئے یعنی یہ لوگ موقع پرست تھے۔

قول امام معصوم علیہ السلام ہے کہ:۔ ''جو شخص دائرہ ایمان میں علم و یقین کے ساتھ داخل ہوتا ہے اسے اس کا ایمان ایسا نفع پہنچاتا ہے کہ وہ اپنے ایمان پر ثابت قدم ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس جو شخص بغیر علم و یقین ایمان لاتا ہے' وہ سرسری طریقہ سے اسی طرح ایمان سے خارج بھی ہو جاتا ہے جس طرح ایمان میں داخل ہوا تھا۔''

معصوم علیہ السلام کا ایک اور ارشاد اس طرح ہے۔

''جس نے اپنا دین' قرآن اور محمد وآل محمد علیہم السلام کی احادیث سے حاصل کیا (یعنی اخباری حضرات) وہ شخص پہاڑ کی طرح دین پر قائم رہتا ہے۔ اور جس نے دین' لوگوں کے اقوال اور فتاوی سے حاصل کیا اس کا دین مردود ہے کیونکہ فتوے دینے والے خود اپنے فتاوی کو بدلتے رہتے ہیں اور اپنے سابقہ اقوال کو مردود قرار دے کر نئی راہوں پر اپنے مقلدین کو ڈالتے رہتے ہیں''

ایک اور موقع پر امام معصوم علیہ السلام نے فرمایا کہ:'' جو شخص ہمارے امر کو قرآن سے حاصل نہیں کرتا یعنی ہماری احادیث پر عمل نہیں کرتا وہ خود کو کبھی گمراہی سے بچا نہیں سکتا۔

یہی وجہ ہے کہ ہمارے زمانے (یعنی غیبت صغریٰ) میں مجتہدانہ گرفت کی وجہ سے کئی مذاہب اور کئی ادیان وجود میں آرہے ہیں اور

لوگوں کو تقلید غیر معصوم کے ذریعے منافقت، کفر و شرک پر مبنی اعتقادات مسلک محمد و آل محمد علیہم السلام کے برخلاف مسلط کئے جا رہے ہیں۔ یہ سب خدا کی طرف سے توفیق اور عدم توفیق کی وجہ سے ہے کیونکہ جس کو خدا ائمہ معصومین کے صدقے میں توفیق دیتا ہے، وہ اپنے ایمان میں پہاڑ کی طرح ثابت قدم رہتا ہے اور اس کو اللہ ایسے اسباب میسر کرتا ہے کہ وہ قرآن اور محمدؐ و آل محمد علیہم السلام کی احادیث سے علم الیقین اور بصیرت حاصل کرتا ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو ہر زمانے میں گمراہوں کے مقابلے میں دین کے پہاڑ بن کر سر بکف رہے۔ اگر اللہ کسی کو اپنے سے دور رکھنا چاہے تو اس شخص کا دین بھی محض عارضی و سرسری ہوتا ہے، جس سے ہم سب لوگ خدا کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ ایسی گمراہی کے اسباب یہ ہیں:۔ (۱) استحسان اور تقلید غیر معصوم اور (۳) بغیر علم لدنی و الہامی بصیرت کے آیات قرآنی کی تاویل۔

چنانچہ بے بصیرت شخص خدا کے رحم و کرم پر ہوتا ہے جسے اگر خدا چاہے تو صاحب ایمان بنا دے اور نہ چاہے تو اس کا ایمان سلب کر دے۔ جو شخص صبح کو ایمان والا ہو اور شام کو کافر ہو جائے یا صبح کو کافر ہو اور شام کو ایمان والا بن جائے تو وہ حتمی طور پر کبھی بھی مومن نہیں ہو سکتا، کیونکہ (استحسان اس کا مشغلہ ہونے کی وجہ سے) وہ ہر اس بات کے پیچھے چل دیتا ہے جو اسے ظاہراً بھلی لگے اور یہ سمجھنے کی (بصیرت کے فقدان کی وجہ سے) کبھی کوشش بھی نہیں کرتا کہ جسے وہ اچھا سمجھ رہا ہے اس کی حقیقت کیا ہے؟

ارشاد معصومؑ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء علیہم السلام کو پیدا ہی بحیثیت انبیاء کیا ہے اور تمام اوصیاء کو بحیثیت اوصیاء ہی پیدا کیا ہے یعنی نبوت یا وصایت ان کی خلقت میں پیدائشی طور پر ودیعت تھی علیحدہ سے یا باہر سے یا بعد میں داخل کی ہوئی چیز نہیں تھی اور وہ حضرات کسی بھی لحظہ نبوت یا وصایت کے بغیر نہیں رہے یعنی عصمت ان سے کبھی جدا نہیں ہوئی، اس کے برعکس اللہ کسی گروہ کو ایمان عطا کرنے کے بعد یا تو ان کی اطاعت و توفیق کی وجہ سے ان کا ایمان مستحکم کر دیتا ہے یا سرکشی کی وجہ سے ان کا ایمان سلب کر لیتا ہے۔

ارشاد معصوم علیہ السلام کے مطابق اللہ نے خود قرآن میں اس بات کو یوں واضح کیا ہے کہ:۔ ''خداوند عالم ایمان کے مستقر اور ایمان کے سونپے جانے کی جگہ سے اچھی طرح واقف ہے'' (انعام۔۹۸) اے سائل تو نے چند امور کا تذکرہ کیا ہے جن میں تو اشکال پاتا ہے تو سن۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ بہ سبب اختلاف روایات تو بعض اوقات حقیقت تک نہیں پہنچ پاتا۔ تجھے جاننا چاہئے کہ راویوں کے اختلافی بیانات کے بھی علل و اسباب ہیں تیرا مسئلہ اس پریشانی کے عالم میں یہ ہے کہ ''اختلاف روایات کی صورت میں تجھے کس سے رجوع کرنا چاہئے۔'' میں سمجھتا ہوں کہ تجھے فوراً ضرورت ایسی کتاب کی ہے جس میں دینی علوم کے تمام شعبوں کی تفصیل وضاحت کے ساتھ بیان کی گئی ہو اور جو متلاشیان حق اور طالبان علم حقیقی کی تمام ضروریات پوری کرنے کے لئے کافی ہو۔ ہدایت کے طالب اس کتاب کی طرف رجوع کر سکیں جس میں ہر شخص کو علم دین اور اس پر عمل کرنے کے طریقہ میسر ہوں اور جو محمد و آل محمد علیہم السلام کی احادیث صحیحہ کے مطابق ہو جس میں ہمیشہ قائم رہنے والی سنت ائمہ معصومینؑ پر عمل، مومن کی نجات کا ضامن ہو اور اس کتاب میں قرآن و سنت برائے عمل بحیثیت مجموعی موجود ہوں۔ پس ایسی کتاب اگر تجھے اے سائل مہیا کر دی جائے تو اس سے

نہ صرف تیری بلکہ طالبان رشد و ہدایت کی بھی رہنمائی ہوگی تا کہ برادران ملت معصومین علیہم السلام کے احکام پر عمل پیرا ہو کر انؑ سے متمسک رہ سکیں۔

اے برادر خدا تیری ہدایت فرمائے۔ آگاہ ہو کہ کسی شخص کو یہ اختیار نہیں دیا گیا' کہ ائمہ علیہم السلام کی احادیث کے بارے میں راویوں کے اختلافات کو موضوع بحث بنائے اور ان احادیث کو قبول یا رد کرنے کا دعویٰ کرے۔ یاد رکھ کہ معصومین علیہم السلام نے صحیح حدیث کی پہچان کا خود یہ معیار بتایا ہے کہ

''حدیث کے متن کو قرآن کی کسوٹی پر پرکھو۔ اگر قرآن اس متن کو قبول کرے تو تم بھی قبول کرلو اور اگر قرآن اسے قبول نہ کرے تو تم بھی قبول نہ کرو''

دوسرا معصومؑ معیار یہ بھی بیان ہوا ہے کہ:۔

''قوم مخالف جو کچھ کہتی ہے کہنے دو۔ حقیقت اس کے برعکس ہوگی''

تیسرا معصوم معیار یہ بھی ہے کہ:۔

''لوگوں کی اکثریت ہمارے بارے میں جو کچھ کہے۔ (وہ بطور علم سینہ پہنچنے والا سچ ہے) اسے قبول کرو کیونکہ اقلیت ہی ہمارے حق سے منحرف ہوگی'' (مثلاً 22 رجب کے کونڈے' زنجیر و قمہ کا ماتم' رسوم عزاداری وغیرہ)

''اور احتیاط اس امر میں مضمر ہے کہ اختلافی احادیث کا مسئلہ تم معصوم امامؑ کی طرف لوٹا دو۔''

اور ویسے بھی دو مختلف البیان حدیثوں میں سے کسی ایک پر عمل کر لینا ہماری اطاعت ہے یاد رکھو کہ معیار عمل یہ ہے کہ تم دشمنان ولایت کے اختلاف حدیث کے پروپیگنڈے کو نظر انداز کر کے ہماری اطاعت میں کتنے مخلص ہو''؟

پس خدا کا شکر ہے کہ اس نے تمہاری مطلوبہ کتاب (کافی) کی تالیف بطفیل محمد و آل محمد علیہم السلام مجھ پر آسان فرما دی۔ مجھے امید قوی ہے کہ تم اس کتاب کو ضرور پسند کرو گے اگر کہیں تقصیر پاؤ تو یاد رکھو کہ میری خلوص نیت ہر تقصیر سے بلند و بالا ہے۔ ہدایت و نصیحت کی طلب میں ہم اور ہمارے برداران ملت یکساں ہیں۔ ہم خود ان کے ساتھ کتاب پر عمل پیرا ہونگے۔ یہ کتاب کافی ہمارے موجودہ زمانے (غیبت صغریٰ) میں اور اس کے بعد تا قیامت عمل' علی الامر المعصوم کے لئے کافی ہے۔

ہمارا خدا اک و تنہا ہے۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے آخری نبیؐ اور رسولؐ برحق ہیں اور شریعت ان کی جاری و ساری ہے، جس کے مطابق حلال محمدؐ قیامت تک حلال اور حرام محمدؐ قیامت تک حرام ہے۔

ہم نے اس کتاب میں عنوان ''کتاب الحجت'' کو قدرے وسعت سے بیان کیا ہے' پھر بھی اس کا ہمارے علم کے مطابق کما حقہ حق ادا نہیں ہو سکا حالانکہ ہم نے اپنی کوشش میں ذرا برابر بھی کوتاہی نہیں کی اور نہ کسی قسم کی کمی ہماری جانب سے اس میں ممکن تھی۔ ہمیں امید ہے کہ اللہ عزوجل ہمارے خلوص نیت کے پیش نظر ہمارے کام کو آسان بنائے گا اور ہمیں زندگی کی اتنی مہلت دے گا کہ

ہم کتاب الجت کے باب میں جس قدر تفصیل ممکن ہو سکے مزید رقم کر سکیں۔ اسی کے قبضہ قدرت میں، قوت و طاقت اور انسانی کاوشوں میں زیادتی و کمی کی توفیق ہے۔

درود و سلام پہنچے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل اطہار علیہم السلام پر۔

میں نے اس کتاب کافی کی ابتداء جن اہم عنوانات سے کیا ہے وہ منجملہ دیگر عنوانات کے درج ذیل ہیں۔

کتاب العقل و فضائل العلم و ارتفاع درجة اهله و علوقدرهم ونقص الجهل و خصاصة اهله و سقوط منزلتهم.

(العقل۔ العلم کے فضائل اہل علم درجات کی رفعت اور ان کی اعلیٰ قدر و منزلت، جہالت کے نقصانات، جاہل کا مقام اور جاہلوں کے منازل کی پستی) اس لئے اس عنوان سے میں نے ابتدا کی کہ عقل ہی وہ قطب ہے جس محور پر دنیا کی ہر چیز گردش کرتی ہے، اور عقل ہی تمام دلائل کی بنیاد ہوتی ہے اور تمام الہامی انعامات وعذاب کا انحصار عقل کی کارفرمائی ہے اور اللہ تعالیٰ ہی وہ ذات ہے جو عقل سے نوازتا ہے۔

مولف

ابو جعفر محمد بن یعقوب الکلینی الرازی

۳۲۸ھ ہجری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض مترجم:

الحمد للہ ربّ العالمین والصلاۃ و السلام علی سیّدنا محمدٌ المصطفی و علی آلہ الطیبین الطاھرین المعصومین المظلومین لا سیّما علی بقیۃ اللہ فی ارضین و حجّتہ عل العالمین و لعنۃ اللہ علی اعدائھم اجمعین۔

کتاب ''ثواب الاعمال وعقاب الاعمال'' ایک ایسے عالم دین کی تالیف ہے کہ جن کی شخصیت کسی تعریف کی محتاج نہیں ہے، ہماری بنیادی چار کتابیں- الکافی ،تھذیب الاحکام، الاستبصار اور من لا یحضرہ الفقیہ - کہ جن کی احادیث کی طرف مجتہدین حکم شرعی کے استنباط کے سلسلے میں رجوع کرتے ہیں ان میں سے ایک کتاب ''من لا یحضرہ الفقیہ'' انہیں شیخ صدوق علیہ الرحمہ کی تالیف کردہ ہے، ان کا مکمل نام ''ابوجعفر محمد بن علی بن حسین بن بابویہ قمی'' ہے۔ جیسا کہ ذکر کیا جاتا ہے ان کی والد محترم نے کہ جو خود بھی ایک بہت بڑے عالم تھے امام زمانہ (عج) سے اپنے بے اولاد ہونے کی پریشانی کا ذکر کر کے اولاد کے سلسلے میں بارگاہ الٰہی میں دعا کی درخواست کی تھی جس کے جواب میں توقیع مقدس اس طرح سے صادر ہوئی تھی:

''قد قبل اللہ الدّعاء و سیولد لک ولدان فسمّ احدھما محمداو الآخر حسینا۔''

(اللہ تعالیٰ نے دعا قبول کر لی اور عنقریب تمہارے یہاں دو فرزند پیدا ہوں گے۔ ایک کا نام محمد اور دوسرے کا حسین رکھنا۔)

یعنی شیخ صدوق علیہ الرحمہ دعاء امام زمانہ (عج) کی وجہ سے اس دنیا میں تشریف لائے اور واقعی انہوں نے اپنی پوری زندگی امام علیہ السلام کی رضا کے حصول کی کوششوں میں گذار دی۔ یہ توقیع مقدس شیخ صدوق علیہ الرحمہ کے پاس تھی اور وہ اس پر فخر کرتے تھے۔ ان کے حالات زندگی بیان کرنے کا یہاں محل نہیں ہیں مگر قاری کو مؤلف کے بارے میں معلوم ہو تو اس کی تالیف کے مطالعے کے لطف میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ عالم تشیع کا یہ عظیم ستارہ - کہ دنیا جس کو اس کی کنیت ابوجعفر یا نام محمد کے بجائے شیخ صدوق کے نام سے زیادہ جانتی اور پہچانتی ہے- ہجری ۳۸۱ میں اس دنیا سے غروب ہو گیا۔ آپ کو تہران سے متصل ''رے'' میں دفن کیا گیا۔

کہا جاتا ہے کہ ہجری ۱۲۳۸ میں فتح علی شاہ قاچار کے زمانے میں بارش کی وجہ سے ان کی قبر میں سوراخ ہو گیا۔ مرمت کے لئے قبر کھودی گئی تو آپ کا بدن صحیح وسالم تھا۔ ناخنوں پر اثر خضاب بھی باقی تھا۔ یہ واقعہ خود بھی ان کی عظمت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

جناب سید اشفاق حسین صاحب نے شیخ صدوق علیہ الرحمہ کے آثار کو اردو زبان۔ کے قالب میں ڈھالنے کا جو ارادہ کیا ہے یقیناً قابل تعریف و ستائش ہے۔ اس کتاب سے پہلے بھی چند کتابیں وہ عامۃ الناس کے سامنے پیش کر چکے ہیں کہ جنہیں کافی پذیرائی بھی حاصل ہوئی

ہے۔محترم اشفاق صاحب سے میری ملاقات محفوظ بک ایجنسی کے جناب عنایت علی صاحب کے توسط سے ہوئی تھی۔ پروردگار عالم کا یہ ہم پہ احسان ہے کہ اس نے ہم کو کلام آل محمدؑ کو لوگوں تک پہنچانے کا ذریعہ بنایا، خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اس کتاب کو جناب اشفاق صاحب، جناب عنایت صاحب اور دیگر تمام کوشش کرنے والوں اور اس حقیر کی مغفرت کا ذریعہ بنائے۔

چونکہ یہ کتاب احادیث پر مشتمل ہیں اس لئے مناسب محسوس ہو رہا ہیں کہ کچھ باتیں تفہیم احادیث کے سلسلے میں بیان کر دی جائے تا کہ قارئین کے لئے کلام کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

غیبت کبریٰ کے زمانہ میں ہمارے پاس احکام الٰہی کو حاصل کرنے کے جو طریقے ہیں ان میں آسان ترین طریقہ یہ ہیں کہ ہم کسی جامع الشرائط مجتہد اعلم کی تقلید کرے اور ان کے بیان کردہ مسائل پر عمل پیرہ ہوں۔اب دیکھنا یہ ہیں کہ یہ جامع الشرائط مجتہدین احکام الٰہی کا استنباط کس انداز سے کرتے ہیں۔احکام شریعت کے استنباط کے لئے مجتہد کو کئی علوم میں ماہر ہونا پڑتا ہیں ان میں سے ایک ہیں قرآن اور احادیث معصومین علیہم السلام کو سمجھنے کی مہارت وصلاحیت۔ قرآن سے استنباط کیسے ہوتا ہے یہ ابھی ہمارے موضوع سے خارج ہے۔

جہاں تک تعلق احادیث کا ہے تو احادیث کو سمجھنے کے لئے جہاں علم ادبیات کی مہارت ضروری ہیں وہاں خود عربی میں مہارت رکھنے والے کے لئے بھی چند اور باتوں کو مدنظر رکھنا لازمی ہے اور اس کے بعد ہی ان احادیث میں سے کسی بھی حدیث سے حکم کو اخذ کر سکتا ہے۔

۱۔یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ معصومؑ کے کلام سے اس کا حقیقی معنی مراد ہے اور کوئی مجازی معنی مراد نہیں ہے۔

۲۔یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ معصومؑ کی گفتگو کے موقع پر کوئی ایسے قرائین نہیں تھے جس سے ظاہر ہوتا ہو کہ معصومؑ حکم کسی خاص فرد کو سمجھانا چاہتے ہوں اور حکم کو عمومیت دینا نہ چاہتے ہوں۔

۳۔یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ حدیث زمانہ تقیہ میں صادر نہیں ہوئی ہے۔

۴۔یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ راوی نے تقیہ کی حالت میں حدیث بیان نہیں کی ہے۔

۵۔یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ معصومؑ اس سے پہلے کوئی عمومی حکم نہیں بتا چکے ہیں کہ اب جو حکم بتا رہے ہیں اس کے ذریعے اس عمومی حکم کو مخصوص کرنا چاہتے ہوں۔

۶۔یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ کسی مقام ایسا محسوس ہو کہ معصومؑ کی احادیث آپس میں ٹکراؤ رکھتی ہیں تو پھر ان میں سے کس حدیث کو ترجیح دیں گے اور کہاں پر معصومؑ کے ہی بتائے ہوئے قوانین کے مطابق حدیث کی تاویل کریں گے۔

بطور مثال معصوم علیہ السلام پہلے سے بیان کر چکے ہیں کے استطاعت آجانے کے بعد واجب حج کو کبھی بھی ترک نہیں کیا جا سکتا اور اس کو ترک کرنا گناہ کبیرہ ہے۔پھر اگر ہمارے سامنے کوئی ایسی حدیث آئے کہ جس میں راوی نے امام علیہ السلام سے سوال کیا کہ میں حج پر

جاؤں یا زیارت امام حسین علیہ الصلاۃ والسلام کے لئے جاؤ اور جواب میں امام علیہ السلام نے فرمایا کہ زیارت پر جاؤ، اس کا مطلب یہ ہے کہ امام علیہ السلام کے علم میں تھا کہ وہ شخص اپنا واجب حج انجام دے چکا ہے اور اس کا سوال مستحب حج اور زیارت میں سے کسی ایک کے انتخاب سے سلسلے میں ہے۔ یا کلام امام علیہ السلام میں پایا جائے کہ زیارت امام حسین علیہ الصلاۃ والسلام کا ثواب حج سے کئی گنا زیادہ ہے اس کا مطلب یہ ہوگا کہ یہ حکم واجب حج کے لئے نہیں ہے بلکہ مستحب حج کے مقابلہ میں کہا جا رہا ہے اس لئے کہ واجب حج کو تو کبھی بھی ترک نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ اگر کوئی شخص واجب حج کر چکا ہے اور اب مستحب حج کرنا چاہتا ہے تو اس سے کہا جا رہا ہے کہ اس کے مقابلے میں زیارت امام حسین علیہ الصلاۃ و السلام کا ثواب اس سے کئی گنا زیادہ ہے۔

اس کے علاوہ جو روایت ہمارے سامنے آتی ہیں اس میں یہ بھی دیکھنا ضروری ہوتا ہے کہ اس روایت کا راوی کون ہے، اس لئے کہ یہ بات تمام لوگوں کے یہاں تسلیم شدہ ہے کہ ان روایتوں کے درمیان یقیناً کچھ جعلی اور گھڑی ہوئی روایتیں موجود ہیں۔ فقیہ جب روایت سے حکم شرعی کو اخذ کرنا چاہتا ہیں تو دیگر باتوں کے علاوہ ان باتوں کا بھی لحاظ رکھتا ہے:

۱۔ راوی جھوٹا اور من گھڑت روایت بیان کرنے والا نہ ہو۔

۲۔ راوی دشمن اہل بیت نہ ہو۔

۳۔ راوی غیر عادل نہ ہو۔

۴۔ راوی نسیان کے مرض میں مبتلا نہ ہو۔

۵۔ راوی لاپرواہ نہ ہو کہ جو پرواہ کئے بغیر الفاظ کو آگے پیچھے کر دیتا ہے۔

۶۔ راوی کلام معصومؑ بیان کر رہا ہو، معصومؑ کے الفاظ کے بجائے اپنے الفاظ میں بات بیان نہ کر رہا ہو۔

۷۔ روایت میں سلسلہ سند ٹوٹا ہوا نہ ہو۔

یہ وہ چند باتیں ہیں جو احادیث کو سمجھنے کے لئے مدنظر رکھی جاتی ہیں، تفہیم احادیث کے لئے ''علم حدیث'' کو وضع کیا گیا ہے کہ جس کا حامل شخص ہی احادیث کو کما حقہ سمجھ سکتا ہے۔ اور وہ ہر حدیث کو اس کی شان کے اعتبار سے، صحیح، حسن، ضعیف، مضمرہ، مقطوعہ، خبر واحد، خبر متواتر اور اسی قسم کی دیگر اقسام کے اپنے عنوان میں لا کر اس حدیث سے معنی اور مطالب کو اخذ کرتا ہے۔

اردو زبان میں احادیث کی کتاب کو لانے کا اہم ترین مقصد یہ ہوتا ہے کہ مومنین کلام معصومؑ کو پڑھ کر اپنے آپ کو کلام معصومؑ کے مطابق ڈھالنے کے لئے آمادہ ہو جائیں، ان میں ایک شوق اور ولولہ پیدا ہو اور دین سے قربت اختیار کرے، کبھی بھی ان احادیث کے تراجم کا مقصد یہ نہیں ہوتا ہے کہ کوئی کسی حدیث کو کما حقہ سمجھے بغیر اسے بنیاد بنا کر کسی مجتہد کے فتوے پر اعتراض کرے جب کہ یہ بات واضح ہے کہ شب و

روز کلام معصومؑ کے سایہ میں گذارنے والے مراجع کرام اور مجتہدین عظام ان احادیث کی تفہیم کی ہم سے کئی گنا زیادہ صلاحیت رکھتے ہیں۔

کلام معصومؑ کی تفہیم جتنی مشکل ہے اتنا ہی ترجمہ بھی مشکل ہے۔ ترجمے کے لئے جیسے کہا جاتا ہے کہ اگر عطر کی ایک شیشی کے عطر کو دوسرے میں ڈالنے کی کوشش کی جائے تو کبھی بھی پورا عطر دوسری شیشی میں منتقل نہیں ہوسکتا، لامحالہ کچھ نہ کچھ پہلی شیشی میں باقی رہ جائے گا، یہ کیفیت ترجمہ کی ہوتی ہے۔ کوشش یہ کی گئی ہیں کہ احادیث کے ظاہری الفاظ کی حد تک محدود رکھا جائے اور دیگر آراء کو شامل کرنے کی کوشش نہ کی جائے، مگر جہاں بہت زیادہ ضروری ہوا وہاں پر کچھ وضاحت کی گئی ہے اور اسی طرح جہاں لفظی ترجمہ مطلب کو واضح نہیں کر پاتا تھا وہاں پر مفہوم کا سہارا لیا گیا ہے۔ اس کے باوجود کوتاہی یقیناً رہی ہوگی، اور اس کے سلسلے میں بارگاہ الٰہی میں معافی کے خواستگار ہے اور چہاردہ معصومین علیہم السلام کی رضا کے متمنی۔ اگر کسی مقام پر اصلاح کی گنجائش نظر آئے تو قارئین سے گذارش ہیں کہ مجھے یا جناب اشفاق صاحب کو مطلع کر دے تا کہ آئندہ کی طباعت کے موقع پر اس کی اصلاح کردی جائے۔

والسلام علی من اتبع الھدا

احقر

دلاور حسین مجتبی (حجت الاسلام)

مدرس: جامعہ علمیہ، ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی، کراچی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست

عقاب الاعمال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۔ گفتارِ مصحّح:

سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے اپنے بندوں کو حالت اختیار میں رکھتے ہوئے کسی کام کے کرنے کا حکم دیا ہے اور ڈراتے ہوئے، نافرمانی سے روکا ہے اور اپنے بندوں پر آسان کاموں کی ذمہ داری ڈالی ہے اور وہ کم اطاعت پر زیادہ بدلہ عطا کرنے والا ہے۔ وہ خدا جس نے لوگوں کو رغبت دلائی اور ساتھ ساتھ ڈرایا بھی، اچھے اور برے دونوں انجام کی طرف متوجہ کیا، وہ خدا جو دلیل پیش کرنے کی منزل پر آیا تو بہترین دلیل پیش کی، نعمتیں دینے کی منزل پر آیا تو اسے کامل کیا، عطا کی منزل پر آیا تو فیاضی سے کام لیا، بخشش دی تو بہترین دی، اس نے اپنی اطاعت کے بدلے میں ثواب قرار دیا اور اپنی مخالفت پر عذاب، وہ گناہوں کا معاف کرنے والا، توبہ کا قبول کرنے والا اور شدید عقاب کرنے والا ہے۔

درود اور سلام اس کے تصدیق شدہ رسول محمدؐ پر، جو اس کی وحی کے امین اور اس کے منتخب شدہ ہے اور ان کی آل اور عترت پر، جو اسلام کی دعوت دینے والے اور صاحبان عصمت ہیں۔

جب میں کتاب ''کمال الدین وتمام النعمۃ'' کی تحقیق سے فارغ ہوا تو میں نے اس کتاب کی تصحیح اور طباعت کا ارادہ کیا اور سب سے پہلے اس کتاب کا ایک دفعہ سرعت سے جائزہ لیا اور اسکے بعد پھر اپنے کام کا آغاز بغیر سستی اور کمزوری کے کیا، اس کیفیت کے ساتھ کے میں اللہ سے دعا گو تھا کہ وہ کام کے سخت اور آسان دونوں مرحلوں پر میری مدد کرے۔ میں نے اللہ پر توکل کیا اور اس کی رسّی کو تھام لیا اور اسی کی مدد سے اپنے کام کا آغاز کیا اور میں اپنے مقصد میں مکمل طور پر کامیاب ہوا۔ میں نے اسکو بہترین طریقے سے مرتب کرنے میں اپنی پوری کوشش صرف کر دی، میں نے اپنی عمر کو اس مقصد کی تکمیل کی خاطر صرف کیا۔ پھر میں نے اس کتاب کی مشکل باتوں کو واضح کر دیا اور اجنبی الفاظ کو روشن کر دیا اور غیر واضح باتوں کی تشریح کر دی ہے اور حقائق پر پڑے ہوئے پردوں کو ہٹا دیا ہے۔ میں زیادہ محنت اور کوشش کے ذریعے سے بعض مجہول راویوں کو بھی پہچاننے میں کامیاب ہو گیا ہوں۔ خلاصہ یہ کے میں نے اپنی خواہش کے مطابق کتاب کو مرتب کر لیا ہے اور انتہائی خوشی اور مسرت کی حالت میں اس کو طباعت کے لئے تیار کر لی ہے، بغیر یہ فکر کئے کہ آیا کوئی ایسا شخص ملے گا بھی یا نہیں جو میری اس کتاب کی طباعت کے سلسلے میں معاونت کرے۔ پھر مجھے چند دنوں بلکہ مہنوں تک انتظار کرنا پڑا، یہاں تک کے پروردگار نے میری امید کو پورا کیا۔ میری اس کاوش کی خبر میرے بزرگ استاد، مشرق و مغرب کے علوم کے ماہر محقق، عالم ربانی سماحۃ الحجۃ السید محمد کاظم گلپایگانی دام ظلہ العالی کو ہوئی، انہوں اپنے احباب میں سے دو افراد کو اس کتاب کی طباعت کے سلسلے میں مدد دینے کی طرف متوجہ کیا۔ نتیجتاً یہ کام سرعت سے وقوع پزیر ہوا۔ اللہ دونوں جہانوں میں ان کو جزا عطا فرمائے۔ میرا کام اس انداز سے پورا ہوا جس پر خدا کا شکر ہے اور اللہ کے لئے ہی حمد ہے، ہر کام کے آغاز میں بھی اور انجام میں بھی۔

اب یہ کتاب - جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں - منظر عام پر آ چکی ہے جو اپنی طرف متوجہ ہونے کے لئے دعوت دے رہی ہے اور اپنے اندر قیمتی خزانوں کو لئے ہوئے ہے، جسکے مطالعہ سے آنکھوں کو ٹھنڈک اور سن کر کانوں کو راحت ملتی ہے۔

۲۔ کتاب اور اسکے موضوع کی اہمیت:

بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو ھدایت کے راستے کی جانب رہنمائی کر کے بڑا فضل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لئے حقائق کی راہیں روشن کر دی ہیں اور نیکیوں اور برائیوں دونوں کے انجام سے باخبر کر دیا ہے۔ خداوند تعالیٰ نے لوگوں کو قابل تعریف اور قابل مذمت افعال اور اقوال کی معرفت عطا کر دی ہے اور اس نے جنت اور جہنم کو خلق کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہر اس اطاعت کے لئے اجر قرار دیا ہے جس کو انسان نے اختیار کیا اور ہر اس نیکی کے بدلے ثواب قرار دیا ہے جس کو حاصل کرنے کے لئے انسان کے اعضاء و جوارح آگے بڑھے۔ یہاں تک کے خداوند متعال نے لوگوں میں رغبت دلانے والے اور متوجہ کرنے والے بھی مقرر کئے جو لوگوں کو عمل کی دعوت دیتے ہیں اور نیکیوں کی انجام دہی کی طرف آمادہ کرتے ہیں اور نیک اعمال کی انجام دہی کے سلسلے میں پائی جانے والی سستی اور کاہلی دور کرنے کی طرف انسان کو متوجہ کرتے ہیں۔

اسی طرح خداوند عالم نے ہر برائی کے عوض سزا رکھی ہے اور ہر شر کے عوض ایسے عقاب کو مقرر کیا ہے جس کو جان کر دلوں میں خوف پیدا ہو اور نفسِ انسانی اطاعت کے لئے آمادگی ظاہر کرے اور اطاعت گذار بندہ بن جائے تا کہ گناہوں کے عوض میں ملنے والی سزاؤں سے اپنے آپ کو محفوظ کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ سارا انتظام اس لئے ہے تا کہ لوگ اس کی اطاعت کی طرف راغب ہوں اور اس کی نافرمانی سے ڈریں۔ تخلیق جنت و جہنم کا یہی راز ہے۔ اللہ ہی ان دونوں کا خالق ہے اور وہی جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

مولائے کائنات امیر المومنین علیؑ سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے اپنے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا: ''جب اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو خلق کیا تو چاہا کہ یہ مخلوق بلند آداب اور پاکیزہ اخلاق کی حامل ہو۔ اللہ کو علم تھا کہ یہ لوگ اس وقت تک ان اوصاف کے حامل نہیں ہوں گے جب تک کہ ان کو ان کے حقوق و فرائض کی پہچان نہ کرا دی جائے۔ اور پہچان نہیں ہو سکتی تھی سوائے امر و نہی سے، اور امر اور نہی نہیں آ سکتے سوائے اس کے کہ امر کے ساتھ اچھائی کا وعدہ اور نہی کے ساتھ سزا کا وعدہ ہو۔ اور اچھائی کا وعدہ صرف رغبت دلانے والی چیزوں کے ذریعے ہی ممکن ہے اور سزا کا وعدہ صرف خوفزدہ کرنے والی چیزوں کے ذریعے ہی ہو سکتا ہے۔ اور رغبت دلانے والی چیزیں صرف وہ ہو سکتی ہیں جن کی لوگوں کے نفس خواہش کرتے ہیں اور جن سے لوگوں کی آنکھیں لذت محسوس کرتی ہے، اور خوفزدہ کرنے والی چیزیں صرف وہ ہو سکتی ہیں جو ان کے خلاف ہے۔ پھر خدا نے ان کے لئے گھر بنائے اور ان کو مختلف لذتیں دکھائیں تا کہ یہ دنیاوی لذتیں، ان کے پیچھے آنے والی خالص لذتوں پر دلالت کریں کہ جن لذتوں میں ذرا برابر بھی غم و پریشانی نہ ہوگی۔ آگاہ ہو جاؤ کہ وہی جنت ہے، اور اسی طرح خدا نے لوگوں کو مختلف مصیبتیں دکھا دیں تا کہ یہ اس کے پیچھے آنے والی ان خالص مصیبتوں پر دکھا دیں جن میں ذرا برابر بھی لذت نہیں ہوگی، آگاہ ہو جاؤ کہ یہی جہنم

ہے۔تو اس سے زیادہ واضح بات کیا ہوگی جو تم دنیا میں دیکھتے ہو کہ دنیا کی نعمتیں آزمائشوں اور پریشانیوں سے جڑی ہوئی ہیں اور دنیا کی خوشیاں تلخیوں اور غموں میں لپٹی ہوئی ہیں۔''

مندرجہ بالا بیان آپ پڑھ چکے،تو اب آپ یہ جانیں کہ اس کتاب کے مولف رضوان اللہ تعالیٰ علیہ نے پہلے حصہ میں یعنی ''ثواب الاعمال'' میں معصومینؑ کی ان روایتوں کا ذکر کیا ہے،جن میں اعمال صالحہ کے سلسلے میں اللہ سبحانہ نے جو ثواب کا وعدہ کیا ہے اس کا بیان ہے تاکہ بصیرت چاہنے والوں کو بصیرت مل جائے،غفلت میں پڑا ہوا شخص غفلت سے نکل آئے اور انسان کے قلب میں ایک ایسی روشنی پیدا ہو جائے جو اسے نیک اعمال انجام دینے پر آمادہ کر دے تاکہ یہ شخص اس ثواب کو پا سکے جس کا خدا نے وعدہ کیا ہے اور مقام محمود پر پہنچ سکیں اور معبود حقیقی کی رضا کو حاصل کر سکیں۔قیامت کے دن مقام فلاح کی جانب محشور ہو۔

مولف نے دوسرے حصّے میں یعنی ''عقاب الاعمال'' میں معصومینؑ کی ان روایتوں کا ذکر کیا ہے جن میں ان اعمال کا تذکرہ کیا گیا ہے جن اعمال کی انجام دہی پر اللہ کی جانب سے عذاب سے ڈرایا گیا ہے۔ان روایتوں کے ذکر کا مقصد یہ ہے کہ یاددہانی چاہنے والوں کی یاد دہانی ہو جائے،نگاہ رکھنے والا گناہ کے انجام سے آگاہ ہو جائے،تاکہ ناپسندیدہ باتوں اور گناہوں سے پرہیز کرے اور خدا کے عذاب اور گناہوں کے دیگر انجام کو دیکھ کر کہ جن میں سب سے بڑا عذاب جہنم کا عذاب ہے،ان امور کو ترک کر دے جو خدا کی ناراضگی کا سبب بنتے ہیں۔دنیا کی چند روزہ لذتوں اور شہوات کا انجام کتنا برا ہے!

اس بنیاد پر،یہ کتاب بشارت دینے والی بھی ہے اور ڈرانے والی بھی،اس میں وعدہ بھی ہے اور وعید بھی ہے،اچھائی کی طرف ترغیب بھی ہے اور برائی سے خوفزدہ بھی کیا گیا ہے اور اس اعتبار سے یہ بہترین امر بالمعروف کرنے والی دائمی ساتھی اور نہی عن المنکر کرنے والی ہمیشہ کی رفیق ہے،یہ بہترین ادب سکھانے والی،اچھے آداب اور پاکیزہ اخلاق کی تربیت دینے والی ہے۔اس کتاب کے ذریعے سے انسان راہ عدل پر،حق کے سیدھے راستے پر اور مضبوط منزل کی طرف گامزن ہو سکتا ہے۔اس کے اندر بلند درجات حاصل کرنے اور نیکیوں میں سبقت کرنے،فضیلت اور خیر میں مقدم ہونے کا سامان موجود ہے۔اس کتاب میں ایسی چیزیں موجود ہیں جن کے ذریعے سے انسان حیوانی صفات کو ترک کر کے انسانیت کے اعلیٰ مقام کو پا سکتا ہے۔یہ صاحب سمجھ اور صاحب عقل لوگوں کا اہم ترین مقصد ہوتا ہے۔اور جو بھی دل رکھتا ہے اور جس کو سماعت القاء ہوئی ہے وہ اس بات کا گواہ ہے۔

خادم العلم والدین

علی اکبر الغفاری

۱۳۵۰-۱۳۹۱

کتاب کے بنیادی خطی نسخے

۱۔ اپنے ظاہر کے اعتبار سے سب سے زیادہ نفیس اور تصحیح شدہ خطی نسخہ علامہ مجلسیؒ کا ہے، یہ نسخہ استاد سید جلال الدین موسوی ارموی جو کہ محدث کے نام سے معروف ہیں، ان کی لائبریری میں موجود ہے، جو کہ ۱۶ سطر کے ۲۱x۱۱ سائز کے ۲۰۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس نسخہ کی کتابت محمد مومن الابہری الجی الاصفہانی نے کی ہے۔ وہ کتابت سے فارغ۔ بوقت عصر، بروز بدھ، ربیع الاول کی آٹھوی تاریخ، ہجری ۱۰۶۹ کو ہوئے۔ جیسا کہ انہوں نے آخر میں لکھا ہے۔

۲۔ استاد ''محدث'' کی لائبریری میں ایک اور خطی نسخہ موجود ہے جو ''کمال الدین'' کے ساتھ اسی جلد میں ہے۔ یہ نسخہ ۲۲ سطر اور ۲۵x۲۰ سائز کے ۱۹۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس نسخہ کی کتابت محمد تقی الشیر ازی ابن نظام الدین محمود الانصاری نے کی ہے۔ یہ کتابت ۱۰۵۶ ہجری میں ہوئی ہے۔

۳۔ ایسا خطی نسخہ کے جس میں حواشی بھی موجود ہے جن میں سے بعض حواشی تو فارسی زبان میں تحریر ہیں، بزرگ عالم الحاج الشیخ حسن المصطفوی کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ یہ نسخہ ۳۴۴ صفحات پر مشتمل ہے اور اس کے صفحہ کی سائز ۲۱x۱۲ ہے اور ہر صفحہ پر ۱۵ سطر موجود ہے۔ اس کی کتابت محمد شریف بن مومن علی دزماری نے کی ہے ''الثواب'' حصہ کی کتابت ۱۱۰۸ میں اور ''العقاب'' حصہ کی کتابت ۱۱۰۹ میں مکمل ہوئی تھی۔

۴۔ الحاج الشیخ حسن المصطفوی کے ہی کتب خانہ میں ایک اور خوبصورت خطی نسخہ ہے جو تصحیح شدہ نہیں ہے۔ یہ نسخہ ۳۲۴ صفحات پر مشتمل ہے، صفحے کی سائز ۲۸x۱۸ ہے اور ہر صفحہ ۱۹ سطر پر مشتمل ہے۔ اس کی کتابت ۱۰۵۹ ہجری میں محمد بن سمیع بن محمد مقیم نے کی ہے۔

۵۔ ایک خطی نسخہ الشیخ عبد الرحیم الربانی کی ''الحجۃ'' لائبریری میں ہے۔ یہ نسخہ ۲۸۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کے شروع کے صفحے پھٹ گئے ہیں۔ اس کے صفحات کا سائز ۱۹x۱۱ اور ہر صفحہ ۱۵ سطر پر مشتمل ہے۔ اس کی کتابت عبد العلی بن الحسن الرودباری نے کی ہے۔ انہوں نے ''الثواب'' والے حصے کو ۱۰۷۸ میں اور ''العقاب'' والے حصے کو ۱۰۷۷ میں مکمل کیا تھا۔

آپ کے لئے ہم نے تحریری ترتیب کے مطابق ان نسخوں کے ایک ایک صفحے کی فوٹو کاپی پیش کی ہے۔ البتہ اس کتاب کا وہ نسخہ جس کی طباعت ہوئی ہے، پس یا اللہ، اس میں تو بہت زیادہ غلطیاں اور تبدلیاں ہے اور کافی باتیں چھوڑی ہوئی ہے، تو میں نے اس نسخہ پر اعتماد نہیں کیا ہے جیسے خبر رکھنے والے لوگ اس قسم کے نسخوں پر اعتماد نہیں کرتے ہیں۔ آخر میں ہم اللہ تعالی سے دعا کرتے ہے کہ وہ ہمیں علماء کے آثار کو زندہ کرنے کی جانب ھدایت کرے۔

ثواب الاعمال

مؤلف: ابوجعفر الصدوق رحمۃ اللہ علیہ

وفات: ۳۸۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جو یکتا بھی ہے، قدیم بھی ہے اور ہمیشہ سے بھی ہے، جس کے اوصاف کی کوئی حد اور انتہا نہیں ہے۔ نہ ہی اسے نیند آتی ہے اور نہ ہی اونگھ، وہ ایسا ہے کہ نہ تو اس کے ہونے کی کوئی ابتداء ہے اور نہ ہی اس کے بقاء کی کوئی انتہاء، اس کے وجود پر خود اس کی مخلوق گواہ ہے، مخلوق کا آنے اور جانے کا سلسلہ اس کی ہمیشگی پر گواہ ہے، مخلوق کا ایک دوسرے کی طرح ہونا دلالت کرتا ہے کہ اس کے جیسا کوئی نہیں ہے، وہ ایسی ذات ہے کہ اس کی نشانیاں اس کی قدرت پر گواہی دیتی ہے، اس کی صفات اس کی ذات سے جدا نہیں ہیں، نہ آنکھیں اسے دیکھ سکتی ہیں اور نہیں ہی وہم وگمان اس کا احاطہ کر سکتے ہیں، وہ ایسا ہے کہ اس کی مثل کوئی نہیں ہے، وہ بہت زیادہ سننے والا بھی ہے اور بہت زیادہ دیکھنے والا بھی۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی خدا نہیں ہے اللہ کے سواء، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، خدا وہ ہے کہ جس نے اپنی اطاعت پر ثواب کا اور اپنی نافرمانی پر عقاب کا وعدہ کیا ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسولؐ ہیں، جن کو اس نے ایسی کتاب کے ساتھ بھیجا ہے جو واضح محکم اور مضبوط ہے کہ جس میں ذرا برابر بھی باطل کی آمیزش کا امکان نہ زمانہ رسولؐ میں تھا اور نہ ہی ان کے بعد، یہ ایسی کتاب ہے جو نازل ہوئی ہے حکمت والے اور قابل حمد پروردگار کی جانب سے۔

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور ان کی اولاد سے دیگر ائمہ طاہرینؑ وحی کے منقطع ہونے کے بعد اللہ کی جانب سے اپنی مخلوق پر حجت ہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کے ان کے وہ شیعہ اور محبت کرنے والے جو ان کی سنت اور طریقے پر عمل پیرا ہیں وہ صراط مستقیم پر ہیں اور وہی لوگ حقیقی مومنین ہیں۔ اور وہ لوگ جنہوں نے ان کی مخالفت کی، ان کے راستے سے ہٹ گئے، ان کے احکام کو ترک کیا اور ان کی سنتوں کی پیروی نہیں کی وہ راہ حق سے منحرف ہو گئے ہیں اور یقیناً وہ راہ ہدایت سے گمراہ ہو گئے ہیں۔

اللہ سے میں سوال کرتا ہوں، ان (ائمہ طاہرینؑ) کے دین پر ثابت قدمی کا، ان کی مودّت ومحبت کا اور اس بات کا کہ ہمارے دل گمراہ نہ ہو جائیں بعد اس کے کہ اس نے ہماری ہدایت کی ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ اپنی طرف سے ہمیں رحمت کی بخشش دے یقیناً وہ بہترین بخششیں دینے والا ہے۔

شیخ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ القمیؒ فرماتے ہیں کہ وہ بات جس نے مجھے اس کتاب کی تالیف کی طرف متوجہ کیا، وہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی یہ حدیث ہے، کہ آپؐ نے فرمایا: ''نیکی کی طرف رہنمائی کرنے والا نیکی کرنے والے جیسا ہی ہے'' میں نے اس کتاب کا نام ''ثواب الاعمال'' رکھا ہے اور خدا سے اس بات کا امیدوار ہوں کے وہ مجھے اس کے ثواب سے محروم نہ کرے۔ میرا اس کتاب کی تصنیف سے اللہ سبحانہ کی رضا کے حصول اور اس کے ثواب کی طرف رغبت کے سواء کوئی مقصد نہیں ہے اور میں نے جو تکلیف اس سلسلے میں اٹھائی ہے اس کا بدلہ اس کے علاوہ کچھ نہیں چاہتا ہوں۔ کوئی قوت وطاقت نہیں ہے سواء اللہ کے، وہی ہمارے لئے کافی ہے اور بہترین کارساز ہے۔

۴۔ "لا الہ الاّ اللہ" کہنے کا ثواب

۱۔محمد بن علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ القمی جو کہ فقیہ اور اس کتاب کے مصنف بھی ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا اور فرمایا کہ مجھ سے سعد بن عبداللہ نے بیان کیا اور انہوں نے کہا کہ مجھ سے احمد بن ہلال نے اور انہوں نے احمد بن صالح سے، انہوں نے عیسیٰ بن عبداللہ نے (جو کہ عمر بن علی کے بیٹے ہیں) انہوں نے اپنے آباواجداد سے، انہوں نے ابوسعید خدری سے، انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ بن عمرانؑ سے فرمایا: اے موسیٰ! اگر آسمانوں اوران میں آباد تمام مخلوق کو اور اسی طرح ساتوں زمینوں کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور "لا الہ الاّ اللہ" کو دوسرے پلڑے میں تو "لا الہ الاّ اللہ" کا پلڑا ان کے مقابلہ میں جھک جائے گا۔

۲۔میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے حسین بن سیف سے، انہوں نے اپنے بھائی علی سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا ابوزبیر نے، انہوں نے جابر بن عبداللہ سے، انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپؐ نے فرمایا: "دو سبب بننے والی چیزیں ہیں: جو شخص اس حالت میں مرا کہ وہ "لا الہ الاّ اللہ" کی گواہی دے رہا تھا تو وہ جنت میں داخل ہوگا، اور جو شخص اس حالت میں مرا کہ کسی کو اللہ کا شریک قرار دیتا تھا تو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

۳۔مندرجہ بالا اسناد کے ساتھ حسین بن سیف سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے عمرو بن شمر سے، انہوں نے جابر سے انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امامؑ نے فرمایا: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے: "تم لوگ اپنے مرنے والوں کو "لا الــــہ الاّ اللہ" کی تلقین کرو، بیشک یہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔" لوگوں نے پوچھا: "یا رسول اللہ! جو شخص حالت صحت میں "لا الــہ الاّ اللہ" کہے اس کے لئے کیا حکم ہے؟" آپؐ نے فرمایا: "یہ بھی (گناہوں کو) مٹا دیتا ہے، مٹا دیتا ہے، بیشک "لا الــہ الاّ اللہ" مومن کا مددگار ہے اسکی زندگی میں، اسکی موت میں اور اس وقت بھی جب وہ پھر سے اٹھایا جائے گا۔" رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل نے کہا: اے محمدؐ! اگر آپؐ دیکھتے اس وقت کو کہ جب لوگوں کو پھر سے اٹھایا جائے گا اور ان میں سے ایک گروہ ایسا ہوگا جن کے چہرے سفید ہوں گے اور اس گروہ کے افراد آواز لگا رہے ہوں گے کہ "لا الہ الاّ اللہ و اللہ اکبر" (کوئی خدا نہیں ہے سوا اللہ کے اور اللہ سب سے بڑا ہے) اور دوسرے گروہ کے لوگ جن کے چہرے سیاہ ہوں گے آواز لگا رہے ہوں گے "یــا ویــلاہ یــا ثبــوراہ" (ہائے افسوس ہائے ہلاکت)

۴۔اسی اسناد کے ساتھ، حسین بن سیف سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے عمرو بن جمیع سے، انہوں نے سلسلہ آگے بڑھاتے ہوئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: "جنت کی قیمت لا الہ الاّ اللہ ہے"

۵۔میرے والدؒ فرماتے ہے کے مجھ سے روایت کی سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن ہلال سے، انہوں نے فضیل ابن عبد

ابو وہاب سے، انہوں نے اسحاق بن عبداللہ سے، انہوں نے عبیداللہ بن ولید سے، انہوں نے سلسلہ آگے بڑھاتے ہوئے کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ''لا الـہ الاّ اللہ'' کہتا ہے، اس کے لئے جنت میں ایک سرخ یاقوت کا درخت لگایا جاتا ہے اور اس درخت کی جڑ سفید مشک ہے، یہ درخت شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ سفید اور مُشک سے زیادہ پاکیزہ خوشبو رکھنے والا ہے اور ان میں پھل باکرہ پستانوں کی مانند ہیں اور ستر لباس سے وہ ظاہر ہو رہے ہوں گے۔''

۶۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے سعد بن عبداللہ نے بیان کیا اور کہا کہ ہم سے احمد بن محمد بن عیسیٰ، ابراہیم بن ہاشم اور حسن بن علی کوفی نے بیان کیا اور ان سب نے عمرو بن شمر سے، انہوں نے جابر ابن یزید جعفی سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی کہ آپؑ نے فرمایا: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی چیز بھی ایسی نہیں ہے کہ جس کے لئے اسکی ہم پلہ چیز پائی نہ جاتی ہو سوائے بزرگ و برتر اللہ کے، کہ بیشک اس کے ہم پلہ کوئی شے نہیں ہے اور ''لا الـہ الاّ اللہ'' کہ اس کے ہم پلہ کوئی چیز نہیں ہے اور خوف خدا میں بہنے والا آنسو کہ بیشک اس کے برابر وزنی کوئی چیز نہیں ہے، پس اگر وہ آنسو اس کے چہرے پر جاری ہو جائے تو پھر نہ کبھی وہ تنگی میں ہوگا اور نہ ہی اس کے بعد ذلت و رسوائی کا سامنا کرے گا۔''

۷۔ مندرجہ بالا اسناد کے ساتھ، جابر سے، انہوں نے ابوطفیل سے، انہوں نے حضرت علی علیہ الصلاۃ والسلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: ''کوئی بھی مسلم ایسا نہیں ہے مگر یہ کہ جب وہ ''لا الـہ الاّ اللہ'' کہتا ہے تو اسکے لئے اچھائی کے تمام راستے کھل جاتے ہیں اور اس کے نامہ اعمال میں برائی میں سے کوئی چیز باقی نہیں رہتی مگر یہ کہ اسے مٹا دیا جاتا ہے، یہاں تک کہ ان برائی کے برابر نیکیاں تحریر کر دی جاتی ہے، جو نیکیاں بن کر نامہ اعمال میں باقی رہتی ہیں۔''

۸۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن ھلال سے، انہوں نے ابن فضال سے، انہوں نے ابوحمزہ ثمالی سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا: ''ثواب میں ''لا الـــہ الاّ اللہ'' کی گواہی سے بڑھ کر کوئی بھی چیز نہیں ہے چونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے برابر کسی چیز کو پیدا ہی نہیں کیا ہے اور نہ ہی کوئی چیز اس فضیلت میں اس کے ساتھ شریک ہے۔

۹۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابوعمران عجلی نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے محمد بن سنان نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے ابوعلاء خفاف نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے عطیۃ العوفی نے، انہوں نے ابی سعید خدری سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مجھ سے پہلے ''لا الـــــہ الاّ اللہ'' کی مثل (عظیم بات) نہ تم نے کبھی کہی اور نہ ہی کہنے والوں نے کبھی کہی۔''

۱۰۔ مجھ سے محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے علی بن ابراہیم سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے نوفلی سے، انہوں نے سکونی

سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''"لا الہ الاّ اللہ" کہنا سب سے بہترین عبادت ہے۔

۱۱۔ مجھ سے روایت کی محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کے مجھ سے بیان کیا علی بن حسین سعد آبادی نے، انہوں نے احمد بن ابوعبداللہ سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا ابوعمران عجلی نے، انہوں نے سلسلہ آگے بڑھاتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علی وآلہ وسلّم نے فرمایا: ''کوئی بھی مومن ایسا نہیں ہے کہ وہ "لا الــہ الاّ اللہ" کہے مگر یہ کہ اس کے نامہ اعمال سے برائیوں کو مٹا دیا جاتا ہے، یہاں تک کہ انہی برائیوں کے برابر نیکیاں لکھ دی جاتی ہے۔''

۱۲۔ مجھ سے روایت کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے برقی سے، انہوں نے حسین بن سیف سے، انہوں نے اپنے بھائی علی سے، انہوں نے مفضل بن صالح سے، انہوں نے عبید بن زرارہ سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''جنّت کی قیمت لا الہ الاّ اللہ کہنا ہے''

۱۳۔ اسی اسناد کے ساتھ، احمد سے، انہوں نے حسن بن علی بن یقطین سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے حماد بن عثمان اور خلف بن حماد دونوں سے، انہوں نے ربعی سے، انہوں نے فضیل سے انہوں نے کہا کہ میں نے ان کو کہتے سنا کہ ''تم لوگ لا الہ الاّ اللہ اور اللہ اکبر کثرت سے کہو، چونکہ اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ کوئی چیز نہیں ہے۔''

۵۔ ''لا الہ الاّ اللہ'' سو دفعہ کہنے والے کا ثواب ☆

۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کے مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن ابوعبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے، انہوں نے ھشام بن سالم اور ابوایوب سے ان دونوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: '' جو شخص سو دفعہ لا الہ الاّ اللہ کہے تو اس دن وہ شخص عمل کے لحاظ سے تمام لوگوں سے افضل ہوگا مگر یہ کہ کوئی اس سے بھی زیادہ پڑھ دے۔''

۲۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے حسین بن سیف سے، انہوں نے سلاّم بن غانم سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص سونے کے لئے بستر پر جاتے وقت سو دفعہ لا الہ الاّ اللہ تو اللہ اس کے لئے جنّت میں گھر بنائے گا، اور جو شخص سونے کے لئے بستر پر جاتے وقت سو دفعہ استغفار کرے تو اسکے گناہ اس طرح الگ ہو جائیں گے جیسے درخت سے پتّے گرتے ہے۔''

۶۔ لا الہ الاّ اللہ وحدہ وحدہ وحدہ (کوئی خدا نہیں ہے اللہ کے سواء وہ اکیلا ہے وہ اکیلا ہے وہ اکیلا ہے) کہنے والے کا ثواب ☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کے ہم سے روایت کی سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد، ابراہیم ابن ھاشم اور حسن بن علی کوفی سے، ان تمام نے حسین بن سیف سے، انہوں نے اپنے بھائی علی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے عمرو بن شمر سے، انہوں نے جابر بن یزید جعفی سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپؑ نے فرمایا کہ جبرئیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور فرمایا: اے محمدؐ! سعادت مندی ہے آپؐ کی امت میں سے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے کہا: لا الہ الاّ اللہ وحدہٗ وحدہ وحدہ"

۷۔ اخلاص کے ساتھ لا الہ الاّ اللہ کہنے کا ثواب ☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے، انہوں نے محمد ابن ابی عمیر سے، انہوں نے محمد بن حمران سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ''جس شخص نے لا الہ الاّ اللہ اخلاص کے ساتھ کہا ہے وہ جنت میں جائے گا، اور اس کا لا الہ الاّ اللہ کے سلسلے میں اخلاص یہ ہے کہ لا الہ الاّ اللہ اسے ان تمام باتوں سے روک دے جن کو خدا نے حرام قرار دیا ہے۔

۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن حسین سعدآبادی نے، انہوں نے بیان کیا احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے ابوجمیلہ سے، انہوں نے جابر سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپؑ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس صفا اور مروہ کے درمیان جبرئیل آئے اور کہا: اے محمدؐ! سعادت مندی ہے آپؐ کی امت میں سے ان لوگوں کے لئے جو اخلاص کے ساتھ لا الہ الاّ اللہ کہے۔''

۳۔ میرے والدؒ نے فرمایا کے مجھ سے روایت کی سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد، حسن بن علی کوفی اور ابراہیم بن ھاشم تینوں سے، ان تمام نے حسین بن سیف سے، انہوں نے سلیمان بن عمرو سے، انہوں نے مہاجر بن حسن سے، انہوں نے زید بن ارقم سے، انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپؐ نے فرمایا: ''جس نے لا الہ الاّ اللہ اخلاص کے ساتھ کہا وہ جنت میں جائے گا اور لا الہ الاّ اللہ کے بارے میں اس کا اخلاص یہ ہے کہ لا الہ الاّ اللہ اسے ان باتوں سے روک دے جس کو خدا نے حرام قرار دیا ہے۔''

۴۔ انہی اسناد سے ساتھ، سلیمان بن عمرو سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا زید بن رافع نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا زرین بن حبیش نے، انہوں نے کہا کہ میں نے حذیفہ سے سنا کہ انہوں نے کہا: ''لا الہ الاّ اللہ غضب خدا کو اپنے بندوں سے اس وقت تک روکنے والا ہے جب تک لوگ اپنے دین کی سلامتی کی خاطر دنیوی نقصان کی پرواہ نہ کرتے، پس اگر لوگ اپنے دنیا کی سلامتی کی خاطر دین کے نقصان کی

قیامت تک سایہ کرتا رہیگا اور اس شخص کے لئے ذکر کرتا رہے گا۔"

۱۳۔ روزانہ "اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الھاً واحداً احداً صمداً لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا" کہنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے عبدالرحمن بن ابی نجران سے، انہوں نے عبدالعزیز عبدی سے، انہوں نے عمر بن یزید سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا، عمر بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے امام کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "جو شخص (ہر) روز کہے اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الھاً واحداً احداً صمداً لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا" (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں ہے، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، پروردگار ہے ایک ہے، اکیلا ہے، بے نیاز ہے، نہ کوئی اس کی بیوی ہے اور نہ ہی کوئی اولاد) تو اللہ اس کے لئے ساڑھے چار کروڑ نیکیاں لکھے گا اور اس کے ساڑھے چار کروڑ گناہ کو مٹا دے گا اور اس کے لئے ساڑھے چار کروڑ درجات بلند کرے گا اور وہ اس شخص کی مانند ہیں کہ جو روزانہ بارہ دفعہ قرآن کی تلاوت کرے اور اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔"

۱۴۔ روزانہ تیس دفعہ لا الہ الا اللہ الحق المبین کہنے کا ثواب ☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے احمد بن ہلال (۳) ﴿(۳) یہاں اسی طرح ہے مگر "الکافی" میں سلسلہ یوں بیان ہوا ہے: "انہوں نے برقی سے، انہوں نے محمد بن عیسیٰ الارمنی سے، انہوں نے ابوعمران سے"۔﴾ سے، انہوں نے محمد بن عیسیٰ الامنی سے، انہوں نے ابوعمران خراط سے، انہوں نے اوزاعی سے، انہوں نے امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار سے، انہوں نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے کہ فرمایا: "جو شخص روزانہ تیس دفعہ (۴) ﴿(۴) "الکافی" میں "تیس دفعہ" کا تذکرہ نہیں ہے جبکہ "المحاسن" میں اسی انداز سے روایت ہے البتہ اس میں "اور یہ ذکر اسے وحشت قبر سے راحت دیگا" کا اضافہ ہے۔﴾ لا الہ الا اللہ الحق المبین کہے تو مالداری اس کے روبرو ہوگی، فقر و تنگدستی سے نجات پائے گا اور جنت کا دروازہ کھول جائے گا۔"

۱۵۔ "سبحان اللہ، والحمد للہ، ولا الہ الا اللہ، واللہ اکبر" کثرت سے پڑھنے کا ثواب ☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا حسین بن احمدؒ (۵) ﴿(۵) بظاہر اس سے مراد ان کے استاد حسین بن احمد بن ادریس ہے۔﴾ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے ابراہیم بن اسحاق سے، انہوں نے عبداللہ بن حماد سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "تم

لوگ کثرت سے ''سبحان اللہ، والحمدللہ، ولا الہ الاّ اللہ، واللہ اکبر'' (اللہ پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہے اور کوئی خدا نہیں ہے سوائے اللہ کے اور اللہ ہی بڑا ہے) پڑھو، بیشک یہ اذکار قیامت کے دن اس انداز سے آئیں گے کہ ان کے آگے کچھ چیزیں ہوں گی، ان کے پیچھے کچھ چیزیں ہوں گی اور ان سے متصل کچھ چیزیں ہوں گی اور یہی باقی رہنے والی نیکیاں ہیں۔''

۱۶۔ روزانہ پندرہ دفعہ ''لا الہ الاّ اللہ حقاً حقاً، لا الہ الاّ اللہ ایماناً تصدیقاً، لا الہ الاّ اللہ عبودیۃ ورقاً'' کہنے کا ثواب ☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے سلمۃ بن خطّاب سے، انہوں نے محمد بن عیسی الارمنی سے، انہوں نے ابوعمران خزاط سے، انہوں نے بشر (ا) ☆ (ا) یہ بشر بن بکر تنیسی ابوعبداللہ بجلی، قابل بھروسہ راوی ہے، اور یہ روایت اس نے جس سے نقل کیا ہے وہ اوزاعی عبدالرحمٰن بن عمرو ایک معروف فقیہ تھے اور علم رجال (راویوں کے متعلق علم) کی کتابوں میں ایک اہم راوی کے طور پر اس کا تذکرہ ہے۔ بعض نسخوں میں غلطی سے بشیر لکھا ہوا ہے، ''البحار کے 'ثواب الاعمال' میں بھی 'انہوں نے بشیر سے، انہوں نے اوزاعی سے'' ہے 'المحاسن' میں سلسلہ ساقط ہے اور اس طرح تحریر ہے ''انہوں نے ابوعمران اوزاعی سے'' ☆ سے، انہوں نے اوزاعی سے، انہوں نے امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے کہ فرمایا: ''جو شخص روزانہ پندرہ دفعہ 'لا الہ الاّ اللہ حقاً حقاً، لا الہ الاّ اللہ ایماناً تصدیقاً، لا الہ الاّ اللہ عبودیۃ ورقاً'' (کوئی خدا نہیں ہے اللہ کے سواء، اسی کو میں حق مانتا ہے اسی کو میں حق مانتا ہے، کوئی خدا نہیں ہے اللہ کے سواء، یہی میرا ایمان ہے، اسی کی میں تصدیق کرتا ہوں، کوئی خدا نہیں ہے اللہ کے سواء، اسی کی میں بندگی کرتا ہوں اور اسی کا میں غلام ہوں۔) کہے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ ہوگا اور پھر اپنی توجہ اس سے نہیں ہٹائے گا یہاں تک کہ وہ شخص جنّت میں داخل ہو جائے۔''

۱۷۔ دعا کا اختتام ''ماشاء اللہ لاحول ولاقوۃ الاّ باللہ'' پر کرنے کا ثواب ☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے سلمۃ بن خطّاب سے، انہوں نے ابراہیم بن محمد سے، انہوں نے عمران زعفرانی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا: ''کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ جو دعا کرے اور اس کا اختتام 'ماشاء اللہ لاحول ولاقوۃ الاّ باللہ' پر کرے اور اس کی حاجت پوری نہ ہو''

۱۸۔ روزانہ ستر دفعہ "الحمد لله علی کل نعمة کانت او ر هی کائنة" کہنے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے، انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے، انہوں نے محمد بن عمر بن یزید سے، انہوں نے اپنے بھائی حسین بن عمر بن یزید سے، انہوں نے اس شخص سے جس کا انہوں نے ذکر کیا ہے (۲) ☆ (۲) یہ سند ''البحار'' میں ہے اور کتاب کے نسخہ میں مٹی ہوئی تھی جس کو ہم نے قرائن کے سہارے سے صحیح کیا ہے۔ ☆ انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص روزانہ ستر دفعہ ''الحمد لله علی کل نعمة

کانت اور ھی کائنۃ" (تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہے ان نعمتوں پر کے جو تھی اور جو ہیں اور ہوں گی۔) کہے، تو اس نے ان نعمتوں کا بھی شکر ادا کر دیا جو ختم ہو گئی اور ان کا بھی جو باقی ہے۔"

۱۹۔ "لا الہ الا اللہ و محمد رسول اللہ" کی گواہی دینے کا ثواب ☆

۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن ھلال سے، انہوں نے محمد بن عیسیٰ الارمنی سے، انہوں نے ابوعمران خزاط سے، انہوں نے بشر سے، انہوں نے اوزاعی سے، انہوں نے امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوارؑ سے کہ فرمایا: "جو شخص گواہی دے کہ "ان لا الہ الا اللہ" (بیشک کوئی خدا نہیں ہے اللہ کے سواء) اور یہ گواہی نہ دے کہ "ان محمد رسول اللہ" (بیشک محمدؐ اللہ کے رسول ہے) تو اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائے گی، پس اگر وہ یہ گواہی بھی دے دے کہ "ان محمد رسول اللہ" تو اس کے لئے بیس لاکھ نیکیاں لکھی جائے گی۔"

۲۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ، ابراہیم بن ھاشم اور حسن بن علی کوفی سے، ان افراد نے حسین بن سیف سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابوحازم مدنی سے، انہوں نے سھل بن سعد انصاری سے، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے، اللہ تعالیٰ کے قول "و ما کنت بجانب الطور اذ نادینا" (سورہ القصص، آیت: ۴۶) کے بارے میں سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو خلق کرنے سے ہزاروں سال پہلے اپنے پیدا کردہ مورو کے درخت کے پتے پر ایک تحریر لکھ کر اسے عرش پر رکھ دیا اور پھر آواز دی: اے امت محمدؐ! بیشک میری رحمت میرے غضب پر سبقت رکھتی ہے اور میں تم کو تمہارے سوال کرنے سے پہلے عطا کر دیتا ہوں اور تمہارے مغفرت طلب کرنے سے پہلے تم کو معاف کر دیتا ہوں، تو پس جو بھی تم میں سے مجھ سے اس حالت میں ملے گا کہ اسنے گواہی دی ہوگی کہ کوئی خدا نہیں ہے میرے سواء اور محمدؐ میرے بندے اور میرے رسول ہے، تو میں اسے اپنی رحمت سے جنّت میں داخل کروں گا۔"

۲۰۔ سو دفعہ اللہ کی بلندی، سو دفعہ اللہ کی پاکیزگی، سو دفعہ اللہ کی حمد اور سو دفعہ لا الہ الا اللہ پڑھنے کا ثواب ☆

۱۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن حسین سعد آبادی نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ برقی سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے، انہوں نے مالک بن انس سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، آپؑ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے، انہوںؑ نے امیر المومنین علیہ السلام سے، آپ نے فرمایا کہ کچھ فقراء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ: یا رسولؐ اللہ! امیر افراد غلاموں کو آزاد کرتے ہیں جو ہم نہیں کر سکتے، وہ حج انجام دینے پر قادر ہیں جس کے انجام دینے پر ہم قادر نہیں ہیں، وہ لوگ صدقہ دے سکتے ہیں ہم اس پر بھی قادر نہیں، ان کے پاس اتنے وسائل ہیں کہ وہ جہاد میں حصہ لے سکتے ہیں مگر ہم یہ بھی نہیں کر سکتے؟، ان کی یہ بات سن کر رسول اکرمؐ نے فرمایا: "جو شخص سو دفعہ اللہ کی بلندی بیان

کرے (اللہ اکبر پڑھے) تو یہ عمل سو غلاموں کو آزاد کرنے سے افضل ہے، جو شخص سو دفعہ اللہ کی پاکیزگی بیان کرے (سبحان اللہ پڑھے) تو اس کا یہ عمل سو ضرورت مندوں کو لباس مہیا کرنے سے افضل ہے، جو شخص سو دفعہ اللہ کی تعریف کرے (الحمد للہ پڑھے) تو اس کا یہ عمل راہ خدا میں ایسے سو گھوڑے دینے والوں سے افضل ہے جن کے یہ گھوڑے زین، لگام اور سوار کے ساتھ ہو، اور جو سو دفعہ ''لا الہ الاّ اللہ'' پڑھے، تو وہ شخص اس دن عمل کے اعتبار سے تمام لوگوں سے افضل ہوگا سوائے ان لوگوں کے جو اس سے زیادہ ذکر کرے۔'' آپ نے فرمایا کہ جب یہ خبر امیروں کو ملی، تو انہوں نے بھی یہ عمل انجام دیا، تو فقراء واپس پلٹ کر رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ آپ نے جو فرمایا تھا اس کی خبر امیروں کو مل گئی ہے اور انہوں نے یہ اعمال انجام دیئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے، وہ عظیم فضل کا مالک ہے۔''

۲۱۔ ''سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الاّ اللہ واللہ اکبر'' (تسبیح اربعہ) کہنے کا ثواب ☆

۱۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسن بن علی بن فضال سے، انہوں نے ابو داؤد مسترق سے، انہوں نے ثعلبہ بن میمون سے (انہوں نے ہمارے بعض علماء سے) انہوں نے یونس بن یعقوب سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''تم لوگ اپنے آپ کو چھپالو'' یہ سن کر صحابہ کرام نے پوچھا: یا رسولؐ اللہ! کس دشمن کے سائے سے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ جہنم کی آگ سے، تم لوگ کہو: ''سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الاّ اللہ واللہ اکبر''۔ (تسبیح اربعہ کا ورد کرو)

۲۔ میرے والدؒ نے، انہوں نے عبداللہ بن جعفر حمیری سے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے، انہوں نے منصور بن یونس سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: ''تم لوگ کثرت سے ''سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الاّ اللہ واللہ اکبر'' پڑھو، پس یہ وہ اذکار ہیں کہ قیامت کے دن تمہارے پاس اس انداز سے آئیں گے کہ ان کے لئے کچھ چیزیں آگے ہوں گی، کچھ چیزیں پیچھے ہوں گی اور کچھ چیزیں ان کے ساتھ متصل ہوں گی اور یہی باقی رہنے والی نیکیاں ہیں۔''

۳۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے اپنے چچا محمد بن ابوالقاسم سے، انہوں نے احمد بن ابوعبداللہ سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے ابوالجارود سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: ''جو شخص کہے ''سبحان اللہ'' تو اللہ اس ذکر کی وجہ سے جنّت میں اس کے لئے ایک درخت لگاتا ہے، اور جو کہے ''الحمد للہ'' تو اللہ اس ذکر کی وجہ سے اس کے لئے جنّت میں ایک درخت لگاتا ہے، اور جو کہے ''لا الہ الاّ اللہ'' تو اللہ اس ذکر کی وجہ سے جنّت میں اس کے لئے ایک درخت لگاتا ہے، اور جو کہ ''اللہ اکبر'' تو اللہ اس ذکر کی وجہ سے جنّت میں اس کے لئے ایک درخت لگاتا ہے۔'' یہ سن کر قریش میں سے ایک شخص بولا: یا رسولؐ اللہ! پھر تو ہمارے جنّت میں بہت درخت ہوں گے۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں، مگر تم لوگ آگ ان

درختوں پر بھیجنے سے بچو، ورنہ وہ جل جائیں گے، اور یہ وہی بات ہے جس کے متعلق اللہ عزّ وجلّ نے ارشاد فرمایا ہے "یا ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ ا اطیعوا الرسول و لا تبطلو اعمالکم" (اے صاحبان ایمان اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو باطل نہ کرو)۔" (سورۂ محمد آیت ۳۳)

۴۔ انہی اسناد کے ساتھ، احمد سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن عیسٰی سے، انہوں نے صفوان بن یحیٰی سے، انہوں نے ابوایوب خزاز سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ایک دن اپنے اصحاب سے فرمایا: "کیا تم نے دیکھا ہے کہ اگر تم اپنے پاس موجود تمام کپڑوں اور برتنوں کو جمع کر دو اور اس کے بعد ان میں سے ہر ایک کو دوسرے پر رکھتے چلے جاؤ، تو کیا تم اس طرح اس ڈھیر کو آسمان تک پہنچا سکتے ہو؟" اصحاب نے کہا: نہیں یا رسولؐ اللہ! آپؐ نے فرمایا: "کیا میں تم کو ایک ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جس کی جڑ زمین پر اور اس کی شاخیں آسمانوں میں ہو؟" اصحاب نے فرمایا: "یقیناً یا رسولؐ اللہ!" آپؐ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی بھی جب نماز فریضہ سے فارغ ہو تو تین دفعہ کہے: "سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر" بیشک اس کی بنیاد زمین پر ہے اور اس کی شاخیں آسمان پر ہے، اور یہ ذکر دیوار کے نیچے دبنے، آگ میں جلنے، پانی میں ڈوبنے، کوئیں میں گرنے، درندوں کا شکار ہونے، بری موت اور ان بلاؤں سے بچانے والا ہے جو اس دن آسمان سے بندے پر نازل ہونے والی ہیں۔ اور یہ اذکار باقی رہنے والی نیکیاں ہیں۔"

۲۲۔ "سبحان اللہ و بحمدہ، سبحان اللہ العظیم و بحمدہ" کہنے کا ثواب ☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے ابوعمیر سے، انہوں نے عبداللہ بن سنان سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ، آپؐ نے فرمایا: "جو شخص 'سبحان اللہ و بحمدہ، سبحان اللہ العظیم و بحمدہٗ' کہے اس کے لئے اللہ تعالی تین ہزار نیکیاں لکھتا ہے، اس کے تین ہزار درجہ بلند کرتا ہے، اور خدا اس ذکر کی بدولت ایک پرندے کو جنت میں خلق کرتا ہے جو اللہ کی تسبیح کرتا ہے، اور اس تسبیح کا ثواب اس شخص کے لئے لکھا جاتا ہے۔"

۲۳۔ بغیر تکبر (غرور) اور آپ بنی (خود پسندی) کے "سبحان اللہ" کہنے کا ثواب ☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے اپنے والد اور حسن بن حسین اللؤلؤی سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے ابو جارود سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا: "جو شخص بغیر تکبر اور آپ بنی کے 'سبحان اللہ' کہے، اللہ تعالی اس ذکر کی بدولت ایک زبان اور دو بازوں والے (۱) ☆ (۱) یہاں اسی انداز سے ہے اور اسی طرح خطی نسخے میں بھی اور اُس روایت میں بھی جس کو 'البحار' میں نقل کیا گیا ہے۔ اور "جامع الاخبار" میں بھی "ایک زبان اور دو بازوں" ہے۔☆ پرندے کو خلق کرتا ہے، جس کے ذریعے وہ قیامت تک تسبیح کرنے والوں میں شامل ہو کر اللہ کی تسبیح کرتا رہے گا۔ اور اتنا ہی ثواب 'الحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر' کہنے میں ہے۔"

۲۴۔ ''سبحان اللہ'' سو دفعہ کہنے کا ثواب ☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن حسین سعد آبادی نے، انہوں نے بیان کیا احمد بن عبداللہ نے، انہوں نے بیان کیا ابن فضال سے، انہوں نے یونس بن یعقوب سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ کیا جو شخص ''سبحان اللہ'' سو دفعہ پڑھے تو، اس نے اللہ کا ذکر کثیر انجام دیا؟ امام نے فرمایا: ''ہاں''

۲۵۔ ''الحمد للہ کما ھو اہلہ'' کہنے کا ثواب ☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن حسین سعد آبادی نے، انہوں نے احمد بن ابوعبداللہ سے، انہوں نے علی بن حکم سے، انہوں نے سیف بن عمیرۃ سے، انہوں نے زید شحام سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص 'الحمد للہ کما ھو اہلہ' (تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جیسا کہ وہ اس کا اہل ہے) کہے تو آسمان کے لکھنے والے فکر مند ہو جاتے ہیں۔'' میں نے عرض کی: ''کس بات میں فکر مند ہو جاتے ہیں؟'' امام نے فرمایا: ''وہ لوگ کہتے ہیں کہ پروردگار! ہم غیب کا علم تو نہیں رکھتے'' (اس کا اجر کتنا لکھنا ہے یہ ہمیں نہیں معلوم ہے) امام نے فرمایا: اس وقت اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا: ''تم لوگ وہی لکھ لو، جو میرے بندے نے کہا ہے، اور مجھ پر ہے کہ میں اس کا کتنا ثواب دیتا ہوں''

۲۶۔ ''الحمد للہ رب العالمین'' صبح اور شام کو چار دفعہ کہنے کا ثواب ☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے محمد بن حسن صفار سے، انہوں نے احمد ابن ابوعبداللہ سے، انہوں نے منصور بن عباس سے، انہوں نے سعید بن جناح سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا ابو مسعر نے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص صبح کے وقت چار دفعہ کہے 'الحمد للہ رب العالمین' تو اس نے یقیناً اس دن کا شکر ادا کر دیا، اور جو شخص یہی کلمہ شام کو کہے تو یقیناً اس نے اس رات کا شکر ادا کر دیا۔''

۲۷۔ (مجد اللہ) اللہ تعالیٰ کی بزرگی بیان کرنے کا ثواب ☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے فضالۃ بن ایوب سے، انہوں نے سیف بن عمیرۃ سے، انہوں نے محمد بن مروان سے، انہوں نے زرارہ سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کی: ''کونسا عمل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ پسندیدہ ہے؟'' امام نے فرمایا: '(مجد اللہ) اللہ تعالیٰ کی بزرگی اور عظمت کا بیان۔''

۲۸۔ اس انداز سے خدا کی عظمت بیان کرنے کا ثواب جس انداز سے خود خدا نے اپنی عظمت بیان کی ہے☆

ا۔ میرے والدؒ فرماتے ہے کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے ابن فضال سے، انہوں نے عبداللہ بن بکیر سے، انہوں نے زرارہ بن اعین سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالی ہر شب و روز تین دفعہ اپنی عظمت کو بیان کرتا ہے، تو جو شخص اللہ کی عظمت کا بیان اسی انداز سے کرے جس انداز سے خدا خود اپنی عظمت کو بیان کر رہا ہے تو پھر اگر وہ بدبختی کی حالت میں ہوگا تو خدا اسے سعادت مندی کی طرف پھیر دیگا'' پھر میں نے عرض کی: ''یہ عظمت کا بیان کس طرح کا ہے؟'' آپ نے فرمایا: اللہ تعالی فرماتا ہے:

''انت الله لا الہ الاّ انت رب العالمین، انت الله لا الہ الاّ انت الرحمن الرحیم، انت الله لا الہ الاّ انت العلی الکبیر، انت الله لا الہ الاّ انت مالک یوم الدین، انت الله لا الہ الاّ انت الغفور الرحیم، انت الله لا الہ الاّ انت العزیز الحکیم، انت الله لا الہ الاّ انت منک بدء کل شیء، و الیک یعود، انت الله لا الہ الاّ انت لم تزل و لاتزال، انت الله لا الہ الاّ انت خالق الخیر و الشر، انت الله لا الہ الاّ انت خالق الجنّة و النار، انت الله لا الہ الاّ انت الاحد الصمد، لم یلد، ولم یولد، و لم یکن له کفوا احد، انت الله لا الہ الاّ انت الملک القدّوس السلام المؤمن المهیمن العزیز الجبار المتکبر سبحان الله عمّا یشرکون، انت الله الخالق الباریء المصور لک الاسماء الحسنی، یسبح لک ما فی السماوات و الارض و انت العزیز الحکیم، انت الله لا الہ الاّ انت الکبیر (المتعال) و الکبریاء رداؤک''

(تو ہی اللہ ہے کوئی خدا نہیں ہے سوائے تیرے تو عالمین کا پالنے والا ہے، تو ہی اللہ ہے کوئی خدا نہیں ہے سوائے تیرے تو رحمٰن اور رحیم ہے، تو ہی اللہ ہے کوئی خدا نہیں ہے سوائے تیرے تو بلند اور بڑا ہے، تو ہی اللہ ہے کوئی خدا نہیں ہے سوائے تیرے تو قیامت کے دن کا مالک ہے، تو ہی اللہ ہے کوئی خدا نہیں ہے سوائے تیرے تو معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے، تو ہی اللہ ہے کوئی خدا نہیں ہے سوائے تیرے تو عزّت والا طاقتور اور حکمت والا ہے، تو ہی اللہ ہے کوئی خدا نہیں ہے سوائے تیرے تو ایسا ہے کہ تیرے ذریعے سے ہی ہر مخلوق کی ابتداء ہے اور تیری طرف ہی پلٹنا ہے، تو ہی اللہ ہے کوئی خدا نہیں ہے سوائے تیرے تو نہ زائل ہونے والا ہے اور نہ کوئی تجھے زائل کر سکتا ہے، تو ہی اللہ ہے کوئی خدا نہیں ہے سوائے تیرے تو اچھائی اور برائی کا خالق ہے، تو ہی اللہ ہے کوئی خدا نہیں ہے سوائے تیرے تو جنّت اور جہنم کا خالق ہے، تو ہی اللہ ہے کوئی خدا نہیں ہے سوائے تیرے تو اکیلا ہے اور بے نیاز ہے، نہ تو نے کسی کو جنا اور نہ ہی تجھے کسی نے جنا، اور نہ ہی کوئی تیرے ہم پلہ ہے، تو ہی اللہ ہے کوئی خدا نہیں ہے سوائے تیرے تو ہی بادشاہ ہے، پاکیزہ ہے، سلامتی ہے، امان گاہ ہے، نگران ہے، قوّت و عزّت والا ہے، جبّار ہے، بڑائی والا ہے اور پاک ہے ان باتوں سے جو شرک کرنے والے کہتے ہیں، تو ہی اللہ ہے، خالق ہے، پیدا کرنے والا ہے، تصویر ساز ہے، تیرے لئے ہی تمام اچھے نام ہیں، جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں ہے سب تیری تسبیح کرتے ہیں، تو عزّت و قوّت والا اور حکمت والا ہے، تو ہی اللہ ہے کوئی خدا

نہیں ہے سوائے تیرے تو بڑا (بلند) ہے اور بڑائی اور بزرگی ہی تیرا لباس ہے۔)

۲۹۔ عاقل کا ثواب ☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے محمد بن حسان سے، انہوں نے ابومحمد رازی سے، انہوں نے حسین بن یزید سے، انہوں نے ابراہیم ابوبکر بن ابوسال سے، انہوں نے فضل بن عثمان سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص بھی عاقل ہے اس کا خاتمہ جنّت ہی ہوگا، ان شاء اللہ۔''

۲۔ مندرجہ بالا اسناد کے ساتھ، سیف بن عمیرۃ سے، انہوں نے اسحاق بن عمار سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''جو عاقل ہے، وہ دیندار ہے، اور جو دیندار ہے وہ جنّت میں داخل ہوگا۔''

۳۰۔ دس خصلتیں رکھنے کا ثواب ☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے عباس بن معروف سے، انہوں نے سعدان بن مسلم سے کہ جس کا نام عبدالرحمن بن مسلم ہے، انہوں نے فضیل ابن یسار سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص دس چیزوں کے ساتھ اللہ سے ملاقات کرے گا جنّت میں جائے گا: لا الہ الاّ اللہ کی گواہی، محمد رسول اللہ کی گواہی، اللہ کے رسولؐ جو خدا کی جانب سے لائے ہیں اس کا اقرار، نماز کا قیام، زکاۃ کی ادائیگی، ماہ رمضان کے روزے کی ادئیگی، حج بیت اللہ کی ادائیگی، اولیاء اللہ سے دوستی اور محبت، اللہ کے دشمنوں سے نفرت اور ہر نشہ آور چیزوں سے اجتناب۔

۳۱۔ اللہ کی ربوبیت، محمدؐ کی نبوت اور علیؑ کی امامت کا اقرار کرنے اور خدا کی جانب سے فرض شدہ احکام کی بجا آوری کا ثواب ☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن جعفر اسدی نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا موسیٰ بن عمران نے، انہوں نے حسین بن یزید سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے مفضل بن عمر سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''بیشک اللہ تعالیٰ نے مومن کے لئے ایک ضمانت لی ہے۔'' میں نے پوچھا: ''وہ کیا ہے؟'' آپ نے فرمایا: ''ضمانت یہ لی کہ اگر اس نے اس کی ربوبیت کا، محمدؐ کی نبوت کا، علیؑ کی امامت کا اقرار کرلیا اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے فرض شدہ احکام کی بجا آوری کردی تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے جوار میں جگہ عطا کرے گا اور اس کی خدا سے ملاقات پر کوئی پابندی نہیں ہوگی۔'' مفضل بن عمر کہتے ہے کہ میں نے کہا: ''قسم بخدا! یہ تو ایسی عظیم مہربانی ہے کہ انسانوں کی کوئی مہربانی اس کے مشابہ نہیں ہے۔'' پھر امامؑ نے فرمایا: ''تم لوگ قلیل عمل انجام دے کر، اس کے بدلہ میں اتنی عظیم نعمتوں کو حاصل کرلو۔''

۳۲۔ بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت ''بسم اللہ'' کہنے کا ثواب ☆

میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن ابراہیم نے، انہوں نے نوفلی سے، انہوں نے سکونی سے، انہوں نے جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار سے، انہوں نے اپنے آبائے طاہرینؑ سے کہ فرمایا کہ امیر المومنین علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی پیشاب وغیرہ کے لئے آمادہ ہو تو چاہئے کہ ''بسم اللہ'' کہے۔ بیشک شیطان اس شخص سے اپنی آنکھوں کو بند کرلے گا، یہاں تک کہ وہ اپنے کام سے فارغ ہو جائے۔''

۳۳۔ اپنے وضوء میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کا ثواب ☆

۱۔ مجھ سے بیان کیا جعفر بن محمد بن مسرورؒ نے، انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا حسین بن محمد بن عامر نے، انہوں نے اپنے چچا عبداللہ بن عامر سے، انہوں نے محمد بن اسماعیل سے، انہوں نے علی بن حکم سے، انہوں نے داود عجلی سے، انہوں نے ابوبصیر سے انہوں نے ابوعبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص وضو کرتے وقت اللہ کا ذکر کرے تو اس کا پورا بدن پاک ہو جائے گا اور ایک وضوء سے دوسرے وضوء کے درمیان ہونے والے گناہوں کا یہ کفارہ قرار پائے گا، اور اگر کوئی ایسا نہیں کرتا ہے تو اس کا بدن پاک نہیں ہوگا سوا ان حصوں کے کہ جہاں تک پانی پہنچا ہو۔''

۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے معاویہ بن حکیم سے، انہوں نے عبداللہ بن مغیرہ سے، انہوں نے عبداللہ بن مسکان سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا: ''جو اپنے وضوء کے وقت اللہ کا ذکر کرے تو گویا اس نے غسل کیا۔''

۳۴۔ امیر المومنین علیہ الصلاۃ والسلام کی طرح وضو کرنے اور پڑھنے کا ثواب

۱۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے علی بن حسان واسطی سے، انہوں نے اپنے چچا عبدالرحمٰن بن کثیر ھاشمی سے جو کہ محمد بن علی کے غلام ہیں، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے آپ نے فرمایا: ''جب ایک دن امیر المومنین علیہ الصلاۃ والسلام (محمد) ابن حنفیہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا: ''اے محمد! میرے لئے پانی بھرا ایک برتن لے آؤ تا کہ میں نماز کے لئے وضو کروں، محمد حنفیہ ایک برتن لے آئے۔ امامؑ نے برتن کو دائیں ہاتھ سے اٹھا کر بائیں ہاتھ پر رکھا اور پھر فرمایا

''بِسْمِ اللهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَاءَ طَهُوْراً وَ لَمْ يَجْعَلْهُ نَجِساً'' (اللہ کے نام سے اور تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہے جس نے پانی کو پاک کرنے والا قرار دیا اور اسے نجس نہیں قرار دیا۔)

پھر آپ نے استنجا فرمایا اور فرمایا: ''اَللّٰهُمَّ حَصِّنْ فَرْجِیْ وَ اَعِفَّه، وَاسْتُرْ عَوْرَتِیْ و حَرِّمْنِیْ عَلَی النَّارِ'' (پروردگار! میری

شرم گاہ کو پاکیزگی اور پاکدامنی عطا فرما، میری شرم گاہ کی پردہ پوشی فرما اور اسے جہنم کی آگ پر حرام قرار دے۔)

پھر آپ نے کلی کی اور فرمایا: "اَللّٰھُمَّ لَقِّنِیْ حُجَّتِیْ یَوْمَ اَلْقَاکَ وَ اَطْلِقْ لِسَانِیْ بِذِکْرِکَ (وَشُکْرِکَ)"، (پروردگار میری تجھ سے ملاقات کے دن (روز قیامت) مجھے میری حجت سے متصل کر دے، اور میری زبان کو اپنے ذکر (اور شکر) کے لئے کھول دے۔)

پھر ناک میں پانی ڈالا اور فرمایا: "اَللّٰھُمَّ لَا تُحَرِّمْ عَلَیَّ رِیْحَ الْجَنَّةِ، وَاجْعَلْنِیْ مِمَّنْ یَشُمُّ رِیْحَھَا وَ رَوْحَھَا وَ رَیْحَانَھَا وَ طِیْبَھَا" (پروردگار تو مجھ پر جنّت کی خوشبو کو حرام نہ کر، اور مجھے ان لوگوں میں سے قرار دے جو جنّت کی خوشبو، آرام، روزی اور پاکیزگی محسوس کرنے والے ہیں)۔

پھر اپنے چہرے کو دھویا اور فرمایا: "اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَسْوَدُّ فِیْهِ الْوُجُوْهُ، وَ لَا تُسَوِّدْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ فِیْهِ الْوُجُوْهُ" (پروردگار میرے چہرے کو اس دن سفید بنا دینا جس دن چہریں سیاہ ہوں گے اور تو میرے چہرے کو اس دن سیاہ نہ بنانا جس دن چہریں سفید ہوں گے۔)

پھر آپ نے داہنا ہاتھ دھویا اور فرمایا: "اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَ الْخُلْدَ فِی الْجِنَانِ بِیَسَارِیْ و حَاسِبْنِیْ حِسَاباً یَسِیْرًا" (پروردگار مجھے میرا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں اور جنّت میں آسانی کے ساتھ عطا کرنا اور میرا حساب نرمی سے کرنا۔)

پھر آپ نے بایاں ہاتھ دھویا اور فرمایا: "اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَ لَا مِنْ وَّرَاءِ ظَھْرِیْ، وَ لَا تَجْعَلْھَا مَغْلُوْلَةً اِلٰی عُنُقِیْ، وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ مُقَطَّعَاتِ النِّیْرَانِ" (پروردگار تو مجھے میرا نامہٗ اعمال بائیں ہاتھ میں نہ دینا، نہ ہی اسے میری پیٹھ پیچھے لا دنا اور نہ ہی اسے میرے گلے میں طوق کے طور پر لٹکانا، میں تجھ سے بھڑکتی آگ کے شعلوں سے پناہ مانگتا ہوں۔)

پھر آپ نے سر کا مسح کیا اور فرمایا: "اَللّٰھُمَّ غَشِّنِیْ بِرَحْمَتِکَ وَ بَرَکَاتِکَ وَ عَفْوِکَ" (پروردگار مجھے اپنی رحمتوں، برکتوں اور بخشیشوں سے ڈھانپ لے۔)

پھر آپ نے دونوں پیروں کا مسح کیا اور فرمایا: "اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْنِیْ (قَدَمَیَّ) عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ فِیْهِ الْاَقْدَامُ، وَاجْعَلْ سَعْیِیْ فِیْمَا یُرْضِیْکَ عَنِّیْ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ" (پروردگار میرے (قدموں) کو صراط پر اس دن جمائے رکھنا جب اس میں بہت سارے قدم لڑکھڑا رہے ہوں گے، اور میری کوششوں کو ان چیزوں میں قرار دے جو تیری رضا کا باعث بنے، اے رحم کرنے والوں میں سب سے بہترین رحم کرنے والے)

پھر سر کو بلند فرما کر محمد حنفیہ کی طرف نگاہ کر کے فرمایا: "اے محمد جو بھی میری طرح وضو کرے اور وہ ساری باتیں کہے جو میں نے کہی ہے تو اللہ تعالی ہر قطرہ کے عوض ایک فرشتے پیدا کرے گا جو اس کی تقدیس، تسبیح اور کبریائی کو بیان کرتے رہیں گے اور اللہ تعالی ان فرشتوں کے اعمال کا ثواب روز قیامت تک اس شخص کے لئے لکھتا رہے گا۔"

۳۵۔ وضو پونچھنے اور نہ پونچھنے کا ثواب ☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے سلمۃ بن خطاب سے، انہوں نے ابراہیم بن محمد ثقفی سے، انہوں نے علی بن معلی سے، انہوں نے ابراہیم بن محمد بن حمران سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے فرمایا: ''جو شخص وضوء کرے اور پھر اسے پونچھ لے تو اس کے لئے ایک نیکی ہے، اور جو شخص وضوء کرے اور اسے نہ پونچھے یہاں تک کہ اس کا وضوء خشک ہو جائے تو اس کے لئے تیس نیکیاں ہیں۔''

۳۶۔ مغرب اور صبح کو وضوء کرنے کا ثواب ☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے ابراہیم بن ھاشم سے، انہوں نے عمرو بن عثمان سے، انہوں نے صباح حذاء سے، انہوں نے سماعۃ بن مہران سے، انہوں نے کہا کہ ابوالحسن امام موسی کاظم علیہ السلام نے فرمایا: ''جو شخص مغرب کے لئے وضوء کرتا ہے، تو اس کا یہ وضو اس سے پہلے دن میں کئے ہوئے گناہوں کا کفارہ قرار پائے گا، سوائے گناہان کبیرہ کے، اور جو شخص صبح کی نماز کے لئے وضوء کرتا ہے تو اس کا یہ وضو اس سے پہلے رات میں کئے ہوئے گناہوں کا کفارہ قرار پائے گا سوائے گناہان کبیرہ کے۔''

۳۷۔ وضوء کے وقت آنکھیں کھلی رکھنے کا ثواب ☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے عباس بن معروف سے، انہوں نے ابو ہمام سے، انہوں نے محمد بن سعید بن غزوان سے، انہوں نے سکونی سے، انہوں نے ابن جریج سے، انہوں نے عطاء سے، انہوں نے ابن عباس سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم لوگ وضوء کرتے وقت اپنی آنکھوں کو کھلی رکھو تا کہ تم کو جہنم کی آگ دیکھنی نہ پڑے۔''

۳۸۔ تجدید وضوء کا ثواب ☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے محمد بن یحیٰی عطار سے، انہوں نے محمد بن احمد بن یحیٰی سے، انہوں نے علی بن ابو صقر سے، انہوں نے ابوقتادہ سے، انہوں نے امام علی ابن موسی الرضا علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ''نماز عشا کے لئے تجدید وضوء کرنا (گناہوں کو) مٹا دیتا ہے، قسم بخدا، قسم بخدا۔''

۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن حسین سعد آبادی نے، انہوں نے احمد بن ابوعبداللہ

برقی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے مفضل بن عمر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے آپ نے فرمایا: ''جو نماز کے علاوہ تجدید وضوء کرے تو اللہ اس کے توبہ کی تجدید کر دے گا بغیر استغفار کے۔''

۳۹۔ مسواک کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن احمد نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا ابراہیم بن اسحاق نے، انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے عبداللہ دھقان سے، انہوں نے درست ابن ابی منصور سے، انہوں نے عبداللہ بن سنان سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا: ''مسواک میں بارہ فائدہ ہیں: یہ سنت چیزوں میں سے ہے، منہ کو پاک کرنے والا ہے، آنکھ کی روشنی کو بڑھانے والا ہے، اللہ کو راضی کرنے والا ہے، دانتوں کو سفید کرنے والا ہے، دانتوں کی پیلاہٹ کو ختم کرنے والا ہے، مسوڑھوں کو مضبوط کرنے والا ہے، کھانے کی خواہش پیدا کرنے (اور لذیذ بنانے) کا سبب ہے، بلغم کو دور کرنے والا ہے، حافظہ کو بڑھانے والا ہے، نیکیوں کو دوگنا کرتا ہے اور اس کی وجہ سے ملائکہ خوش ہوتے ہیں۔''

۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے احمد بن حسن بن علی بن فضال سے، انہوں نے عمرو بن سعید مدائنی سے، انہوں نے مصدق بن صدقہ سے، انہوں نے عمار ساباطی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے آپ نے فرمایا ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ''اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ مسواک میں کیا کیا فائدہ ہیں تو وہ اس حالت میں رات گزارتے کہ مسواک ان کے ساتھ لحاف میں ہوتا۔''

۳۔ میرے والدؒ سے، انہوں نے عبداللہ بن جعفر سے، انہوں نے محمد بن حسین بن ابی خطاب سے، انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے، انہوں نے ابراہیم بن ابی بلاد سے، انہوں نے اپنے والد یحییٰ ابی البلاد سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا: ''مسواک بلغم کو لے جاتا ہے اور عقل میں اضافہ کرتا ہے۔''

۴۰۔ مسجد کے حق کی تعظیم کرتے ہوئے تھوک کو نگل لینے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری نے، انہوں نے سندی بن محمد سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے طلحہ بن زید سے، انہوں نے جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنے تھوک کو حقِ مسجد کی تعظیم کی خاطر نگل لے، تو اللہ تعالی اس کے اس تھوک کو اس کے بدن کی صحت قرار دیگا اور یہ اس کے جسم پر آنے والی بلاؤں سے محفوظ رہنے کا ذریعہ بن جائے گا۔''

۲۔ میرے والدؒ نے عبداللہ بن جعفر سے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے محمد بن حسان سے، انہوں نے اپنے والد سے،

انہوں نے عبداللہ بن سنان سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ''جس شخص کو مسجد میں تھوک آئے اور پھر وہ اسے پیٹ میں اتارے تو کوئی بیماری اس کے پاس سے نہیں گزرے گی مگر یہ کہ وہ اس سے محفوظ رہے گا۔''

۴۱۔ سونے سے پہلے طہارت کرنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے سندی بن ربیع سے، انہوں نے محمد بن کردوس سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص طہارت کرے اور پھر بستر پر جائے تو وہ رات اس طرح سے گذارے گا کہ اس کا بستر مسجد کی مانند ہوگا۔''

۴۲۔ کلی زیادہ کرنے اور ناک میں پانی زیادہ ڈالنے کا ثواب ☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن ابراہیم بن ھاشم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے نوفلی سے، انہوں نے سکونی سے، انہوں نے امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار سے، آپ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کا عمل زیادہ کرے، بیشک یہ تمہارے لئے حفاظت کا ذریعہ اور شیطان کو دور کرنے کا وسیلہ ہے۔''

۴۳۔ لباس کے ساتھ حمام میں جانے کا ثواب ☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا علی بن احمدؒ نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے جد سے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد محمد بن خالد، (اور) محمد بن سنان سے، انہوں نے مفضل بن عمر سے، انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص حمام میں داخل ہوا (لباس) کے ساتھ تو اللہ اس کی اپنی ستاریت کے ذریعے پردہ پوشی کرے گا۔''

۴۴۔ اپنے بھائی کی شرم گاہ کی طرف نگاہ کرنے سے آنکھ کو بچانے کا ثواب ☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن ابی القاسم نے، انہوں نے احمد بن محمد بن خالد سے، انہوں نے محمد بن علی انصاری سے، انہوں نے عبداللہ بن محمد سے، انہوں نے عبداللہ بن سنان سے، انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص حمام میں داخل ہوا اور اس وقت اپنی آنکھ کو اپنے بھائی کی شرمگاہ کی طرف نگاہ کرنے سے بچائے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کی دن سخت گرمی سے امان میں رکھے گا۔''

۴۵۔ سر کو خطمی (ایک جڑی بوٹی) سے دھونے کا ثواب ☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ عطارؒ نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے موسیٰ بن عمر سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے ابوسعید قماط سے، انہوں نے عمر بن یزید سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ''سر کو خطمی سے دھونا دردِ سر سے محفوظ رکھتا ہے، فقر سے نجات دلاتا ہے اور سر کو سر کی خشکی سے پاک کرنے والا ہے۔''

۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے ابوایوب مدنی سے، انہوں نے ابن ابی عمیر سے، انہوں نے سفیان بن سمط سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ''سر کو خطمی سے دھونا فقر و محتاجی کو روکتا ہے اور رزق میں اضافہ کرتا ہے۔'' اور فرمایا کہ ''یہ ایک تعویز ہے۔''

۳۔ اسی اسناد کے ساتھ، محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے محمد بن اسماعیل سے، انہوں نے منصور بن یونس۔ بزرج۔ سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا: ''سر کو خطمی سے دھونا رزق کو بہترین طریقے سے ہانک کر لے آتا ہے۔''

۴۶۔ بیری کے پتوں سے سر دھونے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن ابراہیم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے، انہوں نے زید نرسی سے، انہوں نے اپنے بعض اصحاب سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے سر کو بیری سے دھویا کرتے تھے، اور پھر امامؑ نے فرمایا: ''تم لوگ اپنے سروں کو بیری کے پتوں سے دھویا کرو، بیشک اس کو ہر مقرب فرشتہ اور ہر نبی مرسل نے پاکیزہ قرار دیا ہے۔ جو شخص اپنے سر کو بیری کے پتوں سے دھوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے ستر دن تک کے لئے شیطان کے وسوسے کو ہٹا لیتا ہے، اور اللہ تعالیٰ جس کے اوپر سے ستر دن تک شیطان کے وسوسے کو ہٹا لے گا، وہ گناہ نہیں کرے گا، اور جو گناہ نہیں کرے گا وہ جنت میں جائے گا۔''

۲۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے نوفلی سے، انہوں نے عیسیٰ بن عبداللہ علوی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے جد سے نقل کیا ہے کہ ''ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غمگین تھے، تو جبرئیل علیہ السلام نے آپؐ سے اپنے سر مبارک کو بیری سے دھونے کو کہا۔''

۴۷۔ خضاب کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا ابراہیم بن ہاشم نے، انہوں نے محمد بن علی انصاری سے، انہوں نے عیسیٰ بن عبداللہ ابن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب علیہ السلام سے، انہوں نے

اپنے والد سے، انہوں نے اپنے جد سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس خبر پہنچی کہ صحابہ کرامؓ میں سے ایک گروہ نے اپنی داڑھی کو زرد کیا ہے، اس وقت آپؐ نے فرمایا: ''یہ اسلام کا خضاب ہے اور میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ ان لوگوں کو دیکھوں۔'' امام علی علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ میں اس گروہ کے پاس سے گزرا اور ان کو اس بات کی خبر دی تو وہ لوگ رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان کو دیکھ کر پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: ''یہ اسلام کا خضاب ہے۔'' فرمایا: جب لوگوں نے رسول اکرمؐ سے یہ بات سنی تو اس کام کی طرف راغب ہوئے اور اپنی داڑھی کو شدید سرخ رنگ سے خضاب کر لیا۔ جب یہ خبر رسول اکرمؐ کے پاس پہنچی تو آپؐ نے فرمایا: ''یہ ایمان کا خضاب ہے، اور میں ان لوگوں کو دیکھنا پسند کرتا ہوں۔'' امام علی علیہ السلام نے فرمایا: ''میں ان سے پاس سے گزرا اور ان کو اس بات کی خبر دی تو وہ سب رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان کو دیکھ کر آپؐ نے فرمایا: ''یہ ایمان کا خضاب ہے۔'' جب انہوں نے یہ بات سنی تو وہ مرتے دم تک اپنے اس کام پر باقی رہے۔''

۲۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن حسین، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ظریف بن ناصح سے، انہوں نے عمرو بن خلیفۃ العبدی سے، انہوں نے مثنی یمانی سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارا سب سے زیادہ پسندیدہ خضاب اللہ کے نزدیک، شدید سیاہ رنگ کا خضاب ہے۔''

۳۔ مجھ سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰؒ نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے ابراہیم بن اسحاق سے، انہوں نے محمد بن علی بغدادی سے، انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے، انہوں نے عبداللہ بن زید سے، انہوں نے سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''خضاب میں ایک درہم خرچ کرنا راہ خدا میں ہزار درہم خرچ کرنے سے افضل ہے، اس خضاب میں چودہ خوبیاں ہیں: یہ کانوں سے بو کو دور کرتا ہے، بصارت کے پردوں کو ظاہر کرتا ہے، ناک کو ملائم کرتا ہے، منہ کی بو کو پاکیزہ بناتا ہے، مسوڑھے کو مضبوط کرتا ہے، گندی بغلی بدبو کو دور کرتا ہے، شیطان کے وسوسے کو کم کرتا ہے، فرشتوں کی خوشی کا سبب بنتا ہے، مومن اس سے خوش ہوتے ہے اور کافر اس سے ناخوش ہوتے ہے، یہی اس کے لئے زینت و پاکیزگی ہے اور اس کے لئے قبر میں برات کا ذریعہ ہے اور اس سے منکر ونکیر (سوال و جواب سے) باز رہتے ہیں۔''

۴۔ اسی اسناد کے ساتھ، ابراہیم بن اسحاق سے، انہوں نے اسحاق بن اسماعیل صوفی سے، انہوں نے عباس بن ابی العباس سے، انہوں نے عبدوس بن ابراہیم بغدادی سے، انہوں نے سلسلہ کو آگے بڑھاتے ہوئے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ''مہندی سخت بدبو کو دور کرتی ہے، چہرے کے پانی میں اضافہ کرتی ہے، منہ کی بو کو پاکیزہ بناتی ہے اور خوبصورت اولاد عطا کرتی ہے۔'' اور آپ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے بالوں سے اپنے قدم تک مہندی کو ملے تو اس سے فقر و تنگدستی دور ہوگی۔

۵۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے اپنے چچا محمد بن ابی القاسم سے، انہوں نے احمد بن عبداللہ سے، انہوں نے

منصور بن عباس سے، انہوں نے سعید بن جناح سے، انہوں نے سلیمان بن جعفر جعفری سے، انہوں نے ابوالحسن علیہ السلام سے کہ آپؑ نے فرمایا: "سیاہ خضاب عورتوں کے لئے زینت ہے اور دشمنوں کو ذلیل اور ہلاک کرنے والا ہے۔"

۲۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن ابی عبداللہ نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حسن بن موسیٰ سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص کمزور ہو اور مہندی سے خضاب کرے تو اللہ تعالیٰ اسے تین چیزوں سے امان میں رکھے گا؛ جتنے حصے میں مہندی سے خضاب کیا ہے وہ حصہ جذام، برص اور خارش کی بیماری سے محفوظ رہے گا۔

۴۸۔ نورہ کے استعمال کا ثواب ☆

۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر نے، انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے قاسم بن یحییٰ سے، انہوں نے اپنے جد حسن بن راشد سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: "نورہ جسم کا تعویز ہے (جسم کو بڑھاوا دیتا ہے اور اس میں خوشبو پیدا کرتا ہے) اور جسم کو پاکیزہ کرنے کا ذریعہ ہے۔

۴۹۔ سر میں کنگھا کرنے کا ثواب ☆

۱۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے نضر بن اسحاق سے، انہوں نے عنبسۃ بن سعید سے، انہوں نے سلسلہ کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "سر میں کنگھا کرنا وبا کو دور کرتا ہے، روزی کو کھینچ کر لاتا ہے اور جماع کی قوت میں اضافہ کا باعث ہے۔"

۵۰۔ داڑھی کو ستر مرتبہ کنگھا کرنے کا ثواب ☆

۱۔ مجھ سے بیان کیا حسن بن احمد نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے سہل بن زیاد سے، انہوں نے ابراہیم سے، انہوں نے عبدالرحمن بن حجاج سے، انہوں نے محمد بن عمر ہمدانی سے، انہوں نے حسن بن عطیۃ سے، انہوں نے اسماعیل بن جابر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: "جو شخص اپنی داڑھی کو ستر مرتبہ کنگھی کرے اور بار بار سنوارتا رہے تو چالیس دن تک شیطان اس کے قریب نہیں آئے گا۔

۵۱۔ سرمہ لگانے کا ثواب☆

۱۔میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے، انہوں نے حسن بن علی بن فضال سے، انہوں نے علی بن عقبہ سے، انہوں نے یونس بن یعقوب سے، انہوں نے ہمارے بعض علماء سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ''سنگ سرمہ بصارت کو بڑھاتا ہے، آنسوں (آنکھوں سے نکلنے والے پانی) کو روکتا ہے اور بالوں کو اُگاتا ہے۔''

۲۔مجھ سے بیان کیا احمد بن علی نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے علی بن معبد سے، انہوں نے عبداللہ بن مقاتل سے، انہوں نے ابوالحسن امام علی رضا علیہ السلام سے کہ آپؑ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ سرمہ لگائے۔''

۳۔مجھ سے بیان کیا احمد بن محمدؒ نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے موسیٰ بن جعفر سے، انہوں نے موسیٰ بن عمر سے، انہوں نے حمزۃ بن بزیع سے، انہوں نے اسحاق بن عمار سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ''سوتے وقت سرمہ لگانا (آنکھ سے بہنے والے) پانی سے محفوظ رکھتا ہے۔''

۴۔مجھ سے بیان کیا حسین بن احمد نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے سہل بن زیاد سے، انہوں نے ابن سنان (۱) ﴿(۱) یہ محمد بن سنان ہے جیسا کہ ''الکافی'' کی جلد ۶ صفحہ ۴۹۴ پر مذکور ہے﴾ سے، انہوں نے حماد بن عثمان سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ''سرمہ بالوں کو اُگاتا ہے، آنسوں کو کم کرتا ہے، پسینے کو روکتا ہے اور بصارت کو بڑھاتا ہے۔''

۵۲۔ (دوسروں کے بالوں کو اپنے) بالوں کے ساتھ لگانے کا ثواب☆

مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسین بن سعید سے، انہوں نے ابن ابی عمیر سے، انہوں نے محمد بن ابی حمزہ سے، انہوں نے اسحاق (۲) ﴿(۲) بظاہر اس سے مراد اسحاق بن عمار ہے چونکہ ان کے حوالے سے محمد بن ابی حمزہ کی روایت ''التھذیب'' کے باب زیادات فی قضایا والاحکام' 'باب دیون واحکامھا' 'باب ولادۃ ونفاس' اور 'باب ماھیۃ زکاۃ الفطرہ وغیرھا' میں ذکر ہوئی ہے۔﴾ سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''تم اپنے بالوں میں (دوسروں کے بالوں کو) ملاؤ تاکہ تمہارے بالوں کے چھوٹے کیڑے، اس کی خشکی اور میل کم ہو جائے، اور تمہاری گردن مضبوط ہو اور بصارت میں اضافہ ہو۔''

۵۳۔ ناخن کاٹنے اور مونچھے کترنے کا ثواب ☆

۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن ابراہیم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حسین بن یزید سے، انہوں نے سکونی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص جمعے کے دن ناخن کاٹے گا، تو اللہ تعالی اسے کی انگلیوں سے بیماری کو نکالے گا اور دواء کو اس میں داخل کرے گا۔'' (۳) ﴿(۳) اس کی روایت مصنفؒ نے ''الخصال'' صفحہ ۳۹۱ پر بیان کیا ہے، اپنے والد سے، انہوں نے عطار سے، انہوں نے اشعری سے، انہوں نے محمد بن حسان سے، انہوں نے ابومحمد رازی سے، انہوں نے نوفلی سے۔۔۔ اسی طرح آخر تک۔﴾

۲۔ اسی اسناد کے ساتھ، فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اپنے ناخن کو ہفتے کے دن یا جمعرات کے دن کاٹے گا اور اپنی مونچھوں کو کترے گا تو دانتوں اور آنکھوں کے درد سے عافیت میں رہے گا۔''

۳۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ عطار نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے عبداللہ رازی سے (انہوں نے محمد سے) انہوں نے محمد بن عبداللہ سے، انہوں نے ابراہیم بن عقبۃ سے، انہوں نے زکریا سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے یحییٰ سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''جو شخص اپنے ناخنوں کو جمعرات کے دن کاٹے اور ان میں سے ایک کو جمعے کے دن کے لئے چھوڑ دے تو اللہ تعالی اس سے فقر و تنگ دستی کو دور کرے گا۔''

۴۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے محمد بن عیسی سے، انہوں نے قاسم بن یحییٰ سے، انہوں نے اپنے جد حسن بن راشد سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ناخنوں کو کاٹنا بہت بڑی بیماری کو روکنے کا اور رزق میں اضافے کا سبب بنتا ہے۔'' (۱) ﴿(۱) مصنفؒ نے اس کو ''الخصال'' کے صفحہ ۶۱۲ پر مولائے کائنات علی علیہ الصلاۃ والسلام سے منقول چارسو حدیثوں میں اس کو بیان کیا ہے۔﴾

۵۔ اسی اسناد سے ساتھ، محمد بن عیسی سے، انہوں نے ابوایوب مدنی سے، انہوں نے ابن ابی عمیر سے، انہوں نے ہشام بن سالم سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ''جمعے کے دن ناخنوں کا کاٹنا جذام، برص اور نابینا پن سے محفوظ رہنے کا سبب بنتا ہے، پس اگر کوئی عذر نہیں ہے تو ان کو جیسے گھسنا چاہئے ویسا گھسوں۔''

۶۔ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''جو شخص ہر جمعے کے دن اپنے ناخن اور مونچھوں کو کاٹے اور پھر کہے: بسم الله و بالله و علی ملّة رسول الله، (۲) ﴿(۲) بعض نسخوں میں ''علی ملۃ رسول اللہ'' کی جگہ پر ''علی سنۃ محمد وآل محمد'' لکھا ہے۔﴾ تو اسے ہر ناخن کے بدلے میں اولادِ اسماعیل میں سے غلام کو آزاد کرنے کا ثواب دیا جائے گا۔''

۷۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے محمد بن حسین سے، انہوں نے صالح بن عقبۃ سے، انہوں نے ابوکہمس سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ: ''مجھے کوئی ایسی دعا (۳) ﴿(۳) بعض نسخوں میں 'کوئی دعا سکھایئے' کی جگہ 'کوئی چیز سکھایئے' ہے﴾ سکھایئے جو رزق کے نزول کا ذریعہ بنے۔'' آپؑ نے مجھ سے فرمایا: ''اپنی مونچھوں اور ناخنوں کو کاٹوں، اور چاہئے کہ یہ عمل جمعے کے دن انجام دو۔''

اس کتاب کے مؤلف ابوجعفر محمد بن علی کہتے ہے کہ مجھ سے میرے والدؒ نے اپنی وصیت میں فرمایا: ''تم اپنے ناخنوں کو کاٹو اور مونچھوں کو کترو، اور جب بھی شروع کرو تو داہنے ہاتھ سے شروع کرو، اور جب ناخن کو کاٹنا اور مونچھ کو کترنا شروع کرو تو کہو: "بسم الله و بالله و علی ملّت رسول الله صلی الله علیه و آله و سلّم" بیشک جو کوئی بھی یہ عمل انجام دیگا، اللہ تعالیٰ اس کے ہر ناخن اور جز کے بدلے میں غلام کی آزادی کا ثواب تحریر کرے گا، اور وہ شخص کسی مرض میں مبتلا نہیں ہوگا سوائے اس مرض میں جس میں اس کی موت واقع ہونے والی ہے۔''

۵۴۔ سفید جوتے پہننے کا ثواب ☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ عطار نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن احمد نے، انہوں نے سکونی سے، انہوں نے ابوسلیمان خواص سے، انہوں نے ابونعیم الفضل دکین سے، انہوں نے سدیر الصیرفی سے، انہوں نے کہا کہ میں ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس پہنچا، جبکہ میں نے سفید جوتے پہنے ہوئے تھے، اس وقت امامؑ نے فرمایا: ''اے سدیر! کیا تمہیں اس جوتے کی قدر و قیمت کا کوئی اندازہ ہے؟'' میں نے کہا: ''میں آپ کا فدیہ قرار پاؤں، قسم بخدا مجھے اندازہ نہیں ہے۔'' امامؑ نے فرمایا: ''جو شخص بازار میں سفید جوتے خریدنے کے ارادے سے داخل ہو تو وہ اس جوتے کے پرانے اور بوسیدہ ہونے سے پہلے اتنا مال کما لے گا کہ اس کا حساب نہیں ہو سکے گا۔'' وہ کہتے ہیں کہ مجھے ابونعیم نے خبر دی کہ اسے سدیر نے بتایا کہ اس کے یہ جوتے ابھی پرانے نہیں ہوئے تھے کہ اُس نے اِس انداز سے سو دینار کما لئے کہ اسے انداہ نہیں ہوا کہ رقم کس طرح سے اس کے پاس آئی۔''

۵۵۔ زرد رنگ کے جوتے پہننے کا ثواب ☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے موسیٰ بن عمر سے، انہوں نے عبداللہ بن جبلہ سے، انہوں نے حنان بن سدیر سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس پہنچا اور اس وقت میں نے سیاہ جوتے پہنے ہوئے تھے، تو آپ نے فرمایا: ''تمہارے لئے مناسب نہیں ہے کہ تم سیاہ جوتے پہنو، میں تمہیں اس کی تین خرابیوں سے آگاہ کرتا ہوں۔'' میں نے عرض کیا: ''میں آپ کا فدیہ قرار پاؤں وہ کونسی چیزیں ہیں؟'' امامؑ نے فرمایا: ''اس سے نظر کمزور ہوتی ہے، مردانگی کمزور پڑتی ہے اور مصیبتیں آتی ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ یہ ظالموں کا لباس ہے، تم کو چاہئے کہ زرد جوتے پہنو، بیشک اس میں تین فایدے ہیں۔'' میں نے کہا: ''وہ کونسے؟'' امامؑ نے فرمایا: ''نگاہ کو تیز کرتا ہے، مردانگی کو مضبوط کرتا ہے اور مصیبتوں کو دور کرتا ہے اور ساتھ ساتھ یہ انبیاء کا لباس ہے۔

۵۶۔ موزے پہننے کا ثواب ☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے محمد ابن احمد سے، انہوں نے محمد بن حسین سے، انہوں نے عبداللہ بن جبلہ سے، انہوں نے ابو جارود سے انہوں نے ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپؑ نے فرمایا:

''موزے پہننا قوّت بصارت میں اضافہ کا سبب بنتا ہے۔''

۲۔ اسی اسناد کے ساتھ، محمد بن احمد سے، انہوں نے موسیٰ بن عمر سے، انہوں نے ابن محبوب سے، انہوں نے معاویہ بن وہب سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ''ہمیشہ موزے پہنے رکھنا جذام سے محفوظ رکھتا ہے۔'' معاویہ بن وہب کہتے ہے کہ میں نے امامؑ سے عرض کی: ''موسم سرما میں یا موسم گرما میں؟'' آپؑ نے فرمایا: ''موسم سرما ہو یا موسم گرما۔ (ہر موسم میں)۔''

۵۷۔ نئے کپڑے کے (سلائی کے لئے) ٹکڑے کرتے وقت 'انا انزلناہ' پڑھنے کا ثواب ☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا احمد بن محمدؒ نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے محمد بن حسین سے، انہوں نے محمد بن عمر سراد سے، انہوں نے اس شخص سے جو آخر میں ہے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

''جو شخص نئے کپڑے کو کاٹتے وقت: ''انا انزلناہ فی لیلۃ القدر'' ۳۶ مرتبہ پڑھے اور جب ''تنزل الملائکۃ'' پر پہنچے تو تھوڑا سا پانی لے کر کپڑے پر ہلکا سا چھڑکاؤ کرے، پھر دو رکعت نماز پڑھے اور دعا کرے اور اپنی دعا میں پڑھے: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَزَقَنِيْ مَا اَتَجَمَّلُ بِه فِي النَّاسِ، وَ اُوارِيْ بِه عَوْرَتِيْ، وَ اُصَلِّيْ فِيْهِ لِرَبِّيْ، وَ اَحْمَدُ اللهَ.'' (تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے ایک ایسی چیز عطا کی جس کے ذریعے سے میں لوگوں میں خوبصورت لگونگا، اور جس کے ذریعے سے میں اپنی شرم گاہ کو چھپاؤنگا، اور جس میں میں اپنے پروردگار کی نماز ادا کرونگا، اور میں اللہ کی تعریف کرتا ہوں۔) تو جب تک یہ لباس پرانا اور بوسیدہ نہیں ہوگا، تب تک یہ شخص تنگ دستی میں گرفتار نہیں ہوگا۔''

۵۸۔ آئینہ کی طرف زیادہ نظر کرنا اور اس وقت اللہ تعالیٰ کی زیادہ حمد کرنے کا ثواب ☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر نے، انہوں نے ہارون بن مسلم سے، انہوں نے مسعدۃ بن صدقہ سے، انہوں نے جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے، انہوں نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا:

''بیشک اللہ تعالیٰ نے اس جوان کے لئے جنت کو واجب کر دیا ہے جو آئینہ کی طرف کثرت سے نگاہ کرتا ہے اور اس وقت کثرت سے اللہ کی حمد بجا لاتا ہے۔''

۵۹۔ یہودی یا نصرانی یا مجوسی کو دیکھتے وقت مندرجہ ذیل کلمات کہنے کا ثواب ☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر نے، انہوں نے ہارون بن مسلم سے، انہوں نے مسعدۃ بن صدقہ سے، انہوں نے جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار سے، انہوں نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: ''جو شخص یہودی یا نصرانی یا مجوسی یا اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب سے تعلق رکھنے والے کو دیکھے اور کہے: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَّلَنِیْ عَلَیْکَ بِالْاِسْلَامِ دِیْناً، وَ بِالْقُرْآنِ کِتَاباً، وَ بِمُحَمَّدٍ نَبِیّاً، وَ بِعَلِیٍّ اِمَاماً، وَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ اِخْوَاناً، وَ بِالْکَعْبَةِ قِبْلَةً.'' (تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے تجھ پر دین کے اعتبار سے اسلام کے ذریعے، کتاب کے اعتبار سے قرآن کے ذریعے، نبی کے اعتبار سے محمدؐ کے ذریعے سے، امام کے اعتبار سے علیؑ کے ذریعے سے اور بھائیوں کے اعتبار سے مومنین کے ذریعے سے فضیلت دی ہے۔) تو اللہ اِس کو اور اُس کو کبھی بھی جہنم میں اکٹھا نہیں کرے گا۔''

۶۰۔ کامل وضوء، بہترین نماز، اپنے مال سے زکاۃ کی ادائیگی، غصّے کو ضبط کرنے، زبان کو قابو میں رکھنے، اپنے گناہوں پر استغفار کرنے اور نبیؐ کے اہل بیتؑ کی نصیحتوں پر عمل پیرا ہونے کا ثواب ☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ عطار نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا عمرکی بوفکی نے، انہوں نے علی بن جعفر سے، انہوں نے اپنے بھائی موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: ''جو شخص اپنے وضوء کو کامل طریقے سے انجام دے، نماز کو بہترین انداز سے ادا کرے، اپنے مال سے زکاۃ کی ادائیگی کرے، اپنے غصّے کو روکے رکھے، اپنی زبان کو قابو میں رکھے، اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرے اور نبی کے اہل بیتؑ کی نصیحتوں پر عمل پیرا ہو تو اس نے ایمان کی حقیقتوں کو کمال تک پہنچا دیا اور جنّت کے دروازے اس کے لئے کھول دیئے گئے۔''

۶۱۔ ''رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبّاً، وَ بِالْاِسْلَامِ دِیْناً، وَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ، وَ آلِه رَسُوْلاً، وَ بِاَهْلِ بَیْتِه اَوْلِیَاءَ'' کہنے کا ثواب ☆

ا۔ اسی اسناد کے ساتھ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: ''جو شخص ''رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبّاً، وَ بِالْاِسْلَامِ دِیْناً، وَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ، وَ آلِه رَسُوْلاً، وَ بِاَهْلِ بَیْتِه اَوْلِیَاءَ'' (میں راضی ہوں اللہ سے بطور پروردگار، اسلام سے بطور دین، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ سے بطور رسول اور ان کے اہل بیتؑ سے بطور اولیاء۔) کہے تو اللہ کے اوپر اس کا حق ہے کہ وہ اس سے قیامت کے دن راضی ہو۔''

۶۲۔ دن اور رات میں دعا کرنے کا ثواب ☆

ا۔ اسی اسناد کے ساتھ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں کہ جو تمہارے لئے دشمنوں سے بچنے کا اسلحہ اور رزق کی فراوانی کا ذریعہ ہے؟'' سب نے کہا: ''ہاں'' آپؐ نے فرمایا: ''تم لوگ رات اور دن دعا کرتے رہو، بیشک مؤمن کا اسلحہ دعا ہے۔''

۶۳۔ مساجد میں آنے کا ثواب ☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفّار نے، انہوں نے محمد بن حسین بن ابی خطاب سے، انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے، انہوں نے کلیب صیداوی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے آپ نے فرمایا ''توریت میں تحریر شدہ ہے کہ: بیشک زمین پر میرے گھر مسجدیں ہیں، پس سعادت مند ہے وہ شخص جو اپنے گھر میں پاکیزہ ہو اور پھر میری زیارت میرے گھر میں کرے، جان لو کہ جسکی زیارت کی جائے اس پر زیارت کرنے والے کی عزّت کرنا لازم ہے۔''

ایک دوسری حدیث میں ہے: ''جان لو کہ قیامت کے دن کے لئے خوشخبری دے دو ان لوگوں کو جو رات کی تاریکیوں میں مسجدوں کی جانب چلتے ہیں تا کہ صبح کو نمودار ہوتے ہوئے مسجدوں میں دیکھیں۔''

۶۴۔ مساجد میں مسلسل جانے کا ثواب ☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے، انہوں نے ابن ابی عمیر سے، انہوں نے ابراہیم بن عبدالحمید سے، انہوں نے سعد اسکاف سے، انہوں نے زیاد بن عیسیٰ سے، انہوں نے ابو جارود سے، انہوں نے اصبغ بن نباتہ سے، انہوں نے مولائے کائنات علی ابن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام سے کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص مسلسل مسجدوں میں جاتا ہے وہ آٹھ میں ایک چیز کو پائے گا: ایسا بھائی جو راہ خدا میں اس کے لئے مفید ہو، مفید اور نیا علم، آیت محکمۃ، ایسی رحمت جو اس کا انتظار کر رہی ہوگی، ایسی بات جو اسے ہلاکت سے بچانے والی ہوگی، یا ایسی بات جو اسے ہدایت کی طرف راہنمائی کرنے والی ہوگی، یا وہ گناہ کو ترک کردیگا خوف کی وجہ سے یا شرم کی وجہ سے۔''

۶۵۔ مساجد کی طرف قدم بڑھانے کا ثواب ☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ عطار نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے یعلی بن حمزہ، (انہوں نے عبداللہ بن محمد) حجّال سے، انہوں نے علی ابن حکم سے، انہوں نے محمد بن مروان سے، انہوں نے ابوعبداللہ

امام جعفر صادق علیہ السلام سے آپ نے فرمایا: ''جو شخص مسجد کی جانب قدم بڑھاتا ہے، تو اس کا قدم تر یا خشک زمین پر نہیں پڑتا مگر یہ کہ اس کے حق میں ساتویں زمین تک کی زمین تسبیح کرتی ہے۔''

۶۶۔ جس کا کلام قرآن ہو اور گھر مسجد ہو، اس شخص کا ثواب ☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا حمزہ بن محمد علویؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ خبر دی علی بن ابراہیم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے نوفلی سے، انہوں نے سکونی سے، انہوں نے جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوارؑ سے، انہوںؑ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کا کلام قرآن ہو اور گھر مسجد ہو تو خدا اس کے لئے جنّت میں گھر بنائے گا۔''

۶۷۔ وضو کر کے مسجد میں آنے کا ثواب ☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر نے، انہوں نے محمد بن حسین سے، انہوں نے صفوان سے، انہوں نے کلیب صیداوی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا: ''توریت میں تحریر شدہ ہے کہ: بیشک میرے گھر زمین میں مساجد ہیں، تو سعادت مند ہے وہ شخص جو اپنے گھر میں طہارت اختیار کرے اور پھر میری زیارت کو آئے، جس کی زیارت کی جائے اس پر لازم ہے کہ زیارت کرنے والے کی عزّت کرے۔

۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے محمد بن حسن صفار سے، انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے حسین بن خالد سے، انہوں نے حماد بن سلیمان سے، انہوں نے عبداللہ بن جعفر سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ'' جان لو کہ میرے گھر زمین میں مسجدیں ہیں، یہ اہل آسمان کے لئے اسی طرح چمکتی ہے جس طرح اہل زمین کے لئے ستارے چمکتے ہیں، جان لو کہ سعادت مند ہے وہ شخص کہ مسجدیں جن کا گھر ہیں، جان لو کہ سعادت مند ہے وہ بندہ جو اپنے گھر میں وضوء کرے اور پھر میری زیارت کے لئے میرے گھر میں آئے، جان لو کے جس کی زیارت کی جائے اس پر زیارت کرنے والے کا اکرام لازم ہے، جان لو، تم بشارت دو قیامت کے دن کے لئے ان لوگوں کو جو تاریکیوں میں مسجدوں کی طرف جاتے ہیں تا کہ صبح کو نمودار ہوتے ہوئے مسجدوں میں دیکھیں۔''

۳۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن احمد بن ہشام نے، انہوں نے محمد بن اسماعیل سے، انہوں نے علی ابن حکم سے، انہوں نے سیف بن عمیرۃ سے، انہوں نے سعد بن طریف سے، انہوں نے اصبغ بن نباتہ سے، انہوں نے کہا کہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: 'جب لوگ گناہوں کو انجام دیتے ہیں اور برائیاں کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمام اہل زمین پر عذاب نازل

امام جعفر صادق علیہ السلام سے آپ نے فرمایا: ''جو شخص مسجد کی جانب قدم بڑھاتا ہے، تو اس کا قدم تر یا خشک زمین پر نہیں پڑتا مگر یہ کہ اس کے حق میں ساتویں زمین تک کی زمین تسبیح کرتی ہے۔''

۶۶۔ جس کا کلام قرآن ہو اور گھر مسجد ہو، اس شخص کا ثواب ☆

۱۔ مجھ سے بیان کیا حمزہ بن محمد علویؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ خبر دی علی بن ابراہیم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے نوفلی سے، انہوں نے سکونی سے، انہوں نے جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوارؑ سے، انہوںؑ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: ''جس شخص کا کلام قرآن ہو اور گھر مسجد ہو تو خدا اس کے لئے جنّت میں گھر بنائے گا۔''

۶۷۔ وضو کر کے مسجد میں آنے کا ثواب ☆

۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر نے، انہوں نے محمد بن حسین سے، انہوں نے صفوان سے، انہوں نے کلیب صیداوی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا: ''توریت میں تحریر شدہ ہے کہ: بیشک میرے گھر زمین میں مساجد ہیں، تو سعادت مند ہے وہ شخص جو اپنے گھر میں طہارت اختیار کرے اور پھر میری زیارت کو آئے، جس کی زیارت کی جائے اس پر لازم ہے کہ زیارت کرنے والے کی عزّت کرے۔

۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے محمد بن حسن صفار سے، انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے حسین بن خالد سے، انہوں نے حماد بن سلیمان سے، انہوں نے عبداللہ بن جعفر سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ'' جان لو کہ میرے گھر زمین میں مسجدیں ہیں، یہ اہل آسمان کے لئے اسی طرح چمکتی ہے جس طرح اہل زمین کے لئے ستارے چمکتے ہیں، جان لو کہ سعادت مند ہے وہ شخص کہ مسجدیں جن کا گھر ہیں، جان لو کہ سعادت مند ہے وہ بندہ جو اپنے گھر میں وضوء کرے اور پھر میری زیارت کے لئے میرے گھر میں آئے، جان لو کے جس کی زیارت کی جائے اس پر زیارت کرنے والے کا اکرام لازم ہے، جان لو، تم بشارت دو قیامت کے دن کے لئے ان لوگوں کو جو تاریکیوں میں مسجدوں کی طرف جاتے ہیں تا کہ صبح کو نمودار ہوتے ہوئے مسجدوں میں دیکھیں۔''

۳۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن احمد بن ہشام نے، انہوں نے محمد بن اسماعیل سے، انہوں نے علی ابن حکم سے، انہوں نے سیف بن عمیرۃ سے، انہوں نے سعد بن طریف سے، انہوں نے اصبغ بن نباتہ سے، انہوں نے کہا کہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: 'جب لوگ گناہوں کو انجام دیتے ہیں اور برائیاں کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمام اہل زمین پر عذاب نازل

کرے اور کسی کو بھی اس عذاب سے محفوظ نہ رکھے، مگر جب وہ نماز کے لئے قدم بڑھاتے ہوئے سفید بال والوں (ضعیف العمر) کو اور قرآن کی تعلیم لیتے ہوئے بچوں کو دیکھتا ہے تو پھر لوگوں پر رحم کرتا ہے اور عذاب کو مؤخر کر دیتا ہے۔''

۶۸۔ پانچوں وقت کی نمازوں کو قائم کرنے اور ان کو ان کے اوقات میں انجام دینے کا ثواب ☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسی سے، انہوں نے حسین بن سعید سے، انہوں نے ابن ابی عمیر سے، انہوں نے عبدالرحمن بن حجاج سے، انہوں نے ابان بن تغلب سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''اے ابان! یہ پانچوں واجب نمازیں ہیں کہ جو کوئی شخص ان کو قائم کرے اور ان کے اوقات کی حفاظت کرے تو قیامت کے دن وہ اللہ تعالی سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ اس کے لئے اللہ کے پاس ایک عہد ہوگا، جس کی بنا پر خدا اسے جنت میں داخل کرے گا، اور جو شخص ان نمازوں کو ان کے اوقات میں انجام نہیں دیتا، تو اس سلسلہ میں فیصلے کا اختیار اللہ تعالی کو ہوگا، اگر وہ چاہے گا تو اسے معاف کر دیگا اور چاہے گا تو اس پر عذاب کرے گا۔''

۲۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسین بن سعید سے، انہوں نے ابن ابی عمیر سے، انہوں نے اسماعیل بصری سے، انہوں نے فضیل سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے، اس وقت مسجد میں اصحاب کی ایک جماعت موجود تھی، آپؐ نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے تمہارے لیے کیا کہا ہے؟'' اصحابؓ نے عرض کی: ''اللہ اور اس کے رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔'' آپؐ نے فرمایا: ''تمہارا رب فرماتا ہے: یہ پانچوں واجب نمازیں ہیں کہ جو ان نمازوں کو ان کے اوقات میں ادا کرے گا اور ان کے اوقات کی حفاظت کرے گا تو روز قیامت مجھ سے اس حالت میں ملے گا کہ اس کے لئے میرے پاس ایک عہد ہوگا جس کی بنا پر میں اس کو جنت میں داخل کروں گا، اور جو شخص ان نمازوں کو ان کے اوقات میں ادا نہیں کرے گا اور ان کے اوقات کی حفاظت نہیں کرے گا تو پھر مجھ پر ہے کہ میں چاہوں تو اس پر عذاب کروں اور چاہوں تو اس کو معاف کر دوں۔''

۶۹۔ نافلہ نمازوں کا ثواب ☆

میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے ابوالحسن واسطی نخاس سے، انہوں نے موسی بن بکر سے، انہوں نے ابوالحسن علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا: ''نوافل کی نمازیں ہر مومن کے لئے تقرب الہی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔''

۷۰۔ مساجد میں سے کسی مسجد میں چراغ روشن کرنے کا ثواب ☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے اپنے چچا محمد بن ابی القاسم سے، انہوں نے محمد بن علی صیرفی سے، انہوں نے

۷۵۔ مسجد کوفہ میں نماز کا ثواب ☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے عبداللہ رازی سے، انہوں نے حسن بن علی بن ابی حمزہ سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، ابوبصیر کہتے ہے کہ میں نے امامؑ کو یہ فرماتے سنا کہ: ''کتنی اچھی مسجد ہے مسجدِ کوفہ، کہ اس میں ہزار نبیوں اور ہزار وصیوں نے نماز ادا کی ہے، اسی مقام سے تنور نے ابلنا شروع کیا تھا، اسی میں سفینہ لنگر انداز ہوا تھا، اس کے داہنی حصے میں اللہ کی رضا ہے، اس کے درمیان میں جنّت کا باغ ہے اور اس کے بائیں حصہ میں ''مَکر'' ہے۔'' ابوبصیر کہتے ہے کہ میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ امامؑ کی حدیث میں ''مَکر'' کے لفظ کا کیا معنی ہے؟ میرے والد نے کہا کہ اس کا مطلب ہے شیطان کے نازل ہونے کی جگہیں۔

۲۔ میرے والدؒ فرماتے ہیں کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسین ابن سعید سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوالحسن امام علی رضا علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا: ''مسجد کوفہ میں فرادی نماز دوسری مسجدوں میں جماعت کے ساتھ پڑھی ہوئی ستر نمازوں سے افضل ہے۔''

۳۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا میرے چچا محمد بن ابی القاسم نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ برقی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے مفضل بن عمر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا: ''مسجد کوفہ میں نماز دوسری مسجدوں کی ایک ہزار نماز کے برابر ہے۔''

۷۶۔ بیت المقدس، مسجد اعظم، قبیلے کی مسجد اور بازار کی مسجد میں نماز کا ثواب ☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے محمد ابن حسان رازی سے، انہوں نے نوفلی سے، انہوں نے سکونی سے، انہوں نے جعفر ابن محمد الصادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے، انہوںؑ نے مولائے کائنات علی ابن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام سے کہ آپ نے فرمایا: ''بیت مقدس میں نماز ہزار نماز کے برابر ہے، مسجد اعظم میں نماز سو نماز کے مساوی ہے، قبیلے کی مسجد میں نماز ۲۵ نماز کے برابر ہے، بازار کی مسجد میں نماز ۱۲ نمازوں کے مساوی ہے جبکہ کسی شخص کا اپنے گھر میں اکیلے نماز پڑھنا صرف ایک نماز ہے۔''

۷۷۔ مسجد میں جھاڑو لگانے کا ثواب ☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ عطار نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے سہل بن زیاد سے، انہوں نے جعفر بن محمد بن بشار سے، انہوں نے عبداللہ دھقان سے، انہوں نے عبدالحمید (ابن ابی الدیلم) سے، انہوں نے

ابوابراہیم امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: ''جو شخص جمعرات کے دن شب جمعہ مسجد میں جھاڑو لگائے اور جہاں تک نگاہ پہنچتی ہے وہاں سے مٹی کو نکال دے، تو اللہ اس کی مغفرت کرے گا۔''

۷۸۔ اذان دینے کا ثواب☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے محمد بن حسین بن ابی خطاب سے، انہوں نے جعفر بن بشیر سے، انہوں نے عرزمی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا: ''گردن کے اعتبار سے سب سے طویل انسان قیامت کے دن اذان دینے والے ہوں گے۔''

۷۹۔ مسلسل سات سال اذان دینے کا ثواب☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے محمد ابن علی سے، انہوں نے مصعب بن سلام تمیمی سے، انہوں نے سعد بن طریف سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص مسلسل سات سال اذان دیتا رہے، وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کے لئے کوئی گناہ نہ ہوگا۔''

۸۰۔ مسلمانوں کے شہروں میں سے کسی شہر میں ایک سال اذان دینے کا ثواب☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے، انہوں نے ابن ابی عمیر سے، انہوں نے معاویہ بن وہب سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا ارشادِ پاک ہے کہ: ''جو شخص مسلمانوں کے شہروں میں سے کسی شہر میں ایک سال تک اذان دے تو اس کے لئے جنّت واجب ہے۔''

۸۱۔ اذان کے الفاظ دہرانے والے شخص کا ثواب☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری نے، انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے جمیل بن صالح سے، انہوں نے حارث بن مغیرہ نصری سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص مؤذن کو کہتے سنے کہ: ''اشھد ان لا الہ الاّ اللہ و اشھد انّ محمداً رسول اللہ'' اورفوراً اس کی تصدیق کرتے ہوئے کہے: ''وَ اَنَا اَشْھَدُ ان لا الٰہَ الاّ اللّٰہُ و انّ محمداً رسولُ اللّٰہِ اَکْتَفِیْ بِھِمَا عَنْ کُلِّ مَنْ اَبٰی وَ جَحَدَ وَ اُعِیْنُ بِھِمَا مَنْ اَقَرَّ وَ شَھِدَ'' (اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک کوئی خدا نہیں ہے اللہ کے سواء اور بیشک محمدؐ اللہ کے رسول ہے، میں بے نیاز ہوں ان دونوں گواہیوں کے ذریعے ان لوگوں سے جو ان لوگوں سے جنہوں نے اس گواہی کا انکار کیا اور اس گواہی سے روکا اور میں مددگار ہوں ان دونوں گواہی کے ذریعے سے اُن

لوگوں کا جنہوں نے ان گواہی کا اقرار کیا اور اس کی گواہی دی۔) تو اللہ تعالی اس گواہی کا انکار کرنے والے اور اس کا اقرار کرنے والے اور اسکی گواہی دینے والے لوگوں کی تعداد کے برابر اس شخص کے گناہ معاف کر دے گا۔''

۸۲۔ مسلسل دس سال اذان دینے کا ثواب ☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسی متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ عطار نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے محمد بن ناجیہ سے، انہوں نے محمد بن علی سے، انہوں نے مصعب بن سلام تمیمی سے، انہوں نے سعد بن طریف سے، انہوں نے ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپؑ نے فرمایا: ''جو شخص مسلسل دس سال تک اذان دے تو اسکی آواز اور نگاہ کے آسمان کی طرف پہنچنے تک اللہ اس کی مغفرت کرتا رہے گا اور ہر تر وخشک جس نے اس کی آواز سنی ہے اس کی تصدیق کریں گے، اس کے لئے ہر اس نمازی کی تعداد میں حصہ ہے جو اس کے ساتھ اس مسجد میں نماز پڑھتے ہیں اور اس کے لئے اس شخص کی بھی نیکی ہے جو اس کی آواز کو سن کر نماز ادا کرتا ہے۔''

۸۳۔ اذان اور اقامت کے درمیان موذن کے لئے ثواب ☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا میرے چچا محمد بن ابی القاسم نے، انہوں نے محمد بن علی سے، انہوں نے عیسی بن عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے جد سے، انہوں نے مولائے کائنات امام علی ابن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام سے کہ آپؑ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: ''مؤذن کے لئے اذان اور اقامت کے درمیان اس شہید کا ثواب ہے جو راہ خدا میں اپنے خون میں ڈوبا ہو'' امامؑ نے فرمایا کہ میں نے کہا: ''یا رسولؐ اللہ! پھر تو اذان اور اقامت کو وہ لوگ اختیار کر لیں گے۔'' آپؐ نے فرمایا: ''ایسا ہرگز نہیں ہے، لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جب اذان اور اقامت کو نادار اور ضعیف لوگوں کے لئے چھوڑ دیا جائے گا۔ اور یہ وہ گوشت ہیں (وہ افراد ہیں) جن کے لئے اللہ تعالی نے جہنم کو حرام قرار دیا ہے۔''

۸۴۔ اذان اور اقامت کے ساتھ نماز پڑھنے کا ثواب ☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے سلمہ بن خطاب سے، انہوں نے ابراہیم ابن محمد ثقفی سے، انہوں نے ابراہیم بن میمون سے، انہوں نے عبد المطلب بن زیاد سے، انہوں نے ابان بن تغلب سے، انہوں نے ابن ابی لیلی سے، انہوں نے عبداللہ بن جعفر سے، انہوں نے سلسلہ کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا کہ مولائے کائنات علی ابن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: ''جو شخص اذان اور اقامت کے ساتھ نماز پڑھے تو اس کے پیچھے ملائکہ کی اتنی طویل صف نماز ادا کرتی ہیں کہ جس صف کا آخری سر انظر نہیں آتا، اور جو شخص اقامت کے ساتھ نماز پڑھے تو اس کے پیچھے فرشتہ نماز پڑھتا ہے۔''

۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا میرے چچا محمد بن ابی القاسم نے، انہوں نے احمد بن

عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے مفضل بن عمر سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''جو شخص اذان اور اقامت کے ساتھ نماز پڑھتا ہے تو اس کے پیچھے ملائکہ کی دو صفیں نماز ادا کرتی ہے اور جو شخص اقامت کے ساتھ مگر بغیر اذان کے نماز پڑھتا ہے تو اس کے پیچھے ملائکہ کی ایک صف نماز پڑھتی ہے۔'' مفضل بن عمر کہتے ہے کہ میں نے عرض کیا: ''ہر صف کی مقدار کتنی ہوتی ہے؟'' آپ نے فرمایا: ''کم سے کم مشرق اور مغرب کے درمیان کے فاصلے کے برابر اور زیادہ سے زیادہ آسمان اور زمین کے فاصلے کے برابر۔

۸۵۔ اپنی خوشی سے ہر رکعت میں قل ھواللہ احد، انا انزلناہ اور آیۃ الکرسی پڑھنے کا ثواب ☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے محمد بن یحیٰی عطار سے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے سہل بن حسن سے، انہوں نے محمد بن علی سے، انہوں نے علی بن اسباط سے، انہوں نے اپنے چچا یعقوب ابن سالم سے، انہوں نے ابوالحسن عبدی سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''جو شخص قل ھواللہ احد، انا انزلناہ فی لیلۃ القدر اور آیت الکرسی اپنی خوشی سے ہر رکعت میں پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے تمام انسانوں کے اعمال سے افضل عمل کی راہ کھول دے گا، سوائے اس شخص کے کہ جو اس کہ جیسا ہی عمل انجام دے رہا ہوگا، تو یہ شخص اس کے ساتھ یہ عمل کرنے والوں میں شریک ہو جائے گا۔''

۸۶۔ قنوت کا ثواب ☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے علی بن اسماعیل سے، انہوں نے صفوان یحیٰی سے، انہوں نے ابوایوب سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوارؑ سے، انہوں نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے، جنہوںؑ نے حضرت ابوذرؓ سے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم لوگوں میں سے دنیا کے گھر میں ﴿یعنی دنیا کی حیات میں﴾ جن کا قنوت سب سے زیادہ طویل ہوگا، قیامت کے دن وقوف گاہ میں اُن کی راحت سب سے زیادہ طویل ہوگی۔''

۸۷۔ کامل رکوع انجام دینے کا ثواب ☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے محمد بن یحیٰی عطار سے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے سندی بن ربیع سے، انہوں نے سعید بن جناح سے، انہوں نے کہا کہ میں ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس مدینے میں ان کے رہائش گاہ پر تھا، اس وقت آپ نے ابتداء کرتے ہوئے فرمایا: ''جو شخص اپنے رکوع کو کامل طور پر انجام دے، اس کی قبر میں وحشت داخل نہیں ہوگی۔''

۸۸۔ کامل سجدہ کرنے کا ثواب ☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے عباس بن معروف سے، انہوں نے موسیٰ بن قاسم سے، انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے، انہوں نے کلیب صیداوی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کامل سجدہ انجام دے، اس کے گناہ اس سجدہ کی وجہ سے اس سے الگ ہو جاتے ہے اور اس سجدہ کی وجہ سے اُس کا درجہ بلند ہو جاتا ہے۔''

۸۹۔ سجدہ میں دونوں ہتھلیوں کو زمین سے لگانے کا ثواب ☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن ابراہیم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے نوفلی سے، انہوں نے سکونی سے، انہوں نے جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے، انہوں نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے کہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: ''تم میں سے جب کوئی سجدہ انجام دے تو اسے چاہئے کہ اپنی ہتھلیاں زمین سے ملائے تا کہ قیامت کے دن کی ہتھکڑی اس سے ہٹالی جائے۔''

۹۰۔ طویل سجدہ کا ثواب ☆

ا۔ میرے والدؒ سے، انہوں نے سعد بن عبداللہ سے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسین بن سعید سے، انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے، انہوں نے معاویہ بن عمار سے، انہوں نے کہا کہ میں نے سنا ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے آپ فرمارہے تھے: ''جب کوئی بندہ سجدہ کو طول دیتا ہے ایسی حالت میں کہ جب کوئی اسے دیکھ نہ رہا ہو، تو اس وقت شیطان کہتا ہے: ہائے افسوس! ان لوگوں نے اطاعت کی اور میں نے نافرمانی کی، ان لوگوں نے سجدہ کیا اور میں نے انکار کیا۔''

۲۔ میرے والدؒ سے، انہوں نے سعد بن عبداللہ سے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسین بن سعید سے، انہوں نے فضال سے، انہوں نے علاء بن رزین سے، انہوں نے زید شحام سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''بندہ اللہ سے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے۔''

۹۱۔ رکوع، سجدے اور قیام میں ''اللھم صل علی محمد وآل محمد'' کہنے کا ثواب ☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے محمد بن یحییٰ سے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے اپنے والد عیسیٰ بن عبداللہ، انہوں نے محمد بن ابی حمزہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے کہا کہ ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام

نے فرمایا: ''جو شخص اپنے رکوع، سجود اور قیام میں ''اللھم صل علی محمد و آل محمد'' کہے تو اللہ تعالی اس کے لئے رکوع، سجود اور قیام جتنا ہی ثواب اس صلوات کے عوض بھی عطا کرے گا۔''

۹۲۔ سجدہ شکر کا ثواب ☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے جمیل بن صالح سے، انہوں نے ذریح محاربی سے، انہوں نے کہا کہ ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''جب کوئی مومن نماز کے علاوہ کسی نعمت پر سجدۂ شکر انجام دیتا ہے تو اللہ تعالی اس کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہے، دو برائیوں مٹا دیتا ہے اور جنّت میں اس کے دس درجات بلند کرتا ہے۔''

۹۳۔ نماز کا ثواب ☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ سے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے موسی بن جعفر سے، انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے، انہوں نے واصل بن سلیمان سے، انہوں نے عبداللہ بن سنان سے، انہوں نے ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: ''کوئی بھی نماز ایسی نہیں ہے کہ اس کا وقت حاضر ہو مگر یہ کہ ایک فرشتہ لوگوں کے سامنے نداء دیتا ہے کہ اے لوگو! اٹھو اپنی اس آگ کی جانب جس کو تم نے اپنی پیٹھ پر جلایا ہوا ہے، تم لوگ اسے بجھا دو اپنی نماز کے ذریعے۔''

۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے محمد بن حسین بن ابی خطّاب سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے عبدالعزیز سے، انہوں نے ابن ابی یعفور سے، انہوں نے کہا کہ ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''اے اللہ کے بندے! جب تم نماز فریضہ انجام دو تو اس کو اس کے وقت پر انجام دو اور اس انداز سے کہ یہ آخری نماز ہے کہ پھر تمہیں کبھی بھی نماز کی طرف پلٹنا نصیب نہ ہوگا، پھر جب نماز تمام ہو، تو اپنی نگاہوں کو سجدہ گاہ کی طرف سے ہٹالو، پس اگر تم نے جان لیا اپنے داہنی اور بائیں جانب کو تو تم نے اپنی نماز کو بہترین بنا دیا، اور یاد رکھو تمہارا قیام اس کے سامنے ہے جو تمہیں دیکھ رہا ہے مگر تم اسے نہیں دیکھ رہے۔''

۳۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسی بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن حسین سعد آبادی نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ برقی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے، انہوں نے جمیل سے، انہوں نے ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے فرمایا: ''نمازی کے لئے تین فائدے ہیں: جب نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو آسمان کے بادلوں سے اس کے سر کے جانب نیکیاں برسنے لگتی ہیں، اور ملائکہ اس کے قدموں کے نیچے سے لیکر آسمان کی بلندی تک اس کا احاطہ کر لیتے ہیں، اور ایک فرشتہ نداء دیتا ہے کہ: اے نمازی اگر تجھے اس راز کا علم ہو جائے (جو تیرے لئے اس نماز کے بدلے میں ہے) تو پھر تو لحہ بھر کے لئے بھی اس سے جدا نہ ہو۔''

۹۴۔ نماز فجر کو اوّلِ وقت پڑھنے کا ثواب ☆

مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے محمد بن حسن صفار سے، انہوں نے حسن ابن موسیٰ خشاب سے، انہوں نے عبداللہ بن جبلہ سے، انہوں نے غیاث بن کلوب سے، انہوں نے اسحاق بن عمار سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی: ''یا اباعبداللہ! مجھے نماز فجر کے افضل اوقات کے بارے میں بتایئے؟ آپؑ نے فرمایا: ''طلوع فجر کے ساتھ، بیشک اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: انّ قرآن الفجر کان مشھودا ﴿سورہ بنی اسرائیل: ۷۸﴾ یعنی نماز فجر کی گواہی دن کے ملائکہ اور رات کے ملائکہ دیتے ہیں، تو جب بندہ نماز فجر کو طلوع فجر کے ساتھ ہی انجام دیتا ہے تو وہ نماز اس کے لئے دو دفعہ ثابت ہوتی ہے، اس نماز کو رات کے ملائکہ بھی ثابت کرتے ہیں اور دن کے ملائکہ بھی۔''

۹۵۔ اولِ وقت کی آخری وقت پر فضیلت ☆

۱۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے عبّاس بن معروف سے، انہوں نے بکر بن محمد الازدی سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''اول وقت کی فضیلت آخری وقت پر مومن کے لئے اس کی اولاد اور مال سے زیادہ اچھی ہے۔''

۲۔ ایک دوسری حدیث میں امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: ''اول وقت کی آخری وقت پر فضیلت اتنی ہے جتنی آخرت کی فضیلت دنیا پر ہے۔''

۹۶۔ واجب نمازوں کو اول وقت پڑھنے کا ثواب ☆

۱۔ میرے والدؒ سے، انہوں نے سعد بن عبداللہ سے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے سعد بن ابی خلف سے، انہوں نے ابوالحسن موسیٰ علیہ السلام سے کہ آپؑ نے فرمایا: ''واجب نمازوں کو جب اول وقت میں ان کی حدود و شرائط کے ساتھ انجام دیا جائے تو یہ مورد (درخت) کی اس شاخ سے زیادہ خوشبو اور تازگی کے اعتبار سے پاکیزہ ہے جب اس شاخ کو اس درخت سے تازگی کی حالت میں لیا جائے۔ پس تم پر لازم ہے اول وقت کا لحاظ کرنا۔''

۹۷۔ سفر میں نماز کو قصر کرنے کا ثواب

۱۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے احمد بن ھلال سے، انہوں نے عیسیٰ بن عبداللہ ھاشمی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے جد سے، انہوں نے مولائے کائنات علی

ابن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام سے، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے بہترین افراد وہ ہیں جو سفر کے دوران نماز کو قصر کرتے ہیں اور روزے کو افطار کرتے ہیں۔'' (روزہ نہیں رکھتے)

۹۸۔ مسافر کے لئے جمعہ کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے زرعہ سے، انہوں نے سماعہ سے، انہوں نے جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار سے کہ آپ نے فرمایا: ''جو مسافر نماز جمعہ میں رغبت رکھنے اور اس کی محبت ہونے کی وجہ سے پڑھتا ہے تو اللہ تعالی اسے اپنے وطن میں رہ کر نماز جمعہ پڑھنے والے کے سو جمعہ کے برابر ثواب عطا فرمائے گا۔''

۹۹۔ جماعت کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ سے، انہوں نے سعد بن عبداللہ سے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے ابن ابی نجران سے، انہوں نے عبداللہ بن سنان سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''جماعت کے ساتھ پڑھی ہوئی نماز فرادی کے مقابلہ میں تیئیس (۲۳) درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے، اور وہ پچیس نمازوں کے مساوی ہو جاتی ہے۔''

۲۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن ابراہیم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے نوفلی سے، انہوں نے سکونی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے جماعت کو انجام دیا ایمان اور ثواب کی امید کے ساتھ اپنا احتساب کرتے ہوئے اس نے اپنے عمل کو قابل قبول بنا دیا۔''

۳۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحیٰی عطّار نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے ابراہیم بن اسحاق سے، انہوں نے عبداللہ بن حماد انصاری سے، انہوں نے معلّی ابن خنیس سے، انہوں نے کہا کہ میں ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ فرماتے سنا کہ: ''تم میں سے جو بھی جمعہ کے دن کو پائے، تو وہ عبادت کے علاوہ کسی کام میں مشغول نہ ہو، بیشک جمعہ کے دن اللہ اپنے بندوں کو معاف کرتا ہے اور اس دن میں رحمت نازل ہوتی ہے۔''

۱۰۰۔ نماز کے لئے کھڑے ہونے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے حسین بن حسن بن ابان سے، انہوں نے حسین بن سعید سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے محمد بن فضیل سے، انہوں نے ابوحمزہ سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا: ''ہمارے شیعوں میں سے کوئی ایسا نہیں ہیں مگر یہ کہ جب وہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے پیچھے نماز پڑھنے والے ملائکہ اسے اپنے گھیرے

میں لے لیتے ہیں اور اس کے نماز سے فارغ ہونے تک اس کے حق میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتے رہتے ہیں۔''

۱۰۱۔ جمعے کے دن نماز عصر کے بعد نبیؐ اور آل نبیؑ پر درود پڑھنے کا ثواب ☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے محمد بن عیسیٰ یقطینی سے، انہوں نے زکریا المومن سے، انہوں نے ابن ناجیۃ سے، انہوں نے داود بن نعمان سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن سیابۃ سے، انہوں نے ناجیۃ سے، انہوں نے کہا کہ ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ''جب تم جمعے کے دن نماز عصر پڑھ لو تو کہو: ''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ الْاَوْصِيَاءِ الْمَرْضِيِّيْنَ بِاَفْضَلِ صَلَوٰاتِكَ، وَ بَارِكْ عَلَيْهِمْ بِاَفْضَلِ بَرَكَاتِكَ، وَالسَّلَامُ عَلَيْهِمْ وَ عَلٰى اَرْوَاحِهِمْ وَ اَجْسَادِهِمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ'' (پروردگار رحمت نازل فرما محمدؐ اور آل محمدؐ پر کہ (یہ آل محمدؐ) وہ اوصیاء ہیں کہ جن سے تو راضی ہے، تیری رحمتوں میں سے بہترین رحمت کے ذریعے سے، اور تو ان پر برکت نازل فرما، تیری برکتوں میں سے بہترین برکت، اور سلام ہو ان پر اور ان کی روحوں پر اور ان کے (پاکیزہ) جسموں پر اور اللہ کی رحمت اور برکتیں۔) پس بیشک جو شخص نماز عصر کے بعد یہ پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھے گا، اور اس کی ایک لاکھ برائیاں مٹا دے گا، اور اس کی ایک لاکھ حاجتیں پوری فرمائے گا، اور اس کے لئے اس صلوات کی وجہ سے ایک لاکھ درجے بلند فرمائے گا۔''

۱۰۲۔ نماز جمعہ کے بعد الحمد، سات دفعہ قل ھو اللہ احد، سات دفعہ معوذتین، ایۃ الکرسی، ایۃ السخرہ اور سورۃ برائت کا آخری حصہ پڑھنے کا ثواب ☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابن مغیرۃ سے، انہوں نے حلبی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص جمعہ کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد ایک دفعہ سورۃ الحمد، سات دفعہ سورۃ قل ھو اللہ احد، سات دفعہ سورۃ قل اعوذ برب الفلق، سات دفعہ قل اعوذ برب الناس، ایۃ الکرسی، ایۃ السخرہ(۱) یعنی ''انّ ربکم اللہ الذی خلق السموات و الارض فی ستة ایام ثم استوی علی العرش یغشی اللیل النھار یطلبه حثیثاً الشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ الا له الخلق و الامر تبارک اللہ رب العالمین. ادعو ربّکم تضرعا و خفیة انه لا یحب المعتدین و لا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحھا و ادعوہ خوفاً و طمعاً انّ رحمت اللہ قریب من المحسنین'' (سورۃ اعراف ۵۳-۵۵)۔

۱۰۳۔ اسی معنی میں ایک اور ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن ابراہیم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے نوفلی سے، انہوں نے سکونی

سے، انہوں نے امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: ''جوشخص نماز جمعہ کے بعد ایک دفعہ سورۂ فاتحہ، سات مرتبہ سورۂ قل اعوذ بربّ الفلق، پھر ایک دفعہ سورۂ فاتحہ، سات مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے تا آئندہ جمعہ تک کوئی بلا اور کوئی فتنہ اس تک نہیں پہنچے گا۔ پھر اگر وہ کہتا ہے کہ ''اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ الَّتِيْ حَشْوُها بَرْكَةٌ وَ عُمَّارُهَا الْمَلائِكَةُ مع نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَاَبِيْنَا اِبْرَاهِيْمَ'' (پروردگار، تو مجھے اس جنّت سے قرار دے کہ جس کا تکیہ برکت ہے اور جس کے باشندے فرشتے ہیں، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اور ہمارے جد ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ) تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اور ابراہیم علیہ السلام کو سلامتی کے گھر (آخرت) میں اکٹھے فرمائے گا۔''

۱۰۴۔ نماز اور قرآن کی تعلیم کے لئے قدم بڑھانے کا ثواب ☆

۱۔ میرے والدؒ سے، انہوں نے احمد بن ادریس سے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے محمد بن سندی سے، انہوں نے علی بن حکم سے، انہوں نے سیف بن عمیرہ سے، انہوں نے سعد بن طریف سے، انہوں نے اصبغ بن نباتہ سے، انہوں نے کہا کہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ''جب لوگ گناہوں کو انجام دیتے ہیں اور برائیوں میں مبتلا ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس بات پر آمادہ ہو جاتا ہے کی پورے اہل زمین پر عذاب نازل فرمائے اور کسی ایک کو بھی اس میں سے باقی نہ رکھے، مگر جب اس کی نگاہ ان بڑھوں پر کہ جن کے قدم نماز کی طرف آگے بڑھ رہے ہیں اور ان بچوں پر کہ جو قرآن سیکھ رہے ہیں، پڑتی ہے تو وہ اپنے بندوں پر رحم کر دیتا ہے اور عذاب کو موخر فرما دیتا ہے۔

۱۰۵۔ اللہ تعالیٰ سے ملاقات تک گناہوں سے بچتے رہنے، اس کے ثواب کی امید رکھنے اور آل محمد علیہم السلام کی ولایت کو تسلیم کرنے کا ثواب ☆

۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن ابراہیم بن ہاشم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے عمرو بن عثمان سے، انہوں نے محمد بن عذافر صیرفی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابوحمزہ ثمالی سے، انہوں نے محمد بن مسلم سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''جوشخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات اس حالت میں کرے کہ اس نے اپنے آپ کو اس کی نافرمانی سے بچایا ہو، اس سے ثواب کی امید لگائی ہو اور آل محمد علیہم السلام کی ولایت کو تسلیم کیا ہو، تو اس کی اللہ تعالیٰ سے ملاقات اس حالت میں ہوگی کے اس کے اوپر کوئی حساب نہیں ہوگا۔''

۲۔ اور روایت کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے اس کی دونوں یا کسی ایک آنکھ کو سلب نہیں کرتا ہے مگر یہ کہ جب وہ اسے گناہ میں استعمال کرتا ہے۔

۱۰۶۔ مستحب دو رکعت نماز، ایک درہم مستحب صدقہ اور ایک دن کا مستحب روزہ رکھنے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا حسین بن حسن بن ابان نے، انہوں نے حسین بن سعید سے، انہوں نے فضالہ سے، انہوں نے معاویہ بن عمار سے، انہوں نے اسماعیل بن یسار سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگ سستی سے بچو، بیشک تمہارا پروردگار رحیم ہے، تھوڑے سے عمل پر بھی اجر دیتا ہے، بیشک کوئی شخص جب اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر دو رکعت مستحب نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ان دو رکعتوں کے بدلے میں جنّت میں داخل فرمائے گا، اور اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ایک درہم مستحب صدقہ دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس صدقے کی وجہ سے جنّت میں داخل فرمائے گا، اور اگر کوئی شخص ایک دن اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر مستحب روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس ایک روزے کے سبب سے جنّت میں داخل فرمائے گا۔''

۱۰۷۔ تمام مہنوں کے جمعوں پر ماہ رمضان کے جمعے کی فضیلت

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے احمد بن نضر خزاز سے، انہوں نے عمرو بن شمر سے، انہوں نے جابر سے، انہوں نے کہا کہ ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام فرما رہے تھے کہ: ''بیشک ماہ رمضان کے جمعوں کی فضیلت دیگر مہنوں کے جمعوں پر اسی طرح ہے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی فضیلت دیگر تمام رسولوں پر ہیں (اور جیسے ماہ رمضان کی فضیلت دیگر مہنوں پر ہے)

۱۰۸۔ عطر لگا کر نماز پڑھنے کی فضیلت ☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا علی بن احمد نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے جد سے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد محمد بن خالد سے، انہوں نے مفضّل بن عمر سے، انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''عطر لگا کر پڑھی ہوئی دو رکعت نماز ان ستر رکعتوں سے افضل ہے جو بغیر عطر لگا کر پڑھی گئی ہو۔''

۱۰۹۔ شادی شدہ شخص کی نماز کی فضیلت ☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسن ابن علی سے، انہوں نے جعفر بن محمد بن حکیم سے، انہوں نے ابراہیم بن عبدالحمید سے، انہوں نے ولید بن صبیح سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا: ''شادی شدہ شخص کی دو رکعت نماز غیر شادی شدہ شخص کی ستر رکعتوں سے افضل ہے۔''

۱۱۰۔ ہر رکعت میں ۵۰ دفعہ سورۂ ''قل ھواللہ احد'' کے ساتھ چار رکعت نماز پڑھنے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے بیان کیا عباس بن معروف سے، انہوں نے سعدان بن مسلم سے، انہوں نے عبداللہ بن سنان سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہوئے کہا کہ میں نے امامؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: ''جو شخص چار رکعت نماز اس انداز سے پڑھے کہ اس کی ہر رکعت میں پچاس دفعہ سورۂ ''قل ھواللہ احد'' کی تلاوت کرے، تو وہ اپنی جگہ سے نہیں ہٹے گا مگر یہ کہ اس حالت میں کے جو بھی اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان گناہ ہوں گے، خدا معاف فرمادے گا۔''

۱۱۱۔ نماز جعفر طیار پڑھنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن ابوعبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے علی بن اسباط سے، انہوں نے ابراہیم بن ابی البلاد سے، انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابوالحسن علیہ السلام سے سوال کیا کہ نمازِ جعفر (طیار) پڑھنے والے شخص کے لئے کیا ثواب ہے؟ آپؑ نے فرمایا: ''اگر اس کے گناہ ریت کے ذرّات اور سمندر کی موجوں کی مانند ہوں تب بھی اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرمادے گا۔'' میں نے پوچھا: کیا یہ ہمارے لئے ہیں؟ امامؑ نے فرمایا: ''اگر یہ تمہارے لئے مخصوص نہیں ہیں تو پھر کس کے لئے ہیں؟'' ابراہیم بن ابی البلاد کہتے ہے، میں نے عرض کیا: اس نماز میں قرآن میں سے کس چیز کی تلاوت کی جائے؟ آپؑ نے فرمایا: ''تم اس نماز میں ''اذا زلزلت''، ''اذا جاء نصر اللہ''، ''انا انزلناہ فی لیلۃ القدر'' اور ''قل ھواللہ احد'' پڑھو۔''

۱۱۲۔ نماز شب پڑھنے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے عباس بن معروف سے، انہوں نے سعدان بن مسلم سے، انہوں نے عبداللہ بن سنان سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''مومن کی شان و شرف نماز شب ہے اور مومن کی عزّت لوگوں سے بے نیاز ہوجانے میں ہے۔''

۲۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ عطار نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن احمد نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا ابوزھیر نہدی نے، انہوں نے آدم بن اسحاق سے، انہوں نے معاویہ بن عمار سے، انہوں نے اپنے بعض اصحاب سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگ نماز شب کی حفاظت کے ساتھ پابندی کرو، بیشک یہ تمہارے نبیؐ کی سنت ہے، یہ تم سے پہلے گزرنے والے نیک لوگوں کا مسلسل طریقہ ہے اور یہ تمہارے جسموں کی بیماریوں کے لئے رکاوٹ ہے۔''

۳۔ اسی اسناد کے ساتھ راوی نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''نمازِ شب چہروں کو سفید بناتی ہے، نمازِ شب بو کو پاکیزہ بناتی ہے اور نمازِ شب رزق کو کھینچ کر لاتی ہے۔''

۴۔ مجھ سے بیان کیا احمد بن محمد نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے عمر بن علی بن عمر سے، انہوں نے اپنے چچا محمد بن عمر سے، انہوں نے اس شخص سے جس نے ان کو بیان کیا، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا: ''اگر اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ 'مال اور اولاد دنیا کی زندگی کی زینت ہیں' تو بیشک وہ آٹھ رکعتیں جو تم رات کے آخری وقت میں پڑھتے ہو وہ آخرت کی زینت ہے۔''

۵۔ اسی اسناد کے ساتھ، ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا گیا ہے کہ ''ایک شخص آپ کے پاس آیا اور اس نے اپنی حاجت کے سلسلے میں شکایت کی، اور وہ شکایت کرنے میں شدت پیدا کرتا گیا یہاں تک کہ قریب تھا کہ وہ بھوک کی شکایت کرے، اس وقت آپ نے اس سے فرمایا: ''اے شخص کیا تو نے نمازِ شب پڑھی ہے؟'' اس شخص نے کہا کہ: ہاں، اس وقت آپ اپنے صحابی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''جھوٹا ہے وہ شخص جو یہ گمان کرے کہ اس نے رات کو نماز (شب) پڑھی ہے اور دن میں بھوکا ہے، بیشک اللہ تعالیٰ نے نمازِ شب پڑھنے والے کے لئے دن کے اخراجات کی ذمہ داری لی ہے۔''

۶۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے قاسم ابن یحییٰ سے، انہوں نے اپنے جد سے، انہوں نے حسن بن راشد سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا کہ مجھ سے میرے پدر بزرگوارؒ نے بیان فرمایا اور آپ نے اپنے آبائے طاہرینؑ سے، انہوںؑ نے علی بن ابی طالب علیہ السلام سے نقل کیا کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''رات کا قیام (نمازِ شب) بدن کے لئے صحت، خدا کی رضاء کے حصول کا ذریعہ، انبیاء کے اخلاق سے تمسک و میلاپ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کو طلب کرنے کا وسیلہ ہے۔''

۷۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے موسیٰ بن جعفر بغدادی سے، انہوں نے محمد بن حسن بن شمون سے، انہوں نے علی بن محمد نوفلی سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ان سے سنا کہ وہ فرمارہے تھے: ''بیشک جب بندہ رات میں نمازِ شب کو قائم کرتا ہے جبکہ نیند اسے داہنی اور بائیں جانب سے مائل کررہی ہوتی ہے اور اس کی ٹھوڑی اس کے سینے پر آرہی ہوتی ہے، اس وقت اللہ تبارک و تعالیٰ آسمان کے دروازوں کو حکم دیتا ہے کہ اس کے لئے کھل جائے، پھر فرشتوں سے فرماتا ہے: تم میرے بندے کی طرف دیکھو، جو میرے تقرب کی خاطر وہ چیز لے کر آیا ہے جس کو میں نے اس پر فرض نہیں کیا تھا، اس حالت میں میرا بندہ آیا ہے کہ وہ مجھ سے تین باتوں کا امیدوار ہے، اپنے گناہوں پر میری مغفرت کی یا اپنے لئے توبہ کی تجدید کی یا اپنے رزق میں اضافے کی، اے میرے فرشتوں تم گواہ رہنا میں نے اس کی تینوں تمنائیں پوری کردی۔''

۸۔ مجھ سے بیان کیا حسن بن احمد نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن احمد نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن عبداللہ بن احمد نے، انہوں نے حسن بن علی بن ابی عثمان سے، انہوں نے ابوعثمان۔ کہ جس کا نام عبدالواحد بن حبیب ہے۔ سے انہوں نے کہا کہ محمد بن ابوحمزہ ثمالی نے میرے لئے گمان کیا انہوں نے معاویہ بن عمار دھنی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''نمازِ شب چہرے کو حسین بناتی ہے، خلق میں حسن لاتی ہے، بوکو پاکیزہ بناتی ہے، رزق میں اضافہ کرتی ہے، قرضے کو ادا کرتی ہے، غم و پریشانی کو لے جاتی ہے اور بصارت کو بڑھاتی ہے۔''

۹۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحیٰی نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے سہل بن زیاد سے، انہوں نے ہارون بن مسلم سے، انہوں نے علی بن حکم سے، انہوں نے حسین ابن حسن کندی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جب انسان کسی قسم کا جھوٹ بولتا ہے تو اس کی وجہ سے اسے رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے'' میں نے پوچھا: کس طرح سے رزق سے محروم کیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اس کو نمازِ شب سے محروم کر دیا جاتا ہے، تو جب وہ نمازِ شب سے محروم ہو جاتا ہے تو پھر رزق سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔''

۱۰۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے جمیل سے، انہوں نے فضیل سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''وہ گھر کہ جن میں رات کو تلاوت قرآن کے ساتھ نمازِ شب پڑھی جاتی ہیں وہ اہل آسمان کے لئے اسی طرح سے چمکتے ہیں جس طرح سے اہل زمین کے لئے ستارے چمکتے ہیں۔''

۱۱۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا حسین بن حسن ابن ابان نے، انہوں نے حسین بن سعید سے، انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے، انہوں نے ابراہیم بن عمر سے، انہوں نے سلسلۂ سند کو آگے بڑھاتے ہوئے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے فرمان ''بیشک نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں'' ﴿سورۂ الاسراء: ۸۷﴾ کے بارے میں ارشاد فرمایا: ''مومن کی نمازِ شب اس کے دن میں کیئے ہوئے گناہوں کو ختم کر دیتی ہے۔''

۱۱۳۔ رات کو تلاوت قرآن کا ثواب

۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے سلمہ بن خطاب سے، انہوں نے محمد بن لیث سے، انہوں نے جابر بن اسماعیل سے، انہوں نے جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار سے، کہ ایک شخص نے امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام سے رات میں تلاوت قرآن کے متعلق سوال کیا، تو آپ نے اس کو جواب میں ارشاد فرمایا: ''تم خوشخبری دے دو اس شخص کو جو اخلاص کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ کے ثواب کے حصول کی نیت سے دس راتوں میں نماز ادا کرے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے ارشاد

فرماتا ہے: ''تم لوگ میرے اس بندے کے لئے جتنے دانے، پتے اور درخت آج کی رات پیدا ہوئے ان کی تعداد میں، ہر گھاس کے تنکے، ہر شاخ اور ہر سبزے کی تعداد میں اس کے لئے نیکیاں لکھو، اور جو شخص نو راتوں میں نماز ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکی دس دعاؤں کو پورا کرے گا اور قیامت کے دن اس کے داہنے ہاتھ میں نامۂ اعمال عطا فرمائے گا، اور جو شخص آٹھ راتوں میں نماز ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اسے سچی نیت والے ایک صابر شہید کا ثواب اور اہل بیت کی شفاعت عطا فرمائے گا، جو شخص سات راتوں میں نماز ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن قبر سے اس عالم میں نکالے گا کہ اس کا چہرا چودویں رات کے چاند کی مانند چمکتا ہوگا، یہاں تک کے وہ پل صراط سے امان کے ساتھ گزر جائے گا، جو شخص چھ راتوں میں نماز ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اسے توبہ کرنے والوں میں سے قرار دیگا اور اس کے گذشتہ اور آئندہ کے تمام گناہ معاف فرمادے گا، اور جو شخص پانچ راتوں میں نماز ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اسے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا پڑوسی قرار دے گا، اور جو شخص چار راتوں میں نماز ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اسے کامیاب ہونے والوں میں پہلا قرار دیگا، یہاں تک کہ وہ پل صراط سے ایسے گزرے گا جیسے تیز ہوا، اور وہ جنّت میں بغیر حساب داخل ہوگا، اور جو شخص تین راتوں میں نماز ادا کرے تو اس کی اللہ کے نزدیک منزلت دیکھ کر سارے کے سارے ملائکہ اس منزلت کے خواہشمند ہو جائیں گے، اور اس سے کہا جائے گا تو جنّت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے چاہے داخل ہو جا، اور جو شخص آدھی رات نماز ادا کرے تو اگر اسے پوری زمین کی مقدار میں سونا ستر ہزار مرتبہ دیا جائے تو بھی اس کے ثواب کے مساوی نہیں ہوسکتا، اور اس کے لئے اولاد اسماعیل میں سے ستر غلام کے آزاد کرنے سے زیادہ ثواب ہے، اور جو شخص ایک تہائی رات نماز ادا کرے تو اس کے لئے ریت کے ذرّات کی مانند نیکیاں ہیں اور اس کی سب سے کم ترین مقدار پہاڑ سے بارہ گنا زیادہ وزنی نیکی ہے، اور جو شخص پوری رات حالت رکوع، سجود اور ذکر میں کتاب خدا کی تلاوت کرتے ہوئے گزار دے تو اسے ثواب کے طور پر جو دیا جائے گا اس میں کم ترین یہ ہے کہ وہ گناہوں سے اس طرح نکل جائے گا جیسا کہ جب وہ ماں کے پیٹ سے نکلا تھا، اور اس کے لئے اللہ کی مخلوقات کی تعداد میں نیکیاں لکھی جائے گی اور اتنی ہی تعداد میں اس کے لئے درجات ہوں گے، اس کی قبر میں نور رکھا جائے گا اور اس کے دل سے گناہ اور حسد کو نکال دیا جائے گا، عذاب قبر سے اس کو ہٹا دیا جائے گا اور جہنم سے اسے نجات حاصل ہوگی اور امن پانے والوں میں وہ قیامت کے دن مبعوث ہوگا، اور اللہ تعالیٰ ملائکہ سے ارشاد فرمائے گا: اے فرشتوں میرے بندے کی طرف دیکھو جو میری رضا کی خاطر رات کو زندہ کرتا تھا (رات بھر عبادت کرتا تھا)، اس کو تم فردوس میں ٹھہراؤ، اس جنّت الفردوس میں اس کے لئے ایک لاکھ شہر ہیں، ہر شہر میں وہ تمام چیزیں ہیں جس کی نفس تمنا و خواہش کرتا ہے اور آنکھ جس سے لذّت محسوس کرتی ہے اور اس کے دل میں کوئی بات نہیں آئے گی مگر یہ کہ میں نے اس کے لئے تیار کر دی ہے، کرامت، اضافہ اور قربت میں سے۔ (یعنی جو بھی اس کی تمنا ہو سکتی ہے وہ سب کچھ وہاں موجود ہے)

۱۱۴۔ سمجھ کر دو رکعت نماز پڑھنے کا ثواب

میرے والدؒ سے، انہوں نے سعد بن عبداللہ سے، انہوں نے سلمہ بن خطّاب سے، انہوں نے حسین بن سیف سے، انہوں نے اپنے

والد سیف بن عمیرۃ النخعی سے، انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا اس شخص نے جس نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ فرماتے سنا کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص دو رکعت نماز اس انداز سے پڑھے کہ اسے معلوم ہو کہ نماز میں کیا کہہ رہا ہے، تو وہ نمازی ایسی حالت میں نماز ختم کرے گا کہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی ایسا گناہ نہ ہوگا کہ جسے اللہ تعالیٰ نے معاف نہ کر دیا ہو۔''

۱۱۵۔ غور و فکر کے ساتھ مختصر دو رکعت نماز پڑھنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حسین بن علوان سے، انہوں نے عمرو بن خالد سے، انہوں نے زید بن علیؑ سے، انہوں اپنے پدر بزرگوار سے، انہوں نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''غور و فکر کے ساتھ مختصر طور پر دو رکعت، رات بھر کے قیام سے بہتر ہے۔''

۱۱۶۔ غفلت کے وقت میں نافلہ نماز پڑھنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ سے، انہوں نے سعد بن عبداللہ سے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے وہب بن وہب سے، انہوں نے جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار سے، آپ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگ غفلت کے وقت میں نافلہ نماز پڑھو، اگر چہ وہ مختصر طور سے دو رکعت ہی کیوں نہ ہو، بیشک یہ دو رکعتیں کرامت کے گھر کا وارث بنانے والی ہیں۔ پوچھا گیا: یا رسولؐ اللہ! غفلت کا وقت کونسا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''مغرب اور عشا کے درمیان کا۔''

۱۱۷۔ دو جمعوں کے درمیان پانچ سو رکعت نماز پڑھنے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ عطار نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے محمد بن حسان رازی سے، انہوں نے ابومحمد رازی سے، انہوں نے سکونی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار سے، انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص دو جمعوں کے درمیان پانچ سو رکعت نماز پڑھے، تو اس کے لئے اللہ کے پاس وہ اچھائی ہے جس کی وہ تمنا رکھتا ہے۔''

۱۱۸۔ نماز فجر کے بعد گیارہ دفعہ ''قل ھو اللہ احد'' پڑھنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ عطار نے، انہوں نے العمرکی الخراسانی سے، انہوں نے علی بن جعفرؑ سے،

انہوں نے اپنے بھائی امام موسیٰ بن جعفر الکاظم علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے کہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: ''جو شخص نماز فجر کو انجام دے اور اس کے بعد گیارہ مرتبہ ''قل ھو اللہ احد'' کی تلاوت کرے تو وہ اس دن کسی گناہ میں مبتلا نہیں ہوگا، چاہے شیطان کتنا ہی ناک رگڑ لے۔'' (یعنی چاہے گناہ میں مبتلا کرنے کی کتنی ہی کوشش کر لے)

۱۱۹۔ تعقیبات کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے ابو جوزاء سے، انہوں نے حسین بن علوان سے، انہوں نے عمرو بن خالد سے، انہوں نے عاصم بن ابی نجود اسدی سے، انہوں نے ابن عمر سے، انہوں نے حسین بن علی علیہما السلام سے، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے: ''اگر کوئی مرد مسلم نماز فجر انجام دینے کے بعد صرف اپنے مصلے پر بیٹھے اور سورج کے طلوع ہونے تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے تو وہ بیت اللہ کے حاجی کی مانند ہے اور خدا اس کی مغفرت فرمائے گا۔ پس اگر کوئی شخص مصلے پر بیٹھتا ہے یہاں تک کہ ایک گھنٹا گزر جائے کہ جس میں نماز پڑھی جا سکتی ہے، اور پھر وہ اس میں دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کے گزشتہ گناہوں کو معاف فرما دے گا اور وہ شخص بیت اللہ کے حاجی کی مانند ہے۔''

۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے محمد بن حسین بن ابی خطاب سے، انہوں نے حکم بن مسکین سے، انہوں نے ابو علاء خفاف سے، انہوں نے جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص نماز مغرب پڑھے اور اس کے بعد تعقیبات میں مصروف ہو جائے اور بغیر درمیان میں کلام کئے ہوئے دو رکعت نماز پڑھے تو اس کے لئے یہ دو رکعتیں علیین (مقام بلند) میں لکھی جائے گی، پس اگر وہ چار رکعت پڑھتا ہے تو اس کے لئے ایک حج مقبول لکھا جائے گا۔''

۳۔ میرے والدؒ سے، انہوں نے علی بن حسین سعد آبادی سے، انہوں نے احمد بن ابو عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے احمد بن نضر سے، انہوں نے عمرو بن شمر سے، انہوں نے جابر سے، انہوں نے ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ''اے فرزند آدم! اگر تو نے میرا ذکر کیا صبح کے بعد ایک گھنٹا اور عصر کے بعد ایک گھنٹا، تو میں تجھے غم و پریشانیوں سے محفوظ رکھوں گا۔''

۱۲۰۔ زکاۃ نکالنے اور اس کو صحیح مقام پر پہنچانے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن احمد نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا ابو اسحاق ابراہیم بن ھاشم نے، انہوں نے حسن بن علی ابن فضال سے، انہوں نے مہدی - جو کہ ہمارے علماء میں سے ہے - سے، انہوں نے ابو الحسن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے مال سے مکمل زکاۃ نکالے اور اسے اس

کے مقام پر پہنچا دے تو اس سے سوال نہیں کیا جائے گا کہ اس نے اپنا مال کہاں سے کمایا۔" ﷽ اس سے کوئی یہ مطلب نہ نکالے کہ مال حرام کمانا جائز ہے اور پھر اس کی زکاۃ نکال دی جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے بلکہ بظاہر مراد یہ ہے کہ انسان کی کمائی میں جو مال حرام غلطی سے آ گیا ہو اور اس کے متعلق انسان کو معلوم نہ ہو تو یہ مخلوط مال زکاۃ نکالنے سے پاک ہو جاتا ہے، مزید وضاحت کی لئے علماء سے رجوع کیا جائے۔ مترجم ﷽

۲۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن ابراہیم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے نوفلی سے، انہوں نے سکونی سے، انہوں نے جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار سے، انہوں اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: "جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے لئے نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی جانب خزانِ جنّت میں سے ایک فرشتے کو بھیجتا ہے، جو اس کے سینے کی بیماری کو دور کرتا ہے اور اس کے نفس کو زکاۃ کی ادائیگی کا شوق دلاتا ہے۔"

امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنی وصیت میں ارشاد فرمایا: "اللہ اللہ زکاۃ سے غافل نہ ہونا، بیشک اس کی ادائیگی تمہارے رب کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتی ہے۔"

۳۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن حسین سعد آبادی نے، انہوں نے احمد بن نصر سے، انہوں نے عمرو بن شمر سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ: "اپنے مال کو زکاۃ کے ذریعے سے (مضبوط قلعے میں) محفوظ کرالو اور اپنے مریضوں کا صدقے کے ذریعے علاج کرو، کوئی بھی مال زمین میں یا سمندر میں تلف نہیں ہوتا ہے مگر یہ کہ اس کی زکاۃ ادا نہیں کی گئی ہوتی ہے۔"

۱۲۱۔ حج اور عمرہ کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن ابراہیم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے نوفلی سے، انہوں نے سکونی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: "بیشک اللہ تعالیٰ حاجی کی، اسکے گھر والوں کی، اس کے رشتے داروں کی اور ان تمام افراد کی جن کی مغفرت کے لئے اس حاجی نے ذی الحجہ کے باقی ایام، محرم، صفر، ماہ ربیع الاول اور ربیع الآخر کے دس دنوں میں دعا کی ہوگی، مغفرت فرمائے گا۔"

۲۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن ابراہیم نے، انہوں نے سہل بن زیاد الآدمی سے، انہوں نے ابوالحسن علی بن ابی حمزۃ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: "جس شخص نے فقط اللہ کی خاطر حج کیا اور اس میں اس کا (لوگوں کو) دکھانے اور سنانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا، تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے گا۔"

۳۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد

بن حسن بن ابی الخطاب نے، انہوں نے علی بن اسباط سے، انہوں نے سلسلۂ سند کو آگے بڑھاتے ہوئے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا کہ علی بن حسین علیہ السلام نے فرمایا: ''تم لوگ حج کرو اور عمرہ انجام دو، تاکہ تمہارے جسم صحیح ہو جائے، تمہارے رزق میں وسعت آجائے، تمہارے ایمان کی اصلاح ہو جائے اور تم لوگوں کے اور اپنے اہل وعیال کے اخراجات اٹھانے کے قابل ہو جاؤ۔''

۴۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے محمد بن حسن صفار سے، انہوں نے عباس بن معروف سے، انہوں نے علی بن مہزیار سے، انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے، انہوں نے یحییٰ بن عمرو سے، انہوں نے اسحاق بن عمار سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: میں نے اپنے آپ کو اس بات پر آمادہ کیا ہے کہ ہر سال یا تو میں خود حج کروں گا یا اپنے گھر والوں میں سے کسی مرد کو اپنے خرچے پر حج پر بھیجوں گا۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے پکا ارادہ کرلیا ہے۔'' میں نے کہا: جی ہاں۔ امامؑ نے فرمایا: ''اگر تو نے (ایسا) کرلیا تو، تو یقین کرلے مال کی کثرت کا اور تجھے خوشخبری ہو کثرت مال کی۔''

۵۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ برقی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے، انہوں نے جمیل سے، انہوں نے ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب حاجی سامانِ سفر تیار کرتا ہے تو ابھی اس نے کوئی چیز اٹھائی یا رکھی نہیں ہوتی کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے، دس گناہ مٹا دیتا ہے اور دس درجہ بلند کر دیتا ہے۔ پس جب اپنے اونٹ پر سوار ہوتا ہے، تو ابھی اس نے اپنے جوتے اٹھائے اور رکھے نہیں ہوتے ہے کہ اللہ تعالیٰ انہی چیزوں کی مثل تحریر فرماتا ہے، اور جب وہ بیت اللہ کا طواف کرتا ہے تو وہ اپنے گناہوں سے خارج ہو جاتا ہے، اور جب وہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتا ہے تو وہ اپنے گناہ سے خارج ہو جاتا ہے، اور جب وہ عرفات میں وقوف انجام دیتا ہے تو وہ اپنے گناہوں سے خارج ہو جاتا ہے، اور جب وہ مشعر میں وقوف انجام دیتا ہے تو وہ اپنے گناہوں سے خارج ہو جاتا ہے، اور جب وہ جمار کی رمی (شیطان کو کنکر مارنا) کرتا ہے تو اپنے گناہوں سے خارج ہو جاتا ہے، پس رسول اللہؐ اس طرح ہر ہر چیز کو شمار کرتے گئے اور بیان فرماتے گئے کہ وہ اپنے گناہوں سے خارج ہونے والا ہے، پھر آپؐ نے فرمایا: بیشک میں تمہارے لئے وہ چیزیں پہنچانے والا ہوں جس پر حج کرنے والا پہنچتا ہے۔''

۶۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن حسین سعد آبادی نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے ابن ابی عمیر سے، انہوں نے حماد بن عثمان سے، انہوں نے عمر بن یزید سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ فرما رہے تھے: ''جب حاجی مکہ میں داخل ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ دو فرشتوں کو اس کے اوپر معین کرتا ہے جو دونوں اس کے طواف، نماز اور سعی کو محفوظ کرتے ہیں، جب حاجی عرفہ میں وقوف کرتا ہے تو اس کے داہنے کندھے پر ہاتھ مار کر یہ دونوں فرشتے اس سے کہتے ہیں: جو کچھ ماضی میں گزر چکا اس سے تجھے بے نیاز کر دیا گیا، تو اب تو نگاہ کر کہ تیرا مستقبل کیسا گزرتا ہے۔''

۷۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے اپنے چچا محمد بن ابی القاسم سے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے ابن ابی عمیر سے، انہوں نے ابوایوب سے، انہوں نے ابوحمزہ ثمالی سے، انہوں نے کہا کہ ایک شخص علی بن حسین زین العابدین علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور اس نے کہا: میں نے جہاد کو ترک کر دیا ہے اور اس سے میں خوفزدہ ہوں جبکہ میں نے حج کو اپنے پر لازم کر لیا ہے اور اس کو میں آسان سمجھتا ہوں۔ اس وقت آپ ٹیک لگا کر بیٹھے تھے، آپ سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا: ''تعجب ہے تجھ پر، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان تجھ تک نہیں پہنچا، جو آپؐ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا تھا؟ جب (وہ وقوف عرفات فرما چکے اور) سورج غروب ہونے کے قریب تھا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے بلال! لوگوں سے کہو خاموش ہو کر بات سنے، جب لوگ خاموش ہو گئے تو رسولؐ اللہ نے فرمایا: ''تمہارے ربّ نے آج کے دن تمہیں انعام دیا ہے، پس تم کو معاف کر دیا ہے تم پر احسان کرتے ہوئے، اس نے تمہارے گناہوں میں تمہاری شفاعت کو قبول کر لیا ہے تم پر احسان کرتے ہوئے، پس تم لوگ کامیاب ہو گئے چونکہ تم بخشے جا چکے ہو اور تم میں سے اس کے نزدیک جو اطاعت گزار ہیں اس کے لئے اس نے راضی ہونے کی ضمانت لی ہے۔''

۸۔ مجھ سے بیان کیا حمزہ بن محمد نے، انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی علی بن ابراہیم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے صفوان بن یحییٰ اور محمد بن ابی عمیر سے، ان دونوں نے معاویہ بن عمار سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفتگو میں مصروف تھے اس وقت ایک اعرابی نے وادی بطح میں آپؐ سے ملاقات کی اور کہا: یا رسولؐ اللہ! میں نکلا اس ارادے سے کہ حج کروں، مگر مجھے ایک رکاوٹ آ گئی ہے، میں ایک امیر آدمی ہوں اور میرے پاس بہت سارا مال ہے تو آپؐ بتائیں کہ میں کتنا مال خرچ کروں تا کہ اس مقام کو پا سکوں جس مقام کو حاجی حج کر کے پا لیتا ہے۔؟ رسول اکرمؐ ابوقبیس کے پہاڑ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''اگر تیرے پاس ابوقبیس کے پہاڑ کے وزن جتنا سرخ سونا ہو اور اسے تو راہ خدا میں خرچ کر دے تب بھی تو اس مقام پر نہیں پہنچ سکتا جہاں حاجی حج کرنے کی وجہ سے پہنچا ہے۔''

۹۔ اسی اسناد کے ساتھ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا گیا کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''حج کرنے والا تین چیزوں کو پالیتا ہے: پہلی چیز یہ کہ وہ جہنم سے آزاد ہو جاتا ہے، دوسری چیز یہ کہ وہ گناہوں سے اسی طرح نکل آتا ہے جس طرح وہ اس دن گناہوں سے پاک تھا جب اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا اور تیسری چیز یہ کہ اس کا اہل وعیال اور اس کا مال محفوظ ہو جاتا ہے۔ یہ کمترین وہ چیز ہے جس کے ساتھ حاجی واپس پلٹتا ہے۔''

۱۰۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے حسن سے، انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن اشعث سے، انہوں نے عمرو بن یزید سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ فرماتے سنا کہ: ''حج دس غلاموں کو آزاد کرنے سے زیادہ افضل ہے یہاں تک کہ شمار کیا ستر غلاموں کو، اور طواف اور دو رکعتیں ایک غلام کو آزاد

کرنے سے افضل ہے۔''

۱۱۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن حسین سعد آبادی نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ برقی سے، انہوں نے ابن ابی عمیر سے، انہوں نے معاویہ یا ابن عمار سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ نے کعبے کے اطراف میں ایکسو بیس رحمتیں رکھی ہیں، جن میں سے ۶۰ طواف کرنے والوں کے لئے ہیں، ۴۰ نمازیوں کے لئے ہیں اور ۲۰ (کعبے کی طرف) نگاہ کرنے والوں کے لئے ہیں۔''

۱۲۔ اور اسی اسناد کے ساتھ، احمد بن عبداللہ سے، انہوں نے ابن ابی بشیر سے، انہوں نے منصور سے، انہوں نے اسحاق بن عمار سے، انہوں نے محمد بن مسلم سے، انہوں نے ابوالحسن علیہ السلام سے کہ: ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو امام نے اس سے پوچھا کہ کیا تم حج کر کے آئے ہو، اس شخص نے کہا کہ ہاں، تب امامؑ نے اس سے پوچھا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ حج کرنے والے کا کتنا ثواب ہے؟، میں نے کہا: مجھے نہیں معلوم ہے، مجھے آپ کا فدیہ قرار دیا جائے۔ امامؑ نے فرمایا: ''جو شخص حج کے ارادے سے قدم اٹھائے یہاں تک کہ وہ متواضع حالت میں مکہ میں داخل ہو جائے، تو جب وہ مسجد الحرام میں داخل ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے اس کے قدموں کے درمیان کا فاصلہ کم ہو جاتا ہے، پھر وہ بہترین انداز میں طواف کرتا ہے اور دو رکعت نماز پڑھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ستر ہزار نیکیاں لکھتا ہے، اس سے ستر ہزار برائیوں کا بوجھ اتار دیتا ہے، اس کے لئے ستر ہزار درجے بلند فرماتا ہے، ستر ہزار حاجتوں کے لئے اس کی سفارش کو قبول فرماتا ہے اور اس کے لئے دس ہزار درہم کی قیمت کے ستر غلام آزاد کرنے کا ثواب دیتا ہے۔''

۱۳۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا سہل بن زیاد نے، انہوں نے محمد بن اسماعیل سے، انہوں نے سعدان بن مسلم سے، انہوں نے اسحاق بن عمار سے، انہوں نے کہا کہ ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''اے اسحاق! جو شخص اس گھر کا ایک طواف کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھتا ہے، اس کی ہزار برائیاں مٹاتا ہے، اس کے لئے ہزار درجے بلند کرتا ہے، اس کے لئے جنّت میں ہزار درخت اُگاتا ہے اور ہزار آدمیوں کو آزاد کرنے کا ثواب اس کے لئے لکھتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ مقام ''ملتزم'' کی طرف پھرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنّت کے آٹھوں دروازیں کھول دیتا ہے اور اس کے لئے فرماتا ہے: جس دروازے سے چاہے جنّت میں چلا جائے'' اسحاق کہتے ہے، میں نے عرض کیا: ''میں آپ کا فدیہ قرار پاؤں، کیا یہ تمام ثواب طواف کرنے والے کے لئے ہے ؟'' امامؑ نے فرمایا: ''ہاں، کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جو اس سے بھی زیادہ افضل ہے؟'' میں نے عرض کیا: ''یقیناً'' آپ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے مومن بھائی کی حاجت روائی کرے، تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ طواف، طواف اور طواف (کا ثواب) لکھتا ہے، یہاں تک کہ یہ تعداد دس تک پہنچائی۔''

۱۴۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا موسیٰ بن عمران نے، انہوں نے حسین بن یزید

سے، انہوں نے علی بن ابی حمزہ سے، انہوں نے ابوالحسن امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا: ''حج ضعیفوں کا جہاد ہے، اور وہ لوگ ہمارے شیعہ ہیں۔''

۱۵۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسین بن یزید سے، انہوں نے سیف بن عمیرہ سے، انہوں نے منصور بن حازم سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: ''اللہ تعالیٰ نے حاجی کے لئے کتنا اجر رکھا ہے؟'' آپ نے فرمایا: ''قسم بخدا، ان میں سے ہر ایک کے لئے مغفرت ہے۔''

۱۶۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسین بن یزید سے، انہوں نے مندل الخادم سے، انہوں نے ہارون بن خارجہ سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''حج دو قسمیں کے ہیں، ایک حج اللہ کے لئے ہوتا ہے اور ایک حج لوگوں کے (دکھاوے) کے لئے ہوتا ہے۔ جو شخص اللہ کے لئے حج کرتا ہے اس کا ثواب جنّت کے طور پر اللہ اسے عطا فرمائے گا، اور جو حج لوگوں کے لیے کرتا ہے، تو قیامت کے دن وہ لوگوں سے ہی اپنا ثواب طلب کرے۔''

۱۷۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسین بن یزید سے، انہوں نے عبداللہ بن وضاح سے، انہوں نے سیف تمار سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے، سیف تمار کہتے ہے کہ میں نے امامؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص حج انجام دے اور اسکا ارادہ اس حج سے اللہ تعالیٰ (کی رضا) ہو اور دکھاوا نہ ہو، تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا۔''

۱۲۲۔ حاجی سے ملاقات کے موقع پر مصافحہ کرنے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن جعفر نے، انہوں نے سہل بن زیاد سے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے، انہوں نے محمد بن حمزہ سے، انہوں نے ان سے جنہوں نے یہ حدیث بیان کی، انہوں ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص کسی حاجی کو دیکھے اور اس سے مصافحہ کرے، تو وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے حجر (اسود) کو بوسہ دیا۔''

۱۲۳۔ کم پائی جانے والی روایت

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ برقی سے، انہوں نے یونس بن یعقوب سے، انہوں نے امام جعفر الصادق علیہ السلام سے، کہ آپ نے فرمایا کہ علی بن حسین زین العابدین علیہ السلام نے اپنے فرزند محمد الباقر علیہ السلام سے اپنی وفات کے وقت فرمایا: ''بیشک میں نے اس اونٹنی پر بیس حج کیے ہیں اور میں نے کبھی اس کو ایک تازیانہ بھی نہیں مارا ہے، پس جب یہ مر جائے تو تم اسے دفن کر دینا اور خیال کرنا کہ اس کا گوشت درندے نہ کھائے، چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی اونٹ ایسا نہیں ہے کہ جس نے عرفات میں سات حجوں میں وقوف کیا ہو، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے جنّت کی نعمتوں میں سے

قرار دے گا اور اس کی نسل کو مبارک بنائے گا۔ پھر جب یہ اونٹنی مرگئی تو ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے اس کے لئے ایک گڑھا کھودا اور اس کو اس گھڑے میں دفن کر دیا۔''

۱۲۴۔ روزے دار کا ثواب

۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے محمد بن حسین سے، انہوں نے علی ابن نعمان سے، انہوں نے عبداللہ بن طلحہ سے، انہوں نے جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار سے، انہوں اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''روزے دار اللہ کی عبادت میں (مصروف قرار پاتا) ہے اگرچہ وہ اپنے بستر پر سویا ہوا ہی کیوں نہ ہو، جب تک کہ وہ مسلم (فرمابردار) ہے۔''

۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا عباس بن معروف نے، انہوں نے نوفلی سے، انہوں نے یعقوبی موسیٰ بن عیسیٰ سے، انہوں نے سکونی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار سے، انہوں نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے، کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''روزے دار کا سونا عبادت ہے اور سانس لینا تسبیح ہے۔''

۳۔ مجھ سے بیان کیا موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے محمد بن حسان رازی سے، انہوں نے ابومحمد رازی سے، انہوں نے ابراہیم ابی بکر بن ابی سمال سے، انہوں نے حسین بن احمد سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''روزے دار کا سونا عبادت ہے، اس کا خاموش رہنا تسبیح ہے، اس کا عمل مقبول ہے اور اس کی دعا مستجاب ہے۔''

۴۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا میرے چچا محمد بن ابی القاسم نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے حسین بن سعید سے، انہوں نے فضالہ سے، انہوں نے عبداللہ بن سنان سے، انہوں نے امام جعفر الصادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''روزے دار کے منہ کی ناپسندیدہ بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے افضل ہے۔''

۵۔ مجھ سے بیان کیا احمد بن محمدؒ نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا ابو عبداللہ رازی نے، انہوں نے منصور بن عباس سے، انہوں نے عمرو بن سعید سے، انہوں نے حسن بن صدقہ سے، انہوں نے کہا کہ ابوالحسن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: ''تم لوگ قیلولہ ٭یعنی دوپہر کے وقت سونا٭ کرو، بیشک اللہ تعالیٰ روزے دار کو کھلاتا ہے اور سونے کی حالت میں اس کی پیاس بجھاتا ہے۔''

۱۲۵۔ روزے دار کو جب کوئی گالی دے تو اس کے جواب میں (روزہ دار یہ جواب دے) ''میں روزے دار ہوں تم پر سلام ہو'' کہنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر نے، انہوں نے بنان بن محمد سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابن مغیرہ سے، انہوں نے سکونی سے، انہوں نے جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار سے نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''کوئی بندہ ایسا نہیں ہے کہ جو روزے دار ہونے کی حالت میں صبح کرے، اور پھر جب کوئی اسے گالی دے تو وہ کہے: میں روزے دار ہوں تم پر سلام ہو، مگر یہ کہ پروردگار عالم اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: میرے ایک بندے نے میرے روزے دار بندے پر ظلم کیا، میں اس کا بدلہ اپنی آگ سے لونگا اور اپنے اس روزے دار بندے کو جنّت میں داخل کروں گا۔''

۱۲۶۔ راہ خدا میں ایک دن روزہ رکھنے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن ابی عبداللہ نے، انہوں نے ابوالجوزا المنبہ بن عبداللہ سے، انہوں نے حسین بن علوان سے، انہوں نے عمرو بن خالد سے، انہوں نے ابوھاشم سے، انہوں نے ابن جبیر سے، انہوں نے ابو ہریرہ سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: ''جو ایک دن راہ خدا میں روزہ رکھے تو یہ ایک سال روزہ رکھنے کے برابر ہے۔''

۱۲۷۔ اس شخص کا ثواب جو گرمی میں روزے رکھے اور اس کے نتیجے میں اسے سخت پیاس لگے

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحیٰی نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسان رازی نے، انہوں نے سہل بن زیاد سے، انہوں نے بکر بن صالح سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے منذر بن یزید سے، انہوں نے یونس بن ظبیان سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص گرمی میں روزہ رکھے اور اس کے نتیجے میں اسے سخت پیاس لگے، تو اللہ تعالی اس کے ساتھ ایک ہزار فرشتوں کو مقرر کرتا ہے جو اس روزے دار کے چہرے کو پوچھتے ہیں اور اسے خوشخبری دیتے ہیں یہاں تک کہ جب وہ روزہ افطار کرتا ہے تو اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: کتنی اچھی ہے تیری بو اور تیری روح، اے میرے فرشتوں تم گواہ رہنا میں نے یقیناً اس کو بخش دیا۔''

۱۲۸۔ مستحب روزہ رکھنے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا عباس

بن معروف سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے طلحہ بن یزید سے، انہوں نے جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے، انہوں نے مولائے کائنات علی ابن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام سے، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا ارشادِ گرامی ہے کہ: ''جو شخص ایک دن رضا کارانہ طور پر روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اسے جنّت میں داخل فرمائے گا۔''

۱۲۹۔ ایک روزہ مکمل کرنے کا ثواب

۱۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے محمد بن ابی القاسم سے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے احمد بن نضر خزاز سے، انہوں نے عمرو بن شمر سے، انہوں نے جابر سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اپنے لئے ایک دن کا روزہ مکمل کرلے، تو وہ جنّت میں داخل ہوگا۔''

۱۳۰۔ روزے کی حالت میں دن کے آغاز میں خوشبو لگانے کا ثواب

۱۔ میرے والدؒ اور محمد بن حسنؒ دونوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن یحییٰ اور احمد ابن ادریس سب نے، انہوں نے محمد بن احمد بن یحییٰ بن عمران سے، انہوں نے سیاری (سے انہوں نے) ابی عبداللہ محمد بن احمد سے، انہوں نے یونس بن یعقوب سے، انہوں نے امام جعفر الصادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص روزے کی حالت میں دن کے آغاز میں کسی خوشبو کے ذریعے سے اپنے آپ کو خوشبودار بنائے تو اس کی عقل کبھی بھی زائل نہیں ہوگی۔''

۱۳۱۔ لوگ کھانا کھا رہے ہوں اور روزے دار روزے کی حالت میں ہو، ایسے روزے دار کا ثواب

۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن ابراہیم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے نوفلی سے، انہوں نے سکونی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''کوئی روزے دار ایسا نہیں ہے کہ وہ ایسے لوگوں کے پاس حاضر ہو جو کھانا کھا رہے ہو (جب کہ یہ اپنے روزے کی وجہ سے کھانے سے بچا ہوا ہے) مگر یہ کہ اس کے اعضا تسبیح کرتے ہیں اور فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور فرشتوں کی دعا (اس روزے دار کے لئے) طلب مغفرت (کے لئے) ہوتی ہے۔''

۱۳۲۔ ماہ رجب کے روزے کا ثواب

۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے احمد بن محمد بن ابی نصر بزنطی سے، انہوں نے ابان بن عثمان سے، انہوں نے کثیر النوا سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا

''حضرت نوح علیہ السلام جب کشتی پر سوار ہوئے تو وہ پہلی رجب کا دن تھا، نوحؑ نے اپنے ساتھ کشتی میں سوار لوگوں کو اس دن کے روزے کا حکم دیا اور فرمایا: جو شخص آج کے دن روزہ رکھے گا تو اس سے جہنم ایک سال کی مسافت تک دور ہو جائے گی، اور جو سات دن روزہ رکھے، تو اس سے جہنم کے ساتوں دروازوں کو چھپا لیا جائے گا، اور جو آٹھ دن روزہ رکھے، تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازیں کھول دیئے جائیں گے، اور جو شخص پندرہ دن روزہ رکھے اس کی حاجت پوری کی جائے گی اور جو اس سے زیادہ روزے رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے اجر کو زیادہ کرے گا۔''

۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا حسن بن حسین بن عبدالعزیز مہتدی نے، انہوں نے سیف بن مبارک بن زید - جو کہ ابوالحسن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا غلام تھا - سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابوالحسن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''رجب جنت میں ایک نہر ہے جو دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ شیریں ہے، جو شخص رجب میں ایک دن روزہ رکھے گا، اللہ تعالیٰ اسے اس نہر سے سیراب فرمائے گا۔''

۳۔ اسی اسناد کے ساتھ راوی کہتا ہے کہ ابوالحسن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''رجب ایک عظیم مہینہ ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ نیکیوں کو دوگنا کر دیتا ہے اور برائیوں کو مٹا دیتا ہے۔ جو شخص رجب میں ایک دن روزہ رکھے تو اس سے جہنم سو سال کی مسافت تک دور ہو جاتی ہے اور جو تین دن روزہ رکھے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔''

۴۔ ہم سے بیان کیا محمد بن (ابی) اسحاق نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن حسن رازی نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا ابوالحسن علی بن محمد بن علی مفتی نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا حسن بن محمد مروزی نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے یحییٰ بن عیاش سے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا علی بن عاصم نے، انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا ابوہارون عبدی نے، انہوں نے سعید الخدری سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جان لو کہ رجب اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ مہینہ ہے اور یہ ایک عظیم مہینہ ہے۔ اس کو پسندیدہ مہینہ اس لئے کہا گیا چونکہ کوئی دوسرا مہینہ احترام اور فضیلت میں اللہ کے نزدیک رجب کے برابر نہیں ہے، جاہلیت کے زمانہ کے لوگ اپنے جاہلیت کے زمانہ میں اس مہینے کی تعظیم کرتے تھے، جب اسلام آیا تو اس نے اس مہینے کی تعظیم اور احترام کے علاوہ کسی چیز میں اضافہ نہیں کیا، جان لو کہ رجب اللہ کا مہینہ ہے، شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے۔

جان لو کہ جو شخص ایمان اور اللہ سے اجر کی امید کے ساتھ رجب میں ایک دن روزہ رکھے، تو اللہ تعالیٰ کی بزرگ رضا پائے گا اور اس کا اس دن کا روزہ غضب خدا کو ٹھنڈا کر دے گا، اور اس کے لئے جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازہ بند ہو جائے گا، اور اگر وہ زمین کی مقدار کا سونا بھی اسے دے دیا جائے تو اس کے اس روزہ سے وہ افضل نہیں ہے اور دنیا میں سے کوئی بھی چیز اس کے اس روزے کا بدلہ نہیں بن سکتی سوائے نیکیوں کے جب اس نے یہ روزہ اللہ کے لئے اخلاص کے ساتھ رکھا ہو۔ اور اس کے لئے جب اس روزے کے ساتھ شام کرے تو اس کی دس دعائیں مستجاب ہوتی ہے، اگر اس کی دعا دنیا میں کسی چیز کے جلدی پانے کے لئے ہوگی تو (اللہ) وہ اسے عطا فرمائے گا، ورنہ اللہ اس کے لئے

ایسی اچھائی کو محفوظ کر لے گا جو اس کے اولیاء، احباء اور اصفیاء کی دعا سے افضل ہو گی۔

اور جو شخص رجب میں دو دن روزے رکھے تو اہل زمین اور اہل آسمان میں سے اوصاف بتانے والے یہ بتانے پر قادر نہیں ہے کے ان دو روزوں کے عوض اس روزے دار کے حق میں اللہ تعالی کے پاس مہربانی میں سے کیا کچھ ہے، اللہ تعالی اس کے لئے دس صادقین کے تمام عمر کے ثواب کی مقدار میں اسے اجر عطا فرمائے گا، اور یہ دس صادقین جتنی تعداد میں لوگوں کی شفاعت کریں گے اتنی ہی تعداد میں یہ بھی شفاعت کرے گا، اور ان صادقین کے ساتھ، انہی کے زمرے میں محشور ہوگا یہاں تک کہ وہ جنّت میں داخل ہو جائے گا اور ان کا فریق قرار پائے گا۔

اور جو شخص رجب میں تین دن روزے رکھے، تو اللہ تعالی اس کے اور جہنم کے درمیان ایک خندق یا حجاب قرار دے گا جس کی لمبائی ستر سال کی مسافت کے مساوی ہو گی، اور اس کے افطار کے وقت اللہ تعالی فرمائے گا: یقیناً تیرا حق مجھ پر واجب ہو گیا اور میں نے تیرے لئے اپنی محبت اور ولایت کو واجب کر دیا، اے فرشتوں میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے یقیناً اس کے گزشتہ اور آئندہ کے گناہ معاف کر دیئے۔

اور جو شخص رجب میں چار روزے رکھے تو اسے جنون، جذام، برص اور دجّال کے فتنے جیسی تمام بلاؤں سے آفیت عطا کی جائے گی، اسے عذاب قبر سے بچا لیا جائے گا، اس کے لئے مقدم ہونے والے، توبہ کرنے والوں کے صاحبان عقل کے مساوی اجر لکھا جائے گا اور اس کا نامۂ اعمال عبادت کرنے والوں میں جو مقدم ہیں ان میں، اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا۔

اور جو شخص رجب میں پانچ روزے رکھے، تو اس کا حق اللہ پر یہ ہے کہ وہ قیامت کے دن اس سے راضی ہو جائے اور وہ قیامت کے دن اس حالت میں مبعوث ہوگا کہ اس کا چہرا چودویں کے چاند کی مانند چمکتا ہوگا، اس کے لئے ریت کے ذرّات کی مقدار میں نیکیاں لکھی جائیں گی اور جنّت میں بغیر حساب کے داخل کر دیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا: تو اپنے رب سے جو چاہے وہ مانگ۔

اور جو شخص رجب میں چھ دن روزے رکھے تو قبر سے اس حالت میں نکلے گا کہ اس کے چہرے پر ایسا نور چھایا ہوگا جو سفیدی میں سورج کے نور سے بڑھ کر ہوگا، اور اس کو اس کے علاوہ ایک ایسا نور دیا جائے گا جس کی وجہ سے وہ قیامت کے دن جمع ہونے والے تمام لوگوں میں چمک رہا ہوگا، اور اسے قیامت کے دن امان پانے والوں میں قرار دیا جائے گا یہاں تک کہ پل صراط سے بغیر حساب کے گزر جائے گا جبکہ وہ عقوق والدین اور قطع رحمی سے عافیت میں ہوگا۔

اور جو شخص رجب میں سات دن روزے رکھے، تو بیشک جہنم کے لئے سات دزرازے ہیں اور اللہ تعالی اس کے لئے ہر دن کے بدلے ایک دروازے کو بند فرمادیگا اور اس کے جسم کو آگ پر حرام قرار دے گا۔

اور جو شخص رجب میں آٹھ دن روزے رکھے تو بیشک جنّت کے لئے آٹھ دروازے ہیں اور اللہ تعالی ہر دن کے بدلے اس کے لئے ایک دروازے کو کھول دے گا، اور اللہ تعالی اس سے فرمائے گا: جنّت کے دروازوں میں سے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جا۔

اور جو شخص رجب میں نو دن روزے رکھے وہ اپنی قبر سے ''لا الہ الاّ اللہ'' کی نداء بلند کرتے ہوئے نکلے گا اور اس کا چہرے جنّت کے

علاوہ کسی اور طرف نہیں پھرے گا، اور قبر سے اس عالم میں نکلے گا کہ اس کا چہرا اہل حشر کے لئے دمک رہا ہوگا یہاں تک کہ وہ کہنے لگیں گے کہ یہ نبی مصطفیٰ ہے، اور کمترین چیز جو اس کو دی جائے گی وہ یہ ہے کہ وہ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوگا۔

اور جو شخص رجب میں دس دن روزے رکھے، تو اللہ تعالیٰ اسے دو دُر (بڑے موتی) اور یاقوت سے بنے ہوئے دو سبز پر عطا فرمائے گا جس کے ذریعے سے وہ بجلی کے چمک کی مانند پل صراط کے اوپر سے اڑ کر جنت میں پہنچ جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس کی برائیوں کو اچھائیوں سے بدل دے گا اور اسے ان لوگوں میں سے تحریر فرمائے گا جو اس کے مقربین اور عدل پر قائم رہنے والے ہیں، اور وہ گویا اللہ تعالیٰ کا ایسا بندہ ہے جو سو سال تک صبر کرنے والا، حق پر قائم رہنے والا اور اللہ کی نافرمانی سے بچنے والا رہا ہو۔

اور جو شخص رجب میں گیارہ دن روزے رکھے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کسی ایسے بندے کو نہیں لائے گا جو اس سے افضل ہو سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے اسی کے مساوی مقدار میں روزے رکھے ہو یا اس سے زیادہ روزے رکھے ہو۔

اور جو شخص رجب میں بارہ دن روزے رکھے، تو اسے سندس (انتہائی باریک و نفیس کپڑے) سے بنے ہوئے دو سبز حلے (جنتی لباس) پہنائے جائیں گے، جس سے آراستہ ہو کر یہ شخص چمک رہا ہوگا، اور وہ لباس ایسے ہیں کہ اگر ان میں سے ایک کو اس دنیا میں نازل کر دیا جائے تو پوری دنیا مشرق سے مغرب تک چمک اٹھے اور دنیا مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ بن جائے۔

اور جو شخص رجب میں تیرہ دن روزے رکھے اس کے لئے قیامت کے دن عرش کے سائے میں سبز یاقوت سے بنا دسترخوان بچھایا جائے گا، جس کو مضبوط ایسے موتیوں سے کیا گیا ہوگا کہ جس کی وسعت دنیا سے ستر گنا زیادہ ہوگی، جس دسترخوان کے اوپر موتی اور یاقوت سے بنے ہوئے پیالے ہوں گے، جن میں سے ہر پیالے میں ستر ہزار قسموں کے کھانے ہوں گے کہ جن میں سے ایک کا رنگ دوسرے سے نہیں ملتا ہوگا اور نہ ہی ایک کا ذائقہ دوسرے کے ذائقے سے، اس دسترخوان سے اس روزے دار کو کھانا نصیب ہوگا جبکہ اس وقت لوگ شدید تکلیف میں اور بہت بڑی مصیبت میں گرفتار ہوں گے۔

جو شخص ماہ رجب میں چودہ دن روزے رکھے، تو اللہ تعالیٰ اسے ثواب میں سے ایسی چیز عطا فرمائے گا کہ جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے اور نہ کسی کان نے اس کے بارے سنا ہے اور نہ ہی کسی انسان کے دل سے اس کے بارے میں کوئی خیال گزرا ہے، جنت کے ایسے محل کہ جن کی بنیاد دُر اور یاقوت پر ہیں۔

اور جو شخص ماہ رجب میں پندرہ دن روزے رکھے، تو قیامت کے دن اس کے ٹھرنے کی جگہ امن پانے والوں کی جگہ پر ہوگی اور نہ کوئی اس کے پاس سے فرشتہ گزرے گا، نہ کوئی رسول اور نہ کوئی نبی مگر یہ کہتے ہوئے کہ: تجھے مبارک ہو کہ تو امن پانے والا، قربت پانے والا، شرف پانے والا، قابل رشک نعمت پانے والا اور جنتوں کا باسی ہے۔

اور جو ماہ رجب میں سولہ دن روزے رکھے تو وہ ان لوگوں میں پیش پیش ہوگا جو نورانی سواریوں پر جنتوں سے رحمن کے گھر تک اڑ

رہے ہوں گے۔

اور جو شخص ماہ رجب میں سترہ دن روزہ رکھے، تو اس کے لئے قیامت کے دن پل صراط پر ستر ہزار نور کے چراغ روشن کئے جائیں گے، یہاں تک کہ وہ ان چراغوں کے نور کی روشنی میں صراط سے گزر کر جنّتوں کی جانب پہنچ جائے گا، اس کے ساتھ ساتھ ملائکہ ہوں گے جو اس کا استقبال اور اس کو سلام پیش کر رہے ہوں گے۔

اور جو شخص ماہ رجب میں اٹھارہ دن روزے رکھے گا وہ یاقوت اور موتیوں کی لڑیوں والی ہمیشہ رہنے والی جنّت میں حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ ان کے قبّے میں ہوگا۔

اور جو شخص ماہ رجب میں انیس دن روزے رکھے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے پختہ موتیوں کا ایک محل بنائے گا جو''جنّت عدن'' میں آدمؑ اور ابراہیمؑ کے محل کے بالمقابل ہوگا۔ پس یہ شخص ان دونوں بزرگواروں کو سلام پیش کرے گا اور یہ دونوں بزرگوار اس کی عزّت کرتے ہوئے اور اس کے حق کو قبول کرتے ہوئے اس کو سلام کریں گے۔ اور اس کے لئے ہر اس دن کے عوض کے جس میں اس نے روزہ رکھا ہے ہزار سال کے روزوں کی مانند لکھا جائے گا۔

اور جو شخص بیس دن روزے رکھے تو گویا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا ایسا بندہ ہے جس نے بیس ہزرا سال روزے رکھے ہو۔

اور جو شخص اکیس دن روزے رکھے تو وہ قیامت کے دن ربیعہ اور مضر کی تعداد میں (یعنی بہت بڑی تعداد میں) لوگوں کی شفاعت کرے گا، یہ سارے کے سارے لوگ خطا کار اور گناہ گار ہوں گے۔

اور جو شخص ماہ رجب میں بائیس دن روزے رکھے، تو ایک منادی آسمان سے ندا دے گا کہ تجھے خوشخبری ہو اللہ تعالیٰ کی جانب سے اے اللہ کے دوست! کہ تیرے لئے عظیم کرامت ہے اور تو ان لوگوں کا رفیق قرار پایا ہے کہ جن پر اللہ تعالیٰ نے نعمتیں نازل کی ہیں جو کہ انبیاء ہیں، سچے ہیں، شہداء ہیں اور نیک بخت ہیں اور یہ بہترین رفیق ہیں۔

اور جو شخص ماہ رجب میں تیئس دن روزے رکھے، تو آسمان سے نداء دی جائے گی: اے اللہ کے بندے! تجھے مبارک ہو کہ تو نے قلیل دے کر طویل نعمت کو پالیا، تجھے مبارک ہو کہ جب تجھ سے پردہ ہٹ جائے گا اور تو اپنے مہربان پروردگار کے بہت بڑے ثواب تک پہنچ جائے گا اور تو سلامتی کے گھر میں خلیلؑ کی زیارت کرے گا۔''

اور جو شخص ماہ رجب میں چوبیس دن روزے رکھے تو جب ملک الموت نازل ہوگا تو وہ اسے ایک ایسے جوان کی شکل میں دیکھے گا جس نے سبز ریشم کا لباس پہنا ہوگا اور وہ جنّت کے گھوڑوں میں سے ایک گھوڑے پر سوار ہوگا، اس کے ہاتھ میں سبز ریشم کا کپڑا ہوگا کہ جسے بہترین خوشبو والے مشک سے معطر کیا گیا ہوگا، اس کے ہاتھ میں سونے کا گلاس ہوگا جس میں جنّت کی شراب ہوگی، ملک الموت روح قبض کرتے وقت وہ اسے پلائے گا۔ اس کے لئے سکرات موت کی تکلیفیں آسان ہو جائے گی، پھر وہ اس کی روح کو اس ریشم کے کپڑے میں رکھے گا، اس میں سے

ایسی خوشبوں پھوٹے گی کہ جسے ساتوں آسمان کے رہنے والے محسوس کریں گے، اس کی قبر پر ریان (سیراب، سرسبز ٹہنی) کا سایہ ہوگا، ریان اسے قبر سے مبعوث کرے گا، یہاں تک کہ وہ حوض نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہنچ جائے گا۔

اور جو شخص ماہ رجب میں پچیس روزے رکھے، تو جب وہ قبر سے نکلے گا تو ستر ہزار ملائکہ اسے گھیرے ہوئے ہوں گے، ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں موتی اور یاقوت سے بنا جھنڈا ہوگا، اور ان کے ساتھ کئی اقسام کی میٹھی اور حلال چیزیں ہوں گی، یہ سب فرشتے کہیں گے: اے اللہ کے بندے! تیرے رب کی جانب سے تیرے لئے نجات ہے، وہ شخص ''جنّت عدن'' میں پہلے داخل ہونے والوں میں سے ان اللہ تعالی سے قربت رکھنے والوں کے ساتھ ہوگا کہ اللہ تعالی جن سے راضی ہو چکا ہے، اور وہ لوگ اللہ تعالی سے راضی ہیں اور یہ عظیم کامیابی ہے۔

اور جو شخص ماہ رجب میں چھبیس دن روزے رکھے، تو اللہ تعالی اس کے لئے عرش کے سائے میں موتی اور یاقوت سے سو محل بنائے گا، ہر محل کے اوپر کے حصے میں سرخ جنّتی ریشم سے بنا ایک خیمہ ہوگا کہ جس میں وہ اس وقت نعمتوں کے سائے میں سکون پزیر ہوگا جبکہ لوگ حساب دے رہے ہوں گے۔

اور جو شخص ماہ رجب میں ستائیس دن روزے رکھے، تو اللہ تعالی اس کی قبر کو چار سو سال کی مسافت کے فاصلے تک کی وسعت عطا فرمائے گا اور قبر کا یہ پورا وسیع علاقہ مشک وعنبر کی خوشبوں سے معطر ہوگا۔

اور جو شخص ماہ رجب میں اٹھائیس دن روزے رکھے، تو اللہ تبارک وتعالی اس کے اور جہنم کے درمیان نو خندقوں کو قرار دے گا کہ جن میں سے ہر خندق کا دوسری خندق سے فاصلہ زمین اور آسمان کے درمیان کے پانچ سو سال کی مسافت کے فاصلے جتنا ہوگا۔

اور جو شخص ماہ رجب میں انتیس دن روزے رکھے تو اللہ تعالی اس کی مغفرت فرمائے گا اگرچہ وہ شخص عشار (فعل حرام کے لئے دلالی کرنے والا) ہی کیوں نہ ہو، اور اگرچہ وہ ایسی عورت ہی کیوں نہ ہو جس نے ستر مرتبہ فجور (زنا) انجام دیا ہو اور بعد میں وہ اللہ تعالی کی جانب متوجہ ہوگئی ہو (حقیقی توبہ کرلی ہو) اور ان کے لئے جہنم سے چھٹکارا ہے چونکہ اللہ تعالی نے ان کو معافی دے دی ہے۔

اور جو شخص ماہ رجب میں تیس دن روزے رکھے تو آسمان سے ایک منادی نداء دے گا کہ اے اللہ کے بندے! جہاں تک تیرے گذشتہ اعمال کا تعلق ہیں تو اس کے سلسلے میں تجھے معافی دے دی گئی ہے، اس وجہ سے اب اپنی باقی ماندہ زندگی کے لئے اپنے اعمال کے سلسلے میں فکرمند ہو (اور اس کی اصلاح کر)، اور اللہ تبارک وتعالی اسے تمام جنّتیں عطا فرمائے گا اور ہر جنّت میں چالیس ہزار سونے کے شہر ہوں گے، اور ہر شہر میں چالیس ہزار محل ہوں گے، اور ہر محل میں چار کروڑ گھر ہوں گے، اور ہر گھر میں چار کروڑ سونے کے دسترخوان ہوں گے، اور ہر دسترخوان کے اوپر چار کروڑ پیالیں ہوں گے، اور ہر پیالے میں چار کروڑ قسم کی کھانے اور پینے کی چیزیں ہوں گی، اور ہر کھانے اور پینے کی چیز کا رنگ دوسرے کھانے اور پینے کی چیز سے جدا ہوگا، ہر گھر میں چار کروڑ سونے کے تخت ہوں گے، ہر تخت کی لمبائی دو ہزار ہاتھ دو ہزار ہاتھ (کی چوڑائی) میں ہوں گے، ہر تخت پر حور ہوں گی جس کی تین لاکھ نورانی زلفیں ہوں گی، ان میں سے ہر زلف کو دس لاکھ خدمت گزار عورتیں اٹھائے ہوں گی اور اس

کو مشک و عنبر سے معطر کرتی رہیں گی یہاں تک کہ رجب کا روزے دار اس تک پہنچ جائے، یہ سب کچھ ان لوگوں کے لئے ہیں جو پورے رجب کے روزے رکھیں۔

سوال کیا گیا: یا رسول اللہؐ! اگر کوئی شخص کمزوری یا بیماری کی وجہ سے یا کوئی عورت پاک نہ ہونے کی وجہ سے ماہ رجب کے روزے رکھنے سے عاجز ہو جائے تو وہ کونسا کام انجام دے تاکہ وہ اس ثواب کو پا سکے، جس کو آپؐ نے بیان فرمایا؟

آپؐ نے ارشاد فرمایا: "ہر دن کے عوض مسکینوں میں روٹی بطور صدقہ عطا کرے، اس کی قسم کے جس کے قبضے میں میری جان ہے، جب وہ اس انداز سے ہر دن کے بدلے میں صدقہ کرے گا تو وہ ان چیزوں کو پالے گا جو میں نے بیان کی ہیں اور اس سے زیادہ بھی۔ بیشک اگر آسمان اور زمین کی تمام کی تمام مخلوق اس کے ثواب تک پہنچنے کے لئے اکٹھی ہو جائے تب بھی وہ اس ثواب کے دسویں حصے تک بھی نہیں پہنچ سکیں گے جو اس شخص کو جنت میں فضیلت اور درجات میں سے حاصل ہیں۔

سوال کیا گیا: یا رسول اللہؐ! جو کوئی شخص ایسا صدقہ دینے پر قادر نہیں ہے وہ کیا کرے، تاکہ اس فضیلت کو حاصل کر سکیں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: "اسے چاہیے کہ ماہ رجب کی تیسوی تک روزانہ یہ والی تسبیح پڑھ کر اللہ تعالی کی پاکیزگی کا اعلان کرے:

سُبْحَانَ الْاِلٰهِ الْجَلِيْلِ، سُبْحَانَ مَنْ لا يَنْبَغِي التَّسْبِيْحُ اِلَا لَهُ، سُبْحَانَ الْاَعَزِّ الْاَكْرَمِ، سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْعِزَّ وَ هُوَ لَهُ اَهْلٌ" (پاکیزہ ہے پروردگار جلیل، پاکیزہ ہے وہ کہ جس کے علاوہ کسی اور کی پاکیزگی بیان کرنا مناسب نہیں، پاکیزہ ہے جو سب سے زیادہ عزت واکرام والا ہے، پاکیزہ ہے وہ جو عزت کا لباس پہنانے والا ہے اور وہی اس کا اہل ہے۔)

۵۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن حسین الصقر نے، انہوں نے ابو طاہر محمد بن حمزہ بن یسع سے، انہوں نے حسن بن بکار (الصیقل) سے، انہوں نے ابوالحسن امام علی رضا علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا: "اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ماہ رجب کے گزرنے سے تین رات پہلے مبعوث (برسالت) فرمایا، اس بنا پر اس دن کا روزہ ستر سال کے روزوں کے برابر ہے۔"

سعد بن عبداللہ کہتے ہے کہ ہمارے اساتذہ فرمایا تھے کہ: اس کی لکھائی میں کاتب سے غلطی ہوگئی ہے اور ہونا یوں چاہئے تھا کہ: "رجب کی باقی تین راتوں سے پہلے۔"

۱۳۳۔ ماہ شعبان کے روزوں کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا یعقوب بن یزید نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا حسین بن مخارق کوفی ابن جنادۃ السلولی سے، انہوں نے ابوحمزہ ثمالی سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے

کہ آپؑ نے فرمایا: ''جو شخص شعبان میں روزہ رکھے تو اس کے لئے ہر گمراہی، وصمۃ اور بادرۃ سے پاکیزگی ہے۔'' ابوحمزہ کہتے ہے کہ میں نے امامؑ کی خدمت میں عرض کی: یہ وصمۃ کیا چیز ہے؟ امامؑ نے فرمایا: ''گناہ کے موقع میں قسم کھانا اور گناہ کے موقع میں منّت ماننا۔'' میں نے عرض کی: ''اور یہ بادرۃ کیا چیز ہے؟ امامؑ نے فرمایا: ''غصہ کے موقع پر قسم کھانا اور اس کی توبہ اور اس پر ندامت کرنا۔''

۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن عبدالجبار نے، انہوں نے ابوالصخر سے، انہوں نے اسماعیل بن عبدالخالق سے، انہوں نے کہا کہ جب ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس شعبان اور اس کے روزے کا ذکر چلا تو اس وقت آپؑ نے فرمایا: ''بیشک شعبان میں فلاں، فلاں فضیلتیں ہیں اور فلاں فلاں باتیں ہیں، یہاں تک کہ اگر کسی شخص خون ناحق کے بہانے میں شامل ہوا ہے، اور پھر شعبان کا روزہ رکھتا ہے تو اسے بھی یہ روزہ نفع پہنچائے گا اور اس کے لئے مغفرت ہوگی۔''

۳۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے اپنے چچا محمد بن ابی القاسم سے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے مفضل بن عمر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے فرمایا: ''شعبان اور ماہ رمضان دو مہینے کے مسلسل روزے رکھنا قسم بخدا! اللہ تعالیٰ کی جانب سے توبہ (کے حصول کا ذریعہ) ہے۔''

۴۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن سلیمان ابن داود الزربی نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا حسن بن محبوب سے، انہوں نے عبداللہ بن مرحوم ازدی سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ فرماتے سنا کہ: ''جو شخص شعبان کے پہلے دن کا روزہ رکھے اس کی لئے یقیناً جنّت واجب ہو جاتی ہے، اور جو شخص دو دن روزے رکھے، تو اللہ تعالیٰ اس کی جانب دنیا میں ہر دن اور رات میں نظر فرمائے گا اور خدا کی یہ نظر جنّت میں بھی جاری رہے گی، اور جو شخص تین دن روزے رکھے، اللہ تعالیٰ اس کی جنّت میں، عرش سے روزانہ اضافہ فرمائے گا۔''

۵۔ ہم سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے عبّاس بن معروف سے، انہوں نے علی بن مہزیار سے، انہوں نے حسین بن سعید سے، انہوں نے فضالہ سے، انہوں نے اسماعیل بن ابی زیاد سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان اللہ کا مہینہ ہے، اور یہ فقیروں کی بہار ہے، اور خدا نے (عید) اضحیٰ کو فقط اس لئے قرار دیا ہے تاکہ تمہارے مسکین گوشت سے سیر ہوسکیں، تو تم لوگوں انہیں کھلاؤ۔''

۶۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن محمد بن عیسی نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا حسین بن سعید نے، انہوں نے ابن ابی عمیر سے، انہوں نے سلمہ صاحب السابری سے، انہوں نے ابوالصباح

سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''شعبان اور ماہ رمضان کا روزہ، قسم بخدا! اللہ تعالیٰ کی جانب سے توبہ (کے حصول کا ذریعہ) ہے۔''

۷۔ ہم سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا حسین بن حسن بن ابان نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا حسین بن سعید نے، انہوں نے اپنے بھائی حسن سے، انہوں نے زرعہ بن محمد سے، انہوں نے مفضل ابن عمر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا ''میرے پدر بزرگوار علیہ السلام شعبان اور ماہ رمضان کے درمیان ایک دن کا فاصلہ دیتے تھے، اور علی بن حسین علیہ السلام دونوں مہینوں کو ملا دیتے تھے اور فرماتے تھے: دونوں مہینوں کہ مسلسل روزے اللہ تعالیٰ کی جانب سے توبہ (کے حصول کا ذریعہ) ہے۔''

۸۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہ نے، انہوں نے اپنے چچا محمد بن ابی القاسم سے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے حسین بن سعید سے، انہوں نے حسین بن علوان سے، انہوں نے عمرو بن خالد سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپؑ نے فرمایا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم شعبان اور ماہ رمضان دونوں مہینوں کو ملا کر روزے رکھتے تھے اور لوگوں کو دونوں مہینوں کو ملانے سے منع فرماتے تھے، اور آپؐ فرماتے تھے: یہ دونوں اللہ کے مہینہ ہیں اور یہ دونوں گزشتہ اور آئندہ کے گناہوں کا کفارہ ہیں۔''

۹۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسین بن سعید سے، انہوں نے ابن ابی عمیر سے، انہوں نے حفص بن بختری سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے فرمایا: ''رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی ازواج اپنے ذمّے کے واجب روزوں کو شعبان تک موخر فرماتی تھیں، تاکہ رسول اللہؐ کو ان کی حاجت پر منع نہ کرنا پڑے، جب شعبان آتا تھا تو تمام ازواج بھی روزہ رکھتی تھی اور آپؐ بھی ان کے ساتھ روزہ رکھتے تھے، آپؑ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم فرماتے تھے: شعبان میرا مہینہ ہے۔''

۱۰۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسین بن سعید سے، انہوں نے ابن ابی عمیر سے، انہوں نے عثمان بن عیسیٰ سے، انہوں نے سماعہ بن مہران سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: کیا آپؑ کے آبائے طاہرین علیہم السلام میں سے کسی نے شعبان کا روزہ رکھا؟ آپؑ نے فرمایا: ''ہمارے آبائے طاہرینؑ میں سب سے افضل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ہیں اور انہوں نے (بھی) شعبان کا روزہ رکھا۔''

۱۱۔ اور اسی اسناد کے ساتھ، حسین بن سعید سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی نجران سے، انہوں نے یونس بن یعقوب سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے شعبان کے روزے کے متعلق سوال کیا کہ کیا آپؑ کے آبائے طاہرین علیہم السلام میں سے کسی نے اس کا روزہ رکھا؟ آپؑ نے فرمایا: ''میرے آبائے طاہرینؑ میں سب سے افضل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ہیں اور ان کے اکثر روزے شعبان میں تھے۔''

۱۲۔ ہم سے بیان کیا محمد بن ابراہیم نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا حامد بن شعیب نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا شریح ابن یونس نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا وکیع نے، انہوں نے سفیان سے، انہوں نے زید بن اسلم سے، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رجب کے روزے کے بارے میں سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا: ''تم لوگ شعبان کے بارے میں کہا ہو؟''

۱۳۔ ہم سے بیان کیا حمزہ بن محمد علویؒ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا ابو محمد عبدالرحمٰن بن ابی حاتم نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا یزید بن سنان بصری - جو مصر میں مستقل ٹھہر گئے تھے - نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا عبدالرحمٰن بن مہدی نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا ثابت بن قیس مدنی نے، انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی ابو سعید مقبری نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا اسامہ بن زید نے، انہوں نے کہا کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتنے دن روزے رکھتے تھے کہ کہا جاتا تھا کہ آپؐ نے درمیان میں کوئی وقفہ ہی نہیں کیا اور اتنے دن روزوں کے بغیر رہتے تھے کہ کہا جاتا تھا کہ درمیان میں آپؐ نے روزہ ہی نہیں رکھا، تو میں نے عرض کی: میں آپؐ کو دیکھتا ہوں کہ آپؐ کسی مہینے میں روزے رکھتے ہیں اور کسی مہینے میں روزے نہیں رکھتے؟ آپؐ نے فرمایا: ''ہاں'' میں نے عرض کی: کس مہینے میں روزے رکھتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: ''شعبان، یہ وہ مہینہ ہے کہ جس سے رجب اور رمضان کے درمیان لوگ غافل ہو جاتے ہیں جبکہ یہ وہ مہینہ ہے کہ جس میں لوگوں کے اعمال پروردگار عالم کی جانب بلند ہوتے ہیں، پس میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میرے روزے دار ہونے کی حالت میں میرا عمل بلند ہو۔''

۱۴۔ ہم سے بیان کیا احمد بن حسن قطان نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا عبدالرحمٰن بن ابی حاتم نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا حجاج بن حمزہ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا یزید نے، انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی صدقہ دقیقی نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا ثابت نے، انہوں نے انس سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کونسا روزہ افضل ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا: ''شعبان کا رمضان کی عظمت کی خاطر۔

۱۵۔ ہم سے بیان کیا احمد بن حسن نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا عبدالرحمٰن نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا عباس ابن یزید عبدی نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا غندر نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا شعبہ نے، انہوں نے توبۃ العنبری سے، انہوں نے محمد بن ابراہیم سے، انہوں نے ابو سلمہ سے، انہوں نے امّ سلمہ سے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سنّتی روزے کسی مہینے میں بھی پورے مہینے کے نہیں رکھتے تھے سوائے شعبان کے کہ جسے رمضان سے ملا دیتے تھے۔''

۱۶۔ ہم سے بیان کیا محمد بن ابراہیم نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن حسین نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا ابوالحسن علی بن محمد بن علی نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا حسن بن محمد مروزی نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے یحییٰ بن عیاش سے، انہوں نے علی بن عاصم واسطی سے انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی عطاء بن سائب نے، انہوں نے سعید بن جبیر سے، انہوں نے ابن عباس سے،

انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے - جبکہ صحابہؓ آپؐ کے نزدیک شعبان کے فضائل کے بارے میں گفتگو کررہے تھے - ارشاد فرمایا: ''یہ شرف والا مہینہ ہے، یہ میرا مہینہ ہے، عرش کے اٹھانے والے اس کی تعظیم کرتے ہیں اور اس کے حق کی معرفت رکھتے ہیں، یہ وہ مہینہ ہے کہ جس میں ماہ رمضان کے لئے مومنین کے رزق میں اضافہ کیا جاتا ہے، اس مہینے میں جنّت کو آراستہ کیا جاتا ہے۔ اس کا نام شعبان فقط اس وجہ سے رکھا گیا ہے چونکہ اس مہینے میں ماہ رمضان کے لئے مومنین کا رزق ہے، یہ ایسا مہینہ ہے کہ جس میں عمل انجام دینے کی نیکی ستر گنا بڑھ جاتی ہے، برائیاں جدا کردی جاتی ہیں، گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں، نیکیاں قبول کرلی جاتی ہیں، یہ وہ مہینہ ہے کہ پروردگارِ جبار اپنے بندوں پر فخر کرتا ہے اور اپنے عرش سے روزے داروں اور قیام کرنے والوں کی طرف نگاہ فرماتا ہے اور پھر حاملانِ عرش کے سامنے ان کی وجہ سے فخر کرتا ہے۔

اس موقع پر حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''میرے ماں باپ آپؐ کا فدیہ قرار پائیں، یا رسول اللہؐ! آپ اس مہینے کی فضیلت کو ترتیب وار بیان فرمایئے تاکہ اس کے روزوں اور قیام کے سلسلے میں ہماری رغبت میں اضافہ ہو'' اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص ماہ شعبان کی پہلے دن کا روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایسی ستر نیکیاں لکھے گا کہ جن میں سے ایک نیکی ایک سال کی عبادت کے مساوی ہوگی۔

اور جو شخص ماہ شعبان میں دو دن روزے رکھے، تو اس کی عقاب کا سبب بننے والی برائیاں اس سے جدا کردی جائے گی۔

اور جو شخص ماہ شعبان میں تین دن روزے رکھے، تو اللہ تعالیٰ موتی اور یاقوت کی جنّتوں میں اس کے ستر درجہ بلند فرمائے گا۔

اور جو شخص ماہ شعبان میں چار دن روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں وسعت عطا فرمائے گا۔

اور جو شخص ماہ شعبان میں پانچ دن روزے رکھے، تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے بندوں میں محبوب بنائے گا۔

اور جو شخص ماہ شعبان میں چھ دن روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ اس سے ستر قسم کی بلاؤں کو دور فرمائے گا۔

اور جو شخص ماہ شعبان میں سات دن روزے رکھے تو وہ ابلیس، اس کے لشکر، اس کی عیب گیری اور اس کی برائی میں مبتلا کرنے کی کوشش سے محفوظ رہے گا۔

اور جو شخص ماہ شعبان میں آٹھ دن روزے رکھے، تو وہ دنیا سے اس وقت تک نہیں نکلے گا جب تک کہ وہ پاکیزہ حوض سے سیراب نہ ہو جائے۔

اور جو شخص ماہ شعبان میں نو دن روزے رکھے، تو منکر و نکیر دونوں سوال کرتے وقت ان پر مہربانی کریں گے۔

اور جو شخص ماہ شعبان میں دس دن روزے رکھے، تو اللہ تعالی اس کی قبر کو طول وعرض میں ستر (کہنی سے لیکر درمیانی انگلی کے سرے تک کے) ہاتھ کی مقدار میں وسعت عطا فرمائے گا۔

اور جو شخص ماہ شعبان میں گیارہ دن روزے رکھے تو اس کی قبر میں نور کے گیارہ منار لگائے جائیں گے۔

اور جو شخص ماہ شعبان میں بارہ روزے رکھے، تو صور کے پھونکے جانے تک (قیامت تک) روزانہ ستر ہزار فرشتیں قبر میں اس کی زیارت کو آیا کریں گے۔

اور جو شخص ماہ شعبان میں تیرہ دن روزے رکھے، تو ساتوں آسمان کے ملائکہ اس کے لئے طلب مغفرت کریں گے۔

اور جو شخص ماہ شعبان میں چودہ دن روزے رکھے تو چوپایوں اور درندوں کو، یہاں تک کہ سمندروں میں زندگی گزارنے والی مخلوق کو بھی الہام کیا جائے گا کہ وہ اس بندے کے لئے طلب مغفرت کریں۔

اور جو شخص ماہ شعبان میں پندرہ دن روزے رکھے، تو اللہ تبارک وتعالی نداء فرمائے گا: میری عزت کی قسم! میں تجھے (جہنم) کی آگ سے نہیں جلاؤں گا۔

اور جو شخص ماہ شعبان میں سولہ دن روزے رکھے تو اس کے لئے آگ کے ستر سمندر بجا دیئے جائیں گے۔

اور جو شخص ماہ شعبان میں سترہ دن روزے رکھے تو اس کے لئے (جہنم کی) آگ کے تمام دروازوں کو بند کر دیئے جائیں گے۔

اور جو شخص ماہ شعبان میں اٹھارہ دن روزے رکھے تو اس کے لئے جنت کے تمام دروازے کھول دیئے جائیں گے۔

اور جو شخص ماہ شعبان میں انیس دن روزے رکھے تو اسے جنت میں موتی اور یاقوت سے بنے ستر ہزار محل عطا کئے جائیں گے۔

اور جو شخص ماہ شعبان میں بیس دن روزے رکھے تو اللہ تعالی اس کی ستر ہزار بڑی آنکھوں والی حوروں عطا فرمائے گا۔

اور جو شخص ماہ شعبان میں اکیس دن روزے رکھے تو فرشتے اسے خوش آمدید کہیں گے اور اپنے پروں سے اس کو مس کریں گے۔

اور جو شخص ماہ شعبان میں بائیس دن روزے رکھے تو اسے ستر ہزار سندس (باریک ونفیس کپڑے) سے بنے حلے پہنائے جائیں گے اور وہ چمک رہا ہوگا۔

اور جو شخص ماہ شعبان میں تئیس دن روزے رکھے تو اللہ تعالی اسے ایک نورانی چوپایا عطا فرمائے گا کہ جس پر سوار ہو کر وہ قبر سے نکلے گا اور اُڑتے ہوئے جنت کی طرف پہنچ جائے گا۔

اور جو شخص ماہ شعبان میں چوبیس روزے رکھے تو وہ ستر ہزار توحید پرستوں کی شفاعت کرے گا۔

اور جو شخص ماہ شعبان میں پچیس روز ے رکھے، تو اس کو منافقت سے چھٹکارا عطا کیا جائے گا۔

اور جو شخص ماہ شعبان میں چھبیس دن روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ اسے پل صراط سے گزرنے کا پروانہ لکھ دے گا۔

اور جو شخص ماہ شعبان میں ستائیس دن روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے (جہنم کی آگ) سے چھٹکارا لکھ دے گا۔

اور جو شخص ماہ شعبان میں اٹھائیس دن روزے رکھے تو اس کا چہرا چمکنے لگے گا۔

اور جو شخص ماہ شعبان میں انتیس دن روزے رکھے تو وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی سب بڑی رضا کو پالے گا۔

اور جو شخص ماہ شعبان میں تیس دن روزے رکھے، تو جبرئیل علیہ السلام مقام عرش سے نداء دیں گے: اے شخص تو اب اپنے عمل کو نئے سرے سے انجام دے (یعنی اپنی مستقبل کی فکر کر) تیرے لئے یقیناً گذشتہ اور ماضی کے گناہ بخشے جاچکے اور پروردگار جلیل ارشاد فرماتا ہے: ''اگر تیرے گناہ آسمان کے ستاروں، بارش کے قطروں، درختوں کے پتوں کی تعداد میں اور ریت اور مٹی (کے ذرّات) کی تعداد میں ہوں اور دنیا کے ایام کی تعداد میں ہوں گے تب بھی میں نے ان کو معاف کردیئے، اور اللہ تعالیٰ کے اوپر تمہاری جانب سے ماہ شعبان کے روزے رکھنے کے بعد کچھ بھی نہیں ہے۔ (یعنی خدا تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف کر چکا اور اب گذشتہ کسی عمل کے متعلق سوال نہیں ہے۔) ابن عباس کہتے ہے: یہ سب کچھ ماہ شعبان کے لئے ہیں۔''

۱۳۴۔ ماہ رمضان کی فضیلت اور اس کے روزوں کا ثواب

۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا احمد بن محمد نے، انہوں نے حسین بن سعید سے، انہوں نے ابن ابی عمیر سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن نضر خزاز نے، انہوں نے عمرو بن شمر سے، انہوں نے جابر سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''اے جابر! جو شخص ماہ رمضان کو پالے اور پھر اس کے دنوں میں روزے رکھے، راتوں میں مضبوطی کے ساتھ قیام کرے، اپنی شرمگاہ اور زبان کی حفاظت کرے، اپنی نگاہوں کو بچائے رکھے، اپنے کانوں کو (بری باتوں سے) روکے تو وہ گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے کہ وہ اس دن گناہوں سے نکلا ہوا تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا'' جابر کہتے ہے کہ میں نے عرض کی: یہ کتنی اچھی حدیث ہے۔ امامؑ نے فرمایا: ''کتنی سخت شرائط (بھی) ہیں۔''

۲۔ ہم سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا حسین بن حسن بن ابان نے، انہوں نے حسین بن سعید سے، انہوں نے حسین بن علوان سے، انہوں نے عمرو بن شمر سے، انہوں نے جابر سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ماہ رمضان کے چاند کی طرف نگاہ فرماتے تھے تو قبلہ روخ ہو کر فرماتے تھے: ''اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہُ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَ الْاِیْمَانِ، وَ السَّلامَةِ وَ الْاِسْلامِ، وَ الْعَافِیَةِ الْمُجَلَّلَةِ، وَالرِّزْقِ الْوَاسِعِ، وَ دَفْعِ الْاَسْقَامِ، وَ تِلاوَةِ الْقُرْآنِ، وَالْعَوْنِ

علی الصَّلاۃِ وَ الْصِیامِ، اَللّٰھُمَّ سَلِّمْنا لِشَھْرِ رَمْضَان وَ سَلِّمْہُ لَنَا، وَ تَسَلَّمْہُ مِنّا حَتّٰی یَنْقَضِیْ شَھْرُ رَمْضان وَ قَدْ غفرْت لنا"

(پروردگار، اس ہلال کو ہمارے لئے امن وایمان، سلامتی واسلام، بلند پایا عافیت، وسیع رزق، بیماریوں سے دوری، تلاوت قرآن اور نماز اور روزوں پر مددوالا ہلال بنادے، پروردگار تو ہمیں سلامتی بنا ماہ رمضان کے لئے اور اسے سلامتی بنا ہمارے لئے اور تو اس کو ہم سے ایسا سلامتی والا (بنا کر) سپرد کر کہ اس مہینے کے گزر جانے تک تو یقیناً ہماری مغفرت کر چکا ہو۔

پھر آپؑ نے اپنا رخ لوگوں کی طرف کیا اور ارشاد فرمایا: ''اے مسلمانو! جب ماہ رمضان کا چاند نمودار ہوتا ہے تو شیطان کے حملوں کو قید کر دیا جاتا ہے، آسمان، جنّت اور رحمت کے دروازیں کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازیں بند کر دیئے جاتے ہیں، دعائیں قبول کی جاتی ہیں، اللہ کے لئے ہر افطار کے موقع پر آزاد ہونے والے لوگ ہیں جنہیں وہ جہنم سے آزاد قرار دیتا ہے، اور ہر رات منادی ندا دیتا ہے: ''کیا کوئی سوال کرنے والا ہے؟ کیا کوئی مغفرت کا طالب ہے؟ پروردگار! تو ہر (راہ خدا میں) انفاق کرنے والے کو جانشین عطا فرما اور اپنے ہاتھ کو روکے رکھنے والے کو ہلاکت عطا فرما'' یہاں تک کہ جب شوال کا چاند نمودار ہوتا ہے، تو مومنین کو پکارا جاتا ہے کہ کل کی صبح تمہارے لئے (ماہ رمضان میں حرام شدہ چیزوں کو) جائز کرنے والی ہے اور یہ بخشش کا دن ہے۔ پھر ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''جان لو کہ اُس کی قسم کے جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، یہ بخشش دینار و درہموں کی نہیں ہے۔''

۳۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ عطّار نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے احمد بن ھلال سے، انہوں نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، انہوں نے ابان سے، انہوں نے زورارہ سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم عرفات سے روانہ ہوئے اور منی کی جانب سے سفر کیا تو مسجد میں داخل ہوئے، اس وقت آپؐ کے پاس لوگ اکٹھا ہوئے اور شب قدر کے بارے میں سوال کیا، اس موقع پر آپؐ خطبے کے لئے کھڑے ہوئے اور اللہ تعالی کی حمد وثناء کے بعد ارشاد فرمایا: ''تم لوگوں نے مجھ سے شب قدر کے بارے میں سوال کیا ہے (کہ وہ ماہ رمضان کی کونسی رات ہے)، تو میں نے اس کو تم سے چھپایا نہیں تھا بلکہ (اس لئے بیان نہیں کیا تھا کہ) میں اس کے بارے میں جانتا نہیں تھا، اے لوگو! جان لو کہ جو شخص ماہ رمضان کو پائے جب کہ وہ صحت مند اور تندرست ہو اور پھر اس کے دن میں روزے رکھے، رات کو مضبوطی کے ساتھ قیام کرے، اس کی نماز میں مداومت کرے، اس کے جمعوں طرف دوپہر کی گرمی میں نہایت عمدگی کے ساتھ رخ کرے، اس کی عید کی طرف صبح کے وقت جائے، تو یقیناً اس نے شب قدر کو پالیا، اور وہ کامیاب ہو گیا اللہ تعالی کی بخشش وانعام کو حاصل کرنے میں۔'' زرارہ کہتے ہے، پھر ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''یہ انعام اور بخشش پانے والا، قسم بخدا! کامیاب ہو گیا، یہ انعامات اور بخششیں لوگوں کے انعام اور بخشش جیسی نہیں ہوتی ہیں۔''

۴۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن عیسی نے، انہوں نے حسین بن سعید سے، انہوں نے فضالہ سے، انہوں نے سیف بن عمیرہ سے، انہوں نے عبداللہ بن عبیداللہ سے، انہوں نے ابوبصیر

سے، انہوں نے ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے، آپؑ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہیں: - جب ماہ رمضان کی آمد آمد ہوتی ہے اور اس وقت شعبان کے تین دن باقی رہتے ہیں، آپؐ بلالؓ سے فرماتے :- لوگوں کو بلاؤ، جب لوگ جمع ہو جاتے ،تو آپؐ ممبر پر تشریف لے جاتے اور اللہ تعالی کی حمد اور ثناء کی بجا آوری کے بعد فرمایا: ''اے لوگو! یہ مہینہ یقیناً تمہارے پاس آگیا، یہ مہینوں کا سردار ہے، اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار رات سے افضل ہے، اس میں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور اس میں جنّت کے دروازیں کھول دیئے جاتے ہیں، پس جو شخص اس کو پالے اور اپنے لئے مغفرت کو نہ پا سکے تو (اس کا مطلب یہ ہے کہ) اللہ تعالی نے اس دور کر دیا ہے، اور جو شخص والدین کو پائے اور پھر اپنے لئے مغفرت کو حاصل نہ کر سکے تو اللہ تعالی نے اسے دور کر دیا ہے، اور جس شخص کے نزدیک میرا ذکر ہو اور پھر وہ مجھ پر درود نہ بھیجے اور اس کی وجہ سے اپنے لئے مغفرت حاصل نہ کر سکے تو اللہ تعالی نے اسے دور کر دیا ہے۔''

۵۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسین بن سعید سے، انہوں نے حسین بن علوان سے، انہوں نے عمرو ابن خالد سے، انہوں نے زید بن علی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے جد سے، انہوں نے مولائے کائنات علی ابن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''جب ماہ رمضان کی آمد ہوتی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو کر اللہ تعالی کی حمد و ثناء بجا لاتے تھے اور پھر ارشاد فرماتے: ''اے لوگو! اللہ تعالی نے جنات میں سے جو تمہارا دشمن تھا اس کو تم سے روک دیا، اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے: ''تم مجھ سے دعا کرو، میں تمہارے لئے اس کو قبول کروں گا'' اور اللہ نے تمہاری دعا کی قبولیت کا وعدہ کیا ہے، جان لو کہ یقیناً اللہ نے ہر شیطان مردود کے اوپر اپنے فرشتوں میں سے سات فرشتوں کو معین کیا ہے، جس کی وجہ سے وہ تمہیں گھیر نہیں سکتا، یہاں تک کہ یہ مہینہ گزر جائے، جان لو کہ اس کی پہلی رات سے ہی آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جان لو کہ دعا اس میں پوری ہوتی ہے۔''

۶۔ اور اسی اسناد کے ساتھ، حسین بن سعید سے، انہوں نے ابن ابی عمیر سے، انہوں نے جمیل بن صالح سے، انہوں نے محمد بن مروان سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ فرما رہے ہیں: ''بیشک اللہ تبارک وتعالی ماہ رمضان کی ہر رات میں (جہنم کی) آگ سے آزادی اور چھٹکارا عطا کرتا ہے سوائے اس شخص کو کہ جو کسی نشے والی چیز سے روزہ افطار کرے، پس جب ماہ رمضان کی آخری رات آ جاتی ہے تو، اس رات میں اللہ تعالی اتنی تعداد میں لوگوں کو آزاد کرتا ہے جتنی تعداد میں پورے مہینے میں لوگ (جہنم کی آگ سے) آزاد کئے گئے تھے۔''

۷۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسی بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن محمد بن عیسی نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا حسن بن محبوب زرّاد نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا ابو ایوب نے، انہوں نے ابو ورد سے، انہوں نے ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''ماہ شعبان کے آخری جمعے کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا، سب سے پہلے اللہ تعالی کی حمد و ثناء بجا لائے اور پھر ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! یقیناً تم پر ایک ایسا مہینہ

سایہ فگن ہے کہ جس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے، اور یہ ماہ رمضان ہے، اللہ تعالی نے اس کے روزوں کو فرض قرار دیا ہے، اور اس کی رات میں مستحب نمازوں کا قیام قرار دیا ہے، کہ جو ایک رات کی نماز عام مہینوں کی ستر راتوں کی نماز کے مساوی ہے، جو شخص اس مہینے میں کوئی بھی نیکی اور اچھائی کا کام (خدا کی رضا کی خاطر) رضا کارنہ طور پر انجام دے، اسے اللہ تعالی نے واجبات کی انجام دہی کے مساوی قرار دیا ہے۔ اور جو شخص اس مہینے میں اللہ تعالی کے واجبات میں سے ایک واجب کام کو انجام دے، تو وہ عام مہینوں کے ستر واجبات کی انجام دہی کے برابر ہے، یہ صبر کا مہینہ ہے۔ اور بیشک صبر کا ثواب جنت ہے۔ یہ مساوات کا مہینہ ہے۔ یہ وہ مہینہ ہے کہ جس میں اللہ تعالی مومنین کے رزق میں اضافہ فرماتا ہے، اگر کوئی شخص اس مہینے میں ایک روزے دار مومن کو افطار کرائے تو اس کا یہ عمل اللہ تعالی کے نزدیک غلام کو آزاد کرنے کے برابر ہے، اور اس کے لئے ماضی کے گناہوں کی مغفرت ہے۔ آپ سے سوال کیا گیا: یا رسول اللہؐ! ہم میں سے تمام اس بات پر قادر نہیں ہیں کہ کسی روزے دار کو افطار کروائے؟ آپؐ نے فرمایا: "بیشک اللہ تعالی یہ ثواب اس کو بھی عطا فرمائے گا جو صرف پانی کی ملاوت والے دودھ سے روزہ افطار کروانے پر قادر ہو اور اس سے روزے دار کو افطار کروائے یا صرف پانی سے بنے شربت سے روزہ افطار کروائے یا کھجوروں سے جبکہ وہ اس سے زیادہ پر قادر نہ ہو۔ اور جو شخص اس مہینے میں اپنے غلام پر آسانی کرے، تو اللہ تعالی اس کے اوپر حساب کے سلسلے میں آسانی فرمائے گا، یہ وہ مہینہ ہے کہ جس کا اول رحمت ہے، وسط مغفرت ہے اور آخر دعاؤں کی قبولیت اور (جہنم کی) آگ سے آزادی ہے، تم میں سے کوئی شخص اس مہینے میں چار باتوں سے بے نیاز نہیں ہے: دو باتیں جن کی وجہ سے اللہ تعالی راضی ہوتا ہے اور دو باتیں کہ جن سے تم لوگ بے نیاز نہیں ہو، وہ دو باتیں کہ جن کی وجہ سے اللہ تعالی راضی ہوتا ہے وہ لا الہ الا اللہ اور میرے رسول اللہ ہونے کی گواہی ہے، اور وہ دو باتیں کہ جن سے تم لوگ بے نیاز نہیں ہو وہ یہ ہیں کہ تم اس مہینے میں اللہ سے اپنی حاجتوں اور جنت کے بارے میں سوال کرو اور اس مہینے میں عافیت کے بارے میں سوال کرو، اور جہنم سے اللہ تعالی کی پناہ طلب کرو۔"

۸۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن محمد بن عیسی نے، انہوں نے حسین بن سعید سے، انہوں نے فضالہ سے، انہوں نے سیف بن عمیرہ سے، انہوں نے عبداللہ بن عبیداللہ سے، انہوں نے ایک شخص سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جب ماہ رمضان کی آمد ہونے والی تھی اور ماہ شعبان کے تین دن باقی تھے، تو آپؐ نے بلالؓ سے فرمایا: لوگوں کو بلاؤ، جب لوگ جمع ہو گئے تو آپؐ ممبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالی کی حمد وثناء کی بجا آوری کے بعد ارشاد فرمایا: "اے لوگو! بیشک یہ مہینہ تمہارے پاس آ گیا ہے اور مہینوں کا سردار ہے، اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے، اس میں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، تو جو شخص اس کو پالے اور اپنی مغفرت نہ کروا سکے تو اللہ تعالی نے (اسے) دور کر دیا، جو شخص اپنے والدین کو پالے اور اپنی مغفرت نہ کروا سکے تو اللہ تعالی نے اس کو دور کر دیا، اور جس شخص کے پاس میرا ذکر ہو اور مجھ پر درود نہ پڑھے اور اس کی وجہ سے مغفرت سے محروم رہے تو اللہ تبارک وتعالی نے اس کو دور کر دیا۔"

۹۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا ابراہیم بن مہزیار نے،

انہوں نے اپنے بھائی علی سے، انہوں نے حسین بن سعید سے، انہوں نے قاسم بن محمد سے، انہوں نے علی بن ابی حمزہ سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے- ایک طویل حدیث کے آخر میں- ارشاد فرمایا: ''بیشک آسمان کے دروازے ماہ رمضان میں کھول دیئے جاتے ہیں، شیاطین کو باندھ دیا جاتا ہے، مومنین کے اعمال قبول کئے جاتے ہیں، کتنا اچھا مہینہ ہے ماہ رمضان کہ اس مہینے کو زمانہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ''مرزوق'' (خوش بخت- جس میں رزق کی فراوانی ہو) کہا جاتا تھا۔''

۱۰۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن عیسی نے، انہوں نے حسین بن سعید سے، انہوں نے محمد بن ابی عمیرہ سے، انہوں نے ہشام کے بھائی محمد بن حکم سے، انہوں نے عمر بن یزید سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''بیشک اللہ تعالی ماہ رمضان کی رات میں لوگوں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے، سوائے اس شخص کے کہ جس نے نشے والی چیز سے افطار کیا ہو یا (اپنے دل میں) بغض وعداوت رکھتے ہوئے یا صاحب الشاہین ہو'' راوی کہتے ہے کہ میں نے عرض کی: ''صاحب الشاہین'' کی کیا چیز؟'' آپؑ نے فرمایا: ''شطرنج''۔

۱۱۔ اور اسی اسناد کے ساتھ، حسین بن سعید سے، انہوں نے ابن ابی عمیر سے، انہوں نے عمر بن اُذینہ سے، انہوں نے فضیل سے، انہوں نے زرارہ سے، انہوں نے محمد بن مسلم سے، انہوں نے حمران سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے اللہ تعالی کے فرمان ''انا انزلناہ فی لیلۃ مبارکۃ'' کے متعلق سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا: ''ہاں یہ شب قدر ہے اور یہ ہر سال ماہ رمضان کی آخری دس راتوں میں (آتی) ہے، قرآن نازل نہیں ہوا ہے مگر شب قدر میں، اللہ تبارک وتعالی ارشاد فرماتا ہے: ''فیھا یفرق کل امر حکیم'' (اس کی وضاحت فرماتے ہوئے) امام نے فرمایا: اللہ تعالی شب قدر میں ہر چیز کے لئے اس سال سے لیکر آئندہ سال تک کی- اچھائی یا برائی یا اطاعت یا نافرمانی یا ولادت یا موت یا رزق کے سلسلے میں- تقدیر معین فرماتا ہے، پس جو چیز اس رات میں مقدر ہوگئی اور جس کا فیصلہ اس نے کردیا وہی حتمی ہے کیونکہ اللہ تعالی اپنی مشیت کا مالک ہے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے امامؑ سے عرض کیا: ''لیلۃ القدر خیر من الف شھر'' اس سے کیا چیز مراد ہے؟ آپؑ نے فرمایا: ''نماز، زکاۃ اور اسی طرح کے دوسرے نیک کاموں میں سے کسی نیک کام کو اس میں انجام دینا ایسے ہزار مہینوں سے افضل ہے کہ جس میں شب قدر نہ ہو، اگر اللہ تعالی مومنین کے حق میں اضافہ نہ کرتا ہوتا تو لوگ اتنا اجر حاصل نہ کر پاتے مگر اللہ تبارک وتعالی ان کی نیکیوں کو کئی گنا بڑھا دیتا ہے۔''

۱۲۔ ہم سے بیان کیا محمد بن ابراہیم نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا احمد بن متوبہ الجرجانی الذکر نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا ابواسحاق ابراہیم بن بلال نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا ابومحمد نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا ابوعبداللہ محمد بن کرام نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا احمد بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا سفیان بن عیینہ نے، انہوں نے کہ کہ ہم سے بیان کیا معاویہ بن ابی اسحاق نے، انہوں نے سعید بن جبیر سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عباس سے سوال کیا کہ ماہ رمضان کا روزہ رکھنے

والے کہ لئے اور اس کے حق کی معرفت رکھنے والے کے لئے کیا اجر ہے؟ ابن عباس نے کہا: اے ابن جبیر! تم اس کے لئے آمادہ ہو جاؤ، میں تمہیں وہ باتیں بتاؤں گا جو نہ تمہارے کانوں نے سنی ہوگی اور نہ تمہارے دل سے گزری ہوگی، تم اپنے سوال کے جواب کو پانے کے لئے فرصت پیدا کرلو، میں تمہیں اولین اور آخرین کا علم عطا کروں گا، سعید بن جبیر کہتے ہے کہ میں ان کے پاس سے چلا گیا اور ان کے پاس دوسرے دن جانے کے لئے اپنے آپ کو آمادہ کرلیا، دوسرے دن صبح طلوع فجر کے وقت میں ان کے پاس پہنچ گیا، میں نے نماز صبح پڑھی، پھر حدیث کا ذکر کیا تو انہوں نے اپنے چہرے کا روخ میری طرف کیا اور کہا: سن مجھ سے، جو میں کہتا ہوں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو یہ فرماتے سنا کہ: ''اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ ماہ رمضان میں تمہارے لئے کیا کچھ ہے۔ تو تم اللہ تعالی کا زیادہ سے زیادہ شکر کرتے، جب ماہ رمضان کی پہلی کی شب آتی ہے تو اللہ تعالی میری امّت کے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے، چاہے وہ گناہ چھپ کر کئے گئے ہو یا اعلانیہ طور پر، اور اس کے لئے بیس لاکھ درجے بلند فرماتا ہے، ان کے لئے پچاس شہر بناتا ہے۔

اور اللہ تعالی دوسرے دن ان کے اس دن کے ہر قدم کے بدلے ایک سال کی عبادت اور نبی کا ثواب اور ایک سال کے روزے تحریر فرماتا ہے۔

تیسرے دن اللہ تعالی ان کو ان کے بدن کے ہر بال کے بدلے میں فردوس میں سفید موتیوں سے بنے ہوئے قبے عطا فرمائے گا جس کے اوپر بارہ ہزار نورانی گھر ہوں گے اور اس کے نیچے بارہ ہزار (نورانی) گھر ہوں گے، ہر گھر میں ہزار تخت ہوں گے، ہر تخت کے اوپر حوریں ہوں گی، تمہارے پاس روزانہ ہزار فرشتے آئیں گے، ہر فرشتے کے ساتھ تحفہ ہوگا۔

اللہ تعالی تم کو چوتھے دن ہمیشہ رہنے والی جنّت میں ستر ہزار محل عطا فرمائے گا، ہر محل میں ستر ہزار گھر ہوں گے، ہر گھر میں پچاس ہزار تخت ہوں گے، ہر تخت کے اوپر حوریں ہوں گی، ہر حور کے نزدیک ہزار خادمائیں ہوں گی، ان میں سے ہر ایک کا دوپٹہ (اوڑھنی) دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہوگا۔

پانچویں دن اللہ تعالی تم کو جنّت الماوی میں ہزار شہر عطا فرمائے گا، ہر شہر میں ستر ہزار گھر ہوں گے، ہر گھر میں ستر ہزار دسترخوان ہوں گے، ہر دسترخوان پر ستر ہزار پیالے ہوں گے، ہر پیالے میں ستر ہزار قسم کے ایسے کھانے ہوں گے کہ جن میں کوئی ایک دوسرے سے شباہت نہیں رکھتا ہوگا۔

چھٹے دن اللہ تعالی تم کو سلامتی کے گھر (جنّت) میں ایک لاکھ شہر عطا فرمائے گا، ہر شہر میں ایک لاکھ مکان ہوں گے، ہر مکان میں ایک لاکھ گھر ہوں گے، ہر گھر میں ایک لاکھ سونے کے تخت ہوں گے، ہر تخت کی لمبائی ہزار (کہنی تک کے) ہاتھ کے مقدار کی ہوں گی، ہر تخت پر بڑی آنکھوں والی حور ہوگی کہ جس کی تیس ہزار زلفیں ہوں گی کہ جن کے ساتھ موتی اور یاقوت متصل ہوں گے، ہر زلف کو سو کنیزوں نے اٹھایا ہوگا۔

ساتویں دن اللہ تعالی تم کو نعمتوں والی جنّتوں میں چالیس ہزار شہید اور چالیس ہزار صدیق کا ثواب عطا فرمائے گا۔

آٹھویں دن اللہ تعالیٰ تم کو ستر ہزار عابد اور ستر ہزار زاہد کے عمل کی مثل ثواب عطا فرمائے گا۔

نویں دن اللہ تعالیٰ تم کو اتنا ثواب عطا فرمائے گا جتنا ایک ہزار عالم، ایک ہزار اعتکاف کرنے والوں، ایک ہزار مضبوطی کے ساتھ ہمیشہ نیک کام کرنے والوں کو جو ثواب عطا کیا جاتا ہے۔

دسویں دن اللہ تعالیٰ تمہاری ایک ہزار حاجتوں کو پورا فرمائے گا اور تمہارے لئے سورج، چاند، ستارے، چوپائے، پرندے، درندے، ہر پتھر و مٹی، ہر خشک وتر، سمندر میں زندگی گزارنے والی مخلوق اور درختوں کے پتے طلب مغفرت کریں گے۔

اور اللہ تعالیٰ تمہارے لئے گیارویں دن چار حج اور چار عمرے کا ثواب تحریر فرمائے گا، ایسا حج جو کہ انبیاء میں سے کسی نبی کے ساتھ کیا گیا ہو اور عمرہ ایسا کہ جو صدیق اور شہید کے ساتھ کیا گیا ہو۔

اللہ تعالیٰ تمہارے لئے بارویں دن قرار دے گا کہ وہ تمہاری برائیوں کو اچھائیوں سے بدل دے، اور تمہاری نیکیوں کو دوگنا قرار دے، اور خدا تمہارے لئے تمہاری ہر نیکی کے بدلے دس لاکھ نیکیاں لکھے گا۔

اللہ تعالیٰ تیرویں دن تمہارے لئے اہل مکہ اور مدینہ کی عبادت کے مساوی عبادت لکھے گا اور اللہ تعالیٰ تم کو مکہ اور مدینہ کے درمیان موجود ہر پتھر اور مٹی کے بدلے شفاعت عطا فرمائے گا۔

چودواں دن ایسا ہے گویا کہ تم نے آدمؑ اور نوحؑ سے ملاقات کی اور ان دونوں کے بعد ابراہیمؑ اور موسیٰؑ سے ملاقات کی، اور ان دونوں کے بعد داؤدؑ اور سلیمانؑ سے ملاقات کی۔ اور گویا کہ اس نے تمام نبیوں کے ساتھ دوسو سال تک عبادت کی ہو۔

پندرویں دن تمہارے لئے دنیا اور آخرت کی حاجتوں میں سے پندرہ حاجتیں پوری کی جائیں گی، اللہ تعالیٰ تمہیں وہ اجر عطا فرمائے گا جو ایوبؑ کو عطا کیا گیا تھا، اور تمہاری دعائیں مستجاب ہوں گی، اور تمہارے حق میں حاملان عرش طلب مغفرت کریں گے۔ تم کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن چالیس نور عطا فرمائے گا، دس تمہاری داہنی طرف سے، دس تمہاری بائیں طرف سے، دس تمہاری آگے سے اور دس تمہارے پیچھے سے۔

سولہویں دن اللہ تعالیٰ تم کو یہ عطا فرمائے گا کہ جب تم قبر سے نکلو گے تو ساٹھ حلّے ہوں گے جسے تم پہنوں گے اور ناقہ موجود ہوگا جس پر تم سوار ہو گے، اور اللہ تعالیٰ ایک بادل کو تمہاری جانب مبعوث فرمائے گا جو تم پر سایہ کر کے اس دن کی گرمی سے بچائے گا۔

اور جب سترواں دن آجاتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: بیشک میں نے ان کو اور ان کے آباء کو بخش دیا اور ان کے قیامت کے دن کی تکلیفوں کو اٹھالیا۔

اور جب اٹھارواں دن آتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ جبرئیل، میکائیل، اسرافیل، عرش وکرسی کے حاملان، فرشتوں کے سردار مقرب فرشتوں کہ حکم فرمائے گا کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے سالِ آئندہ تک طلب مغفرت کرے۔

جب انیسواں دن آتا ہے تو زمین و آسمان میں کوئی فرشتہ ایسا باقی نہیں رہتا کہ جس نے اپنے پروردگار سے تمہاری قبروں کی روزانہ زیارت کی اجازت طلب نہ کی ہو۔ اور ہر فرشتے کے ساتھ تحفہ اور مشروب ہوگا۔

پس جب بیس دن پورے ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ تمہاری جانب ستر ہزار فرشتوں کو مبعوث فرماتا ہے جو تمہاری ہر پلید شیطان سے حفاظت کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے ہر اس دن کے عوض جس میں تم نے روزہ رکھا سو سال کے روزوں کا ثواب لکھتا ہے۔ اور تمہارے اور (جہنم کی) آگ کے درمیان ایک خندق قرار دے گا۔ اور تمہیں ان لوگوں کی مقدار میں ثواب عطا فرمائے گا کہ جنہوں نے تورات، انجیل، زبور اور قرآن کی تلاوت کی ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے لئے جبرئیل علیہ السلام کے ہر پر کے عوض ایک سال کی عبادت کو تحریر فرمائے گا۔ اور تم کو عرش اور کرسی کی تسبیح کے مساوی ثواب عطا فرمائے گا، اور قرآن کی ہر آیت کے بدلے ایک ہزار حوروں سے تمہارا نکاح فرمائے گا۔

اکیسویں دن اللہ تعالیٰ تم پر تمہاری قبر کو ہزار فرسخ تک وسعت دے دے گا۔ اور تم سے تاریکی اور وحشت کو اٹھا لے گا، اور تمہاری قبروں کو شہداء کی قبروں کی مانند قرار دے گا۔ اور تمہارے چہروں کو یوسف بن یعقوب علیہما السلام کے چہرے کے جیسا قرار دے گا۔

بائیسویں دن (کا ثواب یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ تمہاری جانب ملک الموت کو اس انداز سے بھیجے گا جس انداز سے انبیاء کی جانب بھیجا تھا، اور تمہارے اوپر سے منکر ونکیر کے خوف کو اٹھا لے گا۔ اور تم سے دنیا کے غم اور آخرت کے عذاب کو دفع فرمائے گا۔

تیسویں رات (کا ثواب یہ ہے کہ) تم لوگ پل صراط سے نبیوں، صدیقوں، شہداء اور صالحین کے ساتھ گزرو گے، اور گویا تم ایسے ہوں گے جیسے کہ تم نے میری امت کے ہر یتیم کو پیٹ بھر کے کھانا کھلایا ہو اور میری امت کے ہر برہنہ کو لباس پہنایا ہو۔

چوبیسویں دن (کا ثواب یہ ہے کہ) تم دنیا سے نہیں نکلو گے یہاں تک کہ تم میں سے ہر ایک جنت میں اپنی جگہ کو دیکھ لے۔ اور تم میں سے ہر ایک کو ایک ہزار مریض اور ایک ہزار ایسے پردیسی کا ثواب عطا کیا جائے گا کہ جو اپنے وطن سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں نکلا ہو۔ اور اللہ تعالیٰ تم کو اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک ہزار غلام کو آزاد کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا۔

اور پچیسویں دن (کا ثواب یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ تمہارے لئے عرش کے نیچے ہزار سبز قبے بنائے گا، ہر قبے کے اوپر نورانی خیمہ ہوگا، اور اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا: اے احمد کی امت! میں تمہارا رب ہوں اور تم میرے بندے اور میرے غلام ہو جو کہ میرے عرش کے سائے کو ان قبوں پر طلب کر رہے ہو، تم لوگ کھاؤ اور پیو خوشی کے ساتھ، پس تم پر کوئی خوف نہیں ہے اور نہ ہی تم غمزدہ ہو گے۔ اے امت محمد! میری عزت و جلال کی قسم! میں یقیناً تم کو جنت میں ایسے مبعوث کروں گا کہ تمہارے بارے میں پہلے والے اور آخر والے سب تعجب میں مبتلا ہو جائیں گے۔ اور میں ضرور تم میں سے ہر ایک کو ایک ہزار نورانی تاج پہناؤں گا، اور میں ضرور تم میں سے ہر ایک کو ایک ناقے پر سوار کروں گا کہ جس کو نور سے خلق کیا گیا ہے۔ جس کی لگام اور مہار جیسی چیزیں نورانی ہے، اس مہار میں ایک ہزار سونے کے دائرے ہیں اور ہر دائرے میں فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کھڑا ہے، ہر فرشتے کے ہاتھ میں ایک نورانی ستون (یا ڈنڈا) ہے یہاں تک کہ وہ جنت میں بغیر حساب داخل ہو جائے گا۔

اور جب چھبیسواں دن آتا ہے تو اللہ تعالیٰ تمہاری جانب رحمت کی نگاہ فرماتا ہے، پس اس کے نتیجے میں تمہارے تمام کے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے سوائے قتل واموال کے سلسلے کے گناہ، اور خدا تمہارے گھروں کو روزانہ ستر مرتبہ غیبت، جھوٹ اور بہتان سے پاک فرماتا ہے۔

جب ستائیسواں کا دن آتا ہے تو گویا تم ایسے ہو جیسے تم نے ہر مومن اور مومنہ کی مدد کی ہو، اور ستر ہزار لباس سے عاری لوگوں کو لباس پہنایا ہو اور ایک ہزار خدا کی پختگی کے ساتھ ہمیشہ عبادت کرنے والوں کی خدمت کی ہو، اور گویا کہ تم ایسے ہو جیسے تم نے ہر اس کتاب کی تلاوت کی ہو جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء پر نازل فرمائی ہیں۔

اٹھائیسواں دن (کا ثواب یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ تمہارے لئے ہمیشہ رہنے والی جنت میں ایک لاکھ نور کے شہر قرار دے گا، اللہ تعالیٰ تم کو جنت الماویٰ میں ایک لاکھ چاندی کے محل عطا فرمائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ نے تم کو نعمتوں والی جنت میں ایک لاکھ سیاہی مائل سفید رنگ کے عنبر والے ایک لاکھ گھر عطا فرمائے گا، اور اللہ تعالیٰ تم کو جنت الفردوس میں ایک لاکھ شہر عطا فرمائے گا، ہر شہر میں ایک ہزار کمرے ہیں، اللہ تعالیٰ تم کو ہمیشہ رہنے والی جنت میں ایک لاکھ مشک والے منبر عطا فرمائے گا، ہر کے درمیان کی خالی جگہوں میں ایک ہزار زعفران والے گھر ہوں گے، ہر گھر میں موتی اور یاقوت کے ایک ہزار تخت ہوں گے، ہر تخت پر بڑی آنکھوں والی حور ہوگی۔

اور جب انتیس کا دن آتا ہے تو اللہ تعالیٰ تم کو دس لاکھ محلے عطا فرمائے گا، ہر محلے کی درمیانی جگہوں میں سفید قبہ ہوگا، ہر قبے میں سفید کافور سے بنا تخت ہوگا، ہر تخت کے اوپر سبز باریک اور نفیس کپڑے سے بنے ایک ہزار بستر ہوں گے، ہر بستر کے اوپر حوریں ہوں گی، جن کے اوپر ہزار حلّے ہوں گے اور ان کے سر کے اوپر اسّی ہزار زلفیں ہوں گی، ہر زلف کا موتی اور یاقوت سے احاطہ کیا گیا ہوگا۔

پھر جب تیس دن پورے ہو جائیں گے (تو اس کا ثواب یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ تمہارے لئے ہر گزرنے والے دن کے بدلے تم پر ہزار شہید اور ہزار صدیق کا ثواب لکھتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے لئے پچاس سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہے، اور اللہ تعالیٰ تمہارے لئے ہر دن کے بدلے دو ہزار دن کے روزے (کا ثواب) لکھتا ہے، اور تمہارے لئے نیل ٭ یہ لفظ بادل اور دریائے نیل دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے اور ایک قسم کے پودے کو بھی نیل کہا جاتا ہے، بظاہر یہاں پر تینوں معنی درست ہیں۔ مترجم۔ ٭ کی پیداوار کی تعداد میں درجات کو بلند فرماتا ہے، اور تمہارے لئے (جہنم کی آگ) سے چھٹکارا، صراط سے گزرنے کا پروانہ اور عذاب سے امان کو تحریر فرماتا ہے، اور جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو ''ریان'' کہا جاتا ہے اس کو قیامت تک نہیں کھولا جائے گا پھر (قیامت میں بھی) امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روزے دار مرد اور عورتوں کے لئے اس دروازوں کو کھولا جائے گا۔ پھر جنت کا خازن رضوان آواز دے گا: اے امت محمدؐ! چلے آؤ ریان کی طرف، پس میری امت اس دروازے سے جنت میں داخل ہوگی، پس جس شخص کی خدا نے ماہ رمضان میں مغفرت نہیں کی تو پھر کونسا مہینہ ہے جس میں اس کے لئے بخشش ہوگی؟ کوئی قوت وطاقت نہیں ہے سوائے اللہ کہ وہی بلند ہے اور وہی عظیم ہے۔''

۱۳۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن ابراہیم نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا علی بن سعید العسکری نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان

کیا حسین بن علی بن اسود عجلی نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا عبدالمجید ابو یحییٰ حمانی نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا ابوبکر ہذلی نے، انہوں نے زبیری سے، انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے، انہوں نے ابن عبّاس سے کہ: ''جب ماہ رمضان شروع ہوتا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ہر قیدی کو آزاد فرما دیتے تھے اور ہر سائل کو عطا فرماتے تھے۔''

۱۳۵۔ ذی الحجہ کے عشرے میں پڑھی جانے والی دعا کا ثواب

ا۔ہم سے بیان کیا محمد بن ابراہیم نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن حسین بن خلیل بن عبدکریم نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا ابوالقاسم عبیداللہ بن یعقوب بن یوسف - جو کہ اصفہان میں آباد ہوئے تھے - نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا ابوالعبّاس احمد بن ابراہیم مقری نے جو کہ ابو دبیس کے نام سے معروف تھے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد غالب نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن عبداللہ انصاری نے، انہوں نے خلیل بکری سے، انہوں نے کہا کہ میں نے بعض ہمارے اصحاب سے سنا کہ وہ کہہ رہے تھے کہ مولائے کائنات علی ابن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام دس دنوں میں روزانہ یہ والے بزرگ کلمات پڑھتے تھے جن کا آغاز یوں ہے:

''لا اِلٰہ الاّ اللّٰہُ عَدَدَ اللَّیَالِی وَ الدُّھُوْرِ، لا اِلٰہ الاّ اللّٰہُ عَدَدَ اَمْوَاجِ الْبُحُوْرِ، لا اِلٰہ الاّ اللّٰہُ وَرَحْمَتُہُ خَیْرٌ مِمَّا یَجْمَعُوْنَ، لا اِلٰہ الاّ اللّٰہُ عَدَدَ الشَّوْکِ وَ الشَّجَرِ، لا اِلٰہ الاّ اللّٰہُ عَدَدَ الشَّعْرِ وَالْوَبْرِ، لا اِلٰہ الاّ اللّٰہُ عَدَدَ الْحَجْرِ وَ الْمَدَرِ، لا اِلٰہ الاّ اللّٰہُ عَدَدَ لَمْحِ الْعُیُوْنِ، لا اِلٰہ الاّ اللّٰہُ فِی الَّیْلِ اِذا عَسْعَسَ وَ فِی الصُّبْحِ اِذا تَنَفَّسَ، لا اِلٰہ الاّ اللّٰہُ عَدَدَ الرِّیَاحِ فِی الْبَرَادِیْ وَالصُّخُوْرِ، لا اِلٰہ الاّ اللّٰہُ مِنَ الْیَوْمِ اِلی یَوْمِ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ'' (لا الٰہ الا اللہ راتوں اور زمانوں کی تعداد میں، لا الٰہ الا اللہ سمندروں کی موجوں کی تعداد میں، لا الٰہ الا اللہ اور اس کی رحمت بہتر ہے ان چیزوں سے جسے لوگ اکٹھا کرتے ہیں، لا الٰہ الا اللہ کانٹوں اور درختوں کی تعداد میں، لا الٰہ الا اللہ بال اور پشم کی تعداد میں، لا الٰہ الا اللہ پتھر اور مٹی کی تعداد میں، لا الٰہ الا اللہ آنکھوں کی چمک کی تعداد میں، لا الٰہ الا اللہ رات میں جب کہ وہ چھا جائے اور صبح میں جب کہ وہ روشن ہو جائے، لا الٰہ الا اللہ موسم سرما و گرما کی ہواؤں کی تعداد میں، لا الٰہ الا اللہ آج سے لیکر اس دن تک جس دن صور پھونکا جائے گا۔)

پھر میں نے سنا کہ وہ کہہ رہے تھے کہ اس کے بعد امام علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ان دس دنوں میں روزانہ دس دفعہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے ہر ''لا الٰہ الا اللہ'' کہنے کے بدلے میں موتیوں اور یاقوت والی جنت میں ایک درجہ عطا فرمائے گا، اور ہر دو درجہ کے درمیان تیز رفتار سواری کی سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہوگا، ہر درجہ کے اندر ایک شہر ہوگا جس میں ایک ہی جوہر سے بنا ہوا قصر ہوگا کہ جس میں کسی قسم کا جوڑ نہ ہوگا، ان شہروں میں سے ہر شہر میں مکانات، نہریں، گھر، فرش، ازواج، تخت اور حورعین ہیں، گدّوں اور تکیوں، جی حضوری کرنے والے لوگ، دسترخوان، خادم، نہریں، درخت، میٹھی اور حلال ایسی چیزیں ہوں گی کہ جن کے اوصاف سے مخلوقات میں سے کوئی بھی واقف نہیں ہوگا۔ جب وہ قبر سے نکلے گا تو اس کے ہر بال سے نور چمک رہا ہوگا، اور ستر ہزار فرشتے ظاہر ہوں گے جو اس کے آگے، دائیں اور بائیں چل رہے ہوں گے،

یہاں تک کہ وہ جنت کے دروازے تک پہنچ جائے، پس جب وہ جنت میں داخل ہو جائے گا تو یہ فرشتے پیچھے کھڑے ہو جائیں گے اور وہ ان کے آگے ہوگا یہاں تک کہ وہ ایک شہر تک پہنچ جائے گا کہ جس کا باہر کا حصہ سرخ یاقوت کا ہے اور اس کا اندرونی حصہ سبز زبرجد سے بنا ہوا ہے، اس میں وہ اقسام ہیں کہ جن کو اللہ تبارک وتعالی نے خلق فرمایا ہے، جب یہ شخص وہاں تک پہنچ جائے گا تو فرشتے کہیں گے: اے اللہ تعالی کے دوست! کیا تو سمجھ سکا ہے کہ اس شہر میں کیا کچھ ہے؟ وہ کہے گا: نہیں، تمہیں کیا معلوم ہے؟ فرشتے کہیں گے: ہم وہ فرشتے ہیں کہ ہم نے تمہارے لئے اس دن جب تم نے اللہ تبارک وتعالی کی اس انداز سے تہلیل (لا الہ الا اللہ کا اعلان) پڑھی تھی تب اس شہر کے بارے میں گواہی دی تھی کہ اس شہر میں تمہارے لئے ثواب ہے اور تجھے بشارت ہو کہ اللہ تبارک وتعالی کے اس ثواب سے افضل ثواب کی، یہاں تک کہ تو دیکھ لے گا سلامتی کے گھر (جنت میں) تیرے گھر میں اللہ تعالی نے اپنے نزدیک تیرے لئے ایسی عطاء وبخشش آمادہ رکھی ہیں کہ جو کبھی منقطع ہونے والی نہیں ہے۔

۱۳۶۔ ذی الحجہ کے دس دنوں کے روزوں کا ثواب

ا۔ہم سے بیان کیا محمد بن ابراہیم نے، انہوں نے کہ کہ ہم سے بیان کیا ابوالقاسم عثمان بن حماد نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا حسن بن محمد دقاق نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا اسحاق بن حسب اور علاف نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا منصور بن مہاجر نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن عطاء نے، انہوں نے عائشہ سے کہ ایک جوان شخص جو کہ اچھی شہرت کا حامل تھا، جب ماہ ذی الحجہ کا آغاز ہوا تو اس نے روزہ رکھا، یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچی تو آپؐ نے اسے بلایا اور دریافت کیا: کونسی چیز تھی جس نے تجھے ان دنوں کے روزے رکھنے پر ابھارا؟ اس نے عرض کی: میرے ماں اور باپ آپؐ پر فدا ہو جائیں یا رسول اللہؐ! یہ اللہ کی نشانیوں اور حج کے ایام ہیں، میں نے اللہ تعالی سے اس امید پر (روزے رکھے) کہ وہ مجھے بھی ان لوگوں کی دعاؤں میں شریک قرار دے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ''بیشک تیرے لئے ہر اس دن کے عوض کے جس کا تو نے روزہ رکھا ہے، سو غلاموں کو آزاد کرنے، سو قربانی کے اونٹ اور سو گھوڑوں کو راہ خدا میں دینے کا ثواب ہے، جب یوم ترویہ (۸ ذی الحجہ) کا دن آتا ہے تو تیرے لئے ہزار غلام کو آزاد کرنے، ہزار قربانی کے اونٹ اور ہزار گھوڑے راہ خدا میں دینے کا ثواب ہے، جب یوم عرفہ (۹ ذی الحجہ) آتا ہے تو تیرے لئے دو ہزار غلاموں کو آزاد کرنے، دو ہزار قربانی کے جانور اور دو ہزار گھوڑے راہ خدا میں دینے کا ثواب ہے، اور یہ گذشتہ ستر سال اور اس کے بعد آنے والے ستر سال کا کفارہ ہیں۔''

۲۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن احمد نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا موسی بن عمر نے، انہوں نے علی بن حکم سے، انہوں نے احمد بن زید سے، انہوں نے موسی بن جعفر علیہ السلام نے فرمایا جس نے (ذالحجہ کے دس دنوں میں) پہلے دن کا روزہ رکھا اسے اسی (80) مہینوں کا ثواب ملے گا۔ اور جس نے باقی نو دنوں کا روزہ رکھا اس کو سارے زمانے (پوری عمر) کا ثواب ملے گا۔

۳۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسی بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن حسین سعد آبادی نے، انہوں نے احمد بن

ابی عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے، انہوں نے اپنے بعض اصحاب سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''یوم ترویہ (۸ ذی الحجہ) کا روزہ ایک سال کا کفارہ ہے اور یوم عرفہ (۹ ذی الحجہ) کا روزہ دو سال کا کفارہ ہے''

۱۳۷۔ یوم غدیر خم کے روزہ کا ثواب

۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا ابراہیم بن ہاشم نے، انہوں نے قاسم بن یحییٰ سے، انہوں نے اپنے جد حسن بن راشد سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، حسن بن راشد کہتے ہیں کہ میں نے امامؑ کی خدمت میں عرض کی: میں آپ کا فدیہ قرار پاؤں، کیا مسلمانوں کے لئے دو عیدوں کے علاوہ کوئی عید ہے؟ آپؑ نے فرمایا: ''ہاں اے حسن! ان دونوں سے بڑی اور زیادہ شرف والی'' میں نے عرض کی: وہ کونسا دن ہے؟ امامؑ نے فرمایا: ''جس دن امیرالمومنین علیہ السلام لوگوں کے لئے نیشانی (رہبر) قرار پائے۔'' میں نے عرض کی: میں آپ کا فدیہ قرار پاؤں، وہ کونسا دن تھا؟ امامؑ نے فرمایا: ''بیشک ایام گردش کرتے رہتے ہیں، وہ اٹھارہ ذی الحجہ کا دن تھا۔'' میں نے عرض کی: میں آپ کا فدیہ قرار پاؤں، ہمیں اس دن کیا کرنا چاہئے؟ آپ نے فرمایا: ''اے حسن! اس دن روزہ رکھو، اس دن محمدؐ اور ان کی اہل بیت پر کثرت سے درود بھیجو، اور اللہ تعالیٰ کی جانب ان لوگوں سے برائت کا اظہار کرو جنہوں نے ان پر ظلم کیا ہے اور ان کے حق کو جھٹلایا ہے، یقیناً انبیاء علیہم السلام کا یہ طریق تھا کہ وہ اپنے اوصیا کو یہ حکم دیتے تھے کہ اس دن جس دن وصی نامزد کیا گیا عید کے طور پر منائیں۔'' میں نے عرض کی: ہم میں سے جو روزہ رکھے اس کے لئے کیا اجر ہے؟ امامؑ نے فرمایا: ''ستر مہینوں کے روزوں کا۔ اور تم ستائیس رجب کے روزے کو ترک مت کرنا کہ جس دن میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نبوت نازل ہوئی تھی، اس دن کے روزے کا ثواب بھی تمہارے لئے ستر مہینوں کے روزوں کے مساوی ہے۔''

۲۔ ہم سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن عیسیٰ یقطینی نے، انہوں نے علی بن سلیمان سے، انہوں نے یوسف بزاز سے، انہوں نے قاسم ابن یحییٰ سے، انہوں نے اپنے جد حسن بن راشد سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ کیا مومنین کے لئے دو عیدوں اور جمعے کے علاوہ کوئی اور عید ہے؟ اس پر آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''ہاں مومنین کے لئے ان دونوں سے عظیم دن ہے اور وہ، وہ دن ہے جس میں امیرالمومنین علیہ السلام کو قائم کیا گیا، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا غدیر خم کے مقام پر مردوں اور عورتوں کی گردنوں میں ولایت کا عہد لیا۔'' میں نے عرض کی: وہ کونسا دن تھا؟ امامؑ نے فرمایا: ''ایام تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔'' پھر فرمایا: ''وہ اٹھارہ ذی الحجہ کا دن تھا۔'' پھر امامؑ نے فرمایا: ''اس میں کسی عمل کا انجام دینا اٹھارہ مہینوں کے عمل کے برابر ہے، اور سزاوار ہے کہ اس میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا کثیر ذکر کیا جائے اور کثرت سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا جائے، اپنے اہل وعیال پر (خرچے میں) وسعت لائی جائے۔''

۳۔ ہم سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن ابی القاسم نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن علی کوفی نے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے مفضل بن عمر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا: ''یوم غدیر خم کا روزہ ستر سال کا کفارہ ہے۔''

۱۳۸۔ شب عید کی مستحب نماز کا ثواب

ا۔ ہم سے بیان کیا محمد بن ابراہیم نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا ابو سہل ہارون بن محمد زنجلہ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا ابو العباس احمد بن حمید نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا (ابوعبداللہ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا) ابو صالح نے، انہوں نے سعد بن سعید سے، انہوں نے ابوطیبہ سے، انہوں نے کرز بن وبرۃ سے، انہوں نے ربیع بن خثیم سے، انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے، آپؐ نے جبرائیل سے، انہوں نے اسرافیل سے، انہوں نے اپنے پروردگارِ تبارک وتعالی سے کہ اللہ تعالی نے فرمایا: ''جو شخص شبِ عید الفطر کو دس رکعت نماز پڑھے، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس دفعہ قل ھواللہ احد کی تلاوت کرے اور اپنے رکوع اور سجود میں ''سبحان الله و الحمد لله و لا اله الاّ الله و الله اکبر'' کہے، پھر ہر دو رکعت کے بعد تشہد اور سلام پڑھ کر نماز تمام کرے، پھر جب ان دس رکعت سے فارغ ہو جائے تو ہزار دفعہ ''استغفر الله و اتوب الیه'' کہے، پھر سجدہ کرے اور اپنے سجدہ میں ''یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَا الْجَلالِ وَ الْاِکْرَامِ یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَ الْآخِرَۃِ وَ رَحِیْمَھُمَا یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا اِلٰہَ الْاَوَّلِیْنَ وَ الْآخِرِیْنَ، اِغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَ تَقَبَّلْ صَوْمِیْ وَ صَلَاتِیْ وَ قِیَامِیْ۔'' (اے ہمیشہ زندہ رہنے والے، اے ہمیشہ قائم رہنے والے، اے صاحب جلالت واکرام، اے دنیا وآخرت کے رحمٰن ورحیم، اے قابل اکرام لوگوں میں سب سے زیادہ اکرام کے قابل، اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحیم، اے اولین وآخرین کے پروردگار، تو معاف فرما مجھے میرے گناہوں کے سلسلے میں اور تو میرے روزے، نماز اور قیام کو قبول فرما۔) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم کہ جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی بنایا، یہ شخص اپنا سر سجدوں سے نہیں اٹھائے گا مگر یہ کہ اس کی مغفرت ہو چکی ہوگی، اس سے ماہ رمضان کو قبول کر لیا گیا ہوگا اور وہ اس کے گناہ معاف کئے جا چکے ہوں گے اگر چہ اس نے ستر ایسے گناہ انجام دیئے ہوں کہ جس میں سے ہر گناہ تمام بندوں کے گناہوں سے بڑا ہو، میں نے کہا: اے جبرائیل! کیا فقط اس سے ماہ رمضان کو قبول کیا جائے گا یا پھر تمام شہروں میں تمام بندوں سے؟ جبرئیل نے کہا: ہاں، اے محمدؐ اس کی قسم کہ جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ نبی بنایا، بیشک اس کی کرامت اور عظیم منزلت اللہ تعالی کے نزدیک یہ ہے کہ اس سے اور ان تمام سے (ان کے اعمال کو) قبول کر لیا جائے گا اور تمام اہل توحید سے جو مشرق ومغرب کے درمیان آباد ہیں، ان کی نمازوں اور روزوں کو قبول کر لیا جائے گا، ان کے گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا، ان کی دعاؤں کو قبول کر لیا جائے گا جبکہ وہ خدا تعالی کے حکم کو قبول کر چکے ہیں، اس ذات کی قسم کہ جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ نبی بنایا، جو شخص اس نماز کو پڑھے اور یہ والا استغفار پڑھے، تو اللہ تعالی اس کی نماز کو، اس کے روزوں کو، اس کے قیام کو قبول فرمائے گا اور اس کی مغفرت

فرمائے گا، اس کی دعاؤں کو پوری فرمائے گا چونکہ اللہ تبارک وتعالی نے اپنی کتاب (قرآن) میں فرمایا ہے: "وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوْا اللهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَ مَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللهُ" (ان لوگوں نے جب فحش کام انجام دیا اور اپنے نفسوں پر ظلم کیا تو وہ اللہ تعالی کا ذکر کرتے اور اس سے طلب مغفرت کرتے، کون ہے گناہوں کا معاف کرنے والا سوائے اللہ تعالی کے) اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے: "وَ اسْتَغْفِرُوْا اللهَ اِنَّ اللهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ" (اور تم لوگ اللہ تعالی سے طلب مغفرت کرو، بیشک اللہ تعالی غفور ورحیم ہے۔) اور فرمایا ہے: "وَ اسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا" (اور تم اس سے طلب مغفرت کرو بیشک وہ بہت زیادہ توبہ کا قبول کرنے والا تھا، ہے اور رہے گا۔) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "یہ تحفہ میرے لئے اور میری امت کے مردوں عورتوں کے لئے خاص ہے، اور خداوند تعالی نے اس تحفے کو مجھ سے پہلے والے انبیاء میں سے کسی ایک کو بھی عطا نہیں کیا ہے۔ اور اسی طرح انبیاء کے علاوہ کسی اور کو بھی یہ تحفہ عطا نہیں کیا ہے۔

۲۔ ہم سے بیان کیا محمد بن ابراہیم نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر بن محمد ہمدانی نے، انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا اسماعیل بن فضل نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا تخویہ بن شبیب باھلی نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا عاصم بن اسماعیل نے، انہوں نے سلیمان تیمی نے، انہوں نے ابوعثمان نہدی سے، انہوں نے سلمان فارسیؓ سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "کوئی بندہ ایسا نہیں ہے کہ جو شب عید کو چھ رکعات نماز پڑھے، مگر یہ کہ وہ اپنے تمام گھر والوں کی شفاعت کرے گا اگر چہ ان کے لئے جہنم واجب بھی ہو چکی ہو۔" لوگوں نے کہا: ایسا کیوں یا رسول اللہؐ؟" آپؐ نے فرمایا: "اچھے لوگوں کو تو شفاعت کی ضرورت ہی نہیں ہوتی، شفاعت تو ہے ہی ہر گناہ گار کے لئے۔" محمد بن حسین کہتے ہے: ان میں سے ہر رکعت میں پانچ دفعہ قل ھو اللہ احد پڑھا جائے گا۔

۱۳۹۔ شب عید بیدار رہنے کا ثواب

۱۔ ہم سے بیان کیا محمد بن ابراہیم نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا اسماعیل بن محمد نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن سلیمان نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا احمد بن بکر الفارسی نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن مصعب نے، انہوں نے حماد سے، انہوں نے ثابت سے، انہوں نے انس بن مالک سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اگر کوئی عید کی رات کو زندہ کرے (رات جاگ کر گذارے) تو اس کا دل اس وقت نہیں مرے گا جب سارے دل مردہ ہو جائیں گے۔"

۲۔ ہم سے بیان کیا محمد بن ابراہیم نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن عبداللہ بغدادی نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا یحیٰی بن عثمان مصری نے مصر میں، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا ابن بکیر نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا مفضل بن فضالہ نے، انہوں نے عیسی بن ابراہیم سے، انہوں نے سلمہ بن سلیمان خدری سے، انہوں نے مروان بن سالم سے، انہوں نے ابن کردوس سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص عید کی رات اور نصف شعبان (شب برات) کی رات

کو زندہ کرے (جاگ کر گذارے) اس کا دل اس دن نہیں مرے گا جب سارے دل مردہ ہو جائیں گے۔

۱۴۰۔ ماہ رمضان کے روزے رکھنے، اختتام صدقے کرنے اور صبح غسل کر کے نماز کے لئے جانے کا ثواب

ا۔ ہم سے بیان کیا محمد بن ابراہیم نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا عثمان بن محمد نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا علی بن حسین نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن احمد طوسی نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن اسلم نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا حکم نے، انہوں نے سعید بن بشیر سے، انہوں نے قتادۃ سے، انہوں نے انس بن مالک سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ماہ رمضان کے روزے رکھے، اس کا اختتام صدقہ دے کر کرے، اور (عید کی) صبح غسل کر کے نماز کے لئے جائے تو اس حالت میں پلٹے گا کہ اس کی مغفرت ہو چکی ہوگی۔''

۱۴۱۔ عید کے دن امام کی نماز کے بعد چار رکعات نماز پڑھنے کا ثواب

ا۔ ہم سے بیان کیا محمد بن ابراہیم نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا عثمان بن محمد اور ابو یعقوب قزاز نے، ان دونوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن یوسف املاء نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن شعیب نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا عاصم بن عبداللہ نخعی نے، انہوں نے اسماعیل بن ابی زیاد سے، انہوں نے سلیمان تیمی سے، انہوں نے ابی عثمان نہدی سے، انہوں نے سلمانؓ سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآل وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص عید الفطر کے دن امام کی نماز کے بعد چار رکعت نماز اس انداز سے پڑھے کہ پہلی رکعت میں ''سبّح اسم ربک الاعلی'' پڑھے، تو گویا کہ اس نے ان تمام کتابوں تلاوت کی کہ جن کو خدا نے نازل کیا ہے، اور دوسری رکعت میں ''والشمس و ضحیھا'' پڑھے تو اس کے لئے ان تمام چیزوں کی مقدار میں ثواب ہے جن پر سورج طلوع ہوا، اور تیسری رکعت میں ''والضحی'' پڑھے تو اس کے لئے اتنا ثواب ہے کہ گویا اس نے تمام مسکینوں کو پیٹ بھر کے کھانا کھلایا، ان کو تیل لگایا اور ان کی صاف صفائی کی، اور چوتھی رکعت میں تیس دفعہ ''قل ھو اللہ احد'' پڑھے تو اللہ تعالی اس کے پچاس سال کے آئندہ کے گناہ اور پچاس سال کے گذشتہ کے گناہ معاف فرمائے گا۔''

اس کتاب کے مؤلف ابوجعفر محمد بن علیؒ فرماتے ہے: میں اس سلسلے میں کہتا ہوں - اور توفیق تو خدا ہی کی جانب سے ہے:- یہ ثواب اس شخص کے لئے ہے کہ جس کا (نماز پڑھانے والا) امام نماز ی کے مخالف مذہب سے تعلق رکھتا ہو اور اس نے اس کے پیچھے تقیّے کی بنا پر نماز پڑھی ہو، پھر یہ چار رکعت عید کے لئے پڑھے اور اُس کو شمار نہ کرے جو اس نے مخالف مذہب کے امام کے پیچھے پڑھی ہے (تب یہ صورت حال ہے) البتہ اگر اس کا امام عید کے دن اللہ تبارک وتعالی کی طرف سے معین ہونے والا امام ہو کہ جس کی اطاعت واجب ہوتی ہے، اگر ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھی ہو تو پھر اسے یہ والی نماز زوال سے پہلے پڑھنے کی اجازت نہیں ہے۔ اسی طرح سے وہ نمازی کہ جس کا امام اس کے اپنے مذہب والا ہی ہو اگر چہ وہ واجب الاطاعت امام (معصوم) نہ ہو، اور اس کی اقتداء میں نماز عید ادا کرے تو اس کو بھی یہ نماز زوال سے پہلے پڑھنے

کا حق حاصل نہیں ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ دونوں عیدوں کی نماز صرف امام کے ساتھ ہی ہو سکتی ہے، تو جو پسند کرتا ہے اسے اکیلا پڑھنا اس کے لئے کوئی حرج نہیں ہے اور اس کی تصدیق مندرجہ ذیل روایات کر رہی ہے:

۱۔ وہ حدیث کہ جو مجھے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا حسین بن حسن ابن ابان نے، انہوں نے حسین بن سعید سے، انہوں نے ابن ابی عمیر سے، انہوں نے ابن اُذینہ سے، انہوں نے زرارہ سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص نے امام کے ساتھ عید کے دن نماز نہیں پڑھی، تو اس کے لئے کوئی نماز (اور پڑھنا ضروری) نہیں ہے۔ اور نہ ہی اس پر اس کی قضا ہے۔''

۲۔ اور اسی اسناد کے ساتھ، حسین بن سعید سے، انہوں نے عثمان بن عیسیٰ سے، انہوں نے سماعہ بن مہران سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''کوئی نماز نہیں ہے دونوں عیدوں میں مگر امام کے ساتھ، پس اگر تم اکیلے نماز پڑھ لو تو کوئی حرج نہیں ہے۔''

۳۔ اور اسی اسناد کے ساتھ، حسین بن سعید سے، انہوں نے فضالہ سے، انہوں نے حماد بن عثمان سے، انہوں نے معمر بن یحییٰ اور زرارہ سے، ان دونوں نے کہا کہ ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز نہیں ہو سکتی سوائے امام کے ساتھ۔''

۴۔ اور اسی اسناد کے ساتھ، حسین بن سعید سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے عبداللہ بن سنان سے، انہوں نے حلبی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، حلبی کہتے ہے کہ میں نے امامؑ سے سوال کیا کہ: کیا دونوں عیدوں کی نماز سے پہلے یا بعد میں کوئی اور نماز ہے؟ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''نہ ان دونوں کے پہلے کوئی چیز ہے اور نہ ہی ان دونوں کے بعد۔''

۵۔ اور اسی اسناد کے ساتھ، حسین بن سعید سے، انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے، انہوں نے حریز سے، انہوں نے محمد بن مسلم سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عید فطر اور عید اضحیٰ میں نماز کے سلسلہ میں سوال کیا، آپ نے ارشاد فرمایا: ''ان دونوں نمازوں میں نہ اذان ہے اور نہ ہی اقامت، اور نہ ہی ان دونوں کے بعد دو رکعتیں ہیں اور نہ ہی ان دونوں سے پہلے۔''

۶۔ اور اسی اسناد کے ساتھ، حسین بن سعید سے، انہوں نے فضالہ سے، انہوں نے ابن سنان سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''دونوں عیدوں کی نماز دو رکعت ہیں، ان دونوں سے پہلے اور بعد میں کوئی چیز نہیں ہے۔''

۷۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسین بن سعید سے، انہوں نے ابن ابی عمیر سے، انہوں نے ابن اُذینہ سے، انہوں نے زرارہ سے، انہوں نے کہا کہ ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''فطر اور اضحیٰ کے دن میں آذان اور اقامت نہیں ہے، ان دونوں دنوں کی آذان سورج کا طلوع ہونا ہے کہ جب طلوع ہوتا ہے تو لوگ نکل پڑتے ہیں، اور نہ ہی ان دونوں سے پہلے کوئی نماز ہے اور نہ ہی ان دونوں کے بعد، اور جس نے امام کے ساتھ جماعت میں نماز نہیں پڑھی اس کے لئے نماز نہیں ہے (کوئی اور دوسری پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے) اور نہ ہی اس کے اوپر قضاء ہے۔''

۱۴۲۔ پچیس ذی القعدہ کے روزے کا ثواب

۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن احمد نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا احمد بن حسین نے، انہوں نے ابو طاہر بن حمزہ سے، انہوں نے حسن بن علی وشاء سے، انہوں نے کہا کہ میں اپنے والد کے ساتھ تھا اور اس وقت میں لڑکا تھا، ہم نے رات کا کھانا پچیس ذی القعدہ کی شب امام علی رضا علیہ السلام کے پاس کھایا، اس وقت امامؑ نے فرمایا:
''پچیس ذی القعدہ کی رات میں ابراہیمؑ پیدا ہوئے، اسی رات میں عیسی ابن مریمؑ پیدا ہوئے، اسی میں زمین کو کعبے کے نیچے سے پھیلایا گیا، ایک اور خوبی بھی ہے جس کا ذکر کسی نے نہیں کیا ہے، تو پس جو شخص اس دن کا روزہ رکھے تو وہ اس شخص جیسا ہے کے جس نے ستر مہینے روزے رکھے۔''

۱۴۳۔ پانی سے افطار کرنے کا ثواب

۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے صالح بن سندی سے، انہوں نے ابن سنان سے، انہوں نے ایک مرد سے، انہوں نے ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا:
''پانی سے افطار کرنا دل کے گناہوں کو دھوڈالتا ہے۔''

۱۴۴۔ مہینے میں تین روزے کا ثواب، پہلی جمعرات، درمیانی بدھ اور آخری جمعرات

۱۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسی بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے احمد بن محمد بن عیسی نے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے جمیل ابن صالح سے، انہوں نے محمد بن مروان سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ فرماتے سنا کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتنے روزے رکھتے تھے کہ کہا جاتا تھا کہ آپؐ (ایک عرصے سے) بغیر روزے کے نہیں رہے، اور اتنے دن بغیر روزے کے رہتے تھے کہ کہا جاتا تھا کہ آپؐ نے (کافی دنوں سے) روزے ہی نہیں رکھے، پھر آپؐ ایک دن روزہ رکھتے اور دوسرے دن نہیں رکھتے، پھر آپؐ سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھتے، پھر آپؐ اس طریقے سے پلٹ آئے مہینے میں تین دن کے روزوں کی طرف: مہینے کی پہلی جمعرات، مہینے کا درمیان بدھ اور مہینے کی آخری جمعرات، اور آپؐ فرماتے: یہ پوری زندگی کے روزے ہیں۔ امام صادق علیہ السلام فرماتے ہے کہ میرے پدر بزرگوار علیہ السلام فرماتے تھے: ''میرے نزدیک اس شخص سے زیادہ ناپسندیدہ کوئی شخص نہیں ہے کہ جس کو کہا جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلاں فلاں کام انجام دیتے تھے، تو وہ کہتا ہے کہ اللہ مجھ پر عذاب نازل نہیں کرے گا چونکہ میں نماز میں کوشش کر رہا ہوں، گویا کہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فضیلت میں سے کسی چیز کو عاجز ہونے کی وجہ سے ترک کردیا۔''

۲۔ہم سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا حسین بن حسن ابان نے، انہوں نے حسین بن سعید سے، انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے، انہوں نے حماد سے، انہوں نے حلبی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا کہ امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشادفرمایا: ''صبر کے مہینے کے روزے اور ہر مہینے کے تین روزے سینوں کے غموں اور مصیبتوں کو لے جاتے ہیں، ہر مہینے تین روزے رکھنا یہ پوری زندگی کے روزے ہیں۔ بیشک اللہ تبارک وتعالی نے اپنی کتاب میں ارشادفرمایا ہے: ''جوشخص ایک نیکی لائے گا، اس لئے دس گنا اجر ہے۔'' (اس طرح تین روزوں کی وجہ سے تیس روزوں کا ثواب، اور پوری زندگی ہر مہینے تین روزے رکھے تو گویا اس نے اپنی پوری زندگی روزوں میں گزاری ہے۔)

۳۔اوراسی اسناد سے ساتھ، حسین سعید سے، انہوں نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، انہوں نے کہا کہ میں ابوالحسن علیہ السلام سے مہینے کے روزے کے متعلق سوال کیا کہ اس کی کیفیت کیا ہے؟ تو آپ نے ارشادفرمایا: ''مہینے میں تین روزے اس طرح سے کہ ہردس دن میں ایک دن روزہ رکھے، بیشک اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں ارشادفرمایا ہے: ''جوایک نیکی لائے اس کے لئے دس گنا اجر ہے۔'' تو اس طرح مہینے مین تین دن کے روزے زندگی بھر کے روزے ہیں۔''

۴۔اوراسی اسناد کے ساتھ، حسین بن سعید سے، انہوں نے نضر بن سوید سے، انہوں نے ہشام بن سالم سے، انہوں نے احول سے، انہوں نے اس شخص سے جس نے اس روایت کا ذکر کیا، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو جمعرات کے جن کے درمیان میں بدھ ہو، ان کے روزے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپؐ نے ارشادفرمایا: ''جہاں تک تعلق جمعرات کا ہے تو یہ وہ دن ہے جس میں اعمال پیش کئے جاتے ہیں، اور جہاں تک تعلق بدھ کا ہے تو اسی دن میں جہنم کو خلق کیا گیا ہے، اور جہاں تک تعلق روزے کا ہے تو یہ ڈھال ہے (جہنم سے)۔''

۵۔اسی اسناد کے ساتھ، حسین بن سعید سے، انہوں نے حماد بن عیسی سے، انہوں نے حریز سے، انہوں نے کہا ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت یا گیا کہ بدھ کے روزے کے لئے کیا وارد ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ امام علی ابن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشادفرمایا: ''اللہ تبارک وتعالی نے بدھ کے دن (جہنم کی) آگ کو خلق کیا ہے اس وجہ سے میں اس دن کے روزے کو محبوب جانتا ہوں تا کہ یہ روزہ اللہ کی مدد سے آگ سے محفوظ کردے۔''

۶۔اسی اسناد کے ساتھ، حسین بن سعید سے، انہوں نے محمد بن یحییٰ -جو کہ مغلس کے بھائی ہے- صیرفی سے، انہوں نے حماد بن عثمان سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ فرماتے سنا کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اتنے روزے رکھے کہ کہا جانے لگا کہ آپؐ نے روزے ترک نہیں کئے، اور آپؐ نے اتنے دن بغیر روزے کے گزارے کے کہا جانے لگا کہ آپؐ نے (کافی دنوں سے) روزے رکھے نہیں ہے، پھر آپؐ نے داود علیہ السلام کے طریقے کے مطابق ایک دن چھوڑ کر ایک دن روزے رکھے، پھر آپؐ ہر مہینے

کی تین روزوں تک محدود ہو گئے اور فرمایا: ''یہ زمانہ بھر کے مساوی روزے ہیں، اور یہ روزے سینوں کے وسوسوں اور خرابیوں کو لے جاتے ہیں۔'' راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کی: میں آپ کا فدیہ قرار پاؤں، یہ کونسے دن ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''مہینے کی پہلی جمعرات، دوسرے عشرے کا پہلا بدھ اور آخری جمعرات ہے۔'' راوی کہتا ہے میں نے عرض کی: یہ تینوں دن مخصوص کیوں ہو گئے؟ آپ نے فرمایا: ''چونکہ ہم سے پہلی والی امتوں پر جب بھی عذاب نازل ہوا تو انہی دنوں میں نازل ہوا ہے، تو ان (تمام) دنوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزے رکھے چونکہ یہ ایسے دن ہیں جن میں عذاب الٰہی کا خوف ہے۔''

۷۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسین بن سعید سے، انہوں نے فضالہ سے، انہوں نے ابان سے، انہوں نے ابوجعفر احول سے، انہوں نے بشار بن یسار سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی: کس وجہ سے بدھ کے دن روزہ رکھا جاتا ہے؟ امامؑ نے فرمایا: ''چونکہ (جہنم کی) آگ کو بدھ کی دن خلق کیا گیا ہے۔''

۸۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسین بن سعید سے، انہوں نے حسن بن علی سے، انہوں نے ابن بکیر سے، انہوں نے زرارہ سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں سوال کیا کہ: روزوں کے بارے میں سنت کس انداز سے جاری ہوئی ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ''ہر مہینے میں تین دن: پہلے عشرے کی جمعرات، دوسرے عشرے کا بدھ اور آخری عشرے کی جمعرات۔'' میں نے عرض کی: کیا یہی وہ تمام ہے کہ جس کے ذریعے روزے میں سنت جاری ہوئی ہے؟ امامؑ نے فرمایا: ''ہاں''

۹۔ ہم سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری نے، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے حسین بن ابی حمزہ سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوجعفر امام باقر علیہ السلام یا ابوعبداللہ امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں نے عرض کیا: ''ہر مہینے کے تین روزوں میں سے جو روزے گرمی میں آئیں کیا میں اسے سردی تک موخر کر سکتا ہوں؟ چونکہ میرے لئے سردی میں روزے رکھنا آسان ہے؟ امامؑ نے فرمایا: ''ہاں، مگر تعداد کو یاد کر لیا کرو۔''

۱۰۔ ہم سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا میرے چچا محمد بن ابی القاسم نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ برقی سے، انہوں نے اپنے والد محمد بن خالد سے، انہوں نے عبداللہ بن مغیرہ سے، انہوں نے یزید بن خلیفہ سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ: مجھ پر گرمی میں روزے شدید گزرتے ہے اور مجھے دردسر ہو جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تم ویسا کرو جیسا میں کرتا ہوں، جب میں سفر کرتا ہوں تو اپنے اہل وعیال کہ جن کا میں خرچہ دیتا ہوں، ان میں سے ایک مد ہر دن کے بدلے صدقہ کرتا ہوں۔''

۱۴۵۔ جوشخص ضعف کی بنا پر ہر مہینے تین دن روزے نہ رکھ سکے اس کے لئے ہر روزے کے بدلے ایک درہم صدقہ دینے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن عیسی نے، انہوں نے حسین بن سعید سے، انہوں نے فضالہ بن ایوب سے، انہوں نے حسین بن عثمان سے، انہوں نے ابن مسکان سے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا ابراہیم بن ابی مثنی نے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی: میرے لئے ہر مہینے تین دن روزہ رکھنا دشوار ہے، تو کیا میرا ہر دن کے بدلے ایک درہم صدقہ دینا یہ کفایت کرے گا؟ امامؑ نے ارشاد فرمایا: ''ایک درہم صدقہ دینا یہ ایک دن کے روزے سے افضل ہے۔''

۱۴۶۔ اپنے (مومن) بھائی کے گھر افطار کرنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے محمد بن عیسی سے، انہوں نے حسین بن ابراہیم بن سفیان سے، انہوں نے داود رقی سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: ''تمہارا اپنے مسلمان بھائی کے گھر افطار کرنا تمہارے ستر یا نوے گنا روزے رکھنے سے افضل ہے۔''

۲۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے محمد بن حسین سے، انہوں نے صالح ابن عقبہ سے، انہوں نے جمیل بن درّاج سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جوشخص اپنے کسی بھائی کے یہاں روزے کی حالت میں جائے اور اس کے یہاں روزہ کھول لے، اور ان کو اپنے روزے سے آگاہ نہ کرے تو اللہ تعالی اس کے لئے ایک سال کے روزے لکھے گا۔''

۱۴۷۔ نبیؐ، امیرالمومنینؑ، حسنؑ، حسینؑ اور ائمہؑ کی زیارت کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن حسین بن ابی خطاب نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا عثمان بن عیسی نے، انہوں نے علاء بن مسیّب سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر بن محمد علیہ السلام سے، آپؑ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے، آپؑ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ امام حسن بن علی علیہ السلام نے رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: ''نانا جان! آپؐ کی زیارت کرنے والے کا کیا ثواب ہے؟'' آپؐ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص میری زیارت کرے یا تمہارے پدر بزرگوار کی زیارت کرے یا تمہاری زیارت کرے یا تمہارے بھائی کی زیارت کرے، تو اس کا حق مجھ پر یہ ہے کہ میں قیامت کے دن ان کی زیارت کروں، یہاں تک کہ ان کو گناہوں سے پاک کردوں۔''

۲۔ مجھ سے بیان کیا حمزہ بن محمد علویؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن محمد ہمدانی نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن حمدون الرواس نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن حسین قواریری سے۔ جو کہ یعلی ابن عبید کا قریبی تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا جعفر بن امین ثغری نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا عثمان بن عیسیٰ روّاسی نے، انہوں نے علاء بن مسیّب سے، انہوں نے جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار علی بن حسین بن علی زین العابدین علیہ السلام سے، آپ نے فرمایا کہ امام حسین صلوات اللہ علیہ نے عرض کی: نانا جان! ہماری زیارت کرنے والے کا کیا اجر ہے؟'' آپؐ نے ارشاد فرمایا: ''اے میرے بیٹے، جو شخص میری زیارت زندگی میں یا مرنے کے بعد کرے، اور جو شخص تمہارے پدر بزرگوارؑ کی زیارت ان کی زندگی یا مرنے کے بعد کرے، اور جو شخص تمہارے بھائی کی زیارت ان کی زندگی میں یا مرنے کے بعد کرے، اور جو شخص تمہاری زیارت، تمہاری زندگی میں یا مرنے کے بعد کرے تو اس کا یقینی حق ہے مجھ پر کہ میں قیامت کے دن اس کی زیارت کروں اور اسے گناہوں سے پاک کروں اور جنّت میں داخلہ کروں۔''

۱۴۸۔ امام حسینؑ ابن علیؑ کے قتل اور اہل بیتؑ کی مصیبتوں پر رونے کا ثواب

ا۔ ہم سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری نے، انہوں نے احمد اور عبداللہ سے۔ جو کہ دونوں محمد بن عیسیٰ کے بیٹے ہیں۔ انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے علاء بن رزین سے، انہوں نے محمد بن مسلم سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے، آپ نے ارشاد فرمایا: علی بن حسین علیہ السلام فرماتے تھے: ''جب بھی کسی مومن کی آنکھیں قتل حسین علیہ السلام کے سلسلے میں آنسو بہاتی ہیں یہاں تک کہ وہ آنسو اس کے گال پر پہنچ جائے، تو اللہ تعالیٰ ان آنسوؤں کو جنّت میں ایک نہر کے طور پر ایک مدّت تک کے لئے ٹھہرا دیتا ہے، اور جب بھی کسی مومن کی آنکھیں ان تکلیفوں پر جو ہمارے دشمنوں کی جانب سے دنیا میں ہم پر پہنچی ہیں اس پر آنسو بہاتی ہیں یہاں تک کہ آنسو گال پر پہنچ جائے تو اللہ تعالیٰ اسے سچّوں کے ٹھہرنے کی جگہوں پر ٹھہراتا ہے، اور جب بھی کسی مومن کو ہماری راہ میں پریشانی لاحق ہو اور پھر وہ ان مصیبتوں پر دکھی ہو کر جو ہمیں پہنچی تھی اس کی آنکھیں آنسو بہائیں، تو اللہ تعالیٰ ان کی جانب سے مصیبت کو ہٹا دے گا اور قیامت کے دن قیامت اور (جہنم کی) آگ کی سختی سے امان عطا فرمائے گا۔''

۱۴۹۔ امام حسینؑ کی یاد میں شعر پڑھکر خود رونے، رولانے اور رونے جیسی شکل بنانے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے محمد بن حسین بن ابی خطّاب سے، انہوں نے محمد بن اسماعیل سے، انہوں نے صالح بن عقبہ سے، انہوں نے ابو ہارون مکفوف سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''اے ابا ہارون! حسین علیہ السلام کی یاد میں مجھے کوئی شعر سناؤ۔'' پھر میں نے شعر سنایا، تو امام نے مجھ سے فرمایا: ''تم مجھے ویسے شعر سناؤ، جیسے تم لوگ شعر سناتے ہوں یعنی رقّت کے ساتھ۔'' پھر میں نے شعر پڑھا:

امرر علی جدث الحسین ☆ فقل لاعظمه الزکیه

شعر سن کر امام علیہ السلام روئے، اور پھر فرمایا: ''اور سناؤ'' امامؑ کی خواہش پر میں نے دوسرا قصیدہ سنایا، تو امام علیہ السلام رونے لگے اور میں نے پردے کے پیچھے سے رونے کی آواز سنی، جب میں اس کام سے فارغ ہوا تو آپ نے فرمایا: ''اے ابا ہارون! جوشخص حسین علیہ السلام کے سلسلہ میں کوئی شعر پڑھے، جس کے نتیجے میں وہ خود روئے اور دوسرے دس افراد کو رولائے تو ان لوگوں کے لئے جنّت لکھ دی جائے گی۔ جو شخص حسین علیہ السلام کے سلسلہ میں کوئی شعر پڑھے، جس کے نتیجے میں وہ خود روئے اور دوسرے پانچ افراد کو رولائے تو ان لوگوں کے لئے جنّت لکھ دی جائے گی۔ جوشخص حسین علیہ السلام کے سلسلہ میں کوئی شعر پڑھے، جس کے نتیجے میں وہ خود روئے اور دوسرے ایک شخص کو رولائے تو ان دونوں کے لئے جنّت لکھ دی جائے گی، جب کسی شخص کے سامنے حسین علیہ السلام کا تذکرہ کیا جائے اور اس کی وجہ سے اس کی آنکھوں سے مکھی کے پر کی مقدار میں ہی آنسوں نکلے، تو بھی اس کا ثواب اللہ تبارک وتعالی کے ذمہ ہے، اور اللہ تعالی اس کے حق میں جنّت سے کم پر راضی نہیں ہوگا۔''

۲۔ ہم سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے محمد بن یحییٰ عطار سے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے محمد بن حسین سے، انہوں نے حسین بن علی بن ابی عثمان سے، انہوں نے حسن بن علی بن ابی مغیرہ سے، انہوں نے ابو عمارۃ المنشد سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے مجھ سے فرمایا: ''اے ابا عمارہ! مجھے حسین علیہ السلام کے بارے میں شعر سناؤ'' میں نے شعر سنایا اور امامؑ روئے اور فرمایا: ''قسم بخدا! تم جاری رکھو'' میں شعر سناتا رہا، امامؑ روتے رہے، یہاں تک کہ میں نے گھر سے رونے کی آواز سنی۔ پھر امامؑ نے مجھ سے فرمایا: اے ابا عمارہ! جوشخص حسین بن علی علیہما السلام کے لئے شعر پڑھے کہ جس کے نتیجے میں پچاس افراد روئیں تو اس کے لئے جنّت ہے۔ جو شخص حسین علیہ السلام کے لئے شعر پڑھے کہ جس کے نتیجے میں چالیس افراد روئیں تو اس کے لئے جنّت ہے۔ جوشخص حسین علیہ السلام کے لئے شعر پڑھے کہ جس کے نتیجے میں تیس افراد روئیں تو اس کے لئے جنّت ہے۔ جوشخص حسین علیہ السلام کے لئے شعر پڑھے کہ جس کے نتیجے میں بیس افراد روئیں تو اس کے لئے جنّت ہے۔ جوشخص حسین علیہ السلام کے لئے شعر پڑھے کہ جس کے نتیجے میں دس افراد روئیں تو اس کے لئے جنّت ہے۔ جوشخص حسین علیہ السلام کے لئے شعر پڑھے کہ جس کے نتیجے میں ایک شخص روئے تو اس کے لئے جنّت ہے۔ جوشخص حسین علیہ السلام کے لئے شعر پڑھے کہ جس کے نتیجے میں وہ خود روئے تو اس کے لئے جنّت ہے۔ جوشخص حسین علیہ السلام کے لئے شعر پڑھے کہ جس کے نتیجے میں وہ رونے کی شکل بنائے، تو اس کے لئے جنّت ہے۔

۳۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے محمد بن حسین سے، انہوں نے محمد بن اسماعیل سے، انہوں نے صالح بن عقبہ سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا: ''جوشخص حسین علیہ السلام کے سلسلے میں اشعار میں سے ایک شعر پڑھے کہ جس کے نتیجے میں وہ خود روئے اور دوسرے دس افراد کو رولائے تو اس کے لئے

اوران دس افراد کے لئے جنّت ہے، جو شخص حسین علیہ السلام کے سلسلے میں ایک شعر پڑھے کہ جس کے نتیجے میں وہ خود روئے اور دوسرے نو افراد کو رولائے تو اس کے لئے اور ان نو افراد کے لئے جنّت ہے۔- امام علیہ السلام کے فرمان کا سلسلہ جاری رہا یہاں تک کہ آپؑ نے فرمایا - جو شخص حسین علیہ السلام کے سلسلے میں ایک شعر پڑھے اور اس کے نتیجے میں وہ روئے - اور میرا خیال ہے کہ امام نے یہ بھی کہا تھا کہ ''یا رونے کی شکل بنائے -تو اس کے لئے جنّت ہے۔''

۱۵۰۔ قبر حسین علیہ السلام کی زیارت کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے محمد بن حسین بن ابی خطاب سے، انہوں نے محمد بن اسمٰعیل سے، انہوں نے خیبری سے، انہوں نے حسین بن محمد قمی سے، انہوں نے ابوالحسن امام علی رضا علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص فرات کے کنارے ابوعبداللہ امام حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کرے تو گویا وہ اس شخص جیسا ہے جس نے اللہ کی عرش کے اوپر زیارت کی۔''

۲۔ ہم سے بیان کیا حمزہ بن محمد علویؒ نے، انہوں نے علی بن ابراہیم سے، انہوں نے اپنے والد ابراہیم ابن ھاشم سے، انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے، انہوں نے عیینہ بیاع القصب سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''جو حسین علیہ السلام کے پاس ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے آئے تو اللہ تعالیٰ اسے اعلٰی علّیین (جنّت کے بلندترین مقام میں) قرار دے گا۔''

۳۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے محمد بن حسین سے، انہوں نے ابوداؤد مسترق سے، انہوں نے ابن مسکان سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشادر فرمایا: ''جو شخص امام حسین علیہ السلام کے پاس ان کی حق کی معرفت رکھتے ہوئے آئے تو اسے علّیین (جنّت کے بلند مقام) میں لکھا جائے گا۔

۴۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے علی بن اسمٰعیل سے، انہوں نے محمد بن عمرو زیات سے، انہوں نے قائد الحناط سے، انہوں نے ابوالحسن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص قبر حسین علیہ السلام کی زیارت کرے، ان کے حق کی معرفت کے ساتھ، تو اللہ تعالیٰ اس کے گذشتہ اور آئندہ کے گناہ معاف فرمائے گا۔''

۵۔ مجھ سے بیان کیا حسین بن احمد نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے محمد بن حسین سے، انہوں نے حسن بن علی بن فضال سے، انہوں نے محمد بن حسین بن کثیر سے، انہوں نے ہارون بن خارجہ سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی: وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ جو شخص قبر حسین علیہ السلام کی زیارت کرے اس کے لئے حج اور عمرہ (کا ثواب) ہے۔ آپؑ نے فرمایا: ''جو شخص قبر حسین علیہ السلام کی زیارت کرے جبکہ وہ ان کے حق کی معرفت رکھتا ہو، اللہ اس کے گذشتہ اور آئندہ گناہوں کو معاف فرما دے گا۔''

۶۔ہم سے بیان کیا احمد بن محمدؒ نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے محمد بن حسین سے، انہوں نے محمد بن اسماعیل سے، انہوں نے خیبری سے، انہوں نے حسین بن محمد قمی سے، انہوں نے کہا کہ ابوالحسن امام موسیٰ بن جعفر الکاظم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''فرات کے کنارے ابوعبداللہ امام حسین علیہ السلام کی ان کے حق، حرمت اور ولایت کی معرفت کے ساتھ زیارت کرنے والے کو کمترین ثواب دیا جائے گا وہ یہ ہوگا کہ گذشتہ اور آئندہ کے گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا۔''

۷۔مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے، انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے، انہوں نے ابن مسکان سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ابوعبداللہ امام حسین علیہ السلام کی قبر پر ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے آئے تو اس کے گذشتہ اور آئندہ گناہوں کو خدا معاف فرمائے گا۔''

۸۔میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا علی بن ابراہیم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے احمد بن محمد بن ابونصر سے، انہوں نے کہا کہ ہمارے بعض اصحاب نے ابوالحسن امام علی رضا علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق سوال کیا جو قبر حسین علیہ السلام پر آتا ہے، تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''مساوی ہے (حج اور) عمرے کے۔''

۹۔میرے والدؒ سے، انہوں نے محمد بن یحییٰ سے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے محمد بن حسین سے، انہوں نے حسن بن علی بن ابی عثمان سے، انہوں نے اسماعیل بن عباد سے، انہوں نے حسن بن علی سے، انہوں نے ابوسعید مدائنی سے، انہوں نے کہا کہ میں ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کی: میں آپ کا فدیہ قرار پاؤں، کیا میں قبر حسین علیہ السلام پر جاؤں؟ امام نے ارشاد فرمایا: ''ہاں، اے ابا سعید! تمہارا فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے قبر پر جانا، پسندیدہ کاموں میں سب سے زیادہ پسندیدہ، پاکیزہ کاموں میں سب سے زیادہ پاکیزہ اور نیکی کے کاموں میں سب سے زیادہ نیکی کا کام ہے، جب تم ان کی زیارت کرتے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے بائیس عمرے (کا ثواب) لکھتا ہے۔''

۱۰۔ہم سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے محمد بن حسین بن ابی خطاب سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے کہا کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے سنا کہ آپ فرما رہے ہے: ''قبر حسین علیہ السلام کی زیارت اس عمرے کے مساوی ہے جو بارگاہ الٰہی میں مقبول ہو چکا ہو۔''

۱۱۔میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے موسیٰ بن قاسم سے، انہوں نے حسن بن جہم سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی: قبر حسین علیہ السلام کی زیارت کے سلسلے میں آپ کیا فرماتے ہے؟ آپ نے مجھ سے فرمایا: ''تم اس سلسلے میں کیا کہتے ہو؟'' میں نے عرض کی: ہم میں سے بعض لوگ کہتے ہیں یہ حج (کے

مساوی) ہے اور ہم میں بعض کہتے ہے یہ عمرہ (کے مساوی) ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: "یہ عمرۂ مقبولہ ہے۔" (اس عمرے کے مساوی ہے جو بارگاہ الٰہی میں قبول ہو چکا ہو۔)

۱۲۔ ہم سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا حسین بن حسن بن ابان نے، انہوں نے حسین بن سعید سے، انہوں نے قاسم بن محمد سے، انہوں نے اسحاق بن ابراہیم سے، انہوں نے ہارون سے، انہوں نے کہا کہ ایک شخص نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا - جب کہ میں امام کے پاس تھا - کہ: جو شخص قبر حسین علیہ السلام کی زیارت کرے اس کے لئے کیا اجر ہے؟ آپؑ نے ارشاد فرمایا: "بیشک قبر حسین علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے چار ہزار فریشتوں کو معین فرمایا ہے جو پراگندہ اور غبار آلود حالت میں ان پر قیامت کے دن تک روتے رہیں گے"۔ میں نے امام علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی: میرے ماں اور باپ آپؑ کا فدیہ قرار پائیں، آپ کے پدر بزرگوار علیہ السلام سے یہ روایت کیا گیا ہے کہ حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کا ثواب حج کے ثواب جتنا ہے؟ آپ نے فرمایا: "ہاں، حج اور عمرہ یہاں تک کہ دس تک عدد پہنچایا۔

۱۳۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے محمد بن حسین سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے محمد بن صدقہ سے، انہوں نے صالح نیلی سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: "جو شخص قبر حسین علیہ السلام پر ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے آئے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک ہزار غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب لکھے گا اور وہ اس شخص جیسا ہوگا جس نے راہ خدا میں ایک ہزار زین اور لگام کے ساتھ گھوڑے عطا کئے ہوں"

۱۴۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری نے، انہوں نے محمد بن حسین سے، انہوں نے محمد بن اسماعیل سے، انہوں نے صالح بن عقبہ سے، انہوں نے ابوسعید مدائنی سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی: "میں آپؑ کا فدیہ قرار پاؤں، میں قبر حسین علیہ السلام پر جاؤں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: "ہاں، اے ابا سعید! تمہارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کے بیٹے کی قبر پر جانا، پسندیدہ کاموں میں سب سے زیادہ پسندیدہ، پاکیزہ کاموں میں سب سے زیادہ پاکیزہ اور نیک کاموں میں سب سے زیادہ نیک کام ہے، جب تم قبر حسین علیہ السلام کی زیارت کرتے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے پچیس غلاموں کے آزاد کرنے کا ثواب لکھتا ہے۔"

۱۵۔ اسی اسناد کے ساتھ، محمد بن حسین سے، انہوں نے موسیٰ بن سعدان سے، انہوں نے عبداللہ بن ابن قاسم سے، انہوں نے عمر بن ابان کلبی سے، انہوں نے ابان بن تغلب سے، انہوں نے کہا ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: "قبر حسین علیہ السلام کے پاس چار ہزار پراگندہ اور غبار آلود فرشتے قیامت تک روتے رہیں گے، ان فرشتے کے سردار کا نام منصور ہے، کوئی زائر ایسا نہیں ہے مگر یہ کہ یہ فرشتے اس کا استقبال کرتے ہیں، کوئی وداع ہونے والا وداع نہیں ہوتا مگر یہ کہ یہ فرشتے اس کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں، کوئی زائر مریض نہیں ہوتا مگر یہ کہ

یہ فرشتے اس کی عیادت کرتے ہیں، کوئی زائر مرتا نہیں ہے مگر یہ کہ یہ فرشتے اس کے اوپر نماز جنازہ پڑھتے ہیں، اور اس کے مرنے کے بعد اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔''

۱۶۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے علی بن حکم سے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا علی بن ابی حمزہ نے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالی نے حسین علیہ السلام کے ساتھ ستر ہزار فرشتوں کو معین فرمایا ہے جو ان پر روزانہ پراگندہ اور غبار آلود حالت میں صلوات بھیجتے ہیں اور حسین علیہ السلام کی زیارت کرنے والے کے لئے دعا کرتے ہیں اور کہتے ہیں: ''اے ہمارے پروردگار یہ لوگ حسین کے زوّار ہیں، تو ان کے ساتھ ہو جا، تو ان کے ساتھ ہو جا۔''

۱۷۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا حسین بن حسن بن ابان نے، انہوں نے حسین بن سعید سے، انہوں نے قاسم بن محمد سے، انہوں نے اسحاق بن ابراہیم سے، انہوں نے ہارون سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ فرماتے سنا کہ: ''اللہ تعالی نے قبر حسین علیہ السلام پر چار ہزار پراگندہ اور غبار آلود فرشتوں کو معین فرمایا ہے جو قبر حسین علیہ السلام پر قیامت تک روتے رہیں گے، پس جو شخص قبر حسین علیہ السلام کی ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے زیارت کرے تو یہ فرشتے ان کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں یہاں تک کہ وہ مقام امن تک پہنچ جائے، اگر وہ مریض ہوتے ہیں تو یہ فرشتیں ان کی صبح اور شام عیادت کرتے ہیں، اگر یہ مر جائے تو یہ فرشتے ان کے جنازے پر گواہی دیتے ہیں اور قیامت تک اس کے حق میں استغفار کرتے رہتے ہیں۔''

۱۸۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد ابن حسین نے، انہوں نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے، انہوں نے ابو اسماعیل سراج سے، انہوں نے یحییٰ بن معمر عطار سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''چار ہزار پراگندہ و غبار آلود فرشتے صبح قیامت تک حسین علیہ السلام پر روتے رہیں گے، پس کوئی شخص زیارت کے لئے نہیں آتا مگر یہ کہ یہ فرشتے ان کا استقبال کرتے ہیں، کوئی زائر پلٹتا نہیں ہے مگر یہ کہ یہ فرشتے اس کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں، کوئی مریض نہیں ہوتا مگر یہ کہ یہ فرشتے ان کی عیادت کرتے ہیں اور کوئی مرتا نہیں ہے مگر یہ کہ یہ فرشتے ان کی گواہی دیتے ہیں۔''

۱۹۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے محمد بن ناجیہ سے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن علی نے، انہوں نے عامر بن کثیر سراج نہدی سے، انہوں نے ابو جارود سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے، ابو جارود کہتے ہے کہ امامؑ نے مجھ سے فرمایا: ''تمہارے اور (قبرِ) حسین علیہ السلام کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟'' میں نے عرض کی: سواری کے ساتھ ایک دن اور پیادہ کے لئے ایک دن اور دوسرے دن کا کچھ حصہ۔ امامؑ نے فرمایا: ''پھر تو تم ہر جمعے کو جاتے ہو گے؟''

میں نے عرض کی: ''نہ، میں تو سال میں ایک بار جاتا ہوں، امام نے فرمایا: ''تم نے کتنا بڑا ظلم کیا ہے! اگر قبر حسین علیہ السلام ہم سے قریب ہوتی تو تم ہمیں ان سے جدا نہ پاتے یعنی تم ہجرت کر جاتے ہمارے پاس اس جگہ کی طرف۔

۲۰۔ اسی اسناد کے ساتھ، عامر بن کثیر سے، انہوں نے ابونمیر سے، انہوں نے کہا کہ ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''بیشک ہماری ولایت تمام شہر والوں کی طرف پیش کی گئی، مگر اہل کوفہ کے مقدار میں کسی نے قبول نہیں کی، اور یہ اس وجہ سے کہ قبر علی علیہ السلام کوفہ میں ہے، اور اس کے جنوب میں ایک اور قبر - یعنی قبر حسین علیہ السلام - ہے۔ کوئی آنے والا نہیں آتا مگر یہ کہ یہاں پر دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت طلب کرے مگر یہ کہ خدا اس کی حاجت کو پورا فرماتا ہے، اور بیشک اس قبر اقدس کو روزانہ ہزار فرشتے احاطہ کئے ہوتے ہیں۔''

۲۱۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے علی بن حکم سے، انہوں نے سلسلہ سند کو اوپر اٹھاتے ہوئے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جب تم قبر حسین علیہ السلام کی زیارت کرو تو تمہاری حالت ایسی ہونی چاہئے کہ تم غمزدہ، پریشان حال، پراگندہ، غبار آلود، بھوکے اور پیاسے ہو چونکہ جب حسین علیہ السلام کو شہید کیا گیا تب آپ غمزدہ، پریشان حال، پراگندہ، غبار آلود، بھوکے اور پیاسے تھے، اور تم ان سے اپنے حاجتوں کا سوال کرو، پھر وہاں سے واپس ہو جاؤ، اور اس جگہ کو اپنے لئے وطن مت بنالو۔''

۲۲۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ عطار نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے موسیٰ بن عمر سے، انہوں نے صالح بن سندی جمال سے، انہوں نے اہل رقہ میں سے ایک شخص سے کہ جسے ابوالمضا کہا جاتا تھا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے ایک شخص نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگ ابوعبداللہ امام حسین علیہ السلام کی قبر پر جاتے ہو؟'' وہ شخص کہتا ہے، میں نے کہا: ہاں، امامؑ نے فرمایا: ''کیا تم اس مقصد کے لئے جاتے وقت دسترخوان ساتھ میں لیتے ہو؟'' میں نے کہا: ہاں، امامؑ نے فرمایا: ''جب تم لوگ اپنے باپ اور ماں کی قبر پر جاتے ہو تب تو یہ کام نہیں کرتے۔'' میں نے عرض کی: ہم کیا چیز کھائیں؟ آپ نے فرمایا: ''روٹی دودھ کے ساتھ۔''

۲۳۔ ہم سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے علی بن حکم سے، انہوں نے ہمارے بعض علماء سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''مجھے معلوم ہوا ہے کہ ایک گروہ جب حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے گیا تو ساتھ میں دسترخوان بھی لے کر گیا کہ جس میں مٹھائیاں، اخبیصہ ٭ یہ بھی ایک میٹھی چیز ہے۔ ٭ اور اسی قسم کی اشیاء تھی، اور وہ لوگ اپنے عزیزوں کی قبر کی زیارت کے لئے جاتے تب تو اپنے ساتھ اس قسم کی چیزیں نہیں لے جاتے۔''

۲۴۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے محمد بن حسین سے، انہوں نے محمد بن اسماعیل سے، انہوں نے صالح بن عقبہ سے، انہوں نے بشیر دھان سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''جو بھی مومن عید کے دن کے علاوہ حسین بن علی علیہما السلام کی قبر کی زیارت ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے کرے، تو اس کے لئے بیس حج اور بیس عمروں کا -کہ جو بارگاہ الٰہی میں مقبول ہو چکے ہوں- اور نبیؐ مرسل یا امام عادل کے ساتھ ملکر کی ہوئی بیس غزوات (جنگوں میں حصہ لینے) کا ثواب لکھا جاتا ہے۔''

۲۵۔ اسی اسناد کے ساتھ راوی نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: کبھی کبھار میں حج کو نہیں پا سکتا تو ان کے حق کی معرفت کر رکھتے ہوئے قبر حسین علیہ السلام کے پاس گزارتا ہوں۔ امامؑ نے فرمایا: ''شاباش اے بشیر! جو بھی مومن قبر حسین علیہ السلام پر ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے عید کے دن کے علاوہ میں آتا ہے تو اس کے لئے بیس حج اور بیس عمرے -جو کہ بارگاہ الٰہی میں مقبول قرار پائے ہوئے ہوں- اور نبیؐ مرسل یا امام عادل کے ساتھ ملکر بیس غزوات (جنگوں میں حصہ لینے) کا ثواب لکھا جاتا ہے، اور جو شخص عید کے دن قبر حسین علیہ السلام پر آئے تو اس کے لئے سو حج اور سو عمرے اور نبیؐ مرسل یا امام عادل کے ساتھ سو غزوات (میں حصہ لینے) کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ اور جو شخص قبر حسین علیہ السلام پر عرفہ کے دن، ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے آئے تو اس کے لئے ہزار حج اور ہزار عمرے -جو کے بارگاہ الٰہی میں مقبول ہو چکے ہو- اور نبیؐ مرسل یا امام عادل کے ساتھ ہزار غزوات (میں حصہ لینے) کا ثواب لکھا جاتا ہے۔'' بشیر کہتے ہیں میں نے عرض کیا: ''میرے لئے یہ وقوف عرفات جتنا کیسے ہوسکتا ہے؟'' بشیر کہتے ہے جب میں نے یہ سوال کیا تو امامؑ نے میری طرف جلال کے عالم میں دیکھا اور پھر فرمایا: ''اے بشیر! مومن اگر عرفہ کے دن قبر حسین علیہ السلام پر آئے اور فرات سے غسل کر کے قبر حسین علیہ السلام کی طرف متوجہ ہو تو اس کے لئے ہر قدم کے عوض تمام مناسک کے ساتھ انجام پانے والا حج (کا ثواب) لکھا جائے گا۔ اور میں نے ان کو نہیں پایا مگر یہ کہ وہ فرماتے تھے، عمرہ اور غزوہ۔'' (یعنی زیارتِ حسین علیہ السلام کے لئے اس قدر ثواب بیان فرماتے تھے)۔

۲۶۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن یحیٰی نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے علی بن اسماعیل سے، انہوں نے محمد بن عمر زیات سے، انہوں نے داود برقی سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام، ابوالحسن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام اور ابوالحسن امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام کو یہ فرماتے سنا کہ یہ سب بزرگوار علیہم السلام فرماتے ہیں: ''جو شخص قبر حسین علیہ السلام کی زیارت عرفہ میں کرتا ہے تو خدا اس کو بلید الطبع بنا دیتا ہے۔'' (ایسا کہ جس کا دل سفید اور نورانی ہو۔)

۲۷۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے ھیثم بن ابی مسروق نہدی سے، انہوں نے علی بن اسباط سے، انہوں نے سلسلۂ سند کو اوپر اٹھاتے ہوئے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل فرمایا کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ عرفہ کی شام اپنی نگاہ کی ابتداء کرتا ہے قبر حسین بن علی علیہما السلام سے۔'' میں نے عرض کیا: ''وقوف عرفات کرنے والوں پر نگاہ کرنے

سے پہلے؟ امام نے فرمایا: ''ہاں'' میں نے عرض کی: ''ایسا کیوں؟'' امام نے فرمایا: ''چونکہ وہاں پر اولادِ زنا بھی ہوتے ہیں مگر یہاں پر اولادِ زنا (کوئی بھی) نہیں ہوتا۔''

۲۸۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے موسیٰ بن عمر سے، انہوں نے علی بن نعمان سے، انہوں نے عبداللہ بن مسکان سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ اہل عرفات سے پہلے قبر حسین علیہ السلام کے زوّار پر تجلّی فرماتا ہے، ان کی حاجتوں کو پورا فرماتا ہے، ان کے گناہوں کو معاف فرماتا ہے، اوران کے مسائل میں ان کی شفاعت فرماتا ہے پھر اس کے بعد اہل عرفات کی طرف روخ موڑتا ہے اور اُن کے ساتھ بھی وہی انجام دیتا ہے جو ان کے ساتھ انجام دیا تھا۔''

۲۹۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے محمد بن حسین بن ابی خطاب سے، انہوں نے محمد بن صالح سے، انہوں نے عبداللہ بن حلال سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، عبداللہ بن سنان کہتے ہیں کہ میں نے امام علیہ السلام سے عرض کیا: قبر حسین علیہ السلام کی زیارت کرنے والے کے لئے کمترین اجر کیا ہے؟ امام نے مجھ سے فرمایا: ''اے عبداللہ! کمترین اجر جو اس کے لئے ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے نفس اور مال کی حفاظت فرمائے گا یہاں تک کہ وہ اپنے اہل کی طرف پلٹ جائے، پس جب قیامت کا دن آئے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے گا۔''

۳۰۔ ہم سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے حسن بن موسیٰ خشّاب سے، انہوں نے اپنے بعض راویوں سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''حسین صلوات اللہ علیہ کے زائر کے گناہ کو اس کے گھر کے دروازے سے پل بنا دیا جاتا ہے، پھر وہ اسے عبور کرتا ہے، تو جس طرح جب کوئی پل عبور کرتا ہے تو اسے پیچھے چھوڑ دیتا ہے۔'' (اسی طرح اس کے گناہ بھی اس سے الگ جاتے ہے)

۳۱۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے حسین بن عبداللہ سے، انہوں نے حسن بن علی بن ابی عثمان سے، انہوں نے عبد الجبار نہاروندی سے، انہوں نے ابوسعید سے، انہوں نے حسین بن ثویر بن ابی فاختہ سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''اے حسین (راوی سے مخاطب ہیں) جب کوئی اپنے گھر سے قبر حسین بن علی علیہما السلام کی زیارت کے ارادے سے نکلتا ہے تو اگر وہ پیادہ ہے تو اسے ہر قدم کے بدلے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک گناہ مٹاتا ہے اور اگر سواری کے ساتھ ہے تو اس سواری کے ہر نشان پر اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک گناہ کو اس سے اتارتا ہے یہاں تک کہ جب وہ حائر (روضۂ اقدس والے محلّے) میں پہنچ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے فلاح پانے والوں اور حاجت پانے والوں میں سے لکھتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ سارے مناسک پورے کر لیتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اسے ''فائزین'' (کامیاب

لوگوں) میں سے قرار دیتا ہے، یہاں تک کہ جب واپس آنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے اور اس سے کہتا ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تجھے سلام کہتے ہے، اور تیرے لئے فرماتے ہیں کہ: تو اس عمل کو نئے سرے سے انجام دے، (نئی زندگی کا آغاز کر) یقینا اللہ تعالیٰ نے تیرے گذشتہ (گناہ) کو معاف فرما دیا۔''

۳۲۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے محمد بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ابن اسماعیل سے، انہوں نے صالح بن عقبہ سے، انہوں نے بشیر دھان سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:'' جب کوئی مرد چاہتا ہے کہ قبر حسین علیہ السلام کی طرف نکلے تو اس کے لئے اپنے گھر سے پہلا قدم نکالنے پر ہی مغفرت ہے، اور پھر اسے پاکیزہ کیا جانا ہر قدم پر جاری رہتا ہے یہاں تک کہ وہ پہنچ جاتا ہے تو، پس جب وہ پہنچ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے نجات دے دیتا ہے اور فرماتا ہے:'' میرے بندے! مجھ سے سوال کر میں تجھے عطا کروں گا، مجھ سے دعا کر میں تیری دعا قبول کروں گا، مجھ سے طلب کر میں تجھے دوں گا، مجھ سے اپنی حاجت کا سوال کر میں تیرے لئے اس کو پورا کروں گا۔ راوی کہتا ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا:'' اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اپنے وعدے کے مطابق بخشش عطا فرمائے۔''

۳۳۔ اور اسی اسناد کے ساتھ، صالح سے، انہوں نے حارث بن مغیرۃ سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:'' بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ نے کچھ فرشتوں کو قبر حسین علیہ السلام پر معین فرمایا ہے، جب کوئی شخص قبر حسین علیہ السلام کی زیارت کا ارادہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے گناہوں کو ان فرشتوں کے سپرد فرما دیتا ہے، تو جب یہ شخص کوئی خطا کرتا ہے تو فرشتے اسے مٹا دیتے ہیں، پھر جب وہ خطا کرتا ہے تو فرشتے اس کے لئے نیکیوں کو دوگنا کر دیتے ہیں، اس طرح سے نیکیوں کو دوگنا کرنے کا سلسلہ جاری رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ شخص جنت میں جانے کے قابل ہو جائے۔ پھر فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں اور اسے پاک کرتے ہیں اور آسمان کے فرشتوں کو بھی کہتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حبیب کے حبیب (یعنی امام حسین علیہ السلام) کی قبر کے زوار کو پاک کرے۔ پس جب وہ پاکیزہ ہو جاتے ہیں تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان زوّار کے لئے فرماتے ہیں: اے اللہ والو! تمہیں جنت میں میری ہم نشینی مبارک ہو، پھر ان سے امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام فرماتے ہیں: میں تمہاری دنیا اور آخرت میں حاجتوں کے پورا کرنے اور بلاؤں کو تم سے دفع کرنے کا ضامن ہوں۔ پھر یہ فرشتے ان زوّار کی داہنی اور بائیں جانب سے حفاظت کریں گے یہاں تک کہ وہ لوگ اپنے گھر والوں کی طرف پلٹ جائیں۔''

۳۴۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے حسین بن مختار سے، انہوں نے زید الشحام سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:'' قبر حسین علیہ السلام کی زیارت (اللہ کے نزدیک) بیس حج کے مساوی ہے اور بیس حج سے افضل ہے۔''

۳۵۔میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے محمد بن حسین سے، انہوں نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے، انہوں نے صالح بن عقبہ سے، انہوں نے ابوسعید مدائنی سے، انہوں نے کہا کہ میں ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کی: میں آپ کا فدیہ قرار پاؤں، قبر حسین علیہ السلام پر جاؤں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، اے ابا سعید! تمہارا فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جانا پسندیدہ کاموں میں پسندیدہ ترین، پاکیزہ کاموں میں پاکیزہ ترین اور نیک کاموں میں سب سے زیادہ نیک ہے، اور جب تم زیارت کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اس زیارت کے بدلے پچیس حج لکھے گا۔''

۳۶۔اسی اسناد کے ساتھ، محمد بن حسین سے، انہوں نے احمد بن نضر خثعمی سے، انہوں نے شہاب بن عبدربہ سے، انہوں نے ایک مرد سے، انہوں نے شہاب سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، شہاب کہتے ہے کہ امام علیہ السلام نے مجھ سے سوال کیا کہ: ''اے شہاب! تم نے کتنے حج کئے؟'' میں نے عرض کیا: ''انیس'' آپ نے فرمایا: ''اس کو بیس تک پہنچاؤ تا کہ تمہارے لئے زیارت حسین علیہ السلام (کی مقدار کا ثواب) لکھا جائے۔''

۳۷۔مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے اپنے چچا محمد بن ابی القاسم سے، انہوں نے محمد بن حسین سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے حذیفہ بن منصور سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''تم نے کتنے حج کئے؟'' میں نے عرض کی: انیس۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا: ''اگر تم اکیس حج مکمل کرلو تو تم اس شخص کی طرح قرار پاؤ گے جس نے حسین بن علی علیہما السلام کی زیارت کی۔''

۳۸۔میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے محمد بن حسین سے، انہوں نے محمد ابن سنان سے، انہوں نے محمد بن صدقہ سے، انہوں نے صالح نیلی سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص قبر حسین علیہ السلام کی زیارت ان کی حق کی معرفت رکھتے ہوئے کرے تو وہ اس شخص کی مانند ہے کہ جس نے سو حج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کئے ہو۔''

۳۹۔اسی اسناد کے ساتھ، محمد بن صدقہ سے، انہوں نے مالک بن عطیہ سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص قبر ابوعبداللہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اسی (۸۰) مقبول حج (کا ثواب) لکھے گا۔''

۴۰۔مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے محمد بن حسین سے، انہوں نے محمد بن اسماعیل سے، انہوں نے خیبری سے، انہوں نے موسیٰ بن قاسم حضرمی سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام، ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام کی امامت کے شروع کے زمانے میں (سفر پر) وارد ہوئے اور نجف تشریف لائے، تب

ارشاد فرمایا: ''اے موسیٰ! تم بڑے راستے پر جاؤ اور راستے پر ٹھہرو اور دیکھتے رہو عنقریب قادسیہ کے راستے سے ایک شخص آئے گا، جب وہ تمہارے قریب پہنچے تو تم اس سے کہو: یہاں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد میں سے ایک شخص ہیں جو تمہیں بلا رہے ہیں، پس وہ تیرے ساتھ آ جائے گا۔''

موسیٰ بن قاسم کہتے ہے: میں گیا اور راستے پر کھڑا ہو گیا، گرمی شدید تھی، پھر بھی میں اتنی دیر کھڑا رہا کہ قریب تھا کہ نافرمانی کر بیٹھتا اور وہاں سے پلٹ آتا مگر میں نے اپنے اس خیال کو ترک کر دیا جب میری نگاہ دور سے اونٹ پر سوار ایک شخص کی شبیہ پر پڑی۔ میں اس کی طرف دیکھتا رہا، یہاں تک کہ وہ میرے قریب پہنچ گیا تو میں نے اس سے کہا: اے شخص! یہاں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد میں سے ایک شخص ہیں جو تجھے بلا رہے ہیں اور انہوں نے تیرے اوصاف مجھے بتا دئے تھے۔ اس نے کہا کہ مجھے ان کے پاس لے چلو، میں اس کو لے کر پہنچا اور خیمے کے قریب اس کے اونٹ کو بیٹھا دیا۔ پھر امام علیہ السلام نے اس شخص کو بلایا، وہ اعرابی شخص امامؑ کے پاس خیمے میں گیا، میں خیمے کے دروازے کے قریب اس انداز سے تھا کہ ان کی باتوں کو سن سکتا تھا مگر ان کو دیکھ نہیں پاتا تھا۔

ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص سے فرمایا: کہاں سے آ رہے ہو؟ اس نے کہا: دور یمن سے، امامؑ نے فرمایا: تم فلاں فلاں مقام پر تھے؟ اس نے کہا: ہاں، میں فلاں فلاں مقام پر تھا۔ امامؑ نے فرمایا: تم یہاں کس لئے آئے ہو؟ اس نے کہا: میں زیارت حسین علیہ السلام کے لئے آیا ہوں۔ امامؑ نے فرمایا: کیا تمہارا زیارت کے علاوہ کوئی اور مقصد نہیں تھا؟ اس نے کہا: میرا کوئی مقصد نہیں تھا سوائے اس کے کہ میں ان کے نزدیک نماز کو پڑھوں، ان کی زیارت کروں، ان پر سلام بھیجوں اور پھر اپنے گھر والوں کی طرف پلٹ جاؤں۔ اس کی اس بات پر ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: تم نے ان کی زیارت میں کیا پایا؟ اس نے کہا: میں نے انؑ کی زیارت میں اپنی جان، اپنے اہل وعیال، اپنی اولاد، اپنے اموال اور اپنی معاش میں برکت پائی، اور اپنی حاجتوں کی قبولیت کو پایا۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس کی اس بات پر فرمایا: اے یمنی بھائی! کیا میں ان فضیلتوں میں کسی فضیلت کا اضافہ کر دوں؟ اسنے کہا: فرزند رسولؐ! اضافہ فرما دیجئے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: میرے جد ابوعبداللہ الحسین علیہ السلام کی زیارت ایسے قبول ومقبول وعمدہ حج کے مساوی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ انجام پایا ہو۔ اس شخص نے اس پر تعجب کا اظہار کیا تو آپؑ نے فرمایا: قسم بخدا! دو قبول ومقبول وعمدہ ایسے حج کے مساوی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ انجام پایا ہو۔ اس نے (اس پر) تعجب کا اظہار کیا تو ابوعبداللہ علیہ السلام اس میں اضافہ کرتے گئے یہاں تک کہ تیس قبول ومقبول وعمدہ حج کے مساوی قرار دیا جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ انجام پائے ہو۔''

۱۴۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے محمد بن حسین بن محمد بن اسماعیل سے، انہوں نے صالح بن عقبہ سے، انہوں نے یزید بن عبدالملک سے، انہوں نے کہا کہ میں ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ تھا، اس وقت گدھوں پر سوار ایک گروہ نکلا، تو امام علیہ السلام نے فرمایا: ''یہ لوگ کہاں کا ارادہ رکھتے ہیں؟'' میں نے عرض کی: شہداء کی قبروں (کی زیارت) کا، امامؑ نے

فرمایا: "ان کو شہید غریب کی زیارت سے کس چیز نے روکا ہے؟" اس وقت اہل عراق میں سے ایک شخص نے آپ سے سوال کیا: کیا یہ زیارت واجب ہے؟، اس پر امام علیہ السلام نے فرمایا: "حسین غریب علیہ السلام کی زیارت حج اور عمرہ سے بڑھ کر ہے، اور عمرے اور حج سے بڑھ کر ہے یہاں تک کہ شمار کیا بیس حج اور بیس عمرے کو اور پھر فرمایا: "سب کے سب مقبول اور خدا کی جانب سے قبول شدہ (حج اور عمروں کے برابر)، راوی کہتا ہے: قسم بخدا! ابھی میں کھڑا نہیں ہوا تھا کہ ایک شخص امام علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا: میں نے انیس حج کئے ہیں آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعا کریں مجھے پورے بیس حج کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ نے فرمایا: "کیا تم نے قبر حسین علیہ السلام کی زیارت کی ہے؟" اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: "قبر حسین علیہ السلام کی زیارت بیس حج سے بڑھکر ہے۔"

۴۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسین بن محبوب سے، انہوں نے اسحاق بن عمار سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "قبر حسین علیہ السلام کے موضع کے لئے معروف و مشہور حرمت ہے اور اس موضع میں پناہ کے طالب کو پناہ دی جاتی ہے۔" میں نے عرض کی: میں آپ کا فدیہ قرار پاؤں، آپ مجھے قبر حسین علیہ السلام کے موضع کی وضاحت فرمائیے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: "تم برکت حاصل کرو آج کے زمانہ میں قبر حسین علیہ السلام کے موضع سے پچیس ذراع (کہنی تک کا ہاتھ) سر کی جانب سے، پچیس ذراع پاؤں کی جانب سے، پچیس ذراع پشت کی جانب سے اور پچیس ذراع چہرے کے پیچھے کے حصے سے۔"

۴۳۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن بن محبوب سے، انہوں نے اسحاق بن عمار سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: "قبر حسین علیہ السلام کی جگہ دفن کے وقت سے جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔" اور فرمایا: "قبر حسین علیہ السلام کی جگہ جنّت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔"

۴۴۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے، انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے، انہوں نے معاویہ بن وہب سے، انہوں نے کہا کہ میں ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپؑ مصلّے پر تھے، میں بیٹھ گیا یہاں تک کے امامؑ نے نماز تمام کی، میں نے سنا کہ اس کے بعد امامؑ اس انداز سے پروردگار سے مناجات کر رہے تھے: "اے وہ کہ جس نے ہم کو بزرگی کے ساتھ خاص کیا، اور ہم سے شفاعت کا وعدہ فرمایا، ہم کو حاملان رسالت قرار دیا اور ہم کو وارث انبیاء بنایا اور ہمارے ذریعے سے امّت سابقہ کا اختتام کیا، ہمارے ساتھ اوصیاء کے سلسلے کو مخصوص کیا اور ہم کو جو کچھ گزر گیا اور جو کچھ باقی ہے اس کا علم عطا فرمایا اور (ہماری محبت کو) لوگوں کے دل میں قرار دیا کے جس کی وجہ سے لوگ ہماری طرف رغبت رکھتے ہیں، پروردگار تو مجھے اور میرے بھائیوں اور میرے جد حسین بن علی صلوات اللہ علیہم کے زوّار کی مغفرت فرما کہ جنہوں نے اپنے مال کو خرچ کیا اور اپنے بدنوں کو زحمت دی ہماری اطاعت میں رغبت کی وجہ سے، ہمارے صلے کے طور پر جو تیرے پاس ہیں اس سے امید لگاتے ہوئے، تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش کرنے

کے لئے اور ہمارے احکام کی بجا آوری کے طور پر، اور ہمارے دشمنوں کو ناراض کرتے ہوئے، ان لوگوں نے اس زیارت کے ذریعے تیری رضا کا ارادہ کیا ہے پس تو ان کو ہماری رضا سے متصل کر دے، ان کی رات اور دن میں حفاظت فرما، ان کے گھر والوں اور اولاد کا تو بہترین انداز سے جانشین بن کہ جن کو وہ پیچھے چھوڑ آئے ہیں اور تو ان کا ساتھی بن جا اور ان کے لئے کافی ہو جا ہر دشمنی رکھنے والے ظالم کے شر سے، تیری مخلوق میں سے ہر کمزور اور طاقتور کے شر سے اور انسانوں اور جنوں میں سے شیطانوں کے شر سے۔ اور تو عطا فرما ان کی ان امیدوں میں افضل کو کہ جو وہ اپنے وطن سے دوری کی حالت میں اور اس فوقیت کی وجہ سے جو انہوں نے ہمیں اپنی اولاد، گھر والوں اور قرابت داروں پر دی ہے، تجھ سے رکھتے ہیں۔ پروردگار! یقیناً ہمارے دشمنوں نے ان کے اوپر ان کے نکلنے کی پابندیاں لگائی مگر یہ بات ان کو ان لوگوں کی مخالفت کرتے ہوئے ہماری جانب چل پڑے اور بلند ہونے سے نہ روک سکی۔ پس تو رحم کر ان چہروں پر کہ سورج نے جن کو متغیر کر دیا ہے، تو رحم کر ان گالوں پر کہ جو قبر ابی عبداللہ الحسین علیہ السلام سے مس ہوئے ہیں، تو رحم کر ان آنکھوں پر کہ جن سے آنسوں جاری ہوئے ہیں ہم پر رحمت کرتے ہوئے، اور تو رحم کر ان دلوں پر جو ہماری وجہ سے خوفزدہ ہوئے ہیں اور ہماری وجہ سے جلے ہیں، تو رحم فرما ان فریادوں پر جو ہماری وجہ سے بلند ہوئی ہیں، پروردگار میں تجھ سے ان نفوس کو اور ان بدنوں کو تجھ سے بطور امانت طلب کرتا ہوں یہاں تک کہ تو انہیں پیاس کے دن (قیامت) حوض (کوثر) پر دیکھ لے۔''
امام یہ دعا مانگ رہے تھے، امام سجدے کی حالت میں تھے، جب آپ فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا: میں آپ کا فدیہ قرار پاؤں! اگر یہ باتیں جو میں نے آپ سے سنی اس شخص کے حق میں کہ جو خدا کی معرفت نہیں رکھتا، میں گمان کرتا ہوں کے (جہنم کی) آگ اس کو بھی کبھی اپنا نشانہ نہیں بنائے گی، قسم بخدا! میں تمنا کرنے لگا ہوں کہ کاش میں نے زیارت کی ہوتی اور حج نہ کیا ہوتا، امام نے مجھ سے فرمایا: ''تم کتنے قریب ہو اس سے پھر کونسی چیز تھی کے جس نے تم کو زیارت سے روکا، اے معاویہ! کیوں تم نے اس کو ترک کیا؟'' معاویہ کہتے ہے میں نے کہا: میں آپ کا فدیہ قرار پاؤ، میں نہیں جانتا تھا کہ یہ معاملہ اس حد تک پہنچا ہوا ہے، پھر امام علیہ السلام نے فرمایا: ''اے معاویہ! وہ کہ جو آسمان میں انؑ کے زوّار کے لئے دعا کرتے ہیں ان کی اکثریت انہی میں سے ہیں جو ان کے لئے زمین میں دعا کرتے ہیں۔ تم اسے کسی کے خوف کی وجہ سے ترک مت کرو، پس جو شخص اس کو کسی خوف کی وجہ سے ترک کرے گا وہ ایسی حسرت میں مبتلا ہوگا کہ قبر حسین علیہ السلام تو ان کے قریب تھی (اور زیارت سے محروم رہ گیا) کیا تم پسند نہیں کرتے ہو کہ اللہ تعالی کی زیارت جتنا شرف حاصل کرنے والے ان لوگوں میں سے قرار پاؤ کے جن کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی ہے، کیا تم پسند نہیں کرتے ہو کہ کل ان لوگوں میں سے قرار پاؤ کہ جن سے ملائکہ مصافحہ کرتے ہیں، کیا تمہیں یہ بات محبوب نہیں ہے کہ تم کل ان لوگوں میں سے قرار پاؤں کہ جو آتے ہیں تو ایسے ہوتے ہیں کہ ان پر کوئی ایسا گناہ نہیں ہوتا کہ جس پر اسے سزا ملے، کیا تم نہیں چاہتے کہ کل ان لوگوں میں سے قرار پاؤ گے کہ جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مصافحہ فرمائے۔''

۴۵۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری نے، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے اسحاق بن عمار سے، انہوں نے ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، اسحاق بن عمار کہتے ہے کہ میں نے امام علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''کوئی فرشتہ آسمان اور زمین میں نہیں ہے مگر یہ کہ وہ اللہ تعالی سے سوال کرتے ہیں

کہ وہ انہیں اجازت دے قبر حسین علیہ السلام کی زیارت کی۔ پس فرشتوں کی ایک فوج نازل ہوتی ہے اور ایک فوج اوپر جاتی ہے۔"

۴۶۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن بن محبوب سے، انہوں نے داود رقی سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ: "اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے زیادہ کسی مخلوق کو خلق نہیں فرمایا، بیشک ہر شام کے وقت آسمان سے ستر ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں اور رات بھر بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں یہاں تک کے فجر طلوع ہو جاتی ہے، اس کے بعد یہ فرشتے قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضر ہو کر ان کو سلام پیش کرتے ہیں، پھر یہ فرشتے امیر المومنین علیہ السلام کی قبر پر آتے ہیں اور ان کو سلام پیش کرتے ہیں، پھر یہ فرشتے حسن علیہ السلام کی قبر پر آتے ہیں اور ان کو سلام پیش کرتے ہیں، پھر یہ فرشتے قبر حسین علیہ السلام پر آتے ہیں اور ان کو سلام پیش کرتے ہیں، پھر سورج کے طلوع ہونے سے پہلے آسمان کی جانب پہنچ جاتے ہیں، اس کے بعد دن کے ستر ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں اور دن بھر بیت الحرام کا طواف کرتے ہیں یہاں تک کہ جب سورج غروب ہونے کے لئے نیچے آجاتا ہے تو یہ فرشتے وہاں سے قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضر ہوتے ہیں اور ان کی خدمت میں سلام پیش کرتے ہیں، پھر یہ فرشتے قبر امیر المومنین علیہ السلام پر حاضر ہوتے ہیں اور ان کی خدمت میں سلام پیش کرتے ہیں، پھر یہ فرشتے قبر حسن علیہ السلام پر حاضر ہوتے ہیں اور ان کی خدمت میں سلام پیش کرتے ہیں، پھر یہ فرشتے قبر حسین علیہ السلام پر حاضر ہوتے ہیں اور ان کی خدمت میں سلام پیش کرتے ہیں، اس کے بعد یہ فرشتے سورج کے غروب ہونے سے قبل آسمان کی جانب پہنچ جاتے ہیں۔"

۴۷۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے حسین ابن عبیداللہ سے، انہوں نے حسن بن علی بن ابی عثمان سے، انہوں نے محمد بن فضیل سے، انہوں نے اسحاق بن عمار سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: "قبر حسین بن علی علیہما السلام اور ساتوں آسمان کے درمیان فرشتوں کی آمد و رفت ہیں۔"

۴۸۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے محمد بن حسین سے، انہوں نے محمد بن اسماعیل سے، انہوں نے حنان بن سدیر سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: "تم لوگ ان کی زیات کرو۔ یعنی قبر حسین علیہ السلام کی۔ اور ان پر جفا نہ کرو، بیشک وہ شہیدوں کے سرادر ہیں اور اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔"

۴۹۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے عباس بن معروف سے، انہوں نے حماد بن عیسی سے، انہوں نے ربعی بن عبداللہ سے، انہوں نے کہا کہ میں نے مدینے میں ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: شہداء کی قبریں کہاں ہیں؟، امام علیہ السلام نے فرمایا: "کیا تمہارے نزدیک سب شہداؤں سے افضل حسین علیہ السلام نہیں ہیں؟، اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، ان کی قبر کے اطراف میں چار ہزار فرشتے پراگندہ اور غبار آلود حالت میں قیامت تک روتے رہیں گے۔"

۵۰۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے محمد بن حسین بن ابی خطاب سے، انہوں نے ابوداود مسترق سے، انہوں نے امّ سعید الخمسیہ سے، انہوں نے کہا کہ میں ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس تھی اور میں گدھا کرائے پر دینے والے کو آمادہ کر رہی تھی تا کہ میں شہداء کی قبروں کی زیارت کے لئے جاؤں، اس موقع پر امام علیہ السلام نے فرمایا: ''تمہیں کس چیز نے سید الشہداء کی زیارت سے روکا ہے؟'' میں نے عرض کی: میں آپ کا فدیہ قرار پاؤں، یہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ حسین بن علی علیہما السلام ہیں۔'' میں نے عرض کی: ان کی زیارت کرنے والے کا کیا ثواب ہے؟ آپ نے فرمایا: ''حج اور عمرہ، اور نیکی میں سے فلاں اور فلاں..... اپنے ہاتھ سے تین دفعہ شمار کیا۔''

۵۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے محمد بن حسین بن ابی خطاب سے، انہوں نے حکم بن مسکین سے، انہوں نے امّ سعید الاخمسیہ سے، انہوں نے کہا کہ میں ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی، جب میں آپ کے پاس پہنچی اس وقت کنیز آئی اور اس نے کہا: میں تمہاری سواری کا جانور لے آئی، اس پر امامؑ نے فرمایا: اے امّ سعید! تم مجھے بتاؤ کہ اس سواری کے جانور میں کا کیا معاملہ ہے؟ کہاں سے طلب کر رہی ہے اور کہاں جانا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ شہداء کی قبروں کی زیارت کروں۔ اس پر امام علیہ السلام نے فرمایا: ''تم نے مجھے آج کتنی عجیب وغریب خبر دی ہے، اے عراق والو تم دور کا سفر کر کے شہداء کی زیارت کے لئے تو آتے ہو مگر سید الشہداء کو فراموش کر دیتے ہو؟ کیا تم وہاں نہیں جاتے ؟'' میں نے عرض کیا: سید الشہداء کون ہیں؟ امامؑ نے فرمایا: ''الحسین بن علی علیہما السلام'' میں نے کہا: میں ایک عورت ہوں، امامؑ نے فرمایا: ''کوئی حرج نہیں ہے کہ تمہاری طرح کی عورتیں وہاں جائیں اور انؑ کی زیارت کریں۔ میں نے عرض کیا: انؑ کی زیارت کرنے میں ہمارے لئے کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: ''حج، عمرہ اور مسجد الحرام میں دو مہینے اعتکاف کرنے اور روزے رکھنے کے مساوی ہے۔''

۵۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا علی بن حسین سعد آبادی نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ برقی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابن مسکان سے، انہوں نے ہارون بن خارجہ سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''حسین بن علی علیہما السلام نے فرمایا ہے: میں مظلومیت کے عالم میں قتل ہونے والا ہوں، مجھے قتل کیا گیا اس وقت کے جب میں مصیبت کے عالم میں تھا، دائمی حق ہے اللہ تعالیٰ پر کہ کوئی بھی مصیبت زدہ میرے پاس نہیں آئے گا مگر یہ کہ وہ خوشی کی حالت میں اپنے گھر والوں کی طرف واپس لوٹے گا۔''

۱۵۱۔ ائمہ علیہم السلام کی قبروں کی زیارت کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ برقی سے، انہوں نے حسن بن علی وشاء سے، انہوں نے کہا کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: ائمہؑ میں سے کسی ایک کی قبر پر آنے والے کے لئے کیا

ثواب ہے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: ''اس کے لئے اسی کے مساوی ثواب ہے جو قبر ابوعبداللہ امام حسین علیہ السلام پر آنے والے کے لئے ہے۔'' میں نے عرض کی: جو شخص قبر ابی الحسن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی زیارت کرے اس کے لئے کیا ثواب ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اس کے لئے وہی ثواب ہے جو ابوعبداللہ امام حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کے لئے ہے۔''

۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے عباس بن معروف سے، انہوں نے علی بن مہز یار سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوجعفر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: امام علی رضا علیہ السلام کی قبر پر آنے والے کے لئے کیا ثواب ہے۔ آپ نے فرمایا: ''قسم بخدا الجنت۔''

۳۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے احمد بن محمد بن ابی نصر بزنطی سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوالحسن امام علی رضا علیہ السلام کی کتاب میں پڑھا: ''تم میرے شیعوں تک یہ بات پہنچاؤ کہ میری زیارت اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہزار حج کے برابر ہے۔'' راوی کہتے ہے میں نے ابوجعفر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: ہزار حج؟!!! امام علیہ السلام نے فرمایا: ''جی قسم بخدا ایک لاکھ حج (کا ثواب) ہے اس شخص کے لئے جو ان کی زیارت ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے کرے۔''

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے: ''جو ہم میں سے کسی ایک کی زیارت کرے تو وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے حسین علیہ السلام کی زیارت کی۔''

۱۵۲۔ قم میں فاطمہ بنت موسیٰ بن جعفر علیہم السلام کی قبر کی زیارت کا ثواب

۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا علی بن ابراہیم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے سعد بن سعد سے، انہوں نے ابوالحسن امام علی رضا علیہ السلام سے، راوی کہتے ہے کہ میں نے امام علیہ السلام سے فاطمہ بنت موسیٰ بن جعفر علیہم السلام کے سلسلے میں سوال کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ان کی زیارت کرے، اس کے لئے جنّت ہے۔''

۱۵۳۔ رے میں عبدالعظیم حسنی کی زیارت کا ثواب

۱۔ ہم سے بیان کیا علی بن احمد نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا حمزہ بن قاسم علویؒ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن یحییٰ عطار نے، انہوں نے اس ری کے رہنے والے شخص سے جو ابوالحسن علی بن محمد الھادی النقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ اس نے کہا کہ میں ابوالحسن العسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: ''تم کہاں تھے؟'' میں نے عرض کی: میں حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے گیا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ''اگر تم تمہارے یہاں موجود عبدالعظیم کی قبر کی زیارت کرتے تو تم اس شخص کی طرح ہوتے جس

نے حسین بن علی علیہما السلام کی زیارت کی۔

۱۵۴۔ اہل بیت علیہم السلام سے نیکی نہ کر سکے تو ان کے صالح موالی سے نیکی کرنے کا ثواب، اہل بیت علیہم السلام کی زیارت نہ کر سکے تو ان کے صالح موالی کی زیارت کرنے کا ثواب

۱۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسی سے، انہوں نے اپنی اسناد کے ساتھ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو ہمارے ساتھ نیکی کرنے پر قادر نہیں ہے اسے چاہیئے کہ ہماری ولایت کے صالح معتقدین کے ساتھ نیکی کرے، اگر وہ ایسا کرے گا تو اس کے لئے ہمارے ساتھ نیکی کرنے کا ثواب لکھا جائے گا، اور جو ہماری زیارت کرنے پر قادر نہیں ہے اسے چاہئے کہ ہماری ولایت کے صالح معتقدین کی زیارت کرے، اگر ایسا کرے گا تو اس کے لئے ہماری زیارت کرنے کا ثواب لکھا جائے گا۔''

۱۵۵۔ امام علیہ السلام کے ساتھ نیکی کرنے کا ثواب

۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے عمران بن موسی سے، انہوں نے یعقوب ابن یزید سے، انہوں نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، انہوں نے حماد بن عثمان سے، انہوں نے اسحاق بن عمار سے، انہوں نے کہا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: اللہ تبارک تعالی کی اس آیت: ''**من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا فیضاعفہ لہ اضعافا کثیرہ**'' کا کیا معنی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''امام کے ساتھ نیکی کرنا۔''

۲۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن احمد نے، انہوں نے علی بن فضل سے، انہوں نے ابو طالب عبد اللہ بن صلت سے انہوں نے یونس بن عبد الرحمن سے، انہوں نے اسحاق بن عمار سے، انہوں نے ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسی کی مثل روایت نقل کی ہے۔

۱۵۶۔ اہل قرآن کا ثواب

۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن احمد سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا ابو اسحاق ابراہیم بن ھاشم سے، انہوں نے حسن بن ابی الحسن فارسی سے، انہوں نے سلیمان بن جعفر جعفری سے، انہوں نے اسماعیل بن ابی زیاد سے، انہوں نے جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: ''اہل قرآن لوگوں میں نبیوں اور رسولوں کے بعد سب سے زیادہ بلند درجہ رکھتے ہیں، تم لوگ اہل قرآن اور ان کے حقوق کو ضائع مت کرو، بیشک ان کے لئے اللہ کی جانب سے ایک منزلت ہے۔''

۱۵۷۔ مکہ میں ختمِ قرآن کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے ،انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے ،انہوں نے محمد بن حسن بن ابی خطاب نے ،انہوں نے نضر بن شعیب سے ،انہوں نے خالد بن ماد القلانسی سے ،انہوں نے ابوحمزہ سے ،انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص قرآن کو ختم کرے مکہ میں جمعے سے جمعہ تک یا اس سے کم یا اس سے زیادہ میں اور اس کا اختتام جمعے کو ہو،تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس دنیا کے پہلے جمعے سے لیکر آخری جمعے تک میں ہونے والی نیکیاں اور اجر لکھے گا،اور اگر وہ تمام دنوں میں اس کو ختم کرے تو بھی اس کے لئے اسی طرح ہے''

۱۵۸ ۔ قرآن جس کے اوپر سخت ہو اور جس کے اوپر خوشی کا باعث ہو،اس کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا احمد بن محمدؒ نے ،انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے ،انہوں نے احمد ابن حسین سے ،انہوں نے حسین بن سعید سے ،انہوں نے محمد بن ابن ابی عمیر سے ،انہوں نے منصور بن یونس سے ،انہوں نے صباح بن سیابہ سے ،انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا :''جن کے اوپر قرآن سخت ہو،اس کے لئے دو اجر ہے ،اور جس کے اوپر قرآن خوشی کا باعث ہو وہ شخص ''ابرار'' (نیک اور عقلمند لوگو) میں سے ہے۔''

۱۵۹۔ مومن کا جوانی کے عالم میں تلاوت قرآن کرنے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے ،انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری نے ،انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے ،انہوں نے حسن بن محبوب سے ،انہوں نے مالک بن عطیہ سے ،انہوں نے منہال القصاب سے ،انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:''جو شخص تلاوت قرآن کرے جبکہ وہ جوان اور مومن ہو،تو قرآن اس کے گوشت اور خون میں مخلوط ہو جاتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ اسے کرامت اور نیکی کے دسترخوان پر قرار دیتا ہے۔اور قرآن قیامت کے دن اس کا دفاع کرنے والا ہوگا اور کہے گا: اے پروردگار! ہر عمل کرنے والے تک اس کے عمل کا اجر پہنچ گیا ہے،سوائے میرے عمل کرنے والے کے،تو تو اس تک اپنی کریم عطا کو پہنچا،اس پر اللہ تعالیٰ اسے جنّت کے حلوں میں سے دو حلّے اسے پہنائے گا اور اس کے سر پر کرامت کا تاج رکھے گا اور پھر فرمائے گا: کیا میں نے تم کو اس معاملے میں اپنے سے راضی کر دیا؟ قرآن کہے گا: اے پروردگار! میں اس شخص کے حق میں ایسے اجر کی طرف رغبت رکھتا ہوں جو اس سے افضل ہو۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس کی داہنی طرف کو امن اور بائیں طرف کو ہمیشگی عطا کی جائے گی۔پھر وہ جوان جنّت میں داخل ہوگا اور اس سے کہا جائے گا،ایک ایک آیت پڑھتا جا اور درجہ کی بلندی پر چڑھتا جا،پھر اس سے کہا جائے گا کیا ہم نے تم کو پہنچا دیا اور ہم نے تم کو اپنے سے اس معاملے میں راضی کر دیا۔جواب میں وہ کہے گا: ہاں۔اور فرمایا: جو شخص کثرت سے تلاوت کرے اور اس کو حفظ کرنے میں مشقت اٹھائے تو اللہ

تعالیٰ اس کو اس کا دوگنا اجر عطا کرے گا۔''

۱۶۰۔ نماز میں قیام کی حالت میں، بیٹھے ہوئے اور نماز کے علاوہ تلاوت قرآن کا ثواب

۱۔ مجھ سے بیان کیا جعفر بن محمد بن مسرورؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا حسین بن محمد بن عامر نے، انہوں نے اپنے چچا عبداللہ بن عامر سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے عبداللہ بن سنان سے، انہوں نے معاذ بن مسلم سے، انہوں نے عبداللہ بن سلیمان سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص تلاوت قرآن کرے اپنی نماز میں قیام کی حالت میں، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر حرف کے بدلے سو نیکیاں لکھتا ہے، اور جو شخص قرآن کی تلاوت کرے اپنی نماز میں بیٹھے ہونے کی حالت میں تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر حرف کے بدلے پچاس نیکیاں لکھتا ہے، اور جو شخص نماز کے علاوہ قرآن کی تلاوت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں لکھتا ہے۔''

۱۶۱۔ سو سے پانسو (۵۰۰) آیت کی تلاوت کے ساتھ نماز پڑھنے کا ثواب

۱۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے اپنے چچا محمد بن ابی القاسم سے، انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے حسن بن علی سے، انہوں نے اسحاق بن عمار سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص رات میں سو آیتوں کے ساتھ نماز انجام دے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے پوری رات خشوع کے ساتھ نماز پڑھنے کا ثواب لکھے گا، اور جو دو سو آیتوں کی تلاوت نماز شب کے علاوہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے لوح میں نیکیوں کی ''قنطار'' (ایک پیمانہ) لکھے گا، اور قنطار بارسو 'اوقیہ'' (ایک پیمانہ) پر مشتمل ہوتا ہے، اور ایک ''اوقیہ'' احد کے پہاڑ سے بڑا ہوتا ہے۔''

۱۶۲۔ قرآن کو حفظ کرنے اور اس پر عمل کرنے کا ثواب

۱۔ مجھ سے بیان کیا حسین بن احمدؒ نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسن ابن محبوب سے، انہوں نے جمیل بن صالح سے، انہوں نے فضیل بن یسار سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو قرآن کو حفظ کرتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے وہ نیکی اور کرامت کے دسترخوان کے ساتھ ہے۔''

۱۶۳۔ حفظ کرنے کے لئے قرآن کی مشق کرنے اور سونے سے پہلے سورہ کی تلاوت کا ثواب

۱۔ مجھ سے بیان کیا علی بن حسین مکتب نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن عبداللہ نے، انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن

جعفر حمیری سے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے جمیل بن صالح سے، انہوں نے فضیل بن یسار سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''بیشک جو شخص مشقت اٹھاتے ہوئے اور حفظ کم ہونے کی وجہ سے قرآن کی مشق کرتا ہے تاکہ اس کو حفظ کر سکے، تو اس کے لئے دو اجر ہیں''، اور آپؑ نے فرمایا: ''بازار میں کاروبار میں مشغول تاجر کے لئے کون سی چیز مانع ہے کہ جب وہ اپنے گھر کی طرف پلٹ کر آئے تو سونے سے پہلے قرآن میں سے کسی سورہ کی تلاوت کرے، پس اگر وہ ایسا کرے گا تو اس کے لئے ہر آیت کے بدلے دس نیکیاں لکھی جائے اور اس سے دس برائیاں مٹائی جائے گی۔''

۱۶۴۔ ''الحالّ المرتحل'' کا ثواب

۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ برقی سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا حسین بن یزید نوفلی نے، انہوں نے سکونی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے سوال کیا گیا کہ: یارسول اللہؐ! کونسا شخص سب سے بہتر ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ''الحالّ المرتحل'' سوال کیا گیا: یارسول اللہؐ! یہ ''الحالّ المرتحل'' کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''ایسا قرآن کو شروع کرنے والا شخص جو اس قرآن کو اختتام تک پہنچاتا ہے جس کو شروع کیا ہوتا ہے اور ختم کرنے کے بعد قرآن کا (پھر سے) آغاز کر دیتا ہے،

۱۶۵۔ قرآن کی تلاوت کرنے والے کا ثواب

۱۔ ہم سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن حسین سعد آبادی نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے محمد بن عیسیٰ بن عبید سے، انہوں نے سلیمان ابن راشد سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے معاویہ بن عمار سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''جو تلاوت قرآن کرتا ہے وہ ایسا بے نیاز ہوتا ہے کہ اس کے بعد فقر نہیں ہے اور اگر ایسا نہیں ہے تو پھر کونسی چیز اسے غنی بنائے گی۔''

۱۶۶۔ قرآن کی طرف نگاہ کرتے ہوئے تلاوت کا ثواب

۱۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے، انہوں نے لوگوں میں سے ایک مرد سے جس نے سلسلہ کو آگے بڑھاتے ہوئے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا کہ امامؑ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص قرآن کی طرف نگاہ کرتے ہوئے تلاوت کرے تو اس کی بصارت وسیع ہو جائے گی اور والدین کے متعلق آسانی ہو جائے گی اگرچہ والدین کافر ہی کیوں نہ ہوں۔''

۲۔ اسی اسناد کے ساتھ، سلسلے کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی طرف بلند کرتے ہوئے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ''شیطان کے اوپر

قرآن میں نگاہ کرتے ہوئے تلاوت کرنے سے زیادہ کوئی سخت چیز نہیں ہے۔"

۱۶۷۔ گھر میں قرآن رکھنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن حسین سعد آبادی نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ برقی سے، انہوں نے علی بن حسین ضریر سے، انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے، انہوں نے جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: "میں متعجب ہوتا ہوں اس بات پر کہ کسی گھر میں قرآن رکھا ہوا ہو اور پھر اللہ تعالیٰ اس گھر میں شیطان کو چھوڑ دے۔"

۱۶۸۔ رات میں دس (10) سے لیکر ہزار (1000) آیات کی تلاوت کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے حسین بن سعید سے، انہوں نے نضر بن سوید سے، انہوں نے یحییٰ حلبی سے، انہوں نے محمد بن مروان سے، انہوں نے سعد بن طریف سے، انہوں نے ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص رات کو دو آیتوں کی تلاوت کرے تو اسے غافلوں میں لکھا نہیں جائے گا، اور جو پچاس آیتوں کی تلاوت کرے ان کو ذاکرین (اللہ کا ذکر کرنے والوں) میں لکھا جائے گا، جو سو آیتوں کی تلاوت کرے اسے اطاعت گزاروں میں لکھا جائے گا، جو دو سو آیتوں کی تلاوت کرے اسے خشوع کرنے والوں میں لکھا جائے گا، اور جو تین سو آیتوں کی تلاوت کرے اسے کامیاب ہونے والوں میں سے لکھا جائے گا، اور جو پانچوں سو آیتوں کی تلاوت کرے اسے مجتہدین (کوشش کرنے والوں) میں سے لکھا جائے گا اور جو ایک ہزار آیتوں کی تلاوت کرے اس کے لئے "قنطار" ہے، "قنطار" پانچ لاکھ مثقال سونا ہے، اور مثقال (کا وزن) چوبیس قیراط ہے، اور اس میں سب سے چھوٹا قیراط احد کے پہاڑ کی مانند ہے اور اس میں سب سے بڑا آسمان اور زمین کے درمیان کے فاصلے کے مساوی ہے۔"

۱۶۹۔ قرآن کے موسم بہار کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن حسین سعد آبادی نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ برقی سے، انہوں نے محمد بن سالم سے، انہوں نے احمد بن نضر سے، انہوں نے عمرو بن شمر سے، انہوں نے جابر سے، انہوں نے ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: "ہر چیز کا موسم بہار ہوتا ہے اور قرآن کا موسم بہار ماہ رمضان ہے۔"

۱۷۰۔ (100) سو قرآنی آیات کی تلاوت اور اس کے بعد سات دفعہ "یا اللہ" کہنے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے اپنے چچا محمد بن ابی القاسم سے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے

علی بن اسباط سے، انہوں نے سلسلے کو بلند کرتے ہوئے امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام سے نقل کیا کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص قرآن میں سے جو بھی دل چاہے وہ والی سو آیتوں کی تلاوت کرے اور پھر ''یا اللہ'' سات مرتبہ کہے تو اگر وہ چٹان پر دعا کرے تو وہ بھی اپنی جگہ چھوڑ دے گی، ان انشاء اللہ۔''

﴿قرآن کے سورہ کی تلاوت کا ثواب﴾

۱۷۱۔ سورۂ فاتحہ کی تلاوت کا ثواب

۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ عطار نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے محمد بن حسان سے، انہوں نے اسماعیل بن مہران سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا حسن بن علی بن ابی حمزہ بطائنی نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کا اسم اعظم امّ الکتاب میں (قطعی طور پر) پوشیدہ ہے۔''

۱۷۲۔ سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران کی تلاوت کا ثواب

۱۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے محمد ابن احمد سے، انہوں نے محمد بن حسان سے، انہوں نے اسماعیل بن مہران سے، انہوں نے حسن بن علی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حسین بن ابی علاء سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا ''جو شخص بقرہ اور آل عمران کی تلاوت کرے تو یہ دونوں قیامت کے دن اس کے سر پر دو بادلوں یا دو پردوں کی صورت میں سایہ کئے ہوں گے۔''

۱۷۳۔ سورۂ بقرہ کی شروع کی چار آیتیں، آیۃ الکرسی، اس کے بعد کی دو آیتیں اور آخر کی تین آیتیں پڑھنے کا ثواب

۱۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ عطار نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے حسن حسین لولوی سے، انہوں نے ایک مرد سے، انہوں نے معاذ سے، انہوں نے عمرو بن جمیع سے، انہوں نے سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے علی بن حسین زین العابدین علیہ السلام سے، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص بقرہ کی شروع کی چار آیتیں پڑھے، آیۃ الکرسی پڑھے، اس کے بعد کی دو آیتیں پڑھے اور اس کے آخر کی تین آیتیں پڑھے تو وہ اپنی جان اور مال میں کوئی ناپسندیدہ بات نہیں دیکھے گا، اور نہ شیطان اس کے قریب آئے گا اور نہ ہی وہ قرآن کو فراموش کرے گا۔''

۱۷۴۔ سوتے وقت اور ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی کی تلاوت کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسن بن علی سے، انہوں نے حسن بن جہم سے، انہوں نے ابراہیم بن مہزم سے، انہوں نے ایک مرد سے جس نے ابوالحسن امام علی رضا علیہ السلام سے سنا کہ آپ فرمایا: ''جو شخص سوتے وقت آیۃ الکرسی کی تلاوت کرے تو اسے فالج کا خوف نہیں رہے گا ان شاء اللہ، اور جو شخص ہر نماز کے بعد آیت الکرسی کی تلاوت کرے تو بخار اسے ضرر نہیں پہنچائے گا۔''

۱۷۵۔ ہر جمعے کو سورۂ نساء پڑھنے کا ثواب

ا۔ ہم سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے محمد بن حسان سے، انہوں نے اسماعیل بن مہران سے، انہوں نے حسن بن علی سے، انہوں نے علی بن عابس سے، انہوں نے ابومریم سے، انہوں نے منہال بن عمرو سے، انہوں نے زرّ بن حبیش سے، انہوں نے امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص سورۂ نساء کی تلاوت جمعے کے دن کرے اسے قبر کی تنگی اور اضطراب سے امان دی جائے گی۔''

۱۷۶۔ سورۂ مائدہ پڑھنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے محمد بن حسان سے، انہوں نے اسماعیل بن مہران سے، انہوں نے حسن بن علی سے، انہوں نے ابومسعود مدائنی سے، انہوں نے ابوجارود سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ہر جمعرات کے دن سورۂ مائدہ کی تلاوت کرے تو اس کا ایمان کسی ظلم کی وجہ سے کبھی شرک میں مبتلا نہیں ہوگا۔''

۱۷۷۔ سورۂ انعام پڑھنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن ابی القاسم نے، انہوں نے محمد بن علی کوفی نے، انہوں نے اسماعیل بن مہران سے، انہوں نے حسن بن علی سے، انہوں نے حسین بن محمد بن فرقد سے، انہوں نے حکم بن ظہیر سے، انہوں نے ابوصالح سے، انہوں نے ابن عباس سے، انہوں نے فرمایا: ''جو شخص سورۂ انعام کی ہر رات تلاوت کرے تو وہ قیامت کے دن امن پانے والوں میں سے ہوگا اور وہ کبھی بھی جہنم کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھے گا۔''

اور ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''سورۂ انعام ایک وقت میں نازل ہوا اور اس کے ہمراہ ستر ہزار ملائکہ نازل

ہوئے یہاں تک کہ جب یہ سورۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر نازل ہوا تو ان فرشتوں نے اس سورۂ کی تعظیم اور تکریم کی، بیشک اللہ تعالیٰ کا نام اس سورے میں ستر مقام پر ہے، اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اس سورے کے اندر کیا کچھ ہے تو وہ اسے ترک نہ کرے۔"

۱۷۸۔ (ہر مہینے) سورۂ اعراف پڑھنے کا ثواب

۱۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن بن علی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابو بصیر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: "جو شخص ہر مہینے سورۂ اعراف کی تلاوت کرے تو وہ قیامت کے دن ان لوگوں میں سے ہوگا جن کے اوپر نہ کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمزدہ ہوں گے، پس اگر اس کو ہر جمعے کو پڑھے تو یہ ان لوگوں میں سے قرار پائے گا جن کا قیامت کے دن حساب نہیں لیا جائے گا۔ جان لو کہ اس میں محکم باتیں ہیں، پس تم لوگ اس کی تلاوت کو ترک نہ کرو، یہ قیامت کے دن ہر اس شخص کے حق میں گواہی دے گا جس نے اس کی تلاوت کی ہوگی۔"

۱۷۹۔ سورۂ انفال اور سورۂ توبہ پڑھنے کا ثواب

۱۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابو بصیر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: "جو شخص سورۂ انفال اور سورۂ برائت کو ہر مہینے میں پڑھے تو نفاق کبھی بھی اس میں داخل نہیں ہوگا اور وہ امیر المومنین علیہ السلام کے شیعوں میں سے ہوگا۔"

۱۸۰۔ سورۂ یونس پڑھنے کا ثواب

۱۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن بن علی سے، انہوں نے حسین بن محمد بن فرقد سے، انہوں نے فضیل رسان سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: "جو شخص سورۂ یونس کو ہر دو مہینے میں یا تین مہینے میں پڑھے تو اس کے اوپر خوف نہیں ہوگا کہ وہ جاہلوں میں سے قرار پائے اور وہ قیامت کے دن مقربین میں سے ہوگا۔"

۱۸۱۔ سورۂ ہود پڑھنے کا ثواب

۱۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے مندلسے، انہوں نے کثیر بن کاروند سے، انہوں نے فزوۃ بن الآجری سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: "جو شخص سورۂ ہود کی تلاوت ہر جمعے کے دن کرے، تو اللہ تبارک وتعالیٰ اسے قیامت کے دن نبیوں کے زمرے میں محشور فرمائے گا اور قیامت کے دن اس کے لئے کسی خطاء والے عمل کو جانا نہیں جائے گا۔"

۱۸۲۔ سورۂ یوسف پڑھنے کا ثواب

ا۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جوشخص ہر دن میں یا ہر رات میں سورۂ یوسف کی تلاوت کرے، تو اللہ تعالی اسے قیامت میں اس عالم میں اٹھائے گا کہ اس کا جمال یوسف علیہ السلام کے جمال جیسا ہوگا، اور قیامت کے دن کوئی دہشت اس تک نہیں پہنچے گی اور وہ اللہ تعالی کے پسندیدہ صالح بندوں میں سے ہوگا۔ اور فرمایا: یہ بات توریت میں لکھی جا چکی ہے۔''

۱۸۳۔ سورۂ رعد کے پڑھنے کا ثواب

ا۔ اسی اسناد کے ساتھ، انہوں نے حسن سے، انہوں نے حسین بن علاء سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جوشخص کثرت سے سورۂ رعد کی تلاوت کرے، تو اللہ تعالی اس تک (آسمانی) بجلی کو نہیں پہنچنے دے گا اگر چہ یہ ناصبی (دشمنِ اہل بیت علیہم السلام) ہی کیوں نہ ہو، اور اگر وہ مومن ہے تو اللہ تعالی اسے بغیر حساب کے جنّت میں داخل فرمائے گا، اور وہ ان لوگوں کی کہ جن کو وہ اپنے گھر والوں اور اپنے بھائیوں میں سے سمجھتا ہے، شفاعت کرے گا۔''

۱۸۴۔ سورۂ ابراہیم اور حجر پڑھنے کا ثواب

ا۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے ابومغرا سے، انہوں نے عنبسہ بن مصعب سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جوشخص جمعے کے دن دو رکعتوں میں پورے سورۂ ابراہیم اور حجر کی تلاوت کرے تو اس تک کبھی بھی محتاجی، جنون اور بلا و آزمائش نہیں پہنچے گی۔''

۱۸۵۔ سورۂ نحل پڑھنے کا ثواب

ا۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے عاصم حناط سے، انہوں نے محمد بن مسلم سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جوشخص ہر مہینے میں سورۂ نحل کی تلاوت کرے تو وہ دنیا میں مشقت سے محفوظ ہو جائے گا اور ستر قسم کی بلاؤ سے کہ جن میں کمترین بلا جنون، جذام اور برص کی ہے، اور اس شخص کا مسکن جنّت میں 'عدن' میں ہوگا، اور یہ عدن، جنّت کے درمیان میں واقع ہے۔''

۱۸۶۔ سورۂ بنی اسرائیل پڑھنے کا ثواب

ا۔ اسی اسناد سے، حسن سے، انہوں نے حسین بن ابی علاء سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جوشخص ہر شب جمعہ سورۂ بنی اسرائیل کی تلاوت کرے تو نہیں مرے گا یہاں تک کہ قائم علیہ السلام کو پالے اور ان کے اصحاب میں

سے ہو جائے۔''

۱۸۷۔ سورۂ کہف پڑھنے کا ثواب

مجھ سے بیان کیا احمد بن محمدؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے احمد بن ہلال سے، انہوں نے عیسیٰ بن عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے جد سے، انہوں نے امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جب وہ ''قل انما ان بشر مثلکم - سے لیکر سورے کے آخر تک'' کی تلاوت کرتا ہو، مگر یہ کہ اس کے پہلوں کے مقام سے ایک نور نکلتا ہے جس کا پھیلاؤ بیت اللہ الحرام (خانۂ کعبہ) تک ہے، پس اگر وہ بیت اللہ الحرام کے قریب ہی ہے تو پھر وہ نور بیت المقدس تک ہے۔''

۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن احمد نے، انہوں نے محمد بن حسان سے، انہوں نے اسماعیل بن مہران سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا حسن بن علی نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص شب جمعہ سورہ کہف کی تلاوت کرے تو وہ نہیں مرے گا مگر شہید ہونے کی حالت میں اور اللہ تعالیٰ اسے شہداء کے ساتھ مبعوث فرمائے گا اور قیامت کے دن اسے شہداء کے ساتھ ٹھہرائے گا۔''

۱۸۸۔ سورۂ مریم پڑھنے کا ثواب

ا۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے عمر سے، انہوں نے ابان سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ہمیشہ سورۂ مریم کی تلاوت کرتا رہے تو وہ نہیں مرے گا، یہاں تک کہ اس تک ایسی چیز پہنچ جائے گی جو اسے اس کی جان، مال اور اولاد کے سلسلے میں بے نیاز کردے اور وہ آخرت میں عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے اصحاب میں سے ہوگا اور اسے، دنیا میں سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی جو سلطنت تھی ویسی ہی سلطنت اسے آخرت میں دی جائے گی۔''

۱۸۹۔ سورہ طہٰ پڑھنے کا ثواب

ا۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے صباح حذاء سے، انہوں نے اسحاق بن عمار سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگ سورۂ طہٰ کی تلاوت کو ترک نہ کرو، بیشک اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے، اور اس کی قرائت سے محبت کرتا ہے۔ جو شخص ہمیشہ اس کو پڑھتا رہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے داہنے ہاتھ میں نامۂ اعمال عطا فرمائے گا اور اس کے ان اعمال کا حساب نہیں لے گا جو اس نے اسلام میں ہوتے ہوئے انجام دیئے تھے اور اس کا آخرت میں اتنا اجر دیا جائے کہ وہ راضی ہو جائے گا۔''

۱۹۰۔ سورۂ انبیاء پڑھنے کا ثواب

۱۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے یحییٰ بن مساور سے، انہوں نے فضیل رسان سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص سورۂ انبیاء کی تلاوت کرے جبکہ وہ انبیاء سے محبت بھی رکھتا ہو تو وہ اس شخص کی مانند ہو جائے گا جو جنّت کی نعمتوں میں تمام انبیاء کا رفیق قرار پایا ہو، اور یہ شخص دنیا کی زندگی میں لوگوں کی نگاہوں میں ایک رعبدار شخص ہو جائے گا۔''

۱۹۱۔ سورۂ حج پڑھنے کا ثواب

۱۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن بن علی سے، انہوں نے سورۃ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ہر تین دن میں سورۂ حج کی تلاوت کرے تو ابھی ایک سال گزرا نہیں ہوگا کہ وہ بیت اللہ کی طرف نکل پڑے گا، اور اگر وہ اپنے سفر میں مر گیا تو اللہ تعالیٰ اسے جنّت میں داخل فرمائے گا۔'' میں نے عرض کی: اگر اس کا تعلق اہل ایمان سے نہ ہو تب بھی؟ آپ نے فرمایا: ''اس صورت میں اس کو بعض معاملات میں آسانی حاصل ہوگی۔''

۱۹۲۔ سورۂ مؤمنون پڑھنے کا ثواب

۱۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے حسین بن ابی علاء سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص سورۂ مومنین کی تلاوت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا خاتمہ نیک بختی پر قرار دے گا (اور) جب وہ اس کی تلاوت ہمیشہ کے لئے ہر جمعے کو کرے تو اس کی رہائش گاہ فردوس کے اعلیٰ مقام میں نبیوں اور رسولوں کے ساتھ قرار پائے گی۔''

۱۹۳۔ سورۂ نور پڑھنے کا ثواب

۱۔ اسی اسناد سے ساتھ، حسن سے، انہوں نے ابوعبداللہ المومن سے، انہوں نے ابن مسکان سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگ اپنے اموال اور شرمگاہوں کو سورۂ نور کی تلاوت کے ذریعے سے محفوظ کرلو، اور اپنی عورتوں کو اس سورۂ کی مدد سے محفوظ کرلو، جو شخص ہر دن یا ہر رات میں ہمیشہ اس سورے کی تلاوت کرتا رہے تو مرتے دم تک اسے اپنے گھر والوں کے سلسلے میں کوئی غم اور پریشانی لاحق نہیں ہوگی، اور جب وہ مر جائے گا تو اس کی تشییع میں اس کی قبر تک ستر ہزار فرشتے شامل ہوں گے جو اس کے قبر میں داخل ہونے تک اس کے لئے دعا اور مغفرت کرتے رہیں گے۔''

۱۹۴۔ سورۂ فرقان پڑھنے کا ثواب

۱۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے سیف بن عمیرہ سے، انہوں نے اسحاق بن عمار سے، انہوں نے ابوالحسن علیہ السلام

سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''اے ابن عمار! سورۂ ''تبارک الذی نزّل الفرقان علی عبدہ'' کی تلاوت کو ترک مت کرو، جو شخص اس کی تلاوت ہر رات میں کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر کبھی بھی عذاب نہیں فرمائے گا، اور نہ ہی اس کا حساب لے گا اور اس کا ٹھکانہ فردوس کے اعلیٰ مقام میں ہوگا۔''

۱۹۵۔ سورۂ طواسین الثلاثہ (شعراء، نمل اور قصص) پڑھنے کا ثواب

ا۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے حسین بن ابی علاء سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص سورۂ طواسین الثلاثہ (شعراء، نمل اور قصص) کو ہر شب جمعہ تلاوت کرے تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کے دوستوں، اللہ تعالیٰ سے قربت رکھنے والوں اور اللہ تعالیٰ کے سائیہ (رحمت) میں جگہ پانے والوں میں سے قرار پائے گا، اور دنیا میں کبھی بھی کوئی برائی اس تک نہیں پہنچے گی، اور آخرت میں اسے جنت میں اتنا کچھ عطا کیا جائے گا کہ وہ راضی ہو جائے اور اسے اس کے راضی ہونے سے بھی زیادہ دیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس کی بڑی آنکھوں والی حوروں میں سے سو عورتوں سے اس کی تزویج کرے گا۔''

۱۹۶۔ سورۂ عنکبوت اور روم پڑھنے کا ثواب

ا۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ماہ رمضان کی تیسویں کی شب سورۂ عنکبوت اور روم کی تلاوت کرے تو وہ شخص قسم بخدا! اے ابا محمد اہل جنت میں سے ہے اور اسے کبھی بھی اس سے نکالا نہیں جائے گا، اور اسے نہ اس بات کو خوف ہوگا کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی داہنی جانب میں گناہ تحریر کرے اور بیشک ان دونوں سوروں کے لئے اللہ تعالیٰ کے نزدیک منزلت ہے۔''

۱۹۷۔ سورۂ لقمان پڑھنے کا ثواب

ا۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے عمرو بن جبیر العرزمی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ہر رات میں سورۂ لقمان کی تلاوت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس رات میں فرشتوں کو معین فرمائے گا جو رات بھر اس کی ابلیس اور اس کے لشکر سے حفاظت کرتے رہیں گے یہاں تک کہ صبح نمودار ہو جائے، پھر جب وہ اس سورۂ کی تلاوت دن میں کرتا ہے تو ان فرشتوں کا ابلیس اور اس کے لشکر سے حفاظت کرنے کا عمل جاری رہتا ہے یہاں تک کے شام ہو جائے۔''

۱۹۸۔ سورۂ سجدہ پڑھنے کا ثواب

ا۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے حسین بن ابی علاء سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے

ارشادفرمایا: ''جو شخص ہر جمعے کو سورۂ سجدہ کی تلاوت کرے، تو اللہ تعالی اسے اس کا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں عطا فرمائے گا اور نامۂ اعمال میں تحریر چیزوں کے بارے میں اس سے حساب نہیں کرے گا اور وہ محمدؐ اور ان کی اہل بیت صلی اللہ علیہم کے رفقاء میں سے ہوگا۔''

۱۹۹۔ سورۂ احزاب پڑھنے کا ثواب

ا۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے عبداللہ بن سنان سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشادفرمایا: ''جو شخص سورۂ احزاب کی کثرت سے تلاوت کرے وہ قیامت کے دن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوران کے ازواج مطہراتؓ کے زوار میں ہوگا۔'' پھر آپ نے ارشادفرمایا: ''سورۂ احزاب میں قریش اور غیر قریش کے مردوں اور عورتوں کی برائیاں ظاہر ہوئی ہیں، اے ابن سنان! سورۂ احزاب ۔نے عرب میں سے قریش کی عورتوں کو رسواء کردیا ہے، اور یہ سورہ سورۂ بقرہ سے زیادہ طویل تھا مگر قریش نے اسے کم کردیا اور اس میں تحریف کردی ہے۔

۲۰۰۔ الحمد سے شروع ہونے والے سورۂ سبأ اور فاطر پڑھنے کا ثواب

ا۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے احمد بن عائذ سے، انہوں نے ابن اُذینہ سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشادفرمایا: ''دونوں حمدوں کے لئے -حمد سبأ اور حمد فاطر- جو ان دونوں کی رات کے وقت تلاوت کرے تو وہ رات بھر اللہ تعالی کی حفاظت اور تحفظ میں رہے گا، پس اگر ان دونوں کی وہ دن میں تلاوت کرتا ہے تو اس تک دن میں کوئی ناپسندیدہ بات نہیں پہنچے گی، اور اسے دنیا اور آخرت کا ایسا بہترین اجر دیا جائے گا کہ جس کے متعلق خیال کسی دل سے گزرا نہ ہوگا اور نہ ہی اس کی پیائش تک کوئی پیمانہ پہنچ سکتا ہے۔''

۲۰۱۔ سورۂ یٰسین پڑھنے کا ثواب

ا۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے حسین بن علاء سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشادفرمایا: ''ہر چیز کے لئے دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل یٰسین ہے، جو شخص اس کی تلاوت سونے سے پہلے یا دن میں شام ہونے سے پہلے کرے تو دن میں حفاظت اور رزق پانے والے لوگوں میں سے ہو جائے گا یہاں تک کہ شام ہو جائے، اور جو اس کی رات میں سونے سے پہلے تلاوت کرے، تو اللہ تعالی اس کے لئے ایک ہزار فرشتوں کو معین فرماتا ہے جو اس کی پلید شیطان کے ہر شر سے اور ہر آفت سے حفاظت کرتے ہیں، اور اگر وہ اسی دن مر جائے تو اللہ تعالی اس کو اس سورۂ کی تلاوت کی وجہ سے جنّت میں داخل فرمائے گا اور اس کے غسل کے وقت تیس ہزار فرشتے حاضر ہوں گے جو تمام کے تمام اس کے حق میں استغفار کریں گے اور اس کی تشیع جنازہ میں قبر تک چلیں گے، پھر جب اسے لحد میں داخل کیا جائے گا تو یہ فرشتے قبر میں اس کے اطراف اللہ تعالی کی عبادت کریں گے اور ان کی عبادت کا ثواب اس شخص کے لئے ہوگا، اس

کے لئے اس کی قبر کو نگاہ کی وسعت تک پھیلا دیا جائے گا اور اسے قبر کی سختی سے امان دی جائے گی، آسمان کے اطراف تک پھیلا ہوا نور اس کے قبر سے نکلنے تک جاری رہے گا، جب وہ قبر سے نکلے گا تو فرشتے بھی اس کے ساتھ ساتھ ہوں گے، اس سے باتیں کر رہے ہوں گے اور اس کے چہرے پر خوشی لا رہے ہوں گے اور ہر اچھی چیز کے بارے میں بشارت دیتے جا رہے ہوں گے یہاں تک کہ فرشتے اسے صراط اور میزان کے مراحل سے گزار دیں گے اور اسے اللہ تعالی کے نزدیک ایسی جگہ ٹھرا دیں گے کہ اس سے زیادہ اللہ تعالی سے سوا اللہ تعالی کے مقرب فرشتوں اور انبیا و مرسلین کے کوئی اور قریب نہیں ہوگا۔ وہ نبیوں کے ساتھ اللہ تعالی کے حضور ٹھرا ہوا ہوگا کہ جہاں پر غمزدہ کو کوئی غم لاحق نہیں ہوتا اور پریشان حال کو کوئی پریشانی لاحق نہیں ہوتی اور نہ ہی خوفزدہ کو کوئی خوف لاحق ہوتا ہے، پھر رب تبارک و تعالی ارشاد فرمائے گا: ''میرے بندے شفاعت کر، میں تیرے شفاعت قبول کرلوں جن کی تو شفاعت کرے گا اور مجھ سے میرے بندے سوال کر، میں تجھے وہ سب کچھ دونگا جس کا تو سوال کرے گا، پس وہ سوال کرے گا اور خدا اسے عطا فرمائے گا، وہ شفاعت کرے گا اور خدا سے قبول فرمائے گا، اور اس کا محاسبہ ان لوگوں کے ساتھ نہیں کرے گا جن کا وہ محاسبہ کرتا ہے اور نہ اس کو ان لوگوں کے ساتھ ٹھرائے گا جن کو وہ ٹھرائے رکھتا ہے، اور نہ ہی اسے ان لوگوں کے ساتھ ذلیل کرے گا جن کو وہ ذلیل کرتا ہے، اور نہ اسے اس کی خطا یا کسی برے عمل کی وجہ سے مصیبت میں مبتلا کرے گا اور خدا اسے ایک زندہ شدہ (پھیلی ہوئی کتاب) عطا فرمائے گا یہاں تک کے جب وہ اللہ کے پاس سے منتقل ہوگا تو تمام لوگ کہنے لگیں گے: سبحان اللہ اس بندے کے لئے تو ایک خطا بھی نہیں ہے، اور وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رفقاء میں سے ہو جائے گا۔''

۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب نے، انہوں نے علی بن اسباط سے، انہوں نے یعقوب بن سالم سے، انہوں نے ابوالحسن عبدی سے، انہوں نے جابر جعفی سے، انہوں نے ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص عمر میں ایک دفعہ یٰسین کی تلاوت کرے تو اللہ تعالی اس کے لئے دنیا کی ہر مخلوق کے بدلے، آخرت کی ہر مخلوق کے بدلے اور آسمان میں موجود ہر ایک کے بدلے میں بیس لاکھ نیکیاں لکھتا ہے اور اسی تعداد میں اس کے گناہ مٹاتا ہے، اور اس تک کوئی فقر، نقصان، بری موت، دشمنی، جنون، جذام، وسوسے اور ضرر پہچانے والی بیماری نہیں پہنچے گی۔ اللہ تعالی اس سے سکرات موت اور موت کی گھبراہٹ و خوف کو آسان بنائے گا، اور وہ قبض روح کے وقت مدد کرے گا اور یہ ان لوگوں میں سے قرار پائے گا کہ اللہ تعالی نے جن کی معیشت میں وسعت اور خدا سے ملاقات کے وقت خوشی اور اس کے آخرت میں ثواب پر راضی ہونے کی ضمانت لی ہے، اور اللہ تعالی تمام ملائکہ کو جو آسمان و زمین میں ہیں ارشاد فرماتا ہے: ''یقیناً میں فلاں سے راضی ہو چکا ہوں، تو تم سب اس کے لئے طلب مغفرت کرو۔''

۲۰۲۔ سورۂ صافات پڑھنے کا ثواب ☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن احمد نے، انہوں نے محمد بن حسان سے، انہوں نے اسماعیل بن مہران سے، انہوں نے حسن بن علی سے، انہوں نے حسین بن ابی علاء سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر

صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ہر جمعے کے دن سورۂ صافات کی تلاوت کرے تو وہ دنیا میں ہمیشہ ہر آفت سے اس کی حفاظت اور ہر بلا سے اس کا دفاع ہوتا رہے گا، اور دنیا میں اسے رزق میں سے وسیع ترین رزق دیا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس کے مال، اس کی اولاد اور اس کے بدن تک پلید شیطان کی برائی کو پہنچنے نہیں دے گا اور نہ ہی کسی دشمنی رکھنے والے ظالم کے شر کو پہنچنے دے گا، اور اگر وہ اسی دن یا اسی رات میں مر گیا تو اللہ تعالیٰ اسے شہید مبعوث فرمائے گا، اس کی موت شہید کی موت ہوگی، خدا اسے جنّت میں شہداء کے ساتھ ان کے درجہ میں اسے داخل فرمائے گا۔''

۲۰۳۔ سورۂ ''ص'' پڑھنے کا ثواب

ا۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے عمرو بن جبیر عرزمی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص شب جمعہ میں سورۂ ''ص'' کی تلاوت کرے تو اسے دنیا اور آخرت کی ایسی نیکی عطا کی جائے گی جو کسی نبی مرسل یا مقرب فرشتے کے کسی اور کو نہیں دی گئی ہوگی، اور اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کے گھر والوں میں سے ان لوگوں کو جنّت میں داخل کرے گا جس سے یہ محبت کرتا ہے، یہاں تک کہ اس کی خدمت کرنے والے خادم کو بھی، اگر چہ یہ خادم اس کے عیال میں سے نہ ہو اور نہ ہی ان لوگوں میں سے ہو جن کی شفاعت کی جاتی ہے۔''

۲۰۴۔ سورۂ زمر پڑھنے کا ثواب

ا۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے مندل سے، انہوں نے ہارون بن خارجہ سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص سورۂ زمر کی تلاوت اپنی زبان کو خفیف ﴿ یعنی حفاظت کرتے ہوئے، صحیح انداز سے۔﴾ رکھتے ہوئے کرے، تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا اور آخرت کا شرف عطا فرمائے گا، اور اسے بغیر مال اور بغیر خاندان کے عزّت عطا فرمائے گا، یہاں تک کہ ہر دیکھنے والے کے لئے یہ رعبدار ہوگا۔'' خدا اس کے جسم پر (جہنم کی) آگ کو حرام قرار دے گا اور خدا اس کے لئے جنّت میں ہزار شہر بنائے گا، ہر شہر میں ہزار قصر ہوں گے، ہر قصر میں ہزار حوریں ہوں گی، اور اس کے لئے اس کے ساتھ دو بہتی نہریں ہیں، دو ابلتے چشمے ہیں، دو بلندی سے گرتے چشمے ہیں، ایسی حوریں ہیں جو اپنے خیموں میں محدود ہیں، (درختوں کی) ٹہنیوں سے ہرے بھرے دو باغ ہیں، ان دونوں باغوں میں ہر میوے دو دو قسم کے ہیں۔''

۲۰۵۔ سورۂ ''حم المؤمن'' پڑھنے کا ثواب

ا۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے حسین بن ابی علاء سے، انہوں نے ابوصباح سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ہر رات میں ''حم المؤمن'' کی تلاوت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ اور آئندہ گناہوں کو معاف

فرمائے گا اور اس کے لئے صفت تقوی کو لازم قرار دے گا اور اس کے لئے آخرت کو دنیا سے بہتر قرار دے گا۔"

۲۰۶۔ سورۂ "حم السجدہ" پڑھنے کا ثواب

ا۔اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے ابومغراء سے، انہوں نے ذریح محاربی سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: "جو شخص "حم السجدہ" کی تلاوت کرے، تو اس کے لئے قیامت کے دن نگاہ کی وسعت تک پھیلا ہوا ایک نور اور (سامانِ) سرور ہوگا، اور دنیا میں ایک قابل تعریف اور قابل رشک شخص بن کر زندگی گزارے گا۔"

۲۰۷۔ سورۂ "حم عسق" پڑھنے کا ثواب

ا۔اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے سیف بن عمیرہ سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: "جو شخص "حم عسق" کی ہمیشہ تلاوت کرے تو اللہ تعالی اسے قیامت کے دن اس عالم میں اٹھائے گا کہ اس کا چہرا برف یا سورج کی طرح ہوگا یہاں تک کہ وہ اللہ تبارک وتعالی کے نزدیک ٹھہرے گا تو خدا تعالی ارشاد فرمائے گا: میرے بندے تو نے ہمیشہ حم عسق کی تلاوت کی اور تو یہ نہیں جانتا تھا کہ اس کا کتنا بڑا ثواب ہے؟ اگر تجھے پتہ ہوتا کہ اس میں کیا کچھ ہے اور اس کا کیا ثواب ہے تو، تو کبھی بھی اس کی تلاوت سے اکتاتا نہیں، مگر عنقریب میں تجھے اس کی جزا سے آگاہ کروں گا، میں تجھے جنت میں داخل کروں گا اور تیرے لئے اس جنت میں سرخ یاقوت سے بنا ایک محل ہے، اس کے دروازے، دیواریں اور سیڑھیاں سب اس یاقوت سے اس انداز کے بنے ہوئے ہیں کہ اس کا باہر کا حصہ اندر سے نظر آتا ہے اور اندار کا حصہ باہر سے نظر آتا ہے، اور اس کے لئے اس میں (بڑی آنکھوں والی دوست حوریں قریب میں ہیں اور) ایک ہزار کنیزیں ہیں، ایک ہزار (خدمت گزار) لڑکے ہیں جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے کہ جن کے اوصاف اللہ تبارک وتعالی نے بیان کئے ہیں۔"

۲۰۸۔ سورۂ زخرف پڑھنے کا ثواب

ا۔اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے ابومغراء سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: "جو ہمیشہ "حم الزخرف" کی تلاوت کرے تو اللہ تعالی اسے اس کی قبر میں زمین کی پستی اور قبر کے تنگی اور سختی سے امان عطا فرمائے گا یہاں تک کہ وہ اللہ تبارک وتعالی سے سامنے حاضر ہو جائے، پھر وہ سورۂ آئیگا یہاں تک کہ (یہ سورۂ) اللہ تبارک وتعالی کے حکم کے تحت اس شخص کو جنت میں داخل کرے گا۔"

۲۰۹۔ سورۂ دخان کی تلاوت کا ثواب

ا۔اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے عاصم حناط سے، انہوں نے ابوحمزہ سے، انہوں نے کہا کہ ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام

نے ارشادفرمایا:''جوشخص سورۂ دخان کی فریضہ اور نافلہ نمازوں میں تلاوت کرے، تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن امن پانے والوں میں مبعوث فرمائے گا اور خدا اسے عرش کے نیچے سایے میں ٹھہرائے گا، اور اس کا نہایت آسان حساب لے گا، اور اس کے داہنے ہاتھ میں اس کا نامۂ اعمال عطا کرے گا۔''

۲۱۰۔ سورۂ جاثیہ پڑھنے کا ثواب

۱۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے عاصم سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشادفرمایا:''جوشخص سورۂ جاثیہ کی تلاوت کرے تو اس کا ثواب یہ ہے کہ وہ کبھی بھی (جہنم کی) آگ کو نہیں دیکھے گا اور نہ ہی اس کی مصیبت کی آواز اور چیخ و پکار کو سنے گا اور وہ شخص محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوگا۔''

۲۱۱۔ سورۂ احقاف پڑھنے کا ثواب

۱۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے سیف بن عمیرہ سے، انہوں نے عبداللہ بن ابی یعفور سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشادفرمایا:''جوشخص ہر رات میں یا ہر جمعے کے دن سورۂ احقاف کی تلاوت کرے، تو اللہ تعالیٰ اس تک دنیا کی زندگی میں اس کی فضیلت اور علم پر کسی مصیبت کو پہنچنے نہیں دے گا اور خدا قیامت کے دن دہشت سے محفوظ رکھے گا ان شاء اللہ۔''

۲۱۲۔ حوامیم (حم سے شروع ہونے والے سورے) پڑھنے کا ثواب

۱۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے ابومغرا سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشادفرمایا:''حوامیم (حم سے شروع ہونے والے سورے) قرآن کا گلدستہ ہیں، تو جب تم اسے تمام کرو، تو اس کے حفظ کرنے پر اور اس کی تلاوت کرنے پر تم اللہ تعالیٰ کی حمد کرو اور اس کا شکر بجالاؤ، بیشک جب کوئی بندہ (سوکر) اٹھتا ہے اور حوامیم کی تلاوت کرتا ہے تو اس میں سے مشک و عنبر کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ خوشبو خارج ہوتی ہے۔ بیشک اللہ تبارک و تعالیٰ اس کی تلاوت کرنے والے اور قرائت کرنے والے پر رحم کرتا ہے، اور خدا رحم کرتا ہے اس کے پڑوسیوں پر، اس کے دوستوں پر، اس کے جاننے والوں پر اور اسے کے ہر رشتے دار اور قرابت دار پر، اور بیشک اس شخص کے لئے قیامت کے دن عرش، کرسی اور اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتے اس کے لئے طلب مغفرت کریں گے۔''

۲۱۳۔ سورۂ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھنے کا ثواب

۱۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے ابومغراء سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشادفرمایا:''جوشخص ''الذین کفرو'' والا سورہ پڑھے تو وہ کبھی بھی شک میں مبتلا نہیں ہوگا، اور نہ کبھی اس کے دل میں شک

داخل ہوگا، اور نہ اللہ تعالیٰ اسے کبھی فقر میں مبتلا کرے گا، اور نہ ہی کسی بادشاہ کے خوف میں، اور اس کا شک اور کفر سے محفوظ رہنا جاری رہے گا، یہاں تک کہ اس کی موت آجائے، پھر جب وہ مرجائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ اس کی قبر میں ایک ہزار فرشتوں کو معین فرمائے گا، جو اس کی قبر میں نمازیں پڑھیں گے اور ان نمازوں کا ثواب اس شخص کے حق میں لکھا جائے گا اور یہ فرشتے اس کے ساتھ رہیں گے، یہاں تک یہ شخص اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک امن پانے والوں کی جگہ میں پہنچ جائے، اور وہ اللہ تعالیٰ کی امان میں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امان میں ہوگا۔''

۲۱۴۔ سورۂ فتح پڑھنے کا ثواب

ا۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے عبداللہ بن بکیر سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگ اپنے مال، عورتوں اور اپنی ملکیت کو تلف ہونے بچاؤ ''انا فتحنا'' کی تلاوت کرکے، پس جب کوئی شخص ان لوگوں میں قرار پاتا ہے جو اس کی ہمیشہ تلاوت کرتے ہیں تو قیامت کے دن ایک منادی نداء دے گا کہ جسے ساری مخلوق سنے گی: تو میرے مخلص بندوں میں سے ہے، (اے فرشتو) اس کو میرے صالح بندوں کے ساتھ ملحق کردو، اور اسے نعمتوں والی جنت میں داخل کردو، اور تم اسے کافور ملی ہوئی شہد والی شراب پلاؤ۔''

۲۱۵۔ سورۂ حجرات پڑھنے کا ثواب

اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے حسین بن ابی علاء سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ہر رات میں یا ہر دن میں سورۂ حجرات کی تلاوت کرے تو وہ شخص محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زوّار میں سے ہوجائے گا۔''

۲۱۶۔ سورۂ ''ق'' پڑھنے کا ثواب

ا۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے ابومغراء سے، انہوں نے ابوحمزہ ثمالی سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ہمیشہ اپنی فریضہ اور نافلہ نمازوں میں سورۂ ''ق'' کی تلاوت کرے، تو اللہ تعالیٰ اس کے زرق میں وسعت عطا فرمائے گا، اس کا نامۂ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں عطا فرمائے گا اور اس کا حساب نہایت آسانی سے لے گا۔''

۲۱۷۔ سورۂ ذاریات پڑھنے کا ثواب

ا۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے مندل سے، انہوں نے داود بن فرقد سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اپنے دن یا رات میں سورۂ ذاریات کی تلاوت کرے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کی معیشت کی اصلاح فرمائے گا، اس کو وسیع رزق عطا فرمائے گا اور اس کی قبر کو ایک چراغ سے روشن فرمائے گا جو قیامت تک چمکتا رہے گا۔''

۲۱۸۔ سورۂ ''والطّور'' پڑھنے کا ثواب

ا۔اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے ابوایّوب خراز سے، انہوں نے محمد بن مسلم سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام اور ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ علیہما السلام نے فرمایا: ''جوشخص سورۂ والطّور کی تلاوت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دنیا اور آخرت کی اچھائی کو جمع فرمادے گا۔''

۲۱۹۔ سورۂ والنجم پڑھنے کا ثواب

ا۔اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے مندل سے، انہوں نے یزید بن خلیفہ سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جوشخص سورۂ والنجم کی ہر دن میں یا ہر رات میں ہمیشہ تلاوت کرے تو وہ لوگوں کے درمیان اس انداز سے زندگی گزارے گا کہ وہ لوگوں میں قابل تعریف، معافی کے لائق اور محبوب ہوگا۔''

۲۲۰۔ سورۂ ''اقتربت'' پڑھنے کا ثواب

ا۔اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے مندل سے، انہوں نے یزید بن خلیفہ سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جوشخص سورۂ ''اقتربت الساعة'' کی تلاوت کرے، تو اللہ تعالیٰ اسے قبر سے جنّت کے ناقوں (سواریوں) میں سے ایک ناقے (سواری) پر نکالے گا۔''

۲۲۱۔ سورۂ رحمٰن پڑھنے کا ثواب

اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگ سورۂ رحمٰن کی تلاوت اور اس کے قیام کو ترک مت کرو، بیشک یہ منافقوں کے دلوں کو راحت نہیں پہنچاتا، اس سورہ کا پروردگار اس سورے کو قیامت کے دن ایک ایسے آدمی کی صورت عطا کرے گا کہ جو صورت کے اعتبار سے سب سے حسین اور خوشبو کے اعتبار سے سب سے زیادہ پاکیزہ خوشبوں کا حامل ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسے مقام پر ٹھرے گا کہ اس سے زیادہ کوئی بھی اللہ تعالیٰ سے قریب نہیں ہوگا، پھر اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: ''کون لوگ تھے جو تجھے دنیا کی زندگی میں قائم کرتے تھے اور جو ہمیشہ تیری تلاوت کرتے تھے؟'' جواب میں یہ سورہ بولے گا: اے پروردگار! فلاں فلاں، تو ان لوگوں کے چہرے سفید ہو جائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے فرمائے گا: ''تم جن سے محبت کرتے ہو، ان کی شفاعت کرو۔'' پھر وہ لوگ شفاعت کریں گے یہاں تک کہ ان کے لئے کوئی ایک بھی ایسا فرد باقی نہیں رہے گا جن کی شفاعت کرنا چاہے، پھر اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا: ''تم لوگ جنّت میں داخل ہو جاؤ اور اس میں جہاں چاہو اپنا مسکن بناؤ۔''

۲۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے، انہوں نے ابن ابی عمیر سے، انہوں نے ہشام یا بعض اپنے اصحاب میں سے اُن سے جنہوں نے اِن کو یہ حدیث بیان کی، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص سورۂ رحمٰن کی تلاوت کرے اور ہر ''فبایّ آلاء ربکما تکذبان'' پر کہے: لا شَیْءَ مِنْ آلائِکَ رَبِّ اُکَذِّبُ.'' (کوئی بھی ایسی چیز نہیں ہے تیری نعمتوں میں کہ پروردگار میں اس کو جھٹلاؤں۔) پس اگر وہ اس کو رات میں پڑھتا ہے اور (پھر کچھ دیر بعد) مرجاتا ہے تو وہ شہید کے طور پر مرتا ہے اور اگر وہ اس کو دن میں پڑھتا ہے (اور پھر فوراً) اور مرجاتا ہے تو وہ شہید کی موت مرتا ہے۔''

۲۲۲۔ سورۂ واقعہ پڑھنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن احمد سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسّان نے، انہوں نے اسماعیل بن مہران سے، انہوں نے حسن بن علی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابو بصیر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ہر شب جمعہ ''الواقعہ'' کی تلاوت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو محبوب رکھے گا اور تمام لوگوں میں محبوب بنائے گا، اور دنیا میں کبھی بھی کوئی برائی نہیں دیکھے گا اور نہ ہی فقر اور نہ ہی فاقہ اور نہ ہی دنیا کی آفتوں میں سے کوئی آفت، اور وہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام کے رفقاء میں سے قرار پائے گا۔ یہ سورہ امیر المومنین علیہ السلام کے لئے خاص ہے، اور اس میں ان کے ساتھ کوئی شریک نہیں ہے۔''

۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ نے (انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن معروف سے، انہوں نے محمد بن حمزہ سے، انہوں نے کہا کہ امام جعفر الصادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص جنّت اور اس کی خوبیوں کا مشتاق ہے اسے چاہئے کہ وہ ''الواقعہ'' پڑھے، اور جو پسند کرتا ہے کہ (جہنم کی) آگ کے متعلق غور وفکر کرے، تو وہ ''سجدۃ لقمان'' پڑھے۔''

۳۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے عبّاس سے، انہوں نے حماد بن عمرو سے، انہوں نے زید الشحّام سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ہر رات سونے سے پہلے سورۂ واقعہ کی تلاوت کرے تو اس کی ملاقات اللہ تعالیٰ سے اس عالم میں ہوگی کہ اس کا چہرا چودویں رات کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا۔''

۲۲۳۔ سورۂ حدید اور مجادلہ پڑھنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے محمد بن حسّان سے، انہوں نے اسماعیل بن مہران سے، انہوں نے حسن بن علی سے، انہوں نے حسین بن ابی علاء سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ

السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص سورۂ حدید اور مجادلہ کی اپنی فریضہ نماز میں تلاوت کرے اور اس کو ہمیشہ جاری رکھے تو اللہ تعالی اسے مرنے تک کبھی بھی عذاب میں مبتلا نہیں کرے گا، اور وہ کبھی بھی اپنی جان اور اپنے اہل و عیال میں کوئی برائی نہیں دیکھے گا، اور نہ ہی اسے اپنے بدن میں کوئی محتاجی ہوگی۔''

۲۲۴۔ سورۂ حشر کی تلاوت کا ثواب

ا۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے علی بن ابراہیم سے، انہوں نے ابوالقاسم کندی سے، انہوں نے محمد بن عبدالواحد سے، انہوں نے ابوحلبا سے انہوں نے سلسلہ سندھ کو اوپر اٹھاتے ہوئے علی بن زید بن جذعان سے، انہوں نے بن جیش سے، انہوں نے ابوکعب سے، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص سورۂ حشر کی تلاوت کرتا ہے اس کے لئے جنت، جہنم، عرش، کرسی، پردہ، ساتوں آسمان، ساتوں زمینیں، ہوا، بو، پرندے، درخت، پہاڑ، سورج، چاند، فرشتے سب دعا کرتے ہیں اور اس کے حق میں استغفار کرتے ہیں اور اگر وہ اسی دن میں یا اسی رات میں مر جائے تو شہید کے طور پر مرے گا۔''

۲۲۵۔ سورۂ ممتحنہ پڑھنے کا ثواب

ا۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے عاصم حناط سے، انہوں نے ابوحمزہ ثمالی سے، انہوں نے امام علی بن حسین زین العابدین علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص سورۂ ممتحنہ اپنی فریضہ اور نافلہ نمازوں میں پڑھے گا تو اللہ تعالی اس کے قلب کو ایمان کے لئے آزمائے گا اور ایمان کے لئے اس کی بصارت کو منور فرمائے گا اور کبھی بھی اس تک فقر کو نہیں پہنچنے دے گا اور نہ ہی اس کے بدن میں اور اس کے اولاد میں جنون (کو پہنچنے دے گا)۔''

۲۲۶۔ سورۂ صف پڑھنے کا ثواب

ا۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص سورۂ صف کو پڑھے اور اپنی فریضہ اور نافلہ نمازوں میں ہمیشہ اس کی تلاوت کرتا رہے تو اللہ تعالی اس کی صف اپنے فرشتوں اور انبیاء مرسلین کے ساتھ بنائے گا ان شاء اللہ۔''

۲۲۷۔ سورۂ جمعہ، منافقین، سبح اسم ربک الاعلی پڑھنے کا ثواب

ا۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے سیف بن عمیرہ سے، انہوں نے منصور بن حازم سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''لازمی چیزوں میں سے ہے ہر مومن کے اوپر جبکہ وہ ہمارا شیعہ بھی ہے کہ وہ ہر شب جمعہ سورۂ جمعہ

اور سبّح اسم ربّک الاعلیٰ کی تلاوت کرے اور نمازِ ظہر میں جمعہ اور منافقین کی تلاوت کرے، جب اس نے ایسا کیا تو گویا کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے ساتھ عمل انجام دیا اور اس کی جزاء اور ثواب اللہ تعالیٰ کے اوپر جنت ہے۔

۲۲۸۔ سورۂ تغابن پڑھنے کا ثواب ☆

۱۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے انہوں نے حسین بن ابی علاء سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص سورۂ تغابن کی فریضہ نماز میں تلاوت کرے تو یہ سورۂ اس کے لئے قیامت کے دن شفیع ہوگا اور ایک عادل گواہ کا کام دے گا ان مقامات میں جہاں اس کی گواہی کی اجازت ہوگی پھر یہ سورۂ اس شخص سے جدا نہیں ہوگا یہاں تک کہ اسے جنّت میں داخل کردے گا۔''

۲۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن بن علی سے، انہوں نے محمد بن مسکین سے، انہوں نے عمرو بن شمر سے، انہوں نے جابر سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص سونے سے پہلے مستحبات والے (سورۂ تغابن) مکمل سورے کی تلاوت کرے تو وہ قائم علیہ الصلاۃ والسلام کو پائے بغیر نہیں مرے گا اور اگر وہ مرگیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے جوار (پڑوس) میں ہوگا۔''

۲۲۹۔ سورۂ طلاق اور تحریم پڑھنے کا ثواب

۱۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن بن علی سے، انہوں نے حسین بن ابی علاء سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص سورۂ طلاق اور تحریم کی فریضہ نماز میں تلاوت کرے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن خوفزدہ اور غمزدہ کرنے والی چیزوں سے پناہ میں رکھے گا اور (جہنم کی) آگ سے اسے آفیت میں رکھے گا، ان دونوں سوروں کی تلاوت اور ان دونوں کی محافظت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسے جنّت میں داخل فرمائے گا چونکہ یہ دونوں سورے نبی اکرم صلی اللہ علیہ آلہ وسلّم کے لئے ہیں۔''

۲۳۰۔ سورہ تبارک پڑھنے کا ثواب

۱۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص سونے سے پہلے سورۂ ''تبارک الذی بیدہ الملک'' کا سورۂ دیکھ کر پڑھے تو اس کا اللہ تعالیٰ کی امان میں رہنا جاری رہے گا یہاں تک کہ صبح ہوجائے، اور قیامت کے دن اس کی امان میں رہے گا، یہاں تک کہ جنّت میں داخل ہوجائے۔''

۲۳۱۔ سورۂ ن والقلم کی تلاوت کا ثواب

ا۔اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے علی بن میمون سے، انہوں نے صائغ سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص سورۂ ''ن والقلم'' کی تلاوت فریضہ اور نافلہ نمازوں میں کرے، تو اللہ تبارک وتعالی اسے ہمیشہ کے لئے فقر و تنگدستی کو اس تک پہنچے سے امان میں رکھے گا، جب وہ مرجائے گا تو اللہ تعالی اسے فشار قبر سے امان میں رکھے گا۔''

۲۳۲۔ سورۂ ''الحاقہ'' پڑھنے کا ثواب

ا۔اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے محمد بن مسکین سے، انہوں نے عمرو بن شمر سے، انہوں نے جابر سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگ سورۂ الحاقہ کی تلاوت کثرت سے کرو، بیشک اس کی تلاوت فریضہ اور نافلہ نمازوں میں کرنا اللہ تعالی اور اس کے رسولؐ پر ایمان کی نشانی ہے چونکہ اس سورے کو فقط امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام اور معاویہ کے سلسلے میں نازل کیا گیا ہے، اور اس کی تلاوت کرنے والے کا دین اس سے سلب نہیں کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ اللہ تبارک وتعالی سے ملاقات کرلے۔'' (یعنی اس کا دین ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائے گا)۔

۲۳۳۔ سورۂ ''سأل سائل'' (سورۂ معارج) پڑھنے کا ثواب

ا۔اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے محمد بن مسکین سے، انہوں نے عمرو بن شمر سے، انہوں نے جابر سے، انہوں نے ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگ ''سأل سائل'' (سورۂ معارج) سورے کی کثرت سے تلاوت کرو، بیشک جو شخص اس کی کثرت سے تلاوت کرے گا، اللہ تعالی اس سے اس کے گناہ کے عمل کے بارے میں قیامت کے دن سوال نہیں کرے گا، اور اسے جنّت میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی اہل بیت علیہم السلام کے ساتھ مسکن عطا فرمائے گا۔''

۲۳۴۔ سورۂ نوح پڑھنے کا ثواب

ا۔اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے حسین بن ہاشم سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالی پر ایمان رکھتا ہے اور اس کے کتاب کی تلاوت کرتا ہے اس چاہئے کہ سورۂ ''انّا ارسلنا نوحاً الی قومہ'' کی تلاوت ترک نہ کرے، جو بھی بندہ اس کی تلاوت (اپنا) احتساب کرتے ہوئے اور صبر کرتے ہوئے فریضہ اور نافلہ نمازوں میں کرے تو اللہ تعالی نیک لوگوں کے مساکن میں اسے مسکن عطا فرمائے گا اور اللہ تعالی مہربانی فرماتے ہوئے اسے اس کی جنّت کے ساتھ تین باغ عطا فرمائے گا اور اس کی شادی دو سو حوروں اور چار ہزار غیر باکرہ سے کروائے گا۔''

۲۳۵۔ سورۂ جن پڑھنے کا ثواب

ا۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے حنان بن سدیر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص کثرت سے ''قل اوحی الیّ'' والے سورے (سورۂ جن) کی تلاوت کرے، تو اس تک دنیا کی زندگی میں جن کی نگاہوں میں سے کوئی چیز نہیں پہنچے گی اور نہ ہی ان کے نقش میں سے اور نہ ہی اس کے جادو میں سے اور نہ ہی اس کے مکروفریب میں سے کوئی چیز پہنچے گی۔ اور وہ شخص محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے ساتھ ہوگا اور (اس اجر سے خوش ہوکر) وہ شخص کہے گا: 'پروردگارا! میں اس کا کوئی بدل نہیں چاہتا ہوں اور نہ ہی اس میں کسی قسم کی تبدیلی کا خواہاں ہوں۔''

۲۳۶۔ شام کے آخری حصے میں سورۂ مزمل کی تلاوت کا ثواب

ا۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے سیف بن عمیرہ سے، انہوں نے منصور بن حازم سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص سورۂ مزمل کی تلاوت شام کے آخری حصے میں یا رات کے آخری حصے میں کرے، تو اس کے لئے رات اور دن سورۂ مزمل کی ساتھ گواہ بنیں گے اور اللہ تعالی اسے پاکیزہ زندگی کے ساتھ حیات عطا فرمائے گا اور اسے موت (بھی) پاکیزہ عطا فرمائے گا۔''

۲۳۷۔ سورۂ مدثر پڑھنے کا ثواب

ا۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے عاصم حنّاط سے، انہوں نے محمد بن مسلم سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اپنی فریضہ نمازوں میں سورۂ مدثر کی تلاوت کرے، تو اس کا حق اللہ تبارک وتعالی پر یہ ہے کہ خدا اسے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے ساتھ ان کے درجے میں قرار دے گا اور وہ دنیا کی زندگی میں کبھی بھی اسے بدبختی کا سامنا نہیں ہوگا ان شاءاللہ۔''

۲۳۸۔ سورۂ قیامت پڑھنے کا ثواب

ا۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے حسین بن ابی علاء سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ہمیشہ ''لا اقسم'' (سورۂ قیامت) کی تلاوت کرے اور اس پر عمل پیرہ ہو، تو اللہ تبارک وتعالی اس کی قبر سے بہترین صورت کے ساتھ اٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے ساتھ مبعوث فرمائے گا، اور وہ اسے بشارت دیں گے، اور اس شخص کے چہرے پر ہنسی ہوگی یہاں تک کہ وہ صراط اور میزان کے مراحل کو طے کرلے گا۔''

۲۳۹۔ سورۂ انسان (سورۂ دھر) کی تلاوت کا ثواب

ا۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے عمرو بن جبیر عرزمی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ''ھل اتی علی الانسان'' ہر جمعرات کی صبح تلاوت کرے، تو اللہ تعالی اس کو بڑی آنکھوں والی حوروں میں سے آٹھ سو باکرہ حوروں، چار ہزار غیر باکرہ اور بڑی آنکھوں والی حوروں میں سے کچھ حوروں کے ساتھ اس کی تجویج کرائے گا اور وہ شخص محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوگا۔''

۲۴۰۔ سورۂ مرسلات اور عم یتساءلون (سورۂ نبا) والنازعات پڑھنے کا ثواب

ا۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے حسین بن عمرو رمانی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ''والمرسلات عُرفا'' کی تلاوت کرے، تو اللہ تعالی اس کے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان پہچان کروائے گا، اور جو شخص ''عم یتساءلون'' (سورۂ نبا) کرے، تو ابھی سال نہیں گزرا ہوگا- جبکہ اس نے اس سورے کی روزانہ تلاوت کی ہو- کہ وہ بیت اللہ کی زیارت کرے گا، ان شاء اللہ۔ اور جو شخص ''والنازعات'' کی تلاوت کرے، تو وہ نہیں مرے گا مگر سیراب ہو کر اور اللہ تعالی اسے دوبارہ نہیں اٹھائے گا مگر یہ کہ وہ سیراب ہو چکا ہوگا۔''

۲۴۱۔ سورہ ''عبس'' اور ''اذا الشّمس کوّرت'' پڑھنے کا ثواب

ا۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے معاویہ بن وھب سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص سورۂ ''عبس وتولّی'' اور ''اذا الشّمس کوّرت'' کی تلاوت کرے، تو وہ شخص خیانت سے اللہ تعالی کی امان میں ہوگا اور اللہ تعالی کی نگاہ رحمت، کرامت اور اس کی امان میں ہوگا، اور یہ بات اس کے رب کے لئے کوئی بڑی بات نہیں ہے، اگر اللہ تعالی چاہے گا۔''

۲۴۲۔ ''اذا السماء انفطرت'' و ''اذا السماء انشقت'' پڑھنے کا ثواب

ا۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے حسین بن ابی علاء سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص ان دو سوروں ''اذا السماء انفطرت'' اور ''واذا السماء انشقت'' کو اپنی فریضہ اور نافلہ نمازوں میں اپنی آنکھوں کے سامنے رکھے (ہمیشہ پڑھتا رہے) تو اللہ تعالی اس کی حاجت کے سلسلے میں اس سے پردہ نہیں کرے گا اور نہ ہی کوئی رکاوٹ بننے والی چیز اس کے اور اللہ تعالی کے درمیان رکاوٹ بنے گی اور اس کا نگاہ کرنا (اللہ تعالی کی جانب اور نگاہ کرنا) اللہ تعالی کا اس کی جانب جاری رہے گا یہاں تک کہ تمام لوگ حساب وکتاب سے فارغ ہو جائیں۔''

۲۴۳۔ سورۂ ''مطففین'' کی تلاوت کا ثواب

ا۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے صفوان جمال سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا ''جو شخص اپنی فریضہ نمازوں میں ''ویل للمطففین'' کی تلاوت کرے، تو اللہ تعالی اسے قیامت کے دن آگ سے امان عطا فرمائے گا، اور یہ آگ اسے نہیں دیکھے گی اور یہ شخص اس آگ کو نہیں دیکھے گا، نہ ہی اسے جہنم کے پل کے اوپر سے گزارا جائے گا اور نہ ہی قیامت کے دن اس کا حساب لیا جائے گا۔''

۲۴۴۔ سورۂ ''البروج'' پڑھنے کا ثواب

ا۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے حسین بن احمد منقری سے، انہوں نے یونس بن ظبیان سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ''والسماء ذات البروج'' کی اپنی فریضہ نمازوں میں تلاوت کرے - بیشک یہ انبیاؤں کا سورۂ ہے - تو اس کا حشر اور وقوف انبیاء، مرسلین اور صالح لوگوں کے ساتھ ہوگا۔''

۲۴۵۔ سورۂ ''الطارق'' پڑھنے کا ثواب

ا۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے معلّی بن خنیس سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اپنی فریضہ نمازوں میں ''والسماء والطارق'' کی تلاوت کرے، تو قیامت کے دن اللہ تعالی کے نزدیک اس کے لئے شان ومنزلت ہوگی، اور وہ جنت میں انبیاء کے رفقاء اور انبیاء کے اصحاب میں سے ہوگا۔''

۲۴۶۔ سورۂ ''الاعلیٰ'' پڑھنے کا ثواب

ا۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ''سبح اسم ربک الاعلیٰ'' کی تلاوت اپنی فریضہ یا نافلہ نمازوں میں کرے، تو ان شاء اللہ قیامت کے دن اس کے لئے کہا جائے گا: ''تم جنت میں جنت کے دروازوں میں سے جس دروازے سے چاہو داخل ہو جاؤ۔''

۲۴۷۔ سورۂ غاشیہ پڑھنے کا ثواب

ا۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے ابومغراء سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اپنی فریضہ اور نافلہ نمازوں میں ہمیشہ ''ھل اتاک حدیث الغاشیۃ'' کی تلاوت کرے، تو اللہ تعالی دنیا اور آخرت میں اسے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے گا اور قیامت کے دن آگ کے عذاب سے اسے امان عطا فرمائے گا۔''

۲۴۸۔ سورۂ فجر کی تلاوت کا ثواب

ا۔اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے مندل سے، انہوں نے داود بن فرقد سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگ اپنی فریضہ اور نافلہ نمازوں میں سورۂ فجر کی تلاوت کرو، بیشک یہ حسین بن علی علیہما السلام کا سورہ ہے، جو بھی اس کی تلاوت کرے گا، وہ قیامت کے دن حسین علیہ السلام کے ساتھ، جنّت میں ان کے درجے میں ہوگا، بیشک اللہ تبارک وتعالی عزّت وطاقت والا اور حکمت والا ہے۔''

۲۴۹۔ سورۂ بلد کی تلاوت کا ثواب

ا۔اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حسین بن ابی علاء سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص کی تلاوت اپنی فریضہ نمازوں میں ''ولا اقسم بھذا البلد'' ہو، تو دنیا میں اس کی پہچان یہ ہو جائے گی کہ وہ صالح لوگوں میں سے ہے، اور آخرت میں اس کی پہچان یہ ہو جائے گی کہ وہ اللہ تعالی کے نزدیک منزلت رکھتا ہے اور قیامت کے دن انبیاء، شہداء اور صالحین کی رفقاء میں سے ہوگا۔''

۲۵۰۔ سورۂ ''والشّمس وضحھا''، ''واللیل''، ''والضحی'' اور ''الم نشرح'' پڑھنے کا ثواب

ا۔اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے معاویہ بن عمّار سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص کی دن اور رات میں زیادہ تلاوت ''والشّمس وضحھا''، ''واللیل اذا یغشی''، ''والضحیٰ'' اور ''والم نشرح'' ہو، تو کوئی بھی چیز اس کے قریب کی ایسی باقی نہیں رہے گی جو اس کے لئے قیامت کے دن گواہی نہ دے یہاں تک کہ اس کے بال، اس کی کھال، اس کے گوشت، اس کا خون، اس کے پسینے، اس کا عمامہ وپگھڑی، اس کی ہڈیاں اور وہ تمام چیزیں کہ جن کو زمین اٹھائے ہوئے ہیں (وہ بھی گواہی دے گی) اور پروردگار عالم ارشاد فرمائے گا: ''میرے بندے کے حق میں تم سب کی گواہی کو میں نے قبول کیا اور تمہاری رائے کو میں نے اس کے حق میں نافذ کر دیا، تم لوگ چلو اس کے ساتھ میری جنّتوں کی جانب، یہاں تک کے اس میں جو جگہ پسند آئے اس کا وہ انتخاب کر لے، پس پھر وہ جگہ اس کو میری طرف سے تم عطا کر دو بغیر احسان جتائے، مگر یہ میری طرف سے رحمت اور فضل ہے اس کے اوپر، پس یہ خوش گوار اور بغیر مشقت کے ہے، میرے بند کے لئے۔''

۲۵۱۔ سورۂ ''والتّین'' پڑھنے کا ثواب

ا۔اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے شعیب عقرقوفی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ''والتّین'' کی تلاوت اپنی فریضہ نمازوں میں کرے، تو اسے جنّت میں اتنا عطا کیا جائے گا کہ جس سے وہ راضی ہو جائے، ان شاء اللہ۔''

۲۵۲۔ ''اقرء باسم ربک'' پڑھنے کا ثواب

ا۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے ابن مسکان سے، انہوں نے سلیمان بن خالد سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اپنے دن یا رات میں ''اقرء باسم ربک'' کی تلاوت کرے اور پھر اسی دن میں یا اسی رات میں مر جائے، تو وہ شہید مرتا ہے، اللہ تعالی اسے شہید کے طور پر مبعوث فرمائے گا اور اسے شہید کے طور پر زندہ کرے گا، اور یہ ان افراد کی مانند ہو جائے کہ جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ راہ خدا میں اپنی تلوار سے جنگ کی ہو۔''

۲۵۳۔ سورۂ ''انا انزلناہ'' پڑھنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ سے، انہوں نے سعد بن عبداللہ سے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے سیف بن عمیرہ سے، انہوں نے ایک راوی سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ''انا انزلناہ فی لیلۃ القدر'' کی تلاوت کرے اور اس کی تلاوت میں اپنی آواز کو بلند کرے، تو اس شخص کی مانند ہے جس نے اللہ تبارک وتعالی کی راہ میں تلوار بلند کی ہو، اور جو اس کی تلاوت آہستہ کرے، تو اس شخص کے جیسا ہے جو راہ خدا میں اپنے خون سے آلودہ ہوا ہو، اور جو شخص اس کو دس دفعہ پڑھے، تو اللہ تعالی اس کے گناہوں میں سے ہزار گناہ اس کے مٹا دے گا۔''

۲۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حسین بن ابی علاء سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالی کی جانب سے فرض شدہ نمازوں میں سے کسی نماز میں ''انا انزلناہ'' کی تلاوت کرے تو منادی ندا دے گا: ''اے اللہ کے بندے! اللہ تعالی نے تیرے حق میں تیری گذشتہ زندگی کو معاف فرما دیا، اب تو نئی زندگی کا آغاز کرتے ہوئے عمل انجام دے۔''

۲۵۴۔ سورۂ ''لم یکن'' (سورۂ بینہ) کی تلاوت کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ سے، انہوں نے محمد بن یحییٰ سے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے محمد بن حسان سے، انہوں نے اسماعیل بن مہران سے، انہوں نے حسن سے، انہوں نے سیف بن عمیرہ سے، انہوں نے ابوبکر حضرمی سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص سورۂ ''لم یکن'' (سورۂ بینہ) کی تلاوت کرے، تو وہ شرک سے بری ہو جائے گا اور اسے دینِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل کر دیا جائے گا، اور اللہ تبارک وتعالی اسے مومن کے طور پر مبعوث فرمائے گا اور اس سے نہایت آسان حساب لے گا۔''

۲۵۵۔ سورۂ ''اذا زلزلت'' کی تلاوت کا ثواب

ا۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے علی بن معبد نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگ ''اذا زلزلت الارض'' کی تلاوت سے اکتاؤ نہیں، بیشک جو شخص اس کی تلاوت اپنی نافلہ نمازوں میں

کرے، تو اللہ تعالیٰ کبھی بھی اس تک زلزلہ نہیں پہنچائے گا اور نہ وہ زلزلہ کی وجہ سے مرے گا، اور نہ آسمانی بجلی گرنے کی وجہ سے اور نہ ہی دنیا کی آفتوں میں سے کسی آفت کی وجہ سے، پھر جب وہ مر جائے گا تو اس کو اس سورے کی وجہ سے جنّت کی جانب (جانے کا) حکم کیا جائے گا، پس اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرمائے گا: ''میرے بندے! میں نے اپنی جنّت تجھے مباح کر دی، پس جنّت میں جہاں دل چاہے اور جہاں کی خواہش ہو وہ اپنا مسکن بنا، بغیر کسی منع اور بغیر کسی رکاوٹ کے۔''

۲۵۶۔ سورۂ ''العادیات'' کی تلاوت کا ثواب

ا۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے ابوعبداللہ المومن سے، انہوں نے ابن مسکان سے، انہوں نے سلیمان بن خالد سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص سورۂ ''العادیات'' کی تلاوت کرے اور اس کی تلاوت کو دائمی طور پر کرے، تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن خاص طور سے امیر المومنین علیہ الصلاۃ والسلام کے ساتھ مبعوث فرمائے گا اور وہ آپؑ کی پناہ میں اور آپؑ کے رفقاء میں سے ہوگا۔''

۲۵۷۔ سورۂ ''القارعہ'' کو پڑھنے کا ثواب

ا۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے اسماعیل بن زبیر سے، انہوں نے عمرو بن ثابت سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ''القارعہ'' کی تلاوت کرے اور اکثر اوقات تلاوت کرے، تو اللہ تعالیٰ اسے دجّال پر ایمان لانے کے فتنے سے، اور قیامت کے دن جہنم کے پیپ سے امان میں رکھے گا، ان شاء اللہ۔''

۲۵۸۔ ''الھٰکم'' (سورۂ تکاثر) پڑھنے کا ثواب

ا۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے شعیب سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ''الھٰکم التکاثر'' کی تلاوت اپنی فریضہ نمازوں میں کرے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے سو شہیدوں کا اجر وثواب لکھے گا اور جو شخص اس کی تلاوت اپنی نافلہ نمازوں میں کرے، تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ پچاس شہیدوں کا ثواب لکھے گا اور اس کے ساتھ اس کی فریضہ نمازوں میں فرشتوں کی چالیس صفیں نماز پڑھے گی، ان شاء اللہ۔

۲۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان یا محمد بن یحییٰ عطّار نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن احمد نے، انہوں نے سہل بن زیاد سے، انہوں نے جعفر بن محمد بن یسار سے، انہوں نے عبیداللہ دھقان سے، انہوں نے درست سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص سوتے وقت ''الھٰکم التکاثر'' کی تلاوت کرے، تو وہ قبر کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔''

۲۵۹۔ سورۂ ''العصر'' کی تلاوت کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے محمد بن حسان سے، انہوں نے اسماعیل بن مہران سے، انہوں نے حسن سے، انہوں نے حسین بن ابی علاء سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشادفرمایا: ''جو شخص سورۂ ''العصر'' کی اپنی نافلہ نمازوں میں تلاوت کرے، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو اس حالت میں مبعوث فرمائے گا کہ اس کا چہرا بزرگی و عزّت والا ہوگا، اس کے دانتوں پر ہنسی ہوگی اور اس کی آنکھوں میں قرار و سکون ہوگا، یہاں تک کہ وہ جنّت میں داخل ہو جائے گا۔''

۲۶۰۔ سورۂ ''الھمزہ'' کی تلاوت کا ثواب

ا۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے حسین بن ابی علاء سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشادفرمایا: ''جو شخص اپنی فریضہ نمازوں میں ''ویل لکل ھمزۃ'' کی تلاوت کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے فقر کو دور فرمائے گا اور خدا تعالیٰ زرق کو اس کی جانب کھینچ لائے گا اور اس سے بری موت کو دفع فرمائے گا۔''

۲۶۱۔ سورۂ ''الفیل'' اور ''لِا یلاف'' پڑھنے کا ثواب

ا۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے حسین بن ابی علاء سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشادفرمایا: ''جو شخص اپنی فریضہ نمازوں میں ''الم ترکیف فعل ربک (باصحاب الفیل)'' کی تلاوت کرے تو اس کے حق میں ہر میدان، پہاڑ اور مٹی اس بات کی گواہی دیں گے کہ یہ شخص نماز گذاروں میں سے تھا، اور اس کے حق میں قیامت کے دن منادی ندا دے گا: تم نے میرے بندے کی تصدیق کی، میں نے تمہاری اس کے لئے اور اس کے اوپر گواہی کو قبول کیا، تم اسے جنّت میں لے جاؤ اور اس کا حساب نہ کرو بیشک یہ ان لوگوں میں سے ہیں کہ میں جن سے میں محبت کرتا ہوں اور میں جن کے اعمال سے محبت کرتا ہوں۔''

۲۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے ابومغراء سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشادفرمایا: ''جو شخص اکثر ''لِا یلاف قریش'' کی تلاوت کرے، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو جنّت کی سواریوں میں سے کسی سواری پر مبعوث فرمائے گا یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن نور کے دسترخوانوں پر جا کر بیٹھے گا۔''

اس کتاب کے مصنفؒ فرماتے ہے: جو شخص فریضہ نماز کی کسی رکعت میں سورۂ فیل کی تلاوت کرے تو اس کے لئے لازمی ہے کہ ساتھ میں ''لِا یلاف'' کی تلاوت کرے، چونکہ یہ دونوں ملکر ایک سورے کا حکم رکھتے ہے، اور جائز نہیں ہے کہ کسی فریضہ نماز میں ان دوں میں سے فقط کسی ایک کی تلاوت کی جائے (اور دوسرے کو ترک کر دیا جائے)۔

۲۶۲۔ سورۂ ''ارایت'' (سورۂ ماعون) کو پڑھنے کا ثواب

ا۔اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے اسماعیل بن زبیر سے، انہوں نے عمرو بن ثابت سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اپنی فریضہ اور نافلہ نمازوں میں ''ارایت الذی یکذّب بالدین'' (سورۂ ماعون) کی تلاوت کرے، تو وہ ان لوگوں میں سے ہو جائے گا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جن کی نماز اور روزوں کو قبول فرماتا ہے، اور دنیا کی زندگی میں جو کچھ ہوا ہے اس کا حساب نہیں لے گا۔''

۲۶۳۔ سورۂ ''الکوثر'' پڑھنے کا ثواب

ا۔اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے حسین بن ابی علاء سے، انہوں نے ابو بصیر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اپنی فریضہ اور نافلہ نمازوں میں ''انا اعطینٰک الکوثر'' کی تلاوت کرے، تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن کوثر سے سیراب فرمائے گا اور اس کی نئی جگہ اصلِ طوبیٰ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے پاس ہوگی۔''

۲۶۴۔ سورۂ ''قل یاایھا الکافرون'' اور ''قل ھواللہ احد'' پڑھنے کا ثواب

ا۔اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے حسین بن ابی علاء سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کی جانب سے فرض شدہ نمازوں میں سے فریضہ نماز میں ''قل یاایّھا الکافرون'' اور ''قل ھواللہ احد'' کی تلاوت کرے، تو اللہ تعالیٰ اسے، اس کے والدین اور اس کی اولاد کی مغفرت فرمائے گا، اور اگر وہ شخص شقی و بدبخت ہوگا تو خدا اسے بدبختوں کی فہرست سے مٹا دے گا اور اسے نیک بختوں کی فہرست میں شامل فرما دے گا اور اللہ تعالیٰ اسے نیک بختی کی حالت میں زندہ رکھے گا، اور اسے شہید کے طور پر موت دے گا اور اسے شہید کے طور پر مبعوث فرمائے گا۔''

۲۶۵۔ سورۂ ''النصر'' پڑھنے کا ثواب

ا۔اسی اسناد کے ساتھ، حسن سے، انہوں نے ابان بن عبد الملک سے، انہوں نے کرام خثعمی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ''اذا جاء نصر اللہ والفتح'' کی اپنی نافلہ یا فریضہ نمازوں میں تلاوت کرے، تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام دشمنوں کے اوپر نصرت عطا فرمائے گا، اور قیامت میں اس حالت میں آئے گا کہ اس کے ساتھ بولتی کتاب ہوگی جو کہے گی کہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے اس کو قبر کے گڑھے سے اس طرح نکالا ہے کہ اس کے لئے جہنم کے پل، آگ اور جہنم کی مصیبت سے امان دے دی ہے۔ پس کوئی بھی چیز قیامت کے دن اس کے پاس سے نہیں گزرے گی مگر یہ کہ وہ اسے بشارت دے گی اور ہر اچھائی کی خبر دے گی یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے گا اور اس کے لئے دنیا میں اچھائیوں کے ایسے دروازے کھول جائیں گے کہ جس کی اس نے تمنا بھی نہ کی ہوگی اور نہ اس کے متعلق اس کے دل میں کوئی خیال گزرا ہوگا۔''

۲۶۶۔ سورۂ ''تبت'' پڑھنے کا ثواب

۱۔اسی اسناد کے ساتھ ،حسن سے ،انہوں نے علی بن شجرہ سے ،انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے بعض اصحاب سے، انہوں نے آپ سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جب تم لوگ ''تبت یدا ابی لھب وتب'' کی تلاوت کرو،تو ابولہب کے لئے بددعا کرو چونکہ وہ ان جھٹلانے والوں میں سے تھا کہ جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور ان چیزوں کو جو آپ اللہ تبارک وتعالی کی جانب سے لائے تھے اس کو جھٹلاتے تھے۔''

۲۶۷۔ سورۂ ''قل ھو اللہ احد'' پڑھنے کا ثواب

۱۔اسی اسناد کے ساتھ ،حسن سے ،انہوں نے سیف بن عمیرہ سے ،انہوں نے منصور بن حازم سے ،انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''وہ شخص کہ جس کا ایک دن ایسا گزر جائے کہ اس میں اس نے پانچ نمازیں پڑھی مگر اس میں اس نے ''قل ھو اللہ احد'' کی تلاوت نہیں کی ہو،تو اس سے کہا جائے گا کہ: اے اللہ کے بندے! تو نماز گذاروں میں سے نہیں ہے۔''

۲۔اسی اسناد کے ساتھ ،حسن سے ،انہوں نے ابوعبداللہ سے ،انہوں نے اسحاق بن عمار سے ،انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص کے لئے جمعہ گذر جائے اور وہ اس میں ''قل ھو اللہ احد'' کی تلاوت نہ کرے اور پھر وہ مر جائے تو وہ ابولہب کے دین پر مرے گا۔

۳۔اسی اسناد کے ساتھ ،حسن سے ،انہوں نے مندل سے ،انہوں نے ہارون بن خارجہ سے ،انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص تک کوئی بیماری یا مصیبت پہنچے اور وہ اپنی اس بیماری یا تکلیف میں ''قل ھو اللہ احد'' کی تلاوت نہ کرے، پھر اسی مرض میں یا اسی تکلیف کی وجہ سے جو اس پر آئی تھی مر جائے تو وہ (جہنم کی) آگ والوں میں سے ہوگا۔''

۴۔اسی اسناد کے ساتھ ،حسن سے ،انہوں نے سیف بن عمیرہ سے ،انہوں نے ابوبکر حضرمی سے ،انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالی اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ فریضہ نمازوں کے آخر میں ''قل ھو اللہ احد'' کی تلاوت کو ترک نہ کرے، بیشک جو شخص اس کی تلاوت کرے گا،تو اللہ تعالی اس کے لئے دنیا اور آخرت کی اچھائیوں کو جمع فرما دے گا اور اللہ تعالی اس کی ،اس کے والدین کی اور اس کی اولاد کی مغفرت فرمائے گا۔''

۵۔میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن یحییٰ نے ،انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن احمد نے ،انہوں نے احمد بن ھلال سے ،انہوں نے عیسی بن عبداللہ سے ،انہوں نے اپنے والد سے ،انہوں نے اپنے جد سے ،انہوں نے امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام سے ،آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ''قل ھو اللہ احد'' کی پہلو کے بل لیٹتے وقت سو دفعہ تلاوت کرے،تو اللہ تعالی اس کے لئے پچاس سال کے گناہوں کی مغفرت فرمائے گا۔''

۶۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے ابراہیم بن ھاشم سے، انہوں نے نوفلی سے، انہوں نے سکونی سے، انہوں نے امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے، آپ نے ارشاد فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے سعد بن معاذ پر نماز (جنازہ) پڑھی، پھر ارشاد فرمایا: یقیناً فرشتوں میں سے ستر ہزار فرشتے کہ جن میں جبرئیلؑ بھی شامل تھے، سعد بن معاذ پر نماز ادا کی، تو میں نے پوچھا: اے جبرئیل کس وجہ سے سعد تمہاری نمازوں کے مستحق قرار پائے؟ تو جبرئیل نے کہا: اٹھتے، بیٹھتے، سواری کی حالت میں، چلتے ہوئے، جاتے ہوئے، آتے ہوئے ''قل ھواللہ احد'' پڑھنے کی وجہ سے۔''

۷۔ اسی اسناد سے، انہوں نے حسن سے، انہوں نے ابان بن عثمان سے، انہوں نے قیس بن ربیع سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص بستر پر آئے اور گیارہ دفعہ ''قل ھواللہ احد'' کو پڑھے، تو اللہ تعالیٰ اس کی اس کے گھر میں اور اس کے سال کے لحات میں حفاظت فرمائے گا۔''

۸۔ مجھ سے بیان کیا احمد بن محمد سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن احمد نے، انہوں نے ابوالحسن نہدی سے، انہوں نے ایک راوی سے، انہوں نے فضیل بن عثمان سے، انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی ایک راوی نے، انہوں نے عمار بن جہم الزیات سے، انہوں نے عبداللہ بن حی سے، انہوں نے کہا کہ میں نے سنا امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ''قل ھواللہ احد'' فجر کے بعد گیارہ دفعہ پڑھے تو اس دن وہ کسی گناہ میں مبتلا نہیں ہوگا چاہے شیطان کتنا ہی ناک کیوں نہ رگڑ لے۔''

۹۔ میرے والدؒ سے، انہوں نے سعد بن عبداللہ سے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسن بن علی سے، انہوں نے حسن بن جہم سے، انہوں نے ابراہیم بن مہزم سے، انہوں نے ایک راوی سے کہ جس نے ابوالحسن علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص اپنے اور ظالم کے درمیان ''قل ھواللہ احد'' کو مقدم کرے، تو اللہ تعالیٰ اس کے پڑھنے کی وجہ سے ظالم کو اس کے آگے، اس کے پیچھے، اس کے داہنے اور اس کے بائیں جانب سے روک دے گا، پس جب وہ شخص یہ انجام دے گا، تو اللہ تعالیٰ اس ظالم سے اس تک اچھائی پہنچائے گا اور اس کے شر کو روک دے گا'' اور فرمایا: ''جب تمہیں کسی معاملے کا خوف ہو، تو قرآن سے جہاں سے دل چاہے سو آیتوں کی تلاوت کرو اور پھر تین دفعہ کہو: ''اَللّٰھُمَّ اکْشِفْ عَنِّیْ الْبَلاءَ'' (پروردگار تو مجھے بلاء سے چھٹکارا عطا فرما)۔

۱۰۔ میرے والدؒ سے، انہوں نے محمد بن یحییٰ عطار سے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے حسن بن علی بن ابی عثمان سے، انہوں نے ایک راوی سے، انہوں نے حفص بن غیاث سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپ ایک شخص کو فرمار ہے تھے: ''کیا تو پسند کرتا ہے کہ دنیا میں باقی رہے؟'' اس نے کہا: ہاں، آپ نے فرمایا: ''کیوں''، اس نے کہا: ''قل ھواللہ احد'' پڑھنے کے لئے، اس کی بات سن کر امام خاموش ہو گئے، پھر تھوڑی دیر کے بعد ارشاد فرمایا: ''اے حفص! ہمارے دوستوں اور شیعوں میں سے جو شخص مر جائے اور وہ قرآن اچھی طرح نہ پڑھ سکتا ہو، تو اس کی قبر میں اسے اس کی تعلیم دی جائے گی تا کہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے درجات

کو بلند فرمائے، بیشک جنّت کے درجات قرآن کی آیات کی تعداد میں ہیں، پس قرآن کی تلاوت کرنے والے سے کہا جائے گا: پڑھتا جا اور چڑھتا جا۔"

۲۶۸۔ معوذتین کی تلاوت کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے محمد بن حسان سے، انہوں نے اسماعیل بن مہران سے، انہوں نے حسن سے، انہوں نے حسین بن ابی علاء سے، انہوں نے ابوعبیدۃ الحذاء سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: "جو شخص برابر معوذتین (قل اعوذ بربّ الفلق اور قل اعوذ بربّ الناس) اور قل ھو اللہ احد پڑھتا رہے تو اس کے لئے کہا جائے گا: اے اللہ کے بندے! تجھے بشارت ہو، یقیناً اللہ تعالی نے قبول کرلیا اور (تجھے تیرے گناہوں پر) چھوڑ دیا۔"

۲۶۹۔ گناہانِ کبیرہ سے بچنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے موسیٰ بن جعفر بن وھب بغدادی سے، انہوں نے حسن بن علی وشاء سے، انہوں نے احمد بن عمر حلبی سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ تبارک وتعالی کے قول: "اِنْ تَجْتَنِبُوْا کَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُکَفِّرْ عَنْکُمْ سَیِّئَاتِکُمْ" ﴿سورہ نساء، آیت: ۳۱۔﴾ (جن کاموں کی تمہیں مناہی کی جاتی ہے اگر ان میں سے تم گناہانِ کبیرہ سے بچتے رہو تو ہم تمہارے (صغیرہ) گناہوں سے (بھی) درگزر کریں گے۔) کے متعلق سوال کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: "جو شخص ان گناہوں سے اجتناب کرے کہ جس کے اوپر اللہ تعالی نے (جہنم کی) آگ کا وعدہ کیا ہے، جبکہ وہ مومن بھی ہے تو اللہ تعالی اس کو اُس کے (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ قرار دے گا اور اسے بہت اچھی عزّت کی جگہ میں داخل فرمائے گا۔"

کبیرہ گناہ میں مبتلا ہونے کے سات اسباب ہیں: نفس محترم کا قتل، عقوق والدین، سود کھانا، ہجرت کے بعد اعرابی ہو جانا، پاک دامن عورت پر تہمت زنا لگانا، یتیم کا مال کھانا، دشمن کی طرف بڑھنے والے لشکر جرار سے فرار اختیار کرنا۔

۲۔ میرے والدؒ سے، انہوں نے سعد بن عبداللہ سے، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے حسین ابن سعید سے، انہوں نے محمد بن فضیل سے، انہوں نے ابوالحسن امام علی الرضا علیہ السلام سے کہ آپ نے اللہ تبارک وتعالی کے قول: "اِنْ تَجْتَنِبُوْا کَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُکَفِّرْ عَنْکُمْ سَیِّئَاتِکُمْ" ﴿سورہ نساء، آیت: ۳۱۔﴾ (جن کاموں کی تمہیں ممانیت کی جاتی ہے اگر ان میں سے تم گناہانِ کبیرہ سے بچتے رہو تو ہم تمہارے (صغیرہ) گناہوں سے (بھی) درگزر کریں گے۔) کے متعلق ارشاد فرمایا: "جو شخص ان گناہوں سے اجتناب کرے کہ جن کے متعلق اللہ تعالی نے (جہنم کی) آگ کا وعدہ فرمایا ہے، جب کہ وہ مومن بھی ہو، تو خدا تعالی اس کو اُس کے (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ قرار دے گا۔"

۲۷۰۔ گناہ کر کے پلٹنے والے، توبہ کرے اور گناہ کا تذکرہ ہونے پر اللہ تعالیٰ سے شرم محسوس کرنے والے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا موسیٰ بن عمران نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا حسن بن یزید نے، انہوں نے علی بن ابی حمزہ سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، ابوبصیر کہتے ہے کہ میں نے آپؑ کو ارشاد فرماتے سنا: ''اللہ تعالیٰ نے داود نبی علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی: اے داود! میرا ایسا مومن بندہ کہ جب وہ کسی گناہ کو انجام دیتا ہے، پھر پلٹ آتا ہے اور اس گناہ سے توبہ کر لیتا ہے اور اس گناہ کے تذکرے پر مجھ سے حیا کرتا ہے تو میں اس گناہ کو معاف کر دوں گا، میں اس کی یاد کو بھلوا دوں گا اور اس کو نیکی سے بدل دوں گا اور میں (اس کے گناہ کو کالعدم قرار دینے میں) پرواہ نہیں کروں گا جبکہ میں رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہوں۔''

۲۷۱۔ اس شخص کا ثواب کہ جو قرض دار کو حاکم کے پاس لے چلے اور اسے معلوم ہو کہ وہ وہاں پر اللہ تعالیٰ کی قسم کھا لے گا اور وہ اس قرضدار کو اللہ عزّ وجلّ کی عظمت کا خیال کرتے ہوئے چھوڑ دے

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا ابراہیم بن ھاشم نے، انہوں نے علی بن معبد سے، انہوں نے درست سے، انہوں نے عبدالحمید طائی سے، انہوں نے ابوالحسن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہ آپؑ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص قرضدار کو اس حاکم کے پاس لے چلے کہ جو اس سے اللہ تعالیٰ کی قسم طلب کرے (کہ وہ ابھی قرضے کی ادائیگی پر قادر نہیں ہے) اور وہ شخص جانتا ہو کہ یہ قرضدار حاکم کے پاس جا کر اللہ تعالیٰ کی قسم کھا لے گا، پھر اس کو وہ چھوڑ دیتا ہے اللہ عزّ وجلّ کی عظمت کا لحاظ کرتے ہوئے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے قیامت کے دن کی منزلت سے راضی نہیں ہوگا سوائے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی منزل سے۔''

۲۷۲۔ نیکی کی تعلیم دینے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے ابراہیم بن ھاشم سے، انہوں نے حسین بن سیف سے، انہوں نے اپنے والد سیف بن عمیرہ سے، انہوں نے عمرو بن شمر سے، انہوں نے جابر سے، انہوں نے ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''اچھائی کی تعلیم دینے والے کے لئے زمین کے چوپائے، سمندروں کی مچھلیاں اور اللہ تعالیٰ کی زمین اور آسمان میں موجود ہر چھوٹی اور بڑی چیزیں استغفار کرتی ہے۔''

۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے محمد بن خالد برقی سے، انہوں نے ان سے جنہوں نے ان سے ذکر کیا، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد

فرمایا: ''عالم ایک ہزار عابد اور ایک ہزار زاہد سے افضل ہے اور ایسا عالم جو اپنے علم سے فائدہ اٹھائے وہ ستر ہزار عابدوں کی عبادت سے بہتر اور افضل ہے۔''

۲۷۳۔ طالب علم کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن ابراہیم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے عبداللہ بن میمون قداح سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ایسے راستے پر چلتا ہے جس میں علم کو طلب کیا جاتا ہو، تو اللہ تعالی اسے ایسے راستے پر چلائے گا جو جنت کی جانب جاتا ہے، اور بیشک فرشتے اس انداز سے طالب علم کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں کہ وہ اس سے راضی ہو جائے، اور بیشک جو کچھ آسمان میں ہے اور جو کچھ زمین میں حتی کہ سمندر کی مچھلیاں بھی طالب علم کے لئے طلب مغفرت کرتی ہیں، اور عالم کی فضیلت عابد پر ویسی ہے جیسی چودھوی کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر ہے، بیشک علماء انبیاء کے وارث ہیں، بیشک انبیاء کی میراث نہ دینار تھی نہ درہم بلکہ ان کی میراث علم تھی، پس جو بھی ان میں سے حاصل کرتا ہے وہ بہت زیادہ خیر و فضل کا حصہ حاصل کرتا ہے۔''

۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے اپنے چچا محمد بن ابی القاسم سے، انہوں نے محمد بن علی کوفی سے، انہوں نے حسن بن علی بن یوسف سے، انہوں نے مقاتل بن مقاتل سے، انہوں نے ربیع بن محمد مسلی سے، انہوں نے جابر بن یزید جعفی سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''کوئی بھی ایسا بندہ نہیں ہے کہ جو طلب علم میں صبح کرتا ہے یا شام کرتا ہے مگر یہ کہ وہ رحمت میں غوطہ زن ہوتا ہے، اور اس کے لئے فرشتے آواز لگاتے ہیں: مرحبا، اللہ تعالی کی زیارت کرنے والے کے لئے، اور اسے داخل کیا جائے گا جنت میں اسی کے مساوی سلوک گاہ میں۔''

۲۷۴۔ دینداروں کے ساتھ بیٹھنے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسی بن متوکلؒ نے، انہوں نے علی بن حسین سعد آبادی سے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا ابوعبداللہ جاموارنی سے، انہوں نے حسن بن علی بن ابی حمزہ سے، انہوں نے سیف بن عمیرہ سے، انہوں نے منصور بن حازم سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دینداروں کے ساتھ بیٹھنا دنیا اور آخرت کا شرف ہے۔''

۲۷۵۔ جس تک ثواب کی کوئی روایت پہنچے اور وہ اس کے مطابق عمل کرے ایسے شخص کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن موسی نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے علی بن حکم سے، انہوں نے ھشام سے، انہوں نے صفوان سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص کے پاس کسی نیکی

کے انجام دینے پر کسی قسم کے ثواب کی روایت پہنچے اور وہ اس عمل کو انجام دے دے، تو اس کے لئے یہ والا ثواب ہوگا اگر چہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایسا نہ فرمایا ہو۔''

۲۷۶۔ جس شخص کا کلامِ حق قبول کیا جائے اس کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا احمد بن محمد نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے ابوعبداللہ برقی سے، انہوں نے اس شخص سے جس نے ان سے روایت بیان کی، انہوں نے ابان سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''جو بھی شخص ایسی حق بات کہے اور اسے قبول کیا جائے تو کہنے والے کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا جتنا قبول کرنے والے کو ملا ہے، اور جو شخص کوئی گمراہ کرنے والی بات کہے اور اسے قبول کیا جائے تو اس کے اوپر بھی وہی سارا بوجھ آئے گا جو بری بات قبول کرنے والے پر آیا ہے۔''

۲۷۷۔ ہدایت کے طریقے کو رائج کرنے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے معاویہ بن وھب سے، انہوں نے میمون بن قداح سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے جو بھی بندہ کسی ہدایت کے طریقے کو رائج کرے تو اس کے لئے وہی اجر ہے جو اس پر عمل کرنے والے کہ لئے ہے اور عمل کرنے والے کے اجر میں کسی قسم کی کمی بھی واقع نہیں ہوگی، اور اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کوئی بندہ گمراہی کے طریقے کو رائج کرے، تو اس کے لئے وہی بوجھ ہے جو اس کام کے کرنے والے کے لئے ہے اور اس برے کام کے کرنے والے کے بوجھ میں کسی قسم کی کمی بھی نہیں ہوگی۔''

۲۷۸۔ علم کے مطابق عمل کرنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے قاسم بن محمد سے، انہوں نے سلیمان ابن داود سے، انہوں نے حفص بن غیاث سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ''جو شخص ان چیزوں پر عمل پیرہ ہو جائے جن کو وہ جانتا ہے تو یہ چیز کافی ہو جائے گی ان چیزوں کے لئے جن کو وہ نہیں جانتا ہے۔''

۲۷۹۔ یتیم کی پرورش، ضعیف پر رحم، والدین پر شفقت اور غلاموں کے ساتھ نیکی کرنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد سے انہوں نے حسن بن علی سے، انہوں نے علی بن عقبہ سے، انہوں نے عبداللہ بن سنان سے، انہوں نے ابوحمزہ ثمالی سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''تم ان چار ستونوں کو اپنی انتظار گاہ بناؤ کہ جو تم میں چھپے ہوئے ہیں کہ جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے جنت میں گھر بنایا ہے جو یتیم کی پرورش

کرتے ہیں، ضعیف پر رحم کرتے ہیں، اپنے والدین پر شفقت کرتے ہیں اور اپنے غلاموں پر نرمی و مہربانی کرتے ہیں۔''

۲۸۰۔ لوگوں کی عزتوں سے اپنے آپ کو روکے رکھنے اور اپنے غصّے کو روکنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ سے، انہوں نے سعد بن عبداللہ سے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسین بن سیف سے، انہوں نے اپنے بھائی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے عاصم سے، انہوں نے ابوحمزہ سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے، ابوحمزہ ثمالی کہتے ہے کہ میں نے امامؑ کو فرماتے سنا کہ: ''جو شخص اپنے آپ کو لوگوں کی عزتوں کے متعلق (گناہوں سے) روکے رکھے، تو اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن عذاب کو روکے رکھے گا اور جو شخص لوگوں کے متعلق اپنے غصّے کو روکے رکھے تو، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے نفس کے لئے بہتر چیز کو منسوب کرے گا۔''

۲۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن احمد نے، انہوں نے علی بن صلت سے، انہوں نے احمد بن محمد بن خالد سے، انہوں نے اسماعیل بن مہران سے، انہوں نے سیف بن عمیرہ سے، انہوں نے اس شخص سے جس نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اپنے غصّے کو روکے رکھے، تو اللہ تعالیٰ اس کی پوشیدہ باتوں کو چھپائے رکھے گا۔''

۲۸۱۔ عادل امام، سچے تاجر اور ایسے شخص کا ثواب جس نے اپنی عمر اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں گزاری ہو۔

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری نے، انہوں نے ابراہیم بن مہزیار سے، انہوں نے اپنے بھائی علی بن مہزیار سے، انہوں نے فضالہ بن ایوب سے، انہوں نے سلیمان بن درستویہ سے، انہوں نے عجلان سے، انہوں نے، ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''تین افراد ایسے ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ بغیر حساب کے جنّت میں داخل فرمائے گا: عادل امام، سچا تاجر اور ایسا بوڑھا شخص کہ جس نے اپنی عمر اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں گذار دی ہو۔''

۲۸۲۔ پرانے جاری گناہ پر توبہ کر لینے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحیٰی نے، انہوں نے حسین بن اسحاق تاجر سے، انہوں نے علی بن مہزیار سے، انہوں نے اس شخص سے جنہوں نے ان سے روایت بیان کی، انہوں نے حارث احول صاحب الطاق سے، انہوں نے جمیل بن صالح سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''لوگ تمہیں تمہارے نفس کے بارے میں دھوکہ میں نہ ڈال دے، بیشک خدا کا امر ان کے بغیر (بھی) تم تک پہنچ جائے گا، اور دن کو اس طرح سے مت گذارو، بیشک تمہارے ساتھ ایسا موجود ہے جو تمہاری ہر بات کو محفوظ کر رہا ہے، اور میں نے ہرگز کسی ایسی چیز کو نہیں دیکھا جو پرانے جاری گناہ کے سلسلے میں توبہ کی نیکی انجام دینے کی مانند طلب کے اعتبار سے شدید اور حاصل کرنے کے اعتبار سے تیز ترین ہو، اور تم نیکی کی کسی چیز کو چھوٹی مت سمجھو بیشک کل تم اس کو دیکھو گے جب وہ تمہیں خوشی پہنچائے گی، اور کسی برائی کی چیز کو چھوٹی مت سمجھو، بیشک کل تم اسے دیکھو گے جب وہ تمہیں برے انجام میں مبتلا کر دے گی، بیشک اللہ عزّ وجلّ فرماتا ہے:

پلائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے رحیق مختوم ﴿مختوم شراب کے ناموں میں سے ایک نام ہے اور اس سے مراد جنّت کی شراب ہے۔ مختوم ایسی شراب ہے کہ جس کے پینے کی وجہ سے پینے والا نشے میں مبتلا نہیں ہوتا۔﴾ سے اس کو سیراب فرمائے گا۔ اور جو شخص کسی مومن کو لباس پہنائے تو اللہ تعالیٰ اسے سبز کپڑوں سے لباس پہنائے گا۔''

۲۸۹۔ اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے (مومن) بھائی کو کھانا کھلانے کا ثواب

۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حماد سے، انہوں نے ربعی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کی محبت میں کسی (مومن) بھائی کو کھلائے تو اس کے لئے اس شخص کے مساوی ثواب ہے جو لوگوں میں سے 'فنام' کو کھانا کھلائے۔'' راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا: فنام کیا چیز ہے؟ امامؑ نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں میں سے ایک لاکھ افراد۔''

۲۹۰۔ تین مومن کو کھانا کھلانے کا ثواب

۱۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے ابومحمد عبداللہ غفاری سے، انہوں نے علی بن ابی علی لہبی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص مومنین میں سے تین افراد کو کھانا کھلائے تو اللہ تعالیٰ اسے تین جنّتوں سے کھانا کھلائے گا: ملکوت السماء یعنی فردوس سے، جنّت عدن سے، اور طوبیٰ جنّت عدن کا وہ درخت ہے کہ جسے میرے پروردگار نے خود نے لگایا ہے۔''

۲۹۱۔ مسلمان کو سیر ہونے تک کھانا کھلانے کا ثواب

۱۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا جعفر بن محمد بن عبیداللہ سے، انہوں نے عبداللہ بن میمون قداح سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''کوئی شخص کسی مسلمان کو اتنا کھلائے کہ وہ سیر ہو جائے تو آخرت میں اس کا جو اجر ہے اس کو اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی بھی درک نہیں کرسکتا اور نہ ہی کوئی مقرب فرشتہ اور نہ ہی نبی مرسل سوائے عالمین کے پروردگار کے۔'' پھر فرمایا: ''مغفرت کا سبب بننے والی چیزوں میں سے بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا ہے۔'' پھر آپؑ نے اللہ تبارک وتعالیٰ کے اس قول کی تلاوت فرمایا: "اَوْ اِطْعٰمٌ" فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ . يَتِيْماً ذَا مَقْرَبَةٍ . اَوْ مِسْكِيْناً ذَا مَتْرَبَةٍ" ﴿(البلد: ۱۴-۱۶)﴾ (یا بھوک کے دن رشتہ دار یتیم یا خاکسار محتاج کو کھانا کھلانا)۔''

۲۹۲۔ چار مسلمانوں کو کھانا کھلا کر سیر کرنے کا ثواب

۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے ابان بن عثمان سے، انہوں نے فضیل بن یسار سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''

کرتے ہیں، ضعیف پر رحم کرتے ہیں، اپنے والدین پر شفقت کرتے ہیں اور اپنے غلاموں پر نرمی و مہربانی کرتے ہیں۔"

۲۸۰۔ لوگوں کی عزّتوں سے اپنے آپ کو روکے رکھنے اور اپنے غصّے کو روکنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ سے، انہوں نے سعد بن عبداللہ سے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسین بن سیف سے، انہوں نے اپنے بھائی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے عاصم سے، انہوں نے ابوحمزہ سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے، ابوحمزہ ثمالی کہتے ہے کہ میں نے امامؑ کو فرماتے سنا کہ: "جو شخص اپنے آپ کو لوگوں کی عزّتوں کے متعلق (گناہوں سے) روکے رکھے، تو اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن عذاب کو روکے رکھے گا اور جو شخص لوگوں کے متعلق اپنے غصّے کو روکے رکھے تو، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے نفس کے لئے بہتر چیز کو منسوب کرے گا۔"

۲۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن احمد نے، انہوں نے علی بن صلت سے، انہوں نے احمد بن محمد بن خالد سے، انہوں نے اسماعیل بن مہران سے، انہوں نے سیف بن عمیرہ سے، انہوں نے اس شخص سے جس نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: "جو شخص اپنے غصّے کو روکے رکھے، تو اللہ تعالیٰ اس کی پوشیدہ باتوں کو چھپائے رکھے گا۔"

۲۸۱۔ عادل امام، سچے تاجر اور ایسے شخص کا ثواب جس نے اپنی عمر اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں گزاری ہو۔

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری نے، انہوں نے ابراہیم بن مہزیار سے، انہوں نے اپنے بھائی علی بن مہزیار سے، انہوں نے فضالہ بن ایوّب سے، انہوں نے سلیمان بن درستویہ سے، انہوں نے عجلان سے، انہوں نے، ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: "تین افراد ایسے ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ بغیر حساب کے جنّت میں داخل فرمائے گا: عادل امام، سچا تاجر اور ایسا بوڑھا شخص کہ جس نے اپنی عمر اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں گذاردی ہو۔"

۲۸۲۔ پرانے جاری گناہ پر توبہ کر لینے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے حسین بن اسحاق تاجر سے، انہوں نے علی بن مہزیار سے، انہوں نے اس شخص سے جنہوں نے ان سے روایت بیان کی، انہوں نے حارث احول صاحب الطاق سے، انہوں نے جمیل بن صالح سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: "لوگ تمہیں تمہارے نفس کے بارے میں دھوکہ میں نہ ڈال دے، بیشک خدا کا امر ان کے بغیر (بھی) تم تک پہنچ جائے گا، اور دن کو اس طرح سے مت گذارو، بیشک تمہارے ساتھ ایسا موجود ہے جو تمہاری ہر بات کو محفوظ کر رہا ہے، اور میں نے ہرگز کسی ایسی چیز کو نہیں دیکھا جو پرانے جاری گناہ کے سلسلے میں توبہ کی نیکی انجام دینے کی مانند طلب کے اعتبار سے شدید اور حاصل کرنے کے اعتبار سے تیز ترین ہو، اور تم نیکی کی کسی چیز کو چھوٹی مت سمجھو بیشک کل تم اس کو دیکھو گے جب وہ تمہیں خوشی پہنچائے گی، اور کسی برائی کی چیز کو چھوٹی مت سمجھو، بیشک کل تم اسے دیکھو گے جب وہ تمہیں برے انجام میں مبتلا کر دے گی، بیشک اللہ عزّ وجلّ فرماتا ہے:

"اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَٰلِكَ ذِكْرَىٰ لِلذَّاكِرِينَ" ﴿سورۂ ھود، آیت:۱۱۴۔﴾ (بیشک نیکیاں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں، اور ہماری یاد کرنے والوں کے لئے یہ باتیں نصیحت و عبرت ہیں۔")

۲۸۳۔ چالیس حدیثیں یاد کرنے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا احمد بن محمد نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے علی بن اسماعیل سے، انہوں نے عبیداللہ سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا موسیٰ بن ابراہیم مروزی نے، انہوں نے ابوالحسن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو بھی شخص میری امت میں سے ایسی چالیس حدیثوں کو یاد کر لے کہ جس کی جانب لوگ اپنے دینی امور کے سلسلے میں محتاج ہوتے ہیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن اسے بطور فقیہ و عالم مبعوث فرمائے گا۔"

۲۸۴۔ گناہوں کو ترک کرنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ سے، انہوں نے محمد بن یحییٰ سے، انہوں نے حسین بن اسحاق سے، انہوں نے علی بن مہزیار سے، انہوں نے حسین بن سعید سے، انہوں نے محمد بن خالد سے، انہوں نے ابن مغیرہ سے، انہوں نے طلحہ بن زید سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: "عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ایک قوم سے گزرے کہ جو رو رہی تھی، آپ نے پوچھا: یہ لوگ کیوں رو رہے ہیں؟ جواب دیا گیا کہ: یہ لوگ اپنے گناہوں پر رو رہے ہیں، آپ نے فرمایا: ان کو چاہئے کہ گناہوں کو ترک کر دے، تو ان کو معاف کر دیا جائے گا۔"

۲۸۵۔ مومن کو خوش کرنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے ھیثم بن ابی مسروق نہدی سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے ابن سنان سے، انہوں نے ایک مرد سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: "اللہ تبارک وتعالیٰ نے داود علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی کہ جب میرے بندوں میں سے کوئی بندہ ایک نیکی لیکر میرے پاس آتا ہے، تو میں اس کے لئے اپنی جنت کو مباح کر دیتا ہوں، داودؑ نے عرض کی: میرے پروردگار! یہ کونسی نیکی ہے؟ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میرے مومن بندے کو خوش کرنا، چاہے ایک کھجور کے ذریعے ہی کیوں نہ ہو، داودؑ نے عرض کی: میرے پروردگار! وہ شخص کہ جو تیری معرفت رکھنے والا حق رکھتا ہے کہ تجھ سے اپنی امید کو منقطع نہ کرے۔"

۲۸۶۔ ورع، زھد اور نماز میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے ابراہیم کرخی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، ابراہیم کرخی کہتے ہے کہ میں نے آپ کو ارشاد فرماتے سنا: "اللہ تبارک وتعالیٰ کسی مومن کے لئے ورع اور زھد (اور اللہ تعالیٰ کی طرف نماز میں متوجہ ہونے) کو جمع نہیں فرمائے گا مگر یہ کہ

جنّت کو اس شخص کے لئے امیدوار بنادے گا''، پھر آپ نے فرمایا: ''میں یقیناً پسند کرتا ہوں تم میں سے ایسے مومن شخص کو کہ جب وہ اپنی فریضہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کی جانب متوجہ کرتا ہے اور وہ اپنے دل کو دنیا کی امور میں مشغول نہیں کرتا، پس کوئی بھی مومن ایسا نہیں ہے جو اپنے دل کو اپنی نماز میں اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کرے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنا روخ اس کی طرف فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسے اپنا محبوب بنانے کے بعد مومنین کے دلوں کو اس کی جانب محبت کے ساتھ متوجہ فرمادیتا ہے۔''

۲۸۷۔ مومن کی پریشانی دور کرنے، سختی میں مبتلا مومن کو خوش کرنے، مومن کے عیوب کی پردہ پوشی کرنے اور اس کی مدد کرنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے جمیل بن صالح سے، انہوں نے ذریح سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو بھی مومن کسی مومن کی پریشانی کو دور کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے دنیا کی مصیبتوں میں سے اور آخرت کی مصیبتوں میں سے ستر پریشانیوں کو دور فرمائے گا۔'' اور آپ نے فرمایا: ''جو بھی شخص کسی ایسے مومن کو خوش کرے کہ جو سختی کی حالت میں ہو، تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا اور آخرت کی حاجتوں کے سلسلے میں خوش فرمائے گا۔'' فرمایا: ''اور جو کسی مومن کے ایسے عیب کو چھپائے جس کے (ظاہر ہونے کے) سلسلے میں وہ خوف زدہ ہو، تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں ان کے عیوب میں سے ستر ایسے عیبوں کو چھپائے گا کہ جس کے (ظاہر ہونے کے) سلسلے میں وہ خوف زدہ ہے۔'' فرمایا: ''بیشک اللہ تعالیٰ ایسے مومن کا مددگار ہے جو اپنے (مومن) بھائی کا مددگار ہے، تو پس تم لوگ (مومن کی مدد کے سلسلے میں) محنت کر کے نفع حاصل کرو اور نیکی کی طرف رغبت پیدا کرو۔''

۲۸۸۔ مومن کو کھلانے، پلانے اور کپڑے پہنانے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن حسین سعد آبادی نے، انہوں نے احمد بن ابو عبداللہ سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے ھشام بن سالم سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو بھی مومن کسی دوسرے مومن کو ماہ رمضان کی رات میں کھلائے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ستر مومن غلاموں کو آزاد کرانے کی مثل ثواب تحریر فرماتا ہے، اور اس عمل کی وجہ سے اس کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک قبول ہونے والی دعا ہے۔''

۲۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن ابوعبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حماد سے، انہوں نے ابراہیم بن عمر سے، انہوں نے ابوحمزہ ثمالی سے، انہوں نے امام علی بن حسین زین العابدین علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو بھی کسی بھوکے مومن کو کھلائے تو اللہ تعالیٰ اسے جنّت کے پھلوں سے کھانا کھلائے گا، اور جو کسی پیاسے مومن کو پانی

پلائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے رحیق مختوم ﴿مختوم شراب کے ناموں میں سے ایک نام ہے اور اس سے مراد جنّت کی شراب ہے۔ مختوم ایسی شراب ہے کہ جس کے پینے کی وجہ سے پینے والا نشے میں مبتلا نہیں ہوتا۔﴾ سے اس کو سیراب فرمائے گا۔ اور جو شخص کسی مومن کو لباس پہنائے تو اللہ تعالیٰ اسے سبز کپڑوں سے لباس پہنائے گا۔''

۲۸۹۔ اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے (مومن) بھائی کو کھانا کھلانے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حماد سے، انہوں نے ربعی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کی محبت میں کسی (مومن) بھائی کو کھلائے تو اس کے لئے اس شخص کے مساوی ثواب ہے جو لوگوں میں سے ''فِئام'' کو کھانا کھلائے۔'' راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا: فئام کیا چیز ہے؟ امامؑ نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں میں سے ایک لاکھ افراد۔''

۲۹۰۔ تین مومن کو کھانا کھلانے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے ابومحمد عبداللہ غفاری سے، انہوں نے علی بن ابی علی لہبی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص مومنین میں سے تین افراد کو کھانا کھلائے تو اللہ تعالیٰ اسے تین جنّتوں سے کھانا کھلائے گا: ملکوت السماء یعنی فردوس سے، جنّت عدن سے، اور طوبیٰ سے، اور طوبیٰ جنّت عدن کا وہ درخت ہے کہ جسے میرے پروردگار نے خود نے لگایا ہے۔''

۲۹۱۔ مسلمان کو سیر ہونے تک کھانا کھلانے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا جعفر بن محمد بن عبیداللہ سے، انہوں نے عبداللہ بن میمون قدّاح سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''کوئی شخص کسی مسلمان کو اتنا کھلائے کہ وہ سیر ہو جائے تو آخرت میں اس کا جو اجر ہے اس کو اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی بھی درک نہیں کر سکتا اور نہ ہی کوئی مقرب فرشتہ اور نہ ہی نبی مرسل سوائے عالمین کے پروردگار کے۔'' پھر فرمایا: ''مغفرت کا سبب بننے والی چیزوں میں سے بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا ہے'' پھر آپؑ نے اللہ تبارک وتعالیٰ کے اس قول کی تلاوت فرمایا: ''اَوْ اِطْعٰمٌ'' فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ . یَتِیْماً ذَا مَقْرَبَةٍ . اَوْ مِسْکِیْناً ذَا مَتْرَبَةٍ'' ﴿(البلد:۱۴-۱۶)﴾ (یا بھوک کے دن رشتہ دار یتیم یا خاکسار محتاج کو کھانا کھلانا)۔''

۲۹۲۔ چار مسلمانوں کو کھانا کھلا کر سیر کرنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے ابان بن عثمان سے، انہوں نے فضیل بن یسار سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''

مسلمانوں میں سے چار کو (کھانا کھلا کر) سیر کرنا اولادِ اسماعیل علیہ السلام میں سے غلام کو آزاد کرنے کے برابر ہے۔''

۲۹۳۔ بھوکے مومن کو سیر کرنے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا میرے چچا محمد بن ابی القاسم نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے محمد بن یوسف سے، انہوں نے محمد بن جعفر سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''جو کسی بھوکے مومن کو سیر کرے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنّت میں ایک دسترخوان رکھے گا جس سے تمام گرانقدر چیزیں ہوں گی۔''

۲۹۴۔ مسلمان کو آزاد کرانے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حمّاد بن عیسیٰ سے، انہوں نے ربعی سے، انہوں نے سماعہ سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپؑ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص کسی مسلمان کو آزاد کرائے، تو اللہ تعالیٰ اس مسلمان کے ہر عضو کے بدلے اس کے عضو کو (جہنم کی آگ) سے آزادی عطا فرمائے گا۔''

۲۹۵۔ اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی صالح غلام کو آزاد کرانے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے بشیر نبّال سے، انہوں نے کہا کہ میں نے امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ فرما رہے تھے: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی صالح غلام کو آزاد کرائے تو اللہ تعالیٰ آزاد کروانے والے کے ہر عضو کی جگہ پر (جہنم کی) آگ کے لئے اس غلام کے ہر عضو کو کفارہ بنادے گا۔''

۲۹۶۔ مومن کو آزاد کرانے کا ثواب ☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابراہیم بن ابی البلاد سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے سلسلہ سند کو اوپر اٹھاتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص کسی مومن کو آزاد کرائے تو اس کے ہر عضو کے عوض اللہ تعالیٰ اُس کے عضو کو (جہنم کی) آگ سے آزادی عطا فرمائے گا۔ اور اگر مومنہ کو آزاد کروائے تو اس کے ہر دو عضو کے بدلے اس کے ایک عضو کو (جہنم کی) آگ سے اللہ تعالیٰ آزادی عطا فرمائے گا، چونکہ عورت (بعض احکام میں) مرد کا نصف ہے۔''

۲۹۷۔ مومن کو قرض دینے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے احمد بن نضر سے، انہوں نے عمرو بن شمر سے، انہوں نے جابر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، آپؑ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص کسی مومن کو کوئی قرض عطا کرے اور اس کی واپسی کے لئے اس کی حالت بہتر ہونے کا انتظار کرے، تو اس کا مال صدقے میں ہے اور وہ شخص خود فرشتوں کی نمازوں میں ہے جب تک کہ وہ قرض واپس آجائے۔''

۲۔ اسی اسناد کے ساتھ، احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابن سنان سے، انہوں نے فضیل سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ جو دوسرے مسلمان کو اللہ تعالی کی رضا کی خاطر قرض دے مگر یہ کہ اللہ تعالی اس کے لئے صدقے کا اجر حساب فرمائے گا جب تک کہ وہ قرضہ واپس نہ آجائے۔''

۳۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن ابراہیم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے، انہوں نے ھیثم صیرفی اور دوسروں سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''ایک قرض اٹھارہ کے برابر ہے اور اگر وہ مر جائے تو یہ صدقے میں سے شمار کیا جائے گا۔''

۴۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا ھیثم بن ابی مسروق نہدی نے، انہوں نے محمد بن حباب قماط سے، انہوں نے ہمارے ایک بزرگ سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ فرمارہے تھے: ''یقیناً قرض دینا اتنی ہی مقدار کے اصلِ مال کو دینے کے مقابلے میں میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔'' راوی کہتا ہے کہ امامؑ فرمارہے تھے: ''کوئی شخص جب قرض دے اور اس کے لئے مدت معین کرے، پھر اس شخص کو اس مدت پر قرض واپس نہ کیا جائے تو اس شخص کے لئے اس معین مدت سے تاخیر ہونے کے ہر دن کے بدلے ہر دن ایک دینار صدقہ کرنے کے مساوی ثواب ہے۔''

۵۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے ابراہیم بن ھاشم سے، انہوں نے علی بن معبد سے، انہوں نے عبداللہ بن قاسم سے، انہوں نے عبداللہ بن سنان سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ایک ہزار درہم کہ جس کو میں دو دفعہ قرض کے طور پر دوں یہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے اسی ایک ہزار درہم کو ایک دفعہ صدقہ کر دینے کے مقابلے میں۔ اور جس طرح مقروض کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ قرض کو کھائے جب کہ وہ آسانی کی حالت میں ہے اسی طرح تمہارے لئے بھی جائز نہیں ہے کہ تم اس پر سختی کرو جبکہ تم کو معلوم ہے کہ وہ سختی کی حالت میں ہے۔''

۲۹۸۔ صدقے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن یحییٰ عطار نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے حسن ابن حسین لؤلؤی سے، انہوں نے سلسلے کو آگے بلند کرتے ہوئے عمرو بن شمر سے، انہوں نے جابر سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ایک بندے نے اٹھارہ سال تک عبادت کی، پھر ایک عورت سے اس کی ملاقات ہوئی اور وہ اس کے دل میں بیٹھ گئی، اور وہ اپنے نفس کے بہکاوے میں تنہائی کے موقع پر اس کے پاس پہنچ گیا، اس عورت نے بھی اس کا ساتھ دیا، جیسے ہی اس عابد نے اپنی خواہش پوری کر لی ملک الموت اس کے سرہانے پہنچ گیا اور اس کی زبان کو بند کر دیا، اسی اثناء ایک سائل وہاں سے گذرا، اس عابد نے اس کی طرف اشارہ کیا کہ اس کی چادر میں سے روٹی لے لے، تو اللہ تعالیٰ نے اس زنا کی وجہ سے اس کے ۸۰ سال کے اعمال کو باطل کر دیا اور اس روٹی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کو معاف کر دیا۔''

۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے عباس بن معروف سے، انہوں نے ابن سنان سے، انہوں نے طلحہ بن زید سے، انہوں نے امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''پہلی وہ چیز کہ جس سے قیامت کے دن ابتداء کی جائے گی پانی کا صدقہ ہے۔''

۳۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے حسن ابن حسین سے، انہوں نے معاذ بن مسلم بیاع الہروی سے، انہوں نے کہا کہ میں ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس تھا، تو اس وقت لوگوں نے بیماری کا تذکرہ کیا، تو آپ نے فرمایا: ''تم لوگ اپنے مریضوں کی دوا صدقے کے ذریعے کرو، اور کیا تم میں سے کسی پر یہ ذمہ داری ہے کے اپنے پورے دن کے خرچے کو صدقہ کر دو؟ بیشک ملک الموت کی جانب روح کو قبض کرنے کا حکم نامہ جاری ہو جاتا ہے اور صدقہ اس وقت بندہ کر دیتا ہے تو ملک الموت سے کہا جاتا ہے: اس کے اوپر کا حکم نامہ رد ہو گیا ہے۔''

۴۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے علی بن ابراہیم سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں عبداللہ بن میمون قداح سے، انہوں نے امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا: ''کیا تم روزے دار ہو؟'' اس نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: ''تو پھر کیا تم نے کسی مریض کی عیادت کی؟'' اس نے کہا: نہیں، آپؐ نے فرمایا: ''تو پھر کیا کسی تشیع جنازہ میں شریک ہوئے؟'' اس نے کہا: نہیں، آپؐ نے فرمایا: ''تو پھر کیا کسی مسکین کو کھانا کھلایا؟'' اس نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: ''پس تم اپنے اہل کی طرف پلٹو، پس تم ان تک پہنچے تو بیشک تمہارا ان تک پہنچنا تمہاری جانب سے ان پر صدقہ ہے۔''

۵۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے یعقوب ابن یزید سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابن فضال کی کتاب میں پایا، انہوں نے ابوبختری سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''بغیر تنگ و بے قرار ہوئے بہرے کو سنانا (بات سمجھانا) خوشگوار و بغیر مشقت کا صدقہ ہے۔''

۶۔ مجھ سے بیان کیا حسین بن احمد نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے ابراہیم بن ھاشم سے، انہوں نے موسیٰ بن ابی الحسن سے، انہوں نے ابوالحسن امام علی الرضا علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''بنی اسرائیل میں مسلسل دو سال شدید قحط پڑا۔ اس زمانہ میں ایک عورت کے پاس روٹی کا ایک لقمہ تھا کہ جس کو اس نے کھانے کے لئے اپنے منہ میں رکھا ہی تھا کہ ایک سائل نے آواز دی کے اے اللہ کی کنیز! میں بھوکا ہوں، اس عورت نے کہا کہ میں اس قسم کے سخت زمانے میں صدقہ کروں گی، اس نے اپنے منہ سے لقمہ نکال دیا اور اس سائل کو دے دیا، اس عورت کا ایک چھوٹا بچہ تھا جو صحراء میں لکڑیاں چن رہا تھا کہ بھیڑیا آ گیا اور اس نے اس کو اٹھالیا تو بچے نے چیخ ماری اور ماں بھیڑیے کے خوف سے غمزدہ ہوگئی، پس اللہ تبارک وتعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور انہوں نے لڑکے کو بھیڑیے کے منہ سے نکال کر اس کی ماں کے سپرد کر دیا، اس ماں سے جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اے کنیزے خدا! کیا تو (اُس) لقمے کے بدلے (اس) لقمے سے راضی ہے؟''

۷۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا احمد بن (محمد بن ابی) الخروج نے، انہوں نے فضیل بن عثمان سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص صدقہ دے دن میں یا رات میں، اگر وہ صدقہ دن میں دیا ہے تو دن کے لئے اور اگر رات میں دیا ہے تو رات کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے پریشانی، درندے اور بری موت کو دفع فرمائے گا۔''

۸۔ میرے والدؒ، نے فرمایا انہوں نے علی بن ابراہیم سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے نوفلی سے، انہوں نے سکونی سے، انہوں نے امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''صدقہ بری موت کو روکتا ہے۔''

۹۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے محمد بن علی سے، انہوں نے محمد بن فضیل سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم تنوخی سے، انہوں نے امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کی زمین آگ ہے سوائے مومن کے سائے والے حصے کے، بیشک مومن کا (دیا ہوا) صدقہ اس پر سایا کرے گا۔''

۱۰۔ اسی اسناد کے ساتھ، احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے حسن بن علی بن یقطین سے، انہوں نے اپنے بھائی حسین سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابوالحسن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے نقل فرمایا ہے کہ آپ نے ایک شخص کے سلسلے میں کہ جس کے پاس ایک چیز تھی اور اس نے سوال کیا کہ میں اس کا صدقہ کردوں یہ افضل ہے یا اس سے ایک غلام خریدوں؟ آپ نے فرمایا: ''صدقہ میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔''

۱۱۔ اسی اسناد کے ساتھ، احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے، انہوں نے اسحاق بن

غالب سے، انہوں نے اس شخص سے کہ جس نے ان سے بیان کیا، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''نیکی اور صدقہ فقر و محتاجی کو روکتے ہے، عمر میں اضافہ کرتے ہیں اور یہ دونوں چیزیں اس کے انجام دینے والوں کو ستر بری موت سے محفوظ کرتے ہیں۔''

۱۲۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی نجران سے، انہوں نے ابی جمیلہ سے، انہوں نے جابر سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپؑ نے فرمایا کہ علی ابن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ''میں نے ایک دن ایک دینار صدقہ کیا، تو مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علیؑ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ مومن کا صدقہ اس کے ہاتھ سے نہیں نکلتا یہاں تک کہ یہ صدقہ عمل انجام دینے سے منع کرنے والے تمام کے تمام ستر شیطانوں کو داڑھی سے جدا کر دیتا ہے، اور یہ صدقہ سائل کے ہاتھ میں نہیں پہنچتا یہاں تک کہ ربّ تبارک وتعالی کے ہاتھ میں واقع ہوتا ہے۔ پھر آپؑ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی: ''اَلَمْ يَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَ يَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ'' ﴿سورۂ توبہ، آیت: ۱۰۴۔﴾ (کیا ان لوگوں نے اتنا بھی نہیں جانا کہ یقیناً خدا ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور وہ ہی خیرات (بھی) لیتا ہے اور اس میں شک نہیں کہ وہی توبہ کا بڑا قبول کرنے والا مہربان ہے۔)

۱۳۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسی بن موکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن حسین سعد آبادی نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے خلف بن حماد سے، انہوں نے اسماعیل جوھری سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپؑ نے فرمایا: ''یقیناً ایک حج کو انجام دیا جائے اس کے مقابلے میں ایک غلام کو آزاد کرانا میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔ یہاں تک کہ تعداد دس تک پہنچائی۔ اسی کی مثل، اسی کی مثل یہاں تک کہ تعداد ستر تک پہنچائی؛ اور مسلمان گھر والوں کے لئے روزی کا بندوبست کرنا اور ان کے بھوکوں کو کھانا کھلانا اور ان کے برہنہ افراد کو کپڑے پہنانا اور ان کے چہروں کو لوگوں کی جانب (محتاج ہوکر متوجہ ہونے سے) روکنا میرے نزدیک حج کو انجام دینے، حج کو انجام دینے، حج کو انجام دینے سے زیادہ محبوب ہے یہاں تک کہ یہ تعداد دس تک پہنچائی اور اسی کے مثل اور اسی کے مثل یہاں تک کہ تعداد ستر تک پہنچائی۔''

۱۴۔ اسی اسناد کے ساتھ، احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابونہشل سے، انہوں نے ان سے جنہوں نے اس کا ذکر کیا، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''اگر اچھائی کا ثواب اسی (۸۰) ہاتھوں پر جاری ہو (اسّی افراد کی کوششوں سے کوئی شخص کسی نیک کام کو انجام دے) تو یقیناً ان تمام کو اجر دیا جائے گا اور اچھائی کرنے والے کے ثواب میں کسی قسم کی کمی بھی نہیں ہوگی۔''

۱۵۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسی بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے معاویہ بن وھب سے، انہوں نے عبدالعلی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام

سے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''سب سے افضل صدقہ غنی اور بے نیاز شخص کا صدقہ ہے۔

۱۶۔ میرے والدؒ، نے فرمایا کہ بیان کیا مجھ سے انہوں نے سعد بن عبداللہ سے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، انہوں نے محمد بن سماعہ بن مہران سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے دونوں (امام باقر علیہ السلام یا امام صادق علیہ السلام) میں سے کسی ایک سے، ابوبصیر کہتے ہے کہ میں نے آپ سے پوچھا: کونسا صدقہ سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''قلیل مال والے کا، کیا تم نے اللہ تبارک وتعالی کا یہ قول نہیں سنا: ''وَ یُوْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ کَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ'' ﴿سورۂ حشر: ۹۔﴾ (اور اگر چہ اپنے پر تنگی ہی (کیوں نہ) ہو دوسروں کو اپنے نفس پر ترجیح دیتے ہیں) تم نے یہاں پر (کس چیز میں) فضیلت ہے یہ دیکھا؟۔''

۱۷۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا عبداللہ بن سنان نے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''ہاتھ سے صدقہ دینا بری موت کو دفع کرتا ہے، اور بلاؤں میں سے ستر قسم کی بلاؤں کو دفع کرتا ہے اور داڑھی سے عمل انجام دینے سے منع کرنے والے تمام کے تمام ستر شیطانوں کو جدا کرتا ہے۔''

۱۸۔ میرے والدؒ، نے فرمایا کہ بیان کیا مجھ سے انہوں نے علی بن ابراہیم سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے نوفلی سے، انہوں نے سکونی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کونسا صدقہ افضل ہے؟ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: ''ایسے رشتہ دار کو صدقہ دینا کہ جس کے دل میں تمہارے لئے عداوت چھپی ہوئی ہو۔''

۱۹۔ میرے والدؒ، نے فرمایا کہ بیان کیا مجھ سے انہوں نے سعد بن عبداللہ سے، انہوں نے محمد بن عیسی یقطینی سے، انہوں نے عمرو ابن ابراہیم سے، انہوں نے خلف بن حماد سے، انہوں نے اس شخص سے کہ جس نے ان سے ذکر کیا، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ماہ رمضان میں کسی قسم کا صدقہ دے، تو اللہ تعالی اس سے ستر قسم کی بلائیں ہٹا دے گا۔''

۲۰۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد نے، انہوں نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے، انہوں نے محمد بن عذافر سے، انہوں نے عمر بن یزید سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، راوی کہتا ہے کہ امام علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ وہ افراد جو دروازے پر آکر سوال کرتے ہیں ان کو صدقہ دیا جائے یا ان کو نہ دے اور اس صدقے کو رشتہ داروں کو دیا جائے؟ آپ نے فرمایا: ''صدقہ کہ لئے ان لوگوں کو آمادہ کرنا کہ جن کے درمیان اور ان سوال کرنے والوں کے درمیان رشتہ داری ہے، یہ سب سے زیادہ اجر کے لحاظ سے بڑی بات ہے۔''

۲۱۔ ہم سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے صفوان سے، انہوں نے عبداللہ بن مسکان سے، انہوں نے عبداللہ بن سلیمان سے، انہوں نے کہا کہ: ابوجعفر امام محمد

باقر علیہ السلام جب عرفہ کا دن ہوتا، تب کسی سائل کو رد نہیں فرماتے۔"

۲۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا علی بن حسین سعد آبادی سے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے احمد بن نضر سے، انہوں نے عمرو بن شمر سے، انہوں نے جابر سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: "نیکی اور برائی (دونوں) دوگنا ہو جاتی ہیں جمعے کے دن۔"

۲۳۔ اسی اسناد کے ساتھ، احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے سعدان بن مسلم سے، انہوں نے عبداللہ بن سنان سے، انہوں نے کہا کہ ایک سائل جمعرات کی شام کے وقت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور سوال کیا تو آپ نے اس کو رد کر دیا اور پھر اس وقت جو آپ کے اردگرد لوگ بیٹھے تھے ان کی طرف متوجہ ہو کر آپ نے ارشاد فرمایا: "بیشک میرے پاس ایسی چیز ہے کہ جس کو میں بطور صدقہ عطا کرتا مگر صدقہ (کا ثواب) جمعے کے دن دوگنا زیادہ ہو جاتا ہے۔"

۲۹۹۔ پوشیدہ صدقے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حسین بن مخلد سے انہوں نے ابان الاحمر سے، انہوں نے ابواُسامہ سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا کہ علی بن حسین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ "پوشیدہ صدقہ پروردگار کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔"

۳۰۰۔ علانیہ صدقے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے، انہوں نے محمد بن عذافر سے، انہوں نے عمر بن یزید سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: "علانیہ صدقہ بلاؤں میں سے ستر قسم کی بلاؤں کو دفع کر دیتا ہے اور پوشیدہ صدقہ پروردگار کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔"

۳۰۱۔ رات کے صدقے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا حمزہ بن محمدؒ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا علی بن ابراہیم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابن فضال سے، انہوں نے عبداللہ بن سنان سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: "رات کا صدقہ بری موت کو دفع کرتا ہے اور بلاؤں میں سے ستر قسم کی بلاؤں کو دفع کرتا ہے۔"

۲۔ میرے والدؒ سے، انہوں نے سعد بن عبداللہ سے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حسین بن مخلد سے، انہوں نے ابان الاحمر سے، انہوں نے ابواُسامہ سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا کہ علی بن حسین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: "رات کا صدقہ پروردگار کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔"

۳۰۲۔ دن کے صدقے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسن بن علی بن فضال سے، انہوں نے ابو جمیلہ سے، انہوں نے عمرو بن خالد سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: ''بیشک دن کا صدقہ خطاؤں کو حل کر دیتا ہے جس طرح پانی نمک کو حل کر دیتا ہے، اور بیشک رات کا صدقہ پروردگار کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔''

۲۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا علی بن حسین سعد آبادی نے، انہوں نے احمد بن ابوعبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے سعدان بن مسلم سے، انہوں نے معلیٰ بن خنیس سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام ایک رات کو نکلے جب کہ بارش برس رہی تھی، آپؑ کا ارادہ بنوساعدہ کی آبادی کی طرف جانے کا تھا، میں بھی آپؑ کے پیچھے چل پڑا، جب اچانک سے آپؑ کے پاس سے کوئی چیز گر گئی تو آپؑ نے فرمایا: بِسْمِ اللهِ اللّٰهُمَّ رَدَّ عَلَيْنَا - اللہ کے نام سے، پروردگار میرے پاس پلٹا دے، راوی کہتا ہے کہ میں امامؑ کے قریب آیا اور سلام کیا تو آپؑ نے فرمایا: تم معلّیٰ ہو؟ میں نے کہا: ہاں، میں آپؑ کا فدیہ قرار پاؤں، آپؑ نے مجھ سے فرمایا: تم اپنے ہاتھ کو پھیرو اور جو چیز ملے مجھے دے دو، راوی کہتا ہے کہ میں بکھری ہوئی روٹی کو اٹھاتا گیا اور امام علیہ السلام کو دیتا گیا اور جب تھیلی میں روٹی بھر گئی تو میں نے عرض کی: میں آپؑ کا فدیہ قرار پاؤں، کیا میں اس تھیلی کو اٹھا لوں؟ امامؑ نے فرمایا: نہیں میں تم سے اس کو اٹھانے میں بہتر ہوں، البتہ میرے ساتھ چلو، راوی کہتا ہے کہ ہم لوگ بنوساعدہ کی آبادی میں پہنچے اور جب ہم ایک ایسے گروہ کے پاس پہنچے کہ جو سب کے سب سو رہے تھے، تو آپؑ ان میں سے ہر ایک کے کپڑے کے نیچے ایک-ایک، دو-دو روٹیاں چھپا کر رکھتے گئے یہاں تک کہ آخری فرد تک سلسلہ پہنچ گیا، پھر ہم واپس پلٹے، اس وقت میں نے عرض کی: میں آپؑ کا فدیہ قرار پاؤں کیا یہ لوگ حق کی معرفت رکھتے ہیں؟، آپؑ نے فرمایا: اگر وہ حق کی معرفت رکھتے ہوتے تو ہم ان کے ساتھ دسترخوان پر بیٹھتے، بیشک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے لئے جمع کرنے والے کو معین کیا ہے جو اس کو جمع کر لیتے ہیں سوائے صدقے کے کہ بیشک رب تبارک وتعالیٰ اس کو بذات خود لیتا اور قبول کرتا ہے (جمع کرنے کا کام اپنے ہاتھ میں رکھا ہے) میرے پدر بزرگوار علیہ السلام جب کسی چیز کا صدقہ دیتے تھے تو اس چیز کو سائل کے ہاتھ میں رکھتے تھے پھر اس کو اٹھا لیتے تھے اور اس کو چومتے اور سونگھتے تھے اور پھر اسے سائل کے ہاتھ میں واپس کر دیتے تھے، اور یہ عمل اس وجہ سے انجام دیتے تھے چونکہ صدقہ سائل کے ہاتھ میں واقع ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں واقع ہوتا ہے، پس میں پسند کرتا ہوں کہ میرا ہاتھ اس سے متصل ہو جائے جس کے پیچھے اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے، جب کہ اللہ تعالیٰ بخشش کو قبول کر رہا ہے، بیشک رات کا صدقہ پروردگار کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے اور بڑے گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور حساب کو آسان بنا دیتا ہے، اور دن کا صدقہ مال کو پھلدار بناتا ہے اور عمر میں اضافہ کرتا ہے، بیشک عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا گذر ساحل سمندر سے ہوا، تو آپؑ نے اپنی خوراک میں سے روٹی کی ٹکیہ پانی میں ڈال دی، اس پر حواریوں میں سے کچھ نے عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا: اے روح اللہ اور کلمۃ اللہ آپؑ نے یہ کام کیوں کیا؟ یہ تو آپؑ کے اپنی خوراک میں سے تھا؟ آپؑ نے فرمایا: میں نے یہ کام اس لئے کیا تاکہ اس پانی کے جانور کھائیں اور اس کا

ثواب اللہ عزّ وجلّ کے نزدیک عظیم ہے۔"

۳۰۳۔ سائل کو عطا کرنے والے کے لئے دعا کرنا

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسن ابن علی بن فضال سے، انہوں نے مثنّی حنّاط سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا کہ علی بن حسین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: "کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے کہ جب وہ کسی مجبور مسکین کو صدقہ دے اور اس کے نتیجے میں وہ مسکین اس شخص کے حق میں اسی لمحے دعا کرے، مگر یہ کہ اس کے حق میں وہ دعا قبول کر لی جاتی ہے۔"

۳۰۴۔ پریشان حال کو قرض کی ادائیگی کے لئے مہلت دینے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری نے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے حماد سے، انہوں نے سدیر سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: "قیامت کے دن ایک گروہ کو عرش کے سائے میں مبعوث کیا جائے گا، ان کے چہرے نور سے منور ہوں گے، ان کے لباس نور کے ہوں گے، نور کی کرسیوں پر بیٹھے ہوں گے، فرمایا: پس ساری مخلوقات ان کو عزّت دے گی، پس سب کہیں گے: یہ انبیاء ہیں، اس پر منادی عرش کے نیچے سے ندا دے گا کہ یہ لوگ انبیاء نہیں ہیں، تو وہ لوگ کہیں گے: یہ لوگ شہداء ہیں، اس پر عرش کے نیچے سے منادی ندا دے گا: یہ لوگ شہداء نہیں ہیں بلکہ یہ وہ گروہ ہے کہ جو مومنین پر آسانی پیدا کرتے تھے اور پریشان حالی میں قرض کی ادائیگی کے سلسلے میں ان کی آسانی تک مہلت دیتے تھے۔"

۳۰۵۔ مرحوم مومن کا قرضہ معاف کر دینے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے، انہوں نے ابن ابی عمیر سے، انہوں نے ابراہیم بن عبدالحمید سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی: عبدالرحمٰن بن سیابہ کا ایک شخص کے اوپر قرضہ تھا کہ جس کا انتقال ہو گیا تو ہم نے ان سے بات چیت کی کہ یہ قرضہ اس کے لئے جائز قرار دے دے، تو اس نے انکار کر دیا، اس بات پر آپ نے ارشاد فرمایا: "اس پر تعجب ہے، اگر وہ جانتا کہ اگر وہ جائز قرار دے دیتا تو ایک درہم کے بدلے دس درہم ہے اور جب اس نے جائز نہیں قرار دیا تو اس کے لئے ایک درہم کے بدلے فقط ایک درہم ہے۔"

۳۰۶۔ اپنے مسلمان بھائی کی عزّت کے متعلق نامناسب بات کو رد کرنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ، نے فرمایا کہ بیان کیا مجھ سے انہوں نے علی بن ابراہیم سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حسین بن یزید نوفلی سے، انہوں نے اسماعیل بن ابی زیاد سکونی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی عزّت کے متعلق نامناسب بات کو رد کرے، تو اس کے لئے یقیناً جنّت واجب ہے۔"

۳۰۷۔ اپنے مومن بھائی کی حاجت پوری کرنے مومن کی پریشانی دور کرنے ظالم کے مقابلہ میں اس کی مدد کرنے کا مومن کی حاجت کی خاطر کوشش کرنے کا پیاسے مومن کی پیاس بجھانے کا بھوکے مومن کا کھانا کھلانے کا برہنہ مومن کولباس پہنانے کا اپنی سواری پر مومن کو بٹھانے کا مومن کی کفالت کرنے کا مومن کوکفن دینے مومن سے تزویج کرنے مومن کی بیماری کے موقع پر عیادت کرنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا عباد بن سلیمان نے، انہوں نے محمد بن سلیمان دیلمی سے، انہوں نے اپنے والد سلیمان سے، انہوں نے مخلد بن یزید نیشا پوری سے، انہوں نے ابوحمزہ ثمالی سے، انہوں نے علی بن حسین علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جوشخص اپنے مومن بھائی کی حاجت پوری کرے، تو یہ اللہ تعالی کی حاجت روائی کے ساتھ آگے بڑھے گا، اور اللہ تعالی اس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا جس میں ایک جنت ہوگی، اور جو اپنے مومن بھائی کی پریشانی دور کرے، تو اللہ تعالی قیامت کے دن اس کی بڑی سے بڑی پریشانی دور فرمائے گا۔ جوشخص اپنے مومن بھائی کی کسی ظالم کے برخلاف مدد کرے، تو اللہ تعالی اس کی پل صراط سے گذرنے میں پاؤں کے پھسلتے وقت مدد فرمائے گا۔ جوشخص مومن کے لئے اس کی حاجت کے سلسلے میں کوشش کرے یہاں تک کہ اس کی حاجت پوری ہو جائے اور اس کے نتیجے میں مومن خوش ہو جائے تو اس کے لئے (ثواب کے اعتبار سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوخوش کرنا ہے۔ جوشخص پیاسے مومن کی پیاس بجھائے، تو اللہ تعالی اس کی پیاس کو (جنت کی بغیر نشے والی) خالص شراب سے اس کی پیاس بجھائے گا۔ جوشخص کسی بھوکے مومن کو کھانا کھلائے تو اللہ تعالی اسے اپنی جنت کے پھل کھلائے گا۔ جوشخص کسی برہنہ مومن کولباس پہنائے تو اللہ تعالی اسے چمکدار کپڑے اور ریشم کا لباس پہنائے گا۔ جوشخص کسی غیر برہنہ مومن کو لباس عطا کرے، تو جب تک اس لباس میں سلائی کا دھاگہ رہے گا یہ شخص اللہ تعالی کی ضمانت میں رہے گا۔ اور جوشخص کسی مومن کی ایسی چیز کے ذریعے کفالت کرے کہ جو اسے تختی سے نکال دے، اس کے چہرے کو (دوسروں کی طرف محتاجی کی حالت میں) رخ کرنے سے اور اس کے ہاتھوں کو (دوسروں کی طرف) متصل ہونے سے روک دے، تو اللہ تعالی (جنت میں) اس کی خدمت کے لئے ایسے نوجوان لڑکوں کو معین فرمائے گا جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے، اور جو اپنی سواری پر کسی مومن کو اٹھا لے، تو اللہ تعالی قیامت کے دن وقوف گاہ کی طرف جانے کے لئے جنت کے ناقوں میں سے ایسے ناقے کو مبعوث فرمائے گا کہ جس پر فرشتے فخر کریں گے، اور جوشخص مومن کی موت پر اسے کفن دے تو گویا وہ ایسا ہے کہ اس نے اس کو اس کی پیدائش کے دن سے موت کے دن تک لباس عطا کیا ہو، اور جوشخص مومن کی زوجہ کے ساتھ (اس کے مرنے کے بعد) اس کو انسیت اور سکون پہنچانے کی غرض سے شادی کرے، تو اللہ تعالی اس کے اہل میں سے جس کو زیادہ محبوب رکھتا تھا اس کی صورت کو قبر میں رکھ کر اسے انسیت پہنچائے گا، اور جوشخص کسی مومن کی بیماری کے موقع پر عیادت کرے تو فرشتے اسے گھیر لیں گے اور اس کے وہاں سے جانے تک اس کے لئے دعا کرتے رہیں گے اور کہیں گے: تو (جنت میں جانے کے لئے) حلال ہوا اور تیرے لئے جنت حلال ہوئی، قسم بخدا! مومن کی حاجت روائی کرنا اللہ تعالی کے نزدیک محترم مہینے میں اعتکاف کے ساتھ

مسلسل دو مہینے روزے رکھنے سے زیادہ محبوب ہے۔''

۳۰۸۔ بھائیوں کی زیارت کرنے، ان سے ہاتھ ملانے اور ان سے بغل گیر ہونے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے عباد بن سلیمان سے، انہوں نے محمد بن سلیمان دیلمی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اسحاق بن عمار صیر فی سے، انہوں نے کہا کہ میں کوفہ گیا ہوا تھا، وہاں بہت سارے مومن بھائی مجھ سے ملنے آنے والے تھے مگر میں شہرت کو ناپسند کرتا تھا اور مجھے ڈر تھا کہ کہیں میرا دین وعقیدہ مشہور نہ ہو جائے، اس لئے میں نے اپنے غلام کو حکم دیا ہے جو بھی شخص مجھے ملنے آئے اسے کہ دو کہ وہ یہاں پر نہیں ہے۔ اسحاق کہتے ہے میں اسی سال حج کے لئے گیا تو میری ملاقات ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ہوئی تو میں نے دیکھا کہ میرے ساتھ امام علیہ السلام کا رویہ بدلا بدلا سا ہے تو میں نے عرض کی: میں آپ کا فدیہ قرار پاؤں، کس چیز نے آپ کے رویے کو مجھ سے بدل دیا؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: ''تمہارے مومنین کے ساتھ رویے کے بدل جانے نے۔'' میں نے عرض کی: میں آپ کا فدیہ قرار پاؤں، میں فقط شہرت سے خوفزدہ تھا، ورنہ اللہ تعالی جانتا ہیں کہ میں ان سے کتنی شدید محبت کرتا ہوں، امام علیہ السلام نے فرمایا: ''اے اسحاق! تم اپنے بھائیوں کی زیارت سے اکتاؤ مت، بیشک جو کوئی مومن اپنے مومن بھائی سے ملاقات کرتا ہے اور اس سے کہتا ہے: مرحبا تو اللہ تعالی اس کے حق میں قیامت کے دن تک مرحبا لکھتا ہے، پس جب وہ اس سے مصافحہ کرتا ہے تو اللہ تعالی ان دونوں کے انگوٹھوں کے درمیان سو (100) رحمتیں نازل فرماتا ہے ننانوے (۹۹) ان میں جو اپنے ساتھی کے ساتھ محبت میں زیادہ شدت رکھتا ہو اس کے لئے ہوتی ہے، پھر اللہ تعالی ان دونوں کی طرف اپنی توجہ فرماتا ہے اور ان دونوں میں جو زیادہ اپنے ساتھی سے محبت رکھتا ہے اس کی طرف پروردگار کی توجہ زیادہ ہوتی ہے، پھر جب دونوں بغل گیر ہوتے ہیں تو رحمت ان دونوں کو ڈھانپ لیتی ہے، پھر جب دونوں ٹھرتے ہیں اور اس ٹھرنے کا مقصد صرف اور صرف خدا کی رضا ہو اور دنیا کے مقاصد میں سے کوئی مقصد نہ ہو تو ان دونوں سے کہا جاتا ہے: اللہ تعالی نے تم دونوں کی مغفرت فرمادی ہے تو اب نئے سرے سے (زندگی کا) آغاز کرو، پھر جب وہ دونوں کسی مسئلہ پر گفتگو شروع کرتے ہیں تو فرشتے ایک دوسرے کو کہنے لگتے ہیں: ان دونوں سے جلدی سے دور ہو جاؤ، بیشک ان دونوں کی یہ راز کی بات ہے اور یقیناً اللہ تعالی نے ان دونوں پر پردہ ڈالا ہے۔'' اسحاق کہتے ہیں میں نے امام علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: میں آپ کا فدیہ قرار پاؤں (تو کیا) ہمارے الفاظ ہمارے برخلاف نہیں لکھے جائیں گے، (جبکہ) یقیناً اللہ عزّ وجلّ نے ارشاد فرمایا ہے: ''مـا يـلـفـظ مـن قـول الا لـديـه رقيـب عتيـد'' (قول میں سے کسی لفظ کا تلفظ نہیں ہوتا ہے مگر یہ کہ اس کے پاس محفوظ اور آمادہ ہے)، اسحاق کہتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند کا سانس لمبا ہونے لگا، پھر آپ رونے لگے یہاں تک کہ آپ کے آنسوں آپ کی ڈاڑھی مبارک تک پہنچ گئے اور فرمایا: ''اے اسحاق! بیشک اللہ تبارک وتعالی نے فرشتوں کو مومنین سے ان کی ملاقات کے وقت غائب ہو جانے کی ندا فقط ان دونوں کی عظمت کی وجہ سے دی ہے پس فرشتے ان دونوں کے الفاظ کو تحریر نہیں کرتے ہیں اور نہ ہی ان کی گفتگوں کو جانتے ہیں مگر یقیناً اس (گفتگو اور الفاظ) کی محافظت کرنے والی ذات رازوں اور پوشیدہ باتوں کو جاننے والا (پروردگار) ہے، اے اسحاق! پس تم اللہ سے ایسے ڈرو جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو، پس اگر تم اسے نہیں

دیکھ رہے تو یقیناً وہ تو تم کو دیکھ رہا ہے پس اگر تمہاری رائے یہ ہے کہ وہ تم کو نہیں دیکھتا تو تم نے یقیناً کفر کیا اور اگر تم جانتے ہو کہ وہ دیکھتا ہے اور پھر (بھی) تم لوگوں سے چھپ کر گناہ کرتے ہو جبکہ خدا کے لئے تم نے اسے ظاہر کیا ہے تو پھر تم نے یقیناً اس کو تمہاری طرف دیکھنے والوں میں سب سے کمترین دیکھنے والا قرار دیا۔''

۳۰۹۔ مومن بھائی کی معاونت و مدد کرنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے، انہوں نے ابراہیم بن عمر یمانی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''کوئی بھی مومن ایسا نہیں ہے کہ جو کسی مظلوم مومن کی اعانت کرے مگر یہ کہ اس کا یہ عمل ایک مہینے کے روزے اور مسجد الحرام میں ایک مہینے کے اعتکاف سے افضل ہے۔ کوئی بھی مومن ایسا نہیں ہے جو اپنے مومن بھائی کی مدد کرے۔ جبکہ وہ مدد پر قادر بھی ہے۔ مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کی دنیا اور آخرت میں مدد فرمائے گا، کوئی بھی مومن ایسا نہیں ہے کہ جو اپنے مومن بھائی کی مدد سے کنارہ کشی کرے۔ جب کہ وہ اس کی نصرت کرنے پر قادر ہو۔ مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی مدد سے کنارہ کشی فرمائے گا۔''

۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری نے، انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے علی بن رئاب سے، انہوں نے ابوورد سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص کے پاس اس کا مومن بھائی چھپ جائے اس موقع پر وہ اپنے مومن بھائی کی نصرت و اعانت کرے، تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی نصرت فرمائے گا، اور جس شخص کے پاس کوئی مومن بھائی چھپ جائے اور اس موقع پر وہ اس کی نصرت نہ کرے اور نہ اس کا دفاع کرے۔ جبکہ وہ اس کی نصرت اور اعانت پر قادر بھی تھا۔ تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا اور آخرت میں پست بنا دے گا۔''

۳۱۰۔ دو افراد کے درمیان صلح کرانے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری نے، انہوں نے محمد بن حسین بن ابی خطاب سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے ابوحمزہ ثمالی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا: ''امیر المومنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: ''دو افراد کے درمیان صلح کرا دینا میرے نزدیک دو دینار کو صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دو افراد کے درمیان صلح کرا دینا سال بھر کی نماز اور روزے سے افضل ہے۔''

۳۱۱۔ مسلمان بھائی کی دادرسی کرنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے علی بن حکم سے، انہوں نے سیف بن عمیرہ سے، انہوں نے عمرو بن شمر سے، انہوں نے جابر سے، انہوں نے شرجیل بن سعد انصاری سے، انہوں نے اسید بن حضیر سے،

انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی دادرسی کرے یہاں تک کہ وہ غم، مصیبت اور مشکل سے نکل آئے تو اللہ تعالی اس کے لئے دس نیکیاں لکھے گا، اس کے لئے دس درجات کو بلند فرمائے گا، اس کو دس غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا، اس سے دس بلاؤں کو دور فرمائے گا اور اس کے لئے قیامت کے دن دس شفاعتیں مہیا فرمائے گا۔''

۳۱۲۔ اپنے مسلمان بھائی کا کسی لفظ کے ذریعے عزّت کرنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے (عبداللہ) بن محمد غفاری سے، انہوں نے جعفر بن ابراہیم سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی کسی ایسے لفظ کے تلفظ کے ذریعے عزّت کرے کہ جو لفظ اس پر مہربانی کو ظاہر کرنے والا اور اس کی مصیبت میں کشادگی عطا کرنے والا ہو، تو جب تک وہ اس حالت میں ہے، اللہ تعالی کی رحمت کے سائے میں ہے۔''

۳۱۳۔ اس شخص کا ثواب کہ جو مصیبت زدہ مومن کی مصیبت کے موقع پر مدد کو پہنچے اور اس کی حاجت کی تکمیل میں اس کی مدد کرے

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسی بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن حسین سعد آبادی نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے زید شحام سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ ''جو اپنے مصیبت زدہ مومن بھائی کی مصیبت کے موقع پر مدد کو پہنچے اور اس کی پریشانی پر اسے تسلّی دے اور اس کی حاجت کی تکمیل میں مدد کرے، تو اس شخص کے لئے اس عمل کی وجہ سے اللہ تعالی کے پاس بہتر (۷۲) اللہ تعالی کی رحمتیں ہیں جن میں سے ایک اسے جلدی دے دی جائے گی کہ جس سے اس کی معیشت کی اصلاح ہو جائے گی اور اکہتر (۷۱) رحمتوں کو قیامت کے دن کے ہول و پریشانی کے لئے محفوظ رکھا جائے گا۔''

۳۱۴۔ مومن کی پریشانی کو دور کرنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا علی بن ابراہیم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے، انہوں نے حسین بن نعیم سے، انہوں نے مسمع کردین سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا: ''جو شخص کسی مومن کی پریشانی کو دور کرے، تو اللہ تعالی اس کی آخرت کی پریشانی کو دور فرمائے گا اور قبر سے وہ بلید الطبع حالت میں نکلے گا، اور جو شخص کسی بھوکے کو کھانا کھلائے، تو اللہ تعالی اسے جنّت کے پھل کھلائے گا، اور جو کسی پیاسے کو (پانی کا) شربت پلائے تو اللہ تعالی اسے (جنّت کی بغیر نشے کی) خالص شراب پلائے گا۔''

۳۱۵۔ مومن کوخوش کرنے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسی بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن حسین سعد آبادی سے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ برقی سے، انہوں نے حسن بن علی سے، انہوں نے ابوحمزہ سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص کسی مرد مومن کوخوش کرے، تو اللہ تعالی قیامت کے دن اسے خوش کرے گا اور اس شخص سے کہا جائے گا: تو نے اپنے پروردگار کے ساتھ احسان کیا ہے، تو کیا پسند کرتا ہے؟ یقیناً تو نے دنیا کی زندگی میں اس بات کو پسند کیا کہ اللہ تعالی کے دوستوں کوخوش کر، پس اسے وہ سب کچھ عطا کیا جائے گا کہ جس کی تم تمنا رکھتے ہو اور اس میں اللہ تعالی اپنے پاس سے جنّت کی نعمتوں میں سے ایسی چیزوں کو زیادہ کرے گا کہ جو کبھی اس کے دل سے گذری بھی نہیں ہوگی۔''

۳۱۶۔ (مومن کے) گھر والوں کوخوش کرنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا ابومحمد غفاری نے، انہوں نے لوط بن اسحاق سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے جد سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے کہ جو کسی مومن کے گھر والوں کوخوش کرے، مگر یہ کہ اللہ تعالی اس کے لئے اس خوشی سے ایک مخلوق کوخلق فرمائے گا جو قیامت کے دن اس کے ساتھ ہر مصیبت کی جگہ پہنچیں گی اور کہے گی: اے اللہ کے دوست! ڈر نہیں، تو یہ شخص اس مخلوق سے پوچھے گا: تو کون ہے؟ اللہ تعالی تجھ پر رحمت نازل کرے، اگر تو دنیا میں میرے لئے تھی تو میں نے تو تجھے کسی چیز کے طور پر نہیں دیکھا؟، تو وہ مخلوق کہے گی: میں وہ خوشی ہوں کہ جو تو نے فلاں کے آل واولاد کو پہنچائی تھی۔''

۳۱۷۔ مومن بھائی کوخوش کرنے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسی بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری نے، انہوں نے محمد بن حسین بن ابی خطاب سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے سدیر صیرفی سے -ایک طویل حدیث میں-، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''جب مومن کو اس کی قبر سے اٹھایا جائے گا تو اس کے ساتھ ایک مثالی مخلوق بھی نکلے گی جو اس کے آگے آگے ہوگی، اور قیامت کے دن پریشانیوں میں سے جس پریشانی کو بھی مومن دیکھے گا وہیں پر یہ مخلوق کہے گی: ڈر نہیں اور گھبرا نہیں، اللہ تعالی کی جانب سے تجھے خوشی اور عزّت کی بشارت ہے، اس کا خوشی اور عزّت کی بشارت دینے کا سلسلہ جاری رہے گا یہاں تک کہ اللہ تبارک وتعالی کے سامنے آ کر ٹھرے گا، پس اللہ تعالی اس کا نہایت آسان حساب لے گا اور اسے جنّت کی جانب لے جانے کا حکم فرمائے گا، یہ مثالی مخلوق آگے آگے ہوگی، مومن اسے کہے گا: اللہ تعالی تجھ پر رحمت کرے، کتنا اچھا ہے میرے ساتھ قبر سے نکلنے والا تو، تو نے مجھے مسلسل خوشی اور عزّت کی بشارت دی یہاں تک کہ میں نے اس کو دیکھ لیا، تو کون ہے؟، فرمایا کہ وہ مخلوق جواب میں کہے گی: میں وہ خوشی ہوں جو تو نے اپنے مومن بھائی کو پہنچائی تھی، اللہ

تعالیٰ نے مجھے خلق کیا تا کہ میں تجھے بشارت دوں۔''

۳۱۸۔ مومن کی ضرورت پوری ہونے کی مقدار میں صدقہ دینے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا موسیٰ بن عمران نے، انہوں نے حسین بن یزید سے، انہوں نے سلسلے کو اوپر اٹھاتے ہوئے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''اگر میں ایک مردِ مسلم کو اس کی ضرورت کی مقدار میں اس کو صدقہ دے دوں تو یہ میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے لوگوں میں سے ''افق'' کو سیراب کرنے سے''، راوی کہتا ہے میں نے پوچھا: یہ ''افق'' کیا چیز ہے؟ امامؑ نے فرمایا: ''ایک لاکھ یا اس سے زیادہ۔''

۳۱۹۔ مومن کو میٹھا لقمہ پیش کرنے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ عطار نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے ابوعبداللہ رازی سے، انہوں نے حسن بن علی بن ابی عثمان سے، انہوں نے محمد بن سلیمان بصری سے، انہوں نے داود رقی سے، انہوں نے اپنی زوجہ رباب سے، رباب نے کہا کہ میں نے حلوہ لیا اور ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی، اس وقت امامؑ کھانا کھا رہے تھے، میں نے حلوہ ان کے سامنے رکھ دیا اور آپ اپنے اصحاب کو لقمہ پیش کر رہے تھے اس وقت میں نے سنا کہ آپ فرما رہے تھے: جو کسی مومن کو میٹھا لقمہ پیش کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس سے قیامت کے دن کی کڑواہت کو ہٹا دے گا۔''

۳۲۰۔ اپنے مومن بھائی کا جھوٹا پینے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے سیاری سے، انہوں نے محمد بن اسماعیل سے، انہوں نے سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا کہ: جو شخص اپنے مومن بھائی کا جھوٹا بطور تبرک پیئے، تو اللہ تعالیٰ دونوں کے درمیان دو فرشتوں کو خلق فرمائے گا جو قیامت کے دن تک ان دونوں کے لئے طلب مغفرت کرتے رہیں گے۔''

۲۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے حسن ابن علی بن بنت الیاس سے، انہوں نے عبداللہ بن سنان سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''مومن کا جھوٹا ستر بیماریوں سے شفاء ہے۔''

۳۲۱۔ اپنے (مومن) بھائی پر کسی چیز سے لطف کرنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ سے انہوں نے احمد بن ادریس سے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے نصر بن اسحاق سے، انہوں نے حارث بن نعمان سے، انہوں نے ھیثم بن حماد سے، انہوں نے داود سے، انہوں نے زید بن ارقم سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''کوئی بھی بندہ ایسا نہیں ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی خاطر اپنے (مومن) بھائی کے اوپر کسی قسم کا لطف

کرے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو جنّت کے خادموں میں سے خادم عطا فرمائے گا۔"

۳۲۲۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ میں بھائی بنانے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے محفوظ بن خالد سے، انہوں نے محمد بن زید سے، انہوں نے کہا کہ میں نے امام علی الرضا علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: "جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی کو بطور بھائی اخذ کرے تو اس نے جنّت میں گھر حاصل کر لیا۔"

۳۲۳۔ اپنے (مومن) بھائی کو مسرور کرنے کے لئے ملاقات کرنے کا ثواب

ا۔ اسی اسناد کے ساتھ، محمد بن احمد سے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے نصر سے، انہوں نے وکیع سے، انہوں نے ربیع سے، انہوں نے صبیح سے، انہوں نے سلسلے کو بلند کرتے ہوئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: "جو شخص اپنے (مومن) بھائی سے اسے مسرور کرنے والی چیز کے ساتھ ملاقات کرے تا کہ اسے خوش کرے، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے خوش کرے گا، اور جو شخص اپنے (مومن) بھائی سے بری چیز کے ساتھ ملاقات کرے تا کہ وہ ناراحت ہو، تو اللہ تعالیٰ اپنی ملاقات کے دن اسے ناراحت کرے گا۔"

۳۲۴۔ مسلمان کو تیل لگانے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ سے انہوں نے احمد بن ادریس سے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے سلسلے کو بلند کرتے ہوئے بشیر دھان سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: "جو شخص کسی مسلمان کو (اس کی عزت کی خاطر) تیل لگائے، تو اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن اس کے ہر بال کے بدلے نور تحریر فرمائے گا۔"

۳۲۵۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ میں آپس میں محبت کرنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ، سے انہوں نے سعد بن عبداللہ سے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسن بن علی ابن فضال سے، انہوں نے ابوالحسن علیہ السلام سے، راوی کہتا ہے کہ میں نے امامؑ کو فرماتے سنا: "اللہ تعالیٰ کی راہ میں آپس میں ایک دوسروں سے محبت کرنے والے قیامت کے دن نور کے ممبروں پر ہوں گے، نوران کے چہروں اور جسموں کو اور ممبروں کے نور نے ہر چیز کو ایسا منوّر کیا ہو گا کہ پہچان لئے جائیں گے کہ یہی لوگ ہیں جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ میں آپس میں محبت کرنے والے ہیں۔"

۳۲۶۔ وادی سے گزرتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے بنان بن محمد سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے عبداللہ بن مغیرہ سے، انہوں نے سکونی سے، انہوں نے جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے، آپؑ نے اپنے پدر بزرگوارؑ سے، آپؑ نے اپنے جد سے، انہوںؑ نے اپنے پدر بزرگوارؑ سے، انہوںؑ نے امام علی ابن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

''کوئی بھی بندہ ایسا نہیں ہے کہ جو کسی وادی سے گزرے اور وہاں پر اپنے ہاتھوں کو پھیلا کر اللہ تعالی کا ذکر کرے اور دعا کرے مگر یہ کہ اللہ تعالی اس وادی کو نیکیوں سے بھر دے گا چاہے یہ وادی بڑی ہو یا چھوٹی۔''

۳۲۷۔ سوتے وقت ''اِنَّ اللهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَ......'' والی آیت پڑھنے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفارؒ نے، انہوں نے محمد بن عیسی سے، انہوں نے عبّاس بن ھلال شامی سے، انہوں نے ابوالحسن امام علی الرضا علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوارؑ سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''کوئی بھی شخص ہرگز سونے کا ارادہ کرتے وقت یہ نہیں کہتا: ''اِنَّ اللهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا، وَ لَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ، اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْماً غَفُوْرًا'' ﴿سورۂ فاطر، آیت: ۴۱۔﴾ (بے شک خدا ہی سارے آسمان اور زمین کو اپنی جگہ سے ہٹ جانے سے روکے ہوئے ہے۔ اور اگر (فرض کرو کہ) یہ اپنی جگہ سے ہٹ جائیں تو پھر اسکے سوا انہیں کوئی روک نہیں سکتا، بیشک وہ بڑا بردبار (اور) بڑا بخشنے والا ہے۔) مگر یہ کہ اس کے اوپر رات آسان ہو جاتی ہے۔''

۳۲۸۔ اذان صبح اور اذان مغرب پر اس دعا کو پڑھنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن عیسی نے، انہوں نے عبّاس (جو کہ امام رضاؑ کا غلام تھا) سے، انہوں نے ابوالحسن امام علی الرضا علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اذان صبح کو سنتے وقت کہے: ''اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاِقْبَالِ نَهَارِكَ وَ اِدْبَارِ لَيْلِكَ وَ حُضُوْرِ صَلَوَاتِكَ وَ اَصْوَاتِ دُعَاتِكَ (وَ تَسْبِيْحِ مَلَائِكَتِكَ) اَنْ تَتُوْبَ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ.'' (پروردگار میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے دن کے روبرو ہونے، تیری رات کے پیچھے چلے جانے، تیری نمازوں کے حاضر ہونے، تیرے طرف بلانے والے کی آواز کے آجانے (اور تیرے فرشتوں کی تسبیح) کے وسیلہ سے کہ تو میری توبہ قبول فرما بیشک تو بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔) اور اسی طرح جب اذان مغرب کو سنے تب، اور پھر اسی دن میں یا رات میں مرجائے تو وہ توبہ کرنے والا قرار پائے گا۔''

۳۲۹۔ اس شخص کا ثواب جو جانتا ہو کہ اللہ (ہی) ضرر اور نفع پہنچانے والا ہے پھر اللہ سے مانگے۔

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحیٰی نے، انہوں نے محمد ابن احمد سے، انہوں نے ہمارے بعض اصحاب سے، انہوں نے محمد بن بکر سے، انہوں نے (ابی) زکریا سے، انہوں نے ابی سیار سے، انہوں نے سورۃ بن کلیب سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالی ارشاد فرماتا ہے: ''جو شخص مجھ سے سوال کرے اس حالت میں کہ وہ جانتا ہو کہ میں (ہی) ضرر اور نفع پہنچانے والا ہوں تو میں اس کے سوال کو قبول کروں گا۔''

۳۳۰۔ بستر پر لیٹتے وقت یہ پڑھنے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے عباس بن معروف سے، انہوں نے بکر بن محمد سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص بستر پر جاتے وقت تین مرتبہ: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَلاَ فَقَهَرَ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بَطَنَ فَخَبَرَ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ مَلَکَ فَقَدَرَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُحْیِی الْمَوْتٰی وَ یُمِیْتُ الْاَحْیَاءَ، وَ هُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.'' (تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہے جو بلند ہے غالب بھی ہے اور تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہے کہ جو پوشیدہ ہے باخبر بھی ہے، اور تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہے کہ جو مالک ہے قادر بھی ہے اور تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہے کہ جو مردوں کو زندہ کرتا ہے اور زندوں کو مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔) کہے، تو اپنے گناہوں سے اسی طرح نکل آئے گا جیسے کہ اس کی کیفیت اس وقت تھی جب اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔''

۳۳۱۔ اپنے مسلمان بھائی کے پیٹھ پیچھے اس کے لئے دعا کرنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری نے، انہوں نے محمد بن حسین سے، انہوں نے طیالسانی سے، انہوں نے فضیل سے، انہوں نے معاویہ بن عمار سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''اپنے مسلمان بھائی کے حق میں اس کی پیٹھ پیچھے دعا کرنا دعا کرنے والے کی طرف رزق کو ہانک کر لاتا ہے، بلا کو اس سے دور کر دیتا ہے اور دعا کرنے والے کے حق میں فرشتے کہتے ہیں کہ: تیرے لئے بھی ایسی ہی دعا ہے۔''

۳۳۲۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوات وسلام اور آپؐ سے محبت کرنے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ عطار نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن احمد نے، انہوں نے محمد بن حسان سے، انہوں نے جعفر بن عیسیٰ حسنی سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا رشدین بن سعد سے، انہوں نے معاویہ بن صالح سے، انہوں نے ابواسحاق سے، انہوں نے عباس سے، انہوں نے عاصم بن ضمرہ سے، انہوں نے امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوات خطاؤں کو اسی طرح ختم کر دیتی ہے جس طرح پانی آگ کو، اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام غلاموں کو آزاد کرنے سے افضل ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت راہ خدا میں نفسوں کا خون بہانے - یا فرمایا: تلواروں سے جنگ لڑنے - سے افضل ہے۔''

۳۳۳۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک درود پڑھنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا سلمہ بن خطاب نے، انہوں نے اسماعیل بن جعفر سے، انہوں نے حسن بن علی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ

السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا ذکر کیا جائے تو تم لوگ کثرت سے صلوات پڑھو، بیشک جو شخص نبیؐ پر ایک صلوات بھیجے گا تو اللہ تعالی اس کے اوپر فرشتوں کے ہزار صفوں میں ایک ہزار رحمت نازل فرمائے گا اور اللہ کی خلق شدہ مخلوقات میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہوگا جو اس بندے پر اللہ تعالی کی رحمت اور اللہ تعالی کی فرشتوں کی طلب رحمت کے لئے دعا نہ کرے، اور کوئی بھی شخص صلوات سے منہ نہیں موڑتا سوائے ایسے جاہل اور مغرور کے کہ جس سے اللہ اور اس کا رسولؐ بیزار ہے۔''

۳۳۴۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اور آپؐ کے اہل بیتؑ کے حق میں دعا کرنے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے حسن بن علی سے، انہوں نے عباس بن عامر سے، انہوں نے احمد بن رزق سے، انہوں نے یحییٰ بن علاء سے، انہوں نے جابر سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا: ''بیشک بندہ (جہنم کی) آگ میں ستر (موسم) خریف تک ٹھہرے گا - اور ایک خریف ستر سال پر مشتمل ہوگا - امامؑ نے فرمایا: پھر وہ اللہ تعالی سے محمدؐ اور آپؐ کی اہل بیتؑ کے حق کے واسطے سے رحمت کا سوال کرے گا، تو اللہ عزّ وجلّ جبرئیل کی طرف وحی فرمائے گا کہ میرے بندے کی طرف اترو اور اسے نکال لو، بندہ کہے گا: میرے پروردگار میرے حق میں ان کا اترنا کیسا ہوگا؟ پروردگار ارشاد فرمائے گا: میں نے اس کو حکم دیا ہے کہ وہ تمہارے لئے ٹھنڈی اور سلامتی بن جائے، بندہ کہے گا: میرے پروردگار! مجھ اس کی جگہ بتا دے؟ فرمائے گا: بیشک وہ سجّیل کے گڑھے میں ہے، پھر جبرئیل (جہنم کی) آگ کی طرف اس کے روبرو اتریں گے اور اسے نکال دیں گے، اس کے بعد اللہ عزّ وجلّ فرمائے گا: اے میرے بندے! کتنا عرصہ (جہنم کی) آگ میں رہا؟ وہ کہے گا: میرے رب! میں تو شمار نہیں کرسکتا، پروردگار اس سے فرمائے گا: میری عزّت کی قسم اگر تو نے اس حق کے واسطے سے سوال نہ کیا ہوتا تو میں تمہاری (جہنم کے) آگ کی پریشانی کو طول دے دیتا، مگر میں نے اپنے آپ پر لازم کرلیا ہے کہ کوئی بھی مجھ سے محمدؐ اور آپؐ کی اہل بیتؑ کے حق کا واسطہ دے کر سوال نہیں کرے گا مگر یہ کہ میں اس کے ان گناہوں کی مغفرت کردوں گا جو میرے اور اس کے درمیان کے ہے۔

۳۳۵۔ نبیؐ پر صلوات کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا احمد بن محمدؒ نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے سندی ابن محمد سے، انہوں نے ابوبختری سے، انہوں نے امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے، آپؑ نے اپنے پدر بزرگوار سے، آپ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''میں قیامت کے دن میزان کے قریب ہوں گا، جب کسی کی برائیاں اس کی نیکیوں سے زیادہ بھاری ہوگی تو میں ان صلوات کو لے آؤں گا جو مجھ پر بھیجی تھی یہاں تک کہ اس کی وجہ سے اس کی نیکیاں بھاری ہو جائے۔''

۲۔ میرے والدؒ، انہوں نے سعد بن عبداللہ سے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محسن بن احمد سے، انہوں نے ابان الاحمر سے، انہوں نے عبدالسلام بن نعیم سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں

عرض کیا: میں جب گھر میں داخل ہوا تو کوئی بھی چیز دعا میں سے نہیں تھی (کہ جس کو میں پڑھتا) سوائے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر صلوات کے، آپؑ نے فرمایا: ''کوئی بھی کام تمہارے کام سے زیادہ افضل نہیں ہے۔''

۳۔ اسی اسناد کے ساتھ، احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے عبداللہ بن مغیرہ سے، انہوں نے عبدالکریم خزاز سے، انہوں نے ابواسحاق سبیعی سے، انہوں نے حارث اعور سے، انہوں نے کہا کہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ''ہر دعا آسمان کی طرف جانے سے روک دی گئی ہے جب تک کہ محمدؐ اور آل محمدؑ پر درود نہ بھیجا جائے۔''

۳۳۶۔ فجر کے بعد محمدؐ اور آل محمدؑ پر سو (100) دفعہ صلوات بھیجنے کا ثواب

۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے، انہوں نے ابی ایوّب سے، انہوں نے صباح بن سیابہ سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تمہیں ایسی چیز کی تعلیم نہ دوں کہ جس کی وجہ سے اللہ تعالی تمہارے چہرے کو جہنم کی حرارت سے بچائے؟'' راوی کہتا ہے، میں نے کہا: ضرور بتائیے۔ امامؑ نے فرمایا: ''نماز فجر کے بعد سو دفعہ کہو: ''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ'' (پروردگار رحمت نازل فرما محمدؐ اور آل محمدؑ پر) تو اللہ تعالی تمہارے چہرے کو جہنم کی حرارت سے بچائے گا۔''

۳۳۷۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اور آپؐ کے اہل بیتؑ پر درود بھیجنے کا ثواب

۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے، انہوں نے اس شخص سے کہ جس نے ان سے یہ روایت بیان کی، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''میں نے بعض کتابوں میں پایا ہے کہ جو شخص محمدؐ اور آل محمدؑ پر صلوات بھیجے تو اللہ تعالی اس کے لئے سو نیکیاں لکھے گا، اور جو شخص کہے: صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَهْلِ بَيْتِهٖ۔ اللہ تعالی درود نازل فرما محمدؐ اور آپؐ کی اہل بیت پر۔ تو اللہ تعالی اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھے گا۔''

۳۳۸۔ جمعے کے دن نبیؐ پر سو (100) دفعہ صلوات بھیجنے کا ثواب

۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے حسن بن علی سے، انہوں نے محمد بن فضیل سے، انہوں نے ابوالحسن امام علی الرضا علیہ السلام سے، آپؑ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص مجھ پر جمعے کے دن سو دفعہ صلوات بھیجے تو اللہ تعالی اس کی ساٹھ (۶۰) حاجتوں کو پورا فرمائے گا، جن میں سے تیس دنیا کی اور تیس آخرت کی۔''

۳۳۹۔ نماز صبح اور نماز مغرب کے بعد اپنے پیروں کو حرکت دینے اور کسی سے بات کرنے سے پہلے: ''اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِىِّ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى

مُحَمَّدٍ النَّبِيّ وَّ ذُرِّيَّتِهٖ.'' پڑھنے کا ثواب

ا۔میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے ،انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا میرے والد نے ،انہوں نے ابن مغیرہ سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ:''جو شخص نماز صبح اور نماز مغرب کے بعد اپنے پیروں کو حرکت دینے اور کسی سے گفتگو کرنے سے پہلے کہے:

''اِنَّ اللهَ وَ مَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْماً، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَّ ذُرِّيَّتِهٖ.'' (بیشک اللہ تعالی اوراس کے فرشتے نبیؐ پر صلوات بھیجتے ہیں، اے ایمان والوتم بھی ان پر صلوات بھیجواور سلام بھیجو جیسا سلام بھیجنے کا حق ہے، پروردگار رحمت نازل فرما نبی محمدؐ اور آپؐ کی ذریت پر۔) تو اللہ تعالی اس کی سو(۱۰۰) حاجتوں کو پورا فرمائے گا جن میں سے ستر دنیا میں اور تیس آخرت میں۔'' راوی کہتا ہے میں نے امامؑ سے عرض کی: اللہ کا صلوات بھیجنا، فرشتوں کا صلوات بھیجنا اور مومنین کا صلوات بھیجنا، اس سے کیا مراد ہے؟ آپؑ نے فرمایا:''اللہ کا صلوات بھیجنا یعنی رحمت نازل کرنا، فرشتوں کا صلوات بھیجنا یعنی فرشتوں کی جانب سے آپؐ کے لئے پاکیزگی کا اظہار کرنا اور مومنین کی جانب سے صلوات بھیجنا یعنی مومنین کا آپؐ کے حق میں دعا کرنا ہے۔ جو آل محمدؐ کو خوش کرے نبی اور آپؐ کی آل پر اس انداز سے درود بھیج کر:

''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَوَّلِيْنَ، و صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ فِي الْآخِرِيْنَ، وَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ فِي الْمَلَاءِ الْاَعْلٰى، وَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ فِي الْمُرْسَلِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اعْطِ مُحَمَّداً (وَّ آلَ مُحَمَّدٍ) الْوَسِيْلَةَ وَ الشَّرَفَ وَ الْفَضِيْلَةَ وَ الدَّرَجَةَ الْكَبِيْرَةَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ آمَنْتُ بِمُحَمَّدٍ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ) وَ لَمْ اَرَهٗ، فَلَا تُحَرِّمْنِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رُؤْيَتَهٗ، وَ ارْزُقْنِيْ صُحْبَتَهٗ، وَ تَوَفَّنِيْ عَلٰى مِلَّتِهٖ، وَ اسْقِنِيْ مِنْ حَوْضِهٖ مَشْرَباً رَوِيّاً سَائِغاً هَنِيْئاً لَا اَظْمَاُ بَعْدَهٗ اَبَداً اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ كَمَا آمَنْتُ بِمُحَمَّدٍ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ) وَ لَمْ اَرَهٗ فَعَرِّفْنِيْ فِي الْجِنَانِ وَجْهَهٗ، اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ عَنِّيْ تَحِيَّةً كَثِيْرَةً وَ سَلَاماً'' (پروردگار رحمت نازل فرما محمدؐ و آل محمدؐ پر اولین میں، اور رحمت نازل فرما محمدؐ و آل محمدؐ پر آخرین میں، اور رحمت نازل فرما محمدؐ و آل محمدؐ پر عالم ارواح میں، اور رحمت نازل فرما محمدؐ و آل محمدؐ پر مرسلین میں، پروردگار تو عطا فرما محمدؐ (اور آل محمد) کو وسیلہ، شرف، فضیلت اور بڑا درجہ، پروردگار میں محمدؐ پر ایمان لے آیا ہوں جب کہ میں نے ان کو دیکھا نہیں ہے پس تو قیامت کے دن ان کی رویت کو مجھ پر حرام نہ قرار دینا اور مجھے ان کی صحبت عطا فرمانا اور ان کی ملّت پر موت عطا فرما اور مجھے ان کے حوض کے مشرب سے سیراب فرما ایسی سیرابی جو خوش گوار اور مبارک ہو کہ اس کے بعد مجھے کبھی بھی تشنگی محسوس نہ ہو، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے، پروردگار جس طرح میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لے آیا جبکہ میں نے ان کو دیکھا نہیں ہے پس تو مجھے جنت میں ان کے چہرے کی معرفت کرانا، پروردگار محمدؐ کی روح کو میری طرف سے بہت زیادہ تحیہ اور سلام پہنچادے۔)

پس جو شخص اس صلوات کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوات بھیجے تو اس کے گناہوں کو ختم کر دیا جائے گا، اس کی خطاؤں کو مٹا

دیا جائے گا، اس کی خوشی کو دوام بخشا جائے گا، اس کی دعاؤں کو پورا کیا جائے گا، اس کی امید کے مطابق عطا کیا جائے گا، اس کے لئے اس کے رزق میں پھیلاؤ آئے گا، اس کی دشمن کے برخلاف اس کی مدد کی جائے گی، اس کے لئے سات قسم کی اچھائی مہیا کی جائے گی اور جنت کے بلند مقام میں اس کو نبیؐ کے رفقاء میں سے قرار دیا جائے گا۔ وہ شخص اس صلوات کو پڑھے گا صبح میں تین مرتبہ اور شام میں تین مرتبہ۔''

۳۴۰۔ ایک تہائی صلوات، نصف صلوات اور پوری صلوات پڑھنے کا ثواب ☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ برقی سے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے، انہوں نے مرازم سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: یارسول اللہؐ! میں نے اپنی ایک تہائی صلاۃ (درود) کو آپؐ کے لئے قرار دیا، آپؐ نے فرمایا: ''اچھا کیا''، اس نے کہا: یارسول اللہؐ! میں نے اپنی آدھی صلاۃ (درود) کو آپؐ کے لئے قرار دیا، آپؐ نے فرمایا: ''افضل کام کیا۔'' اس نے کہا: یارسول اللہؐ! میں نے اپنی پوری صلاۃ (درود) کو آپؐ کے لئے قرار دیا، آپؐ نے ارشاد فرمایا: ''اگر ایسا کیا ہے تو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے دنیا اور آخرت کے غم پہنچانے والے امور میں کافی ہو جائے گا۔'' اس وقت ایک شخص نے امام سے عرض کیا: اللہ تعالیٰ آپ کو نیکی عطا فرمائے، وہ کیسے اپنی صلاۃ کو آپؐ کے لئے قرار دے سکتا ہے؟ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''(اس طرح سے کہ) وہ شخص اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال نہ کرے مگر یہ کہ پہلے محمدؐ وآل محمدؐ پر صلاۃ (درود) بھیجے۔''

۳۴۱۔ نبیؐ کے ساتھ ساتھ آپؐ اہل بیتؑ پر درود بھیجنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا علی بن ابراہیم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے علی بن معبد سے، انہوں نے واصل بن عبداللہ سے، انہوں نے عبداللہ بن سنان سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ایک دن امیر المومنین علیہ السلام سے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تم کو خوش خبری نہ سناؤں؟'' آپ نے فرمایا: ''یقیناً، میرے ماں باپ فدا ہو جاؤں آپؐ پر، آپؐ ہمیشہ ہر اچھائی کی خوش خبری دیتے رہتے ہیں۔'' آپؐ نے فرمایا: ''مجھے جبرئیل نے ابھی ابھی بڑی عجیب خبر دی ہے۔'' امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: ''یارسول اللہؐ! آپؐ کو کس بات کی خبر دی ہے؟'' رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: ''مجھے خبر دی کہ میری امت میں سے جو شخص جب مجھ پر صلوات بھیجتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ میرے اہل بیت پر صلوات بھیجے تو اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس کے لئے فرشتے ستر دفعہ طلب رحمت کرتے ہیں، بیشک یہ گناہ کو (اس شخص سے) اتارنے والی چیز ہے پھر اس شخص سے گناہوں کو ایسے جھاڑ لیا جاتا ہے جیسے درخت سے پتوں کو جھاڑ لیا جاتا ہے، اور اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ''حاضر ہو میرے بندے حاضر ہو، اے میرے فرشتو تم لوگوں نے اس کے لئے ستر دفعہ طلب رحمت کی اور میں اس کے لئے سات سو (۷۰۰) دفعہ اس پر رحمت نازل کرتا ہوں۔'' مگر جب کوئی مجھ پر صلوات بھیجے اور اس کے ساتھ ساتھ میرے اہل بیت پر صلوات نہ بھیجے تو اس کے اور آسمان کی

درمیان ستر حجاب حائل ہو جاتے ہیں اور اللہ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے: ''میں لبیک نہیں کہتا ہوں اور نہ ہی قبول کرتا ہوں، اے میرے فرشتوں اس کی دعا کو اوپر مت لاؤ، جب تک کہ وہ نبی کے ساتھ اس کی عترت کو ملحق نہ کرے'' تو یہ حجاب جاری رہتا ہے یہاں تک کہ وہ میرے ساتھ میرے اہل بیت کو ملحق کرے۔''

۳۴۲۔ جمعے کے دن نماز کے بعد نبیؐ اور آل نبی اوصیاء المرضیین پر صلوات بھیجنے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسی بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن حسین سعد آبادی نے، انہوں نے احمد بن ابو عبداللہ برقی سے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا ابن ابی عمیر نے، انہوں نے حماد بن عثمان سے، انہوں نے ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے جمعے کے سب سے افضل عمل کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''محمدؐ وآل محمدؑ پر صلوات بھیجنا سو دفعہ (اور ایک دفعہ) عصر کے بعد اور اگر تم اس سے زیادہ کرو تو وہ زیادہ افضل ہے۔''

احمد بن ابو عبداللہ کہتے ہے: عبداللہ بن سیابہ؛ انہوں نے اسماعیل سے، انہوں نے ناجیہ سے، انہوں نے دونوں (امام باقر و امام صادق علیہما السلام) میں سے کسی ایک سے بیان کی ہوئی روایت میں ہے کہ معصومؑ نے ارشاد فرمایا: ''جب تم نماز پڑھ چکو تو کہو:

''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدِ الْاَوْصِيَاءِ الْمَرْضِيِّيْنَ بِاَفْضَلِ صَلَوَاتِكَ، وَ بَارِكْ عَلَيْهِمْ بِاَفْضَلِ بَرَكَاتِكَ، وَ السَّلَامُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَ عَلٰى اَرْوَاحِهِمْ وَ اَجْسَادِهِمْ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُه'' (پروردگار رحمت نازل فرما محمدؐ وآل محمدؑ پر جو کہ ایسے اوصیا ہے جن سے تو راضی ہو چکا ہے اپنی افضل ترین رحمت کے ساتھ، اور ان پر برکت نازل فرما اپنی افضل ترین برکت کے ساتھ، اور سلام ہو محمدؐ پر اور آل محمدؑ پر اور ان کی روحوں پر اور ان کے جسموں پر اور اللہ کی رحمت اور برکتیں۔) تو اللہ تعالی تمہارے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھے گا، تمہاری ایک لاکھ برائیاں مٹا دے گا، تمہاری ایک لاکھ حاجتوں کو پورا فرمائے گا اور ایک لاکھ تمہارے درجات بلند فرمائے گا۔''

۲۔ اسی اسناد کے ساتھ، احمد بن عبداللہ برقی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے عمرو بن سعید سے، انہوں نے مصدق بن صدقہ سے، انہوں نے عمار بن موسی ساباطی سے، انہوں نے کہا کہ میں ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس موجود تھا اس وقت ایک شخص نے کہا: ''اللّهم صلّ علی محمّد و اهل بيت محمّد'' تو اس سے ابو عبداللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''اے شخص تو نے تو ہمارے لئے دائرہ تنگ کر دیا، کیا تجھے معلوم ہے کہ اہل بیت پانچ ہی ہیں، چادر (تطہیر) والے؟'' اس شخص نے کہا: تو میں کس انداز سے کہوں۔ آپ نے فرمایا: یوں کہو: ''اللّهم صلّ علی محمّد و آل محمّد'' تو ہم اور ہمارے شیعہ یقیناً اس صلوات میں داخل ہو جائیں گے۔''

۳۴۳۔ دن میں سو دفعہ ربّ صلّ علی محمد واهل بيته کہنے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسی بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا موسی بن عمران نے، انہوں حسین بن یزید سے، انہوں نے معاویہ بن عمار سے، انہوں نے ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے

ارشاد فرمایا: ''جو شخص دن میں سو دفعہ ''ربّ صلِ علی محمد واھل بیتہ'' کہے تو اللہ تعالی اس کی سو حاجتوں کو پورا فرمائے گا: تیس (۳۰) ان میں سے دنیا کی اور ستر (ان میں سے) آخرت کی۔''

۳۴۴۔ بلند آواز سے صلوات پڑھنے کا ثواب

ا۔ اسی اسناد کے ساتھ، حسین بن یزید سے، انہوں نے عبداللہ بن سنان سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، آپؑ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگ مجھ پر درود بھیجنے میں اپنی آوازوں کو بلند کرو، بیشک یہ چیز نفاق کو دور کر دیتی ہے۔''

۳۴۵۔ صبح کے بعد دس دفعہ ''سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ وَ بِحَمْدِهٖ، وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِ الْعَظِيْم'' کہنے کا ثواب اور ہر نماز کے بعد ''اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ مِنْ عِنْدِکَ، وَ اَفِضْ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِکَ، وَ انْشُرْ عَلَیَّ مَنْ رَّحْمَتِکِ وَ انْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَکَاتِکَ'' کہنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسی سے، انہوں نے حسین بن سعید سے، انہوں نے ابن ابی عمیر سے، انہوں نے معاویہ بن وھب سے، انہوں نے عمر بن یزید سے، انہوں نے سالم مکی سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپؑ نے اراشاد فرمایا: ایک شخص کہ جس کو 'شیبۃ الھذلی' کہا جاتا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی خدمت میں آیا اور کہا: یا نبی اللہؐ! میں ایک بوڑھا شخص ہوں، میری عمر بڑی ہو چکی ہے اور میری قوت اپنے آپ کو نماز، روزے، حج اور جہاد جیسی عبادات کے لئے آمادہ کرنے کے لئے کمزور ہو چکی ہے، تو آپؐ مجھے کوئی ایسا کلام تعلیم فرمایئے کہ جس کی وجہ سے اللہ تعالی مجھے فائدہ دے اور مجھ پر تخفیف کرے، اے اللہ کے رسولؐ، آپؐ نے فرمایا: ''اپنی بات کو دہرا'' تو اس نے تین دفعہ اپنی بات کو دہرایا، پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے اس سے ارشاد فرمایا: ''تیرے اطراف کا کوئی بھی درخت اور مٹی کا ڈھیلا نہیں ہے مگر یہ کہ انہوں نے تیری رحمت سے گریہ کیا ہے جب تم صبح کی نماز پڑھ لو تو دس دفعہ کہو: ''سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ وَ بِحَمْدِهٖ، وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِ الْعَظِيْم'' (عظیم اللہ پاک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اور کوئی طاقت نہیں ہے اور نہ ہی کوئی قوت ہے سوائے اللہ کے کہ جو اعلی و عظیم ہے۔)

تو بیشک اللہ تبارک وتعالی تمہیں اس کی وجہ سے اندھے پن، جنون، جذام، فقر و محتاجی اور دب جانے سے آفیت عطا فرمائے گا۔'' اس نے کہا: ''یارسول اللہؐ! یہ سب تو دنیا کے لئے ہے، آخرت کے لئے کیا ہے؟'' آپؐ نے فرمایا: ہر نماز کے بعد تم یہ پڑھو گے: ''اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ مِنْ عِنْدِکَ، وَ اَفِضْ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِکَ، وَ انْشُرْ عَلَیَّ مَنْ رَّحْمَتِکِ وَ انْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَکَاتِکَ'' (پروردگار میری اپنے پاس سے ہدایت فرما، مجھ پر اپنے فضل سے کثرت پہنچا، مجھ پر اپنی رحمت کو پھیلا دے اور مجھ پر اپنی برکتیں نازل فرما)

اس نے اپنے ہاتھ سے اس کو محفوظ کیا اور پھر چلا گیا اس پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: ''جہاں تک اس کا تعلق ہے، اگر قیامت

کے دن اس عالم میں پہنچ گیا کہ اس نے اس کو جان بوجھ کر نہیں چھوڑا ہوگا، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنّت کے آٹھوں دروازوں کو کھول دے گا اور وہ جس سے دل چاہے گا جنّت میں داخل ہوگا۔"

۳۴۶۔ محبت، خوف، شہوت اور غصّے کے موقع پر نفس کو قابو میں رکھنے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا احمد بن محمدؒ نے، انہوں نے سعد بن عبداللہ سے، انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے حسن بن علی بن فضال سے، انہوں نے غالب بن عثمان سے، انہوں نے شعیب سے، انہوں نے ایک مرد سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: "جو شخص محبت، خوف، شہوت اور غصّے کے موقع پر اپنے نفس پر قابو رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو (جہنم کی) آگ پر حرام کر دے گا۔"

۳۴۷۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی مدد کرنے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ عطّار نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے، انہوں نے سلسلے کو بلند کرتے ہوئے کہا کہ ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: "امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اللہ عزّ وجلّ کی مخلوقات میں سے دو مخلوق ہیں تو جو شخص ان دونوں کی مدد کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو عزّت عطا فرمائے گا اور جو شخص ان دونوں کو چھوڑ دے گا اللہ عزّ وجلّ اسے چھوڑ دے گا۔"

۳۴۸۔ سورۂ زمر کا آخری حصّہ سن کر روئے یا شکل بنائے تو ایسے شخص کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفّار نے، انہوں نے محمد بن عیسیٰ بن عبید سے، انہوں نے مؤمّل المستہل سے، انہوں نے سلیمان بن خالد سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے پاس ایک انصاری جوان آیا تو آپؐ نے اس سے فرمایا: "میں چاہتا ہوں کہ تم ان لوگوں پر تلاوت کرو، جو اس تلاوت پر روئے گا اس کے لئے جنّت ہے۔" اس جوان نے سورۂ زمر کا آخری حصّہ: "و سیق الذین کفروا الی جهنم زمراً - یہاں سے سورے کے آخر تک - کی تلاوت کی تو سب لوگ روئے سوائے اس جوان کے۔ اس نے کہا: یارسول اللہؐ! میں نے رونے کی کوشش کی مگر میری آنکھ نے قطرہ نہیں بہایا، آپؐ نے فرمایا: "میں تمہارے لئے بات کو دہراتا ہوں کہ جو رونے کی شکل بنائے اس کے لئے جنّت ہے" راوی کہتا ہے کہ اس جوان نے اس تلاوت کو ان لوگوں کے سامنے دہرایا، تو سب لوگ روئے اور اس جوان نے رونے کی شکل بنائی جس کے نتیجے میں سب جنّت میں داخل ہو (نے کے قابل ہو) گئے۔"

۳۴۹۔ اجتماعی دعا کرنے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا میرے چچا محمد بن ابی القاسم نے، انہوں نے احمد بن ابی

عبداللہ برقی نے، انہوں نے محمد بن علی سے، انہوں نے یونس بن یعقوب سے، انہوں نے عبدالاعلی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''کوئی بھی چار افراد ہرگز ایک امر پر جمع نہیں ہوتے تاکہ سب دعا کریں مگر یہ کہ وہ جدا ہوتے ہیں دعا کی قبولیت کے ساتھ۔''

۳۵۰۔ پوشیدہ دعا کرنے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے ابی ہمام اسماعیل بن ہمام سے، انہوں نے ابوالحسن امام علی الرضا علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''مومن کی پوشیدہ طور پر کی ہوئی ایک دعا علانیہ طور پر کی ہوئی ستر دعاؤں کے برابر ہے۔''

۳۵۱۔ سحر کے وقت کی دعا کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن حسین سعد آبادی نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ برقی سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا ابوعبداللہ جامورانی نے، انہوں نے حسن بن علی بن ابی حمزہ بطائنی سے، انہوں نے منذل بن علی سے، انہوں نے ابوصباح کنانی سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''بیشک عزت وجلالت والا اللہ اپنے بندوں کی ہر دعا کو محبوب جانتا ہے، پس تم پر لازم ہے کہ تم سحر میں سورج کے طلوع ہونے تک دعا کرو چونکہ یہ وہ لمحات ہیں کہ جن میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جن میں تیز ہوائیں چلتی ہیں، جن میں رزق کو تقسیم کیا جاتا ہیں اور بڑی حاجتوں کو ان لمحات میں پورا کیا جاتا ہیں۔''

۳۵۲۔ مومنین ومومنات اور مسلمین ومسلمات کے لئے دعا کرنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے، انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے، انہوں نے ابوالحسن علیہ السلام سے کہ آپ فرمایا کرتے تھے: ''جو شخص اپنے مومنین (اور مومنات اور مسلمین اور مسلمات) میں سے کسی بھائی کے لئے دعا کرے، تو اللہ تعالی ہر مومن کے بدلے ایک فرشتے کو معین فرمائے گا جو اس کے حق میں دعا کرے گا۔''

۲۔ اسی اسناد کے ساتھ، ابوالحسن امام علی الرضا علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے کہ جو مومنین ومومنات اور مسلمین ومسلمات چاہے زندہ ہوں یا مر چکے ہوں کے لئے دعا کرے، مگر یہ کہ اللہ تعالی اس کے لئے جب سے اللہ تعالی نے آدم کو مبعوث فرمایا تب سے لیکر قیامت کے دن تک کے ہر مومن اور مومنہ کے بدلے ایک نیکی تحریر فرمائے گا۔''

۳۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے علی بن نعمان سے، انہوں نے فضل بن یوسف سے، انہوں نے عبداللہ بن سنان

سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص روزانہ پچیس دفعہ: ''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ'' (پروردگار تو مغفرت فرما مومنین اور مومنات کی اور مسلمین اور مسلمات کی) کہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر اس مومن کے عوض کے جو گزر چکا ہے اور ہر اس مومن (اور مومنہ) کے عوض کہ جو قیامت کے دن تک باقی ہیں ایک نیکی لکھے گا، اس سے ایک برائی کو مٹادے گا اور اس کے لئے ایک درجے کو بلند فرمائے گا۔''

۴۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے اپنے چچا محمد بن ابی القاسم سے، انہوں نے محمد بن علی کوفی سے، انہوں نے محمد بن حسن سے، انہوں نے محمد بن حماد حارثی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار سے، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کوئی بھی بندہ ایسا نہیں ہے جو مومنین اور مومنات کے لئے دعا کرے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف ویسی ہی دعا کو جو اس نے ان مومنین کے لئے کی ہے، زمانے کے آغاز سے لیکر قیامت تک کے ہر مومن اور مومنہ کی جانب سے پلٹا دیتا ہے، جب بندے کو (جہنم کی) آگ کی جانب لے جانے کا حکم ہوگا اور وہ بندے اس طرف چل پڑے گا تو یہ مومنین اور مومنات کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! یہ وہ بندہ ہے کہ جو ہمارے لئے دعا کیا کرتا تھا، تو تو ہماری سفارش کو اس کے حق میں قبول فرما، تو اللہ تعالیٰ ان مومنین کی سفارش کو اس کے حق میں قبول فرمائے گا، جس کے نتیجے میں وہ (جہنم کی) آگ سے نجات پائے گا۔''

۵۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن ابراہیم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے عبداللہ بن میمون قداح سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو عمومی دعا کرے بیشک یہ دعا کی قبولیت کا سبب ہے۔''

۳۵۳۔ ''لا حول و لا قوۃ الاّ باللہ (العلی العظیم)'' کہنے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے محمد بن حسن صفار سے، انہوں نے احمد ابن محمد سے، انہوں نے علی بن حکم سے، انہوں نے حسین بن سیف بن عمیرہ سے، انہوں نے ھشام بن احمر سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ فرماتے سنا کہ: (میرے پدر بزرگوارؑ فرمایا کرتے تھے): جو شخص ''لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ'' کہے تو اللہ تعالیٰ اس سے ستر قسم کی بلاؤں کو دفع فرمائے گا کہ جس میں آسان ترین گلا گھٹ جانے کی بلا ہے۔''

۳۵۴۔ روزانہ ''لا حول و لا قوۃ الاّ باللہ'' کہنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے ابراہیم بن ھاشم سے، انہوں نے عمرو بن عثمان سے، انہوں نے محمد بن عذافر سے، انہوں نے عمر بن یزید سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص روزانہ سو دفعہ ''لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ'' کہے، تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس سے ستر قسم کی بلاؤں کو دور فرمائے گا کہ جن میں آسان ترین غم و پریشانی ہوگی۔''

۳۵۵۔ گھر سے نکلتے وقت "بسم اللہ لا حول و لا قوۃ الا باللہ" کہنے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے معاویہ بن حکیم سے، انہوں نے ابن ابی عمیر سے، انہوں نے ابان بن عثمان سے، انہوں نے محمد بن سعید سے، انہوں نے عطیہ عوفی سے، انہوں نے ابوسعید خدری سے، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: "جو شخص اپنے گھر سے نکلتے وقت "بسم اللہ" کہے تو دو فرشتے کہیں گے: تیری ہدایت کردی گئی، پس اگر وہ "لا حول و لا قوت الا باللہ" بھی کہے تو دونوں کہیں گے: تجھے بچالیا گیا، پھر اگر وہ "تو کلت علی اللہ" بھی کہے تو دونوں کہیں گے: تجھے بے نیاز بنادیا گیا، اس موقع پر شیطان کہے گا: جب یہ ہدایت پا گیا، محفوظ ہوگیا اور بے نیاز بنادیا گیا تو اب میرے لئے کیا بچا۔"

۳۵۶۔ شام کے وقت سو دفعہ تکبیر پڑھنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے حسن بن حسین لولوی سے، انہوں نے علی بن نعمان سے، انہوں نے یحییٰ بن زکریا سے، انہوں نے محمد بن عبداللہ بن رباط سے، انہوں نے ابوحمزہ ثمالی سے، انہوں نے کہا کہ میں نے امام علی بن حسین زین العابدین علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: "جو شخص شام کے وقت اللہ تعالیٰ کی سو دفعہ تکبیر بیان کرے (اللہ اکبر سو دفعہ کہے) تو وہ اس شخص جیسا ہے کہ جس نے سو غلاموں کو آزاد کیا۔"

۳۵۷۔ تسبیح فاطمۃ الزہرا علیہا السلام کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے محمد بن حسین سے، انہوں نے محمد بن اسماعیل سے، انہوں نے صالح بن عقبہ سے، انہوں نے ابوھارون مکفوف سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ابوھارون مکفوف سے فرمایا: "اے اباھارون! ہم اپنے بچوں کو تسبیح زہرا علیہا السلام پڑھنے کا حکم اسی انداز سے دیتے ہیں جس طرح سے ان کو نماز کا حکم دیتے ہیں، پس تم بھی اس کو اپنے لئے لازم کرلو، بیشک جو بندہ اس کو اپنے لئے لازم نہیں کرتا وہ بدبخت ہے۔"

۲۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے ابومحمد جعفر بن احمد بن سعید البجلی ابن اخی صفوان بن یحییٰ سے، انہوں نے علی بن اسباط سے، انہوں نے سیف بن عمیرہ سے، انہوں نے ابوصباح بن نعیم العبدی سے، انہوں نے محمد بن مسلم سے، انہوں نے کہا کہ ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: "جو شخص تسبیح زہرا علیہا السلام کو پڑھے اور پھر طلب مغفرت کرے تو اس کے لئے مغفرت ہے، یہ زبان سے پڑھنے میں سو ہے اور میزان میں ہزار ہے، یہ تسبیح شیطان کو بھگاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرتی ہے۔"

۳۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے محمد بن حسن صفار سے، انہوں نے محمد بن حسین سے، انہوں نے محمد بن اسماعیل سے،

انہوں نے ابو خالد قماط سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: "تسبیح فاطمۃ الزہرا علیہا السلام روزانہ ہر نماز کے بعد پڑھنا میرے نزدیک روزانہ ہزار رکعت نماز پڑھنے سے زیادہ محبوب ہے۔"

۴۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا حسین بن حسن بن ابان نے، انہوں نے حسین بن سعید سے، انہوں نے فضالہ سے، انہوں نے ابن ابی نجران سے، انہوں نے عبداللہ بن سنان سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: "جو شخص تسبیح فاطمہ علیہا السلام کو فریضہ نماز سے (نماز ختم کرنے کے بعد) اپنے پیروں کو حرکت دینے سے پہلے پڑھے، تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے گا، اور اس کی ابتداء تکبیر سے ہو۔"

۳۵۸۔ خاموشی کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے موسیٰ بن عمر سے، انہوں نے علی بن حسن بن رباط سے، انہوں نے اپنے بعض راویوں سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا: "بندہ مومن جب تک خاموشی کی حالت میں ہوتا ہے تب تک نیکی کرنے والا لکھا جاتا ہے اور جب وہ گفتگو کرتا ہے تو اسے (اگر اچھی گفتگو کی ہو تو) نیکی کرنے والا (اور اگر بری گفتگو کی تو) یا برائی کرنے والا لکھا جاتا ہے۔"

۳۵۹۔ استغفار کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے عباس بن معروف سے، انہوں نے نوفلی سے، انہوں نے سکونی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار سے، آپ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ہر بیماری کے لئے دوا ہے اور گناہوں کی دوا استغفار ہے۔"

۲۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے حسن بن علی سے، انہوں نے عیس بن ھشام سے، انہوں نے سلام حناط سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: "جو شخص سوتے وقت اللہ تعالیٰ سے سو دفعہ طلب مغفرت کرے، تو اس سے تمام گناہوں کو اسی طرح جھاڑ لیا جائے گا جیسے درخت سے پتوں کو جھاڑ لیا جاتا ہے، اور صبح اس عالم میں کرے گا کہ اس کے اوپر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔"

۳۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے موسیٰ بن جعفر سے، انہوں نے حسن بن علی بن بقاح سے، انہوں نے صالح بن عقبہ سے، انہوں نے عبداللہ بن محمد جعفی سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے، راوی کہتا ہے کہ میں نے امامؑ کو فرماتے سنا کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے "میرا تم میں ہونا

اورتمہارے لئے استغفار یہ قلعہ ہے عذاب سے بچانے والے دوقلعوں میں سے''، تو اس میں سے بڑے قلعے کا زمانہ گزر گیا اور استغفار باقی ہے، تو تم لوگ کثرت سے استغفار کرو، بیشک یہ گناہوں کو مٹانے والا ہے، اللہ عزّ وجلّ نے فرمایا ہے: ''وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَ اَنْتَ فِيْهِمْ، وَ مَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ'' ❁ سورۃ انفال، آیت-۳۴۔ ❁ (جب تک تم ان کے درمیان موجود ہو خدا ان پر عذاب نہیں کرے گا۔ اور اللہ ایسا بھی نہیں کہ لوگ تو اس سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ رہے ہیں اور خدا ان پر عذاب نازل فرمائے۔)

۴۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے ھیثم بن ابی مسروق نہدی سے، انہوں نے اسماعیل بن سہل سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوجعفر الثانی امام محمد تقی علیہ السلام کو خط لکھا کہ آپ مجھے کوئی ایسی چیز سکھایئے کہ جب اس کو میں پڑھوں تو آپ کے ساتھ دنیا اور آخرت میں قرار پاؤں، راوی کہتا ہے کہ امام علیہ السلام نے اپنی تحریر سے کہ جس کو میں پہچانتا ہوں تحریر فرمایا: ''انا انزلناہ کی کثرت سے تلاوت کرو اور اپنی دونوں پلکوں کو استغفار کے ذریعے تر کرو۔''

۵۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ بیان کیا مجھ سے عبداللہ بن جعفر نے، انہوں نے ھارون بن مسلم سے، انہوں نے مسعدہ بن صدقہ سے، انہوں نے امام جعفر الصادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار سے، آپ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''سعادت مند ہے وہ شخص جو قیامت کے دن اپنے نامہ اعمال میں ہر گناہ کے نیچے ''استغفر اللہ'' کو پائے۔''

۳۶۰۔ ماہ شعبان میں روزانہ ستر دفعہ استغفار کرنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا موسیٰ بن جعفر بغدادی نے، انہوں نے محمد بن جمہور سے، انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے، انہوں نے محمد بن ابی حمزہ سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ماہ شعبان میں روزانہ ستر مرتبہ: ''اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ'' (میں طلب مغفرت کرتا ہوں اس اللہ سے کہ کوئی خدا نہیں ہے جس کے سوا وہ رحمٰن ہے، رحیم ہے، زندہ ہے، ہمیشہ رہنے والا ہے اور میں اس کی جانب توبہ کرتا ہو) کہے تو اس کو ''افق مبین'' میں لکھا جائے گا۔'' راوی کہتا ہے میں نے عرض کیا: افق مبین کیا چیز ہے؟ امامؑ نے فرمایا: ''عرش کے درمیان ایک ہموار اور پرسکون زمین ہے کہ جس میں نہریں ہیں جس میں ستاروں کی تعداد میں شکار موجود ہوں گے۔''

۳۶۱۔ نماز فجر کے بعد ستر دفعہ استغفار کرنے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے علی بن سندی سے، انہوں نے محمد بن عمرو بن سعید سے، انہوں نے عمرو بن سہل سے، انہوں نے ھارون بن خارجہ سے، انہوں نے جابر جعفی

سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالی سے نماز فجر کے بعد ستر دفعہ طلب مغفرت کرے، تو اللہ تعالی اس کو بخش دے گا، اگر چہ اس نے اس دن ستر ہزار (سے زیادہ) گناہ کئے ہوں، اور اگر اس نے ستر ہزار سے زیادہ گناہ انجام دیئے ہیں تو پھر اس میں کوئی خیر نہیں ہے۔''

۳۶۲۔ جس شخص کا ہر معاملے سے بچاؤ ''لا الہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ'' کی گواہی ہو۔ اس شخص کا ثواب، مصیبت کے موقع پر ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' کہنے کا ثواب، خیر میں اضافے کے وقت ''الحمد للہ'' کہنے کا ثواب، خطا ہونے جانے کی صورت میں ''استغفر اللہ'' کہنے کا ثواب

۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن موسی نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے بکر بن صالح سے، انہوں نے حسن بن علی سے، انہوں نے عبداللہ بن علی سے، انہوں نے علی بن ابی علی لہبی سے، انہوں نے امام جعفر الصادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص کے پاس چار چیزیں ہیں وہ بزرگ و برتر اللہ تعالی کے نور میں ہے، وہ شخص کہ جس کا اپنے معاملے میں بچاؤ (کا ذریعہ) لا الہ الا اللہ اور میرے اللہ کے رسول ہونے کی گواہی ہو، وہ شخص کے جب اس تک مصیبت پہنچے تو کہے: انا للہ وانا الیہ راجعون، وہ شخص کے جس تک خیر پہنچے تو کہے: الحمد للہ اور وہ شخص کے جب خطا کر بیٹھے تو کہے: ''استغفر اللہ واتوب الیہ''

۳۶۳۔ تیز ترین فائدہ والا ثواب

۱۔ میرے والد نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن موسی نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے بکر بن صالح سے، انہوں نے حسن بن علی بن فضال سے، انہوں نے عبداللہ بن ابراہیم سے، انہوں نے حسن بن زید سے، انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ثواب کے اعتبار سے تیز ترین فائدہ پہنچانے والی چیز حسن سلوک ہے اور سزا کے اعتبار سے تیز ترین برائی پہنچانے والی چیز ظلم ہے اور کسی مرد کے عیب کے لئے اتنا کافی ہے کہ لوگوں کی ایسی چیزوں کی طرف نگاہ کرے کہ جن چیزوں میں وہ اپنے آپ سے چشم پوشی کر لیتا ہے اور لوگوں کی ایسی برائی کو بیان کرتا ہے جس کو خود چھوڑنے پر قادر نہیں ہے اور اپنے ہم نشین کو ایسی تکلیف پہنچاتا ہے کہ جس کی مشقت کو خود نہیں اٹھاتا۔''

۳۶۴۔ صبح اور شام کے وقت تین دفعہ ''فسبحان اللہ حین تمسون و حین تصبحون'' کہنے کا ثواب

۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن موسی نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے علی بن حکم سے، انہوں نے سیف سے، انہوں نے عبدالرحمٰنؒ بن سیابہ سے، انہوں نے ابو اسحاق سے، انہوں نے حارث سے، انہوں نے امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص شام کے وقت تین دفعہ: ''فَسُبْحَانَ اللهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِيْنَ تُصْبِحُوْنَ، وَ لَهُ

الْحَمْدُ فِيْ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَ عَشِيًّا وَ حِيْنَ تُظْهِرُوْنَ" (پس اللہ کے لئے پاکیزگی ہے جب تم شام کرتے ہو اور جب تم صبح کرتے ہو اور اسی کے لئے حمد ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور عشا کے وقت اور جب تم ظہر کرتے ہو) کہے تو اس رات میں ہونے والی کسی اچھائی سے وہ محروم نہیں رہے گا اور اس سے اس رات کی تمام برائیوں کو ہٹا لیا جائے گا، اور جو شخص اس طرح سے صبح کے وقت بھی کہے، تو اس دن میں ہونے والی کسی اچھائی سے وہ محروم نہیں رہے گا اور اس سے اس دن کی تمام برائیوں کو ہٹا لیا جائے گا۔"

۳۶۵۔ دنیا میں زھد اختیار کرنے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے عباس بن معروف سے، انہوں نے علی بن مہزیار سے، انہوں نے جعفر بن بشیر سے، انہوں نے سیف سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: "جو شخص طلب معاش میں شرم نہیں کرتا اس کا خرچہ آسان ہو جائے گا، اس کا دل آسودہ ہو جائے گا اور اس کی عیال اچھی ہو جائے گی اور جو شخص دنیا سے زھد اختیار کرے، تو اللہ تعالیٰ حکمت کو اس کے دل میں ثابت کر دے گا کہ جس حکمت کے ساتھ اس کی زبان بولے گی اور اللہ تعالیٰ دنیا کی عیوب اس کی بیماری اور اس کے علاج کے سلسلے میں اس کی آنکھوں کو کھول دے گا اور اس کو دنیا سے سلامتی کے ساتھ دارالسلام (جنت) کی طرف نکال کے لے جائے گا۔"

۳۶۶۔ دن کے اوّل میں، آخر میں، رات میں اور رات کے آخر میں نیکی انجام دینے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری نے، انہوں نے ابراہیم بن مہزیار سے، انہوں نے اپنے بھائی علی بن مہزیار سے، انہوں نے عمرو بن عثمان سے، انہوں نے مفضل سے، انہوں نے جابر سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: "بیشک فرشتہ دن کے اوّل میں اور رات کے اوّل میں کتاب لیکر نازل ہوتا ہے اور اس میں اولادِ آدم کے اعمال کو لکھتا ہے، تو تم لوگ امید رکھو اس کے اوّل میں نیکی کی اور اس کے آخر میں نیکی کی، بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے لئے مغفرت فرمائے گا جو ان دونوں کے درمیان ہوا ہوگا، ان شاء اللہ، بیشک اللہ عزّ وجلّ فرماتا ہے: "فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ" ﴿سورۂ بقرہ: آیت ۱۵۲﴾ (پس تم ہماری یاد رکھو تو میں (بھی) تمہارا ذکر کیا کروں گا) اور فرماتا ہے: "وَ لَذِكْرُ اللهِ اَكْبَرُ" ﴿سورۂ عنکبوت: آیت ۴۵﴾ (خدا کی یاد یقینی بڑا مرتبہ رکھتی ہے)"

۳۶۷۔ عزّت و جلالت والے اللہ کے خوف سے رونے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر نے، انہوں نے ابراہیم بن مہزیار سے، انہوں نے اپنے بھائی علی سے، انہوں نے ابن ابی عمیر سے، انہوں نے منصور بن یونس سے، انہوں نے محمد بن مروان سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: "کوئی بھی چیز ایسی نہیں ہے کہ جس کے لئے پیمانہ اور وزن نہ ہو سوائے آنسوؤں کے، بیشک آنسوں کا ایک قطرہ (جہنم

کی) آگ کے سمندروں کو بجھا دیتا ہے، اور جب آنکھ اپنے پانی کے ساتھ خشک ہو جائے، تو اس کے چہرے سے تنگدستی اور ذلت قریب نہیں آئے گی، پس جب آنسوں جاری ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو (جہنم کی) آگ پر حرام کر دے گا، اور اگر امت میں گریہ کی حالت باقی رہے گی تو ان پر رحم کیا جائے گا۔"

۲۔ مجھ سے بیان کیا حسین بن احمد نے، انہوں نے عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے عبداللہ مغیرہ سے، انہوں نے اسماعیل بن ابی زیاد سے، انہوں نے امام الصادق جعفر بن محمد علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "سعادت مند ہے وہ صورت کے اللہ تعالیٰ اس کی جانب اس حالت میں نگاہ کرے کہ وہ اللہ عز وجل کے خوف سے ایسے گناہ کے سلسلے میں رو رہا ہو کہ جس کے متعلق خدا کے سوا کوئی مطلع نہ ہو۔"

۳۶۸۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنی خواہش پر قابو کرنے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا احمد بن محمدؒ نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حسین بن اسحاق سے، انہوں نے علی بن مہزیار سے، انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے، انہوں نے منصور بن یونس سے، انہوں نے ابوحمزہ ثمالی سے، انہوں نے کہا کہ میں نے علی بن حسین زین العابدین علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: "بیشک عزت وجلالت والا اللہ فرماتا ہے: میری عزت، عظمت، جلال، بزرگی، علویت اور میرے بلند مقام کی قسم، کوئی بھی بندہ میری خواہش کو اپنی خواہش پر موثر نہیں بناتا مگر یہ کہ میں اس کا غم آخرت کو قرار دوں گا اور اس کے قلب میں بے نیازی رکھ دوں گا، میں اس کی ہلاکت کو اس کے اوپر روک دوں گا، میں آسمان اور زمین کو ان کے رزق کا ضامن بنا دوں گا اور دنیا کو اس کے لئے مانوس بنا دوں گا جب کہ وہ تو دنیا کو اپنے لئے ناپسند کر رہا ہو گا۔"

۳۶۹۔ جس کا صبح اور شام سب سے بڑا غم آخرت ہو۔ اس کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے عبداللہ بن سنان سے، انہوں نے عبدالعزیز سے، انہوں نے ابن ابی یعفور سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص صبح اور شام اس حالت میں کرے کے اس کے لئے سب سے بڑے غم اور فکر کی بات آخرت ہو، تو اللہ تعالیٰ اس کے قلب کو بے نیاز بنا دے گا، اس کے معاملات کو یکجا کر دے گا اور وہ دنیا سے نہیں نکلے گا یہاں تک کہ وہ اپنے رزق کو کمال تک پہنچا دے، اور جو شخص صبح اور شام اس حالت میں کرے کے اس کا سب سے بڑا غم اور فکر دنیا ہو، تو اللہ تعالیٰ فقر و محتاجی کو اس کے سامنے قرار دے گا، اس کے معاملات کو منتشر کر دے گا اور وہ دنیا میں نہیں پائے گا سوائے وہ حصہ جو اس کے لئے تقسیم ہو چکا ہے۔"

۳۷۰۔ احسان کرنے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا ابو محمد الوابشی نے، انہوں نے ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''جو بندہ مومن احسان کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے ہر نیک عمل کا بدلہ سات سو(۷۰۰) گنا بڑھا دیتا ہے۔ اور یہ مطلب ہے اللہ عز وجل کے اس قول کا: ''وَاللّٰہُ یُضَاعِفُ لِمَنْ یَشَاءُ'' (اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہتا ہے دوگنا کر دیتا ہے) کا۔''

۳۷۱۔ اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت و دشمنی کرنے اور عطا اور منع کرنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے مالک بن عطیہ سے، انہوں نے سعید الاعرج سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''(بیشک) ایمان کے سب سے زیادہ قابل بھروسہ گوشے میں سے تمہارا اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرنا، تمہارا اللہ تعالیٰ کی خاطر بغض کرنا، تمہارا اللہ تعالیٰ کی خاطر عطا کرنا اور تمہارا اللہ تعالیٰ کی خاطر منع کرنا ہے۔

۳۷۲۔ ایسے مومن کا ثواب جو گناہوں کے قریب جائے، پھر نادم ہو اور اللہ تعالیٰ سے طلب مغفرت کرے

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے ھشام بن سالم سے (انہوں نے ہمارے بعض اصحاب سے) انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''کوئی بھی مومن ایسا نہیں ہے کہ جو اپنے دن اور اپنی رات میں ستر کبیرہ (گناہوں) سے قریب ہو اور پھر ندامت کی حالت میں کہے: ''اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ بَدِیْعُ السَّمَاوَاتِ وَ الْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ وَ اَسْاَلُہٗ اَنْ یَتُوْبَ عَلَیَّ'' (میں طلب مغفرت کرتا ہوں اس اللہ سے کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ اور ہمیشہ رہنے والا ہے جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا صاحب جلالت و اکرام ہے میں اس سے سوال کرتا ہوں اپنی توبہ کی قبولیت کا) مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو اس کے حق میں معاف فرما دے گا، اور کوئی خیر نہیں ہے اس شخص کے لئے جو روزانہ چالیس کبیرہ (گناہوں) سے زیادہ کے قریب جائے۔''

۳۷۳۔ حالت مسافرت میں مرنے والے مومن کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے اپنے چچا محمد بن ابی القاسم سے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے ابی محمد وابشی اور دوسروں سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''کوئی بھی مومن ایسا نہیں ہے کہ جو حالت مسافرت میں اس عالم میں مر جائے کہ اس کی موت پر رونے والے اس سے غائب ہوں مگر یہ کہ اس

پر زمین کے وہ حصے روئیں گے کہ جس میں اللہ تعالی کی عبادت کی جاتی ہے، اس پر اس کا ثواب بکاء کرے گا، اس پر آسمان کے وہ دروازے گریہ کریں گے کہ جس میں اس کے اعمال کو اوپر لایا جاتا تھا، اور اس کے اوپر اس کے ساتھ معین دونوں فرشتے روئیں گے۔''

۳۷۴۔ مومن کے لئے اچھائی مہیّا کرنے والے کافر کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا ھیثم بن ابی مسروق نہدی نے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے علی بن یقطین سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابوالحسن امام موسی بن جعفر الکاظم علیہ السلام نے فرمایا: ''نبی اسرائیل میں ایک مومن شخص تھا اور اس کا ایک کافر پڑوسی تھا، وہ کافر اس مومن سے رفاقت رکھتا تھا اور اس کا دنیا کی اچھی چیزوں کے سلسلے میں مدد کرتا تھا۔ جب وہ کافر مر گیا، تو اللہ تعالی نے اس کے لئے (جہنم کی) آگ میں ایک مٹی کا گھر بنایا کہ جس میں وہ شخص آگ کی حرارت سے محفوظ رہتا تھا اور اس کو دوسری جگہ سے رزق لا کر دیا جاتا تھا اور اس سے کہا گیا: یہ رزق تیرے دوستوں میں سے فلاں بن فلاں مومن پڑوسی کی رفاقت اور دنیا میں مدد کرنے کی وجہ سے ہے۔''

۳۷۵۔ اپنے مومن بھائی کی طرف اچھی چیز پہنچانے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے جمیل سے، انہوں نے جدید-یا مرازم- سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''جس مومن نے اپنے مومن بھائی تک اچھی چیز پہنچائی تو یقیناً اس نے یہ چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم تک پہنچائی۔''

۳۷۶۔ دودھ دینے والی بکری گھر میں رکھنے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے اپنے چچا محمد بن ابی القاسم سے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے محمد بن مارد سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: ''کوئی بھی مومن ایسا نہیں ہے کہ جس کے گھر میں دودھ دینے والی بکری ہو مگر یہ کہ اس گھر والوں کو پاک کیا جاتا ہے اور ان پر برکت نازل کی جاتی ہے، اور اگر ایسی دو بکریاں ہیں تو ان کو روزانہ دو دفعہ پاک کیا جاتا ہے اور دو دفعہ ان پر برکت نازل کی جاتی ہے۔'' ہمارے بعض اصحاب نے پوچھا: ان کو کیسے پاک کیا جاتا ہے؟ امامؑ نے فرمایا: ''ان کے اوپر ہر صبح اور ہر شام ایک فرشتہ ٹھہرتا ہے جو کہتا ہے کہ ''تمہاری تقدیس کی گئی، تم پر برکت نازل کی گئی، تم کو عمدہ بنایا گیا اور تمہارا گھر والوں کو عمدہ بنایا گیا'' میں نے پوچھا: تمہاری تقدیس کی گئی، اس کا کیا معنی ہے؟ امامؑ نے فرمایا: ''تمہاری تطہیر کی گئی۔''

۳۷۷۔ نماز، زکاۃ، نیکی اور صبر کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسن ابن محبوب سے، انہوں نے عبداللہ بن مرحوم سے، انہوں نے ابن سنان سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''جب

مومن قبر میں داخل ہوگا تو نماز اس کی داہنی جانب ہوگی، زکاۃ اس کی بائیں جانب ہوگی، نیکی اس کے اوپر بلند ہوگی اور صبر اس کی جانب جھک کر دیکھ رہا ہوگا، فرمایا: جب وہ دونوں فرشتے داخل ہوں گے جو سوال کرنے پر مامور ہے تو صبر نماز، زکاۃ اور نیکی سے کہے گا: ''اپنے صاحب کا ساتھ دو، پس اگر تم عاجز ہو تو میں موجود ہوں۔''

۳۷۸۔ اللہ تعالیٰ کی خاطر آلِ محمد علیہم السلام سے محبت اور ان کے دشمنوں سے دشمنی کرنے کا ثواب

۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحیٰی نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے صالح بن سہل ہمدانی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا: ''جو ہم سے محبت اور ہمارے دشمنوں سے دشمنی اللہ تعالیٰ کی خاطر کرے نہ کہ کسی ایسے سبب سے کہ ان کی جانب سے دنیا میں ان کو کوئی ناپسندیدہ بات پہنچی ہو اس وجہ سے (ان سے دشمنی رکھتے ہو)، پھر اس حالت میں وہ مر جائے، تو اللہ تعالیٰ سے ان کی ملاقات اس عالم میں ہوگی کہ ان کے اوپر سمندر کی جھاگ کے برابر گناہ ہو (تب بھی) اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرمادے گا۔''

۳۷۹۔ نماز وتر میں مسلسل ایک سال تک ستر دفعہ اللہ تعالیٰ سے طلب مغفرت کرنے کا ثواب

۱۔ مجھ سے بیان کیا احمد بن محمدؒ نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے عمر بن یزید سے اور میں ان کو نہیں جانتا سوائے اس کے کہ، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اپنی نماز وتر پڑھتے وقت حالت قیام میں ستر دفعہ کہ: '' اَسْتَغْفِرُ اللهَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْه'' (میں اللہ تعالیٰ سے طلب مغفرت کرتا ہوں اور اس کی جانب توبہ کرتا ہوں) اور پھر اس کو مسلسل انجام دیتا رہے یہاں تک کہ ایک سال گزر جائے، تو اللہ تعالیٰ اپنے پاس اس کو سحر کے وقت استغفار کرنے والوں میں تحریر فرمائے گا اور اس کے حق میں اللہ عزّ وجلّ کی جانب سے مغفرت واجب ہو جائے گی۔''

۳۸۰۔ اللہ تعالیٰ کی خاطر مومن بھائی کو سلام کرنے کا ثواب

۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے ابوجمیلہ سے، انہوں نے جابر سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد الباقر علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''بیشک فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ایک شخص کے پاس سے گذرا جو ایک دروازے پر کھڑا تھا، تو اس سے فرشتے نے پوچھا: اے اللہ کے بندے! اس گھر کے دروازے پر کیوں کھڑا ہے؟ اس نے کہا: اس گھر میں میرا بھائی ہے میں ارادہ رکھتا ہوں کہ اس کو سلام کرلوں، اس سے فرشتے نے سوال کیا: کیا تمہارے اور اس کے درمیان کوئی قریبی رشتہ داری ہے یا تو اس سے کسی قسم کی حاجت کا مشتاق ہے؟ اس شخص نے کہا: نہیں نہ تو میرے اور اس کے درمیان کوئی رشتہ داری ہے اور نہ میں اس سے کسی چیز کا مشتاق ہوں سوائے اسلامی بھائی چارہ اور اسلامی حرمت کے، فقط میں اس اسلامی بندھن کی خاطر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اس کو سلام کر رہا ہوں، اس سے فرشتے نے کہا: میں تمہاری جانب اللہ تعالیٰ کی جانب سے پیغام لایا ہوں اور پروردگار تم کو

پر زمین کے وہ حصے روئیں گے کہ جس میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جاتی ہے، اس پر اس کا ثواب بکاء کرے گا، اس پر آسمان کے وہ دروازے گریہ کریں گے کہ جس میں اس کے اعمال کو اوپر لایا جاتا تھا، اور اس کے اوپر اس کے ساتھ معین دونوں فرشتے روئیں گے۔''

۳۷۴۔ مومن کے لئے اچھائی مہیا کرنے والے کافر کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا ھیثم بن ابی مسروق نہدی نے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے علی بن یقطین سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابوالحسن امام موسیٰ بن جعفر الکاظم علیہ السلام نے فرمایا: ''بنی اسرائیل میں ایک مومن شخص تھا اور اس کا ایک کافر پڑوسی تھا، وہ کافر اس مومن سے رفاقت رکھتا تھا اور اس کا دنیا کی اچھی چیزوں کے سلسلے میں مدد کرتا تھا۔ جب وہ کافر مر گیا، تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے (جہنم کی) آگ میں ایک مٹی کا گھر بنایا کہ جس میں وہ شخص آگ کی حرارت سے محفوظ رہتا تھا اور اس کو دوسری جگہ سے رزق لا کر دیا جاتا تھا اور اس سے کہا گیا: یہ رزق تیرے دوستوں میں سے فلاں بن فلاں مومن پڑوسی کی رفاقت اور دنیا میں مدد کرنے کی وجہ سے ہے۔''

۳۷۵۔ اپنے مومن بھائی کی طرف اچھی چیز پہنچانے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے جمیل سے، انہوں نے جدید- یا مرازم- سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''جس مومن نے اپنے مومن بھائی تک اچھی چیز پہنچائی تو یقیناً اس نے یہ چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچائی۔''

۳۷۶۔ دودھ دینے والی بکری گھر میں رکھنے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے اپنے چچا محمد بن ابی القاسم سے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے محمد بن مارد سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: ''کوئی بھی مومن ایسا نہیں ہے کہ جس کے گھر میں دودھ دینے والی بکری ہو مگر یہ کہ اس گھر والوں کو پاک کیا جاتا ہے اور ان پر برکت نازل کی جاتی ہے، اور اگر ایسی دو بکریاں ہیں تو ان کو روزانہ دو دفعہ پاک کیا جاتا ہے اور دو دفعہ ان پر برکت نازل کی جاتی ہے۔'' ہمارے بعض اصحاب نے پوچھا: ان کو کیسے پاک کیا جاتا ہے؟ امامؑ نے فرمایا: ''ان کے اوپر ہر صبح اور ہر شام ایک فرشتہ ٹھرتا ہے جو کہتا ہے کہ'' تمہاری تقدیس کی گئی، تم پر برکت نازل کی گئی، تم کو عمدہ بنایا گیا اور تمہار گھر والوں کو عمدہ بنایا گیا'' میں نے پوچھا: تمہاری تقدیس کی گئی، اس کا کیا معنی ہے؟ امامؑ نے فرمایا: ''تمہاری تطہیر کی گئی۔''

۳۷۷۔ نماز، زکاۃ، نیکی اور صبر کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسن ابن محبوب سے، انہوں نے عبداللہ بن مرحوم سے، انہوں نے ابن سنان سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جب

سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے: ''فقط تو نے میرا ارادہ کیا اور میرے لئے یہ بندھن باندھا اور یقیناً میں نے تیرے لئے جنّت کو واجب کر دیا ہے اور میرے غضب سے تجھے عافیت دے دی ہے اور (جہنم کی) آگ سے چھٹکارا دے دیا ہے۔''

۳۸۱۔ بندۂ مومن کا ثواب جب وہ سچی توبہ کرے

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے معاویہ بن وھب نے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: ''جب بندۂ مومن سچی توبہ کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے اور اس کے اوپر دنیا اور آخرت میں پردہ ڈال دیتا ہے۔'' میں نے عرض کی: کیسے اس پر پردہ ڈالتا ہے؟ امام نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ دونوں فرشتوں کو وہ گناہ بھلوا دیتا ہے جو انہوں نے لکھے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کے اعضاء و جوارح کی جانب اس کے گناہوں کی گواہی کو چھپانے کی وحی فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس زمین کے حصّوں کو کہ جن پر تم لوگ عمل انجام دیتے ہو گناہ کی گواہی کو چھپانے کی وحی کرتا ہے، اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب ملاقات (قیامت) کے دن اس کی اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوتی ہے تو کوئی بھی چیز ایسی نہیں ہوتی جو اس کے برخلاف کسی قسم کے گناہوں کی گواہی دے۔''

۳۸۲۔ آہستہ کار اور نرم مزاج شخص کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے محمد بن حسین بن ابی خطاب سے، انہوں نے عبّاس بن معروف سے، انہوں نے سعدان بن مسلم سے، انہوں نے عبداللہ بن سنان سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، آپؑ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تمہیں اس شخص سے آگاہ نہ کروں کہ کل (آخرت میں) جس شخص پر (جہنم کی) آگ کو حرام کر دیا گیا ہے؟'' کہا گیا: یقیناً، یا رسول اللہؐ! آپؐ نے فرمایا: ''آہستہ کار (جو جلد باز نہ ہو) اور نرم مزاج۔''

۳۸۳۔ خوف خدا میں گریہ کر کے بارگاہ الٰہی میں تقرب پانے کا ثواب، اللہ تعالیٰ کی جانب سے حرام شدہ امور سے بچ کر فرمابردار بننے کا ثواب، اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے آپ کو زھد سے آراستہ کرنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا ابوایوب نے، انہوں نے وصافی سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''جن باتوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے (کوہ) طور پر سرگوشی کی ان میں سے یہ تھی کہ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) اے موسیٰ! تمہاری قوم تک پہنچا دو کہ میری جانب تقرب پانے کے لئے تقرب کے خواہشمندوں کے لئے میرے خوف سے گریہ کرنے کی مثل کوئی چیز نہیں ہے اور نہ ہی میری بندگی کے لئے بندگی کرنے والوں کے لئے میری جانب سے حرام شدہ چیزوں سے اجتناب کی مثل کوئی فرمابرداری ہے اور نہ ہی میرے لئے آراستہ ہونے کے خواہشمندوں کے لئے دنیا میں اس سے بے نیاز ہو کر زھد اختیار کر کے آراستہ ہونے کی مثل کوئی آراستگی ہے۔ امام

فرماتے ہیں: اس پر موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اے عزّت والوں میں سب سے زیادہ عزّت والے! تو نے پھر ان لوگوں کے لئے کیا (اجر) ثابت کیا ہے؟ جواب میں پروردگار نے فرمایا: ''اے موسیٰ! جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے کہ جنہوں نے میرے خوف سے گریہ کر کے میرا تقرّب اختیار کیا ہے تو وہ ''رفیق الاعلیٰ'' کی ایسی جگہ میں ہوں گے کہ اس میں کوئی بھی ان کے ساتھ شریک نہیں ہوگا، اور جہاں تک تعلق ان لوگوں کا ہے کہ جنہوں نے میری حرام کردہ چیزوں سے اجتناب کر کے میری فرمابرادری کی ہے تو بیشک میں لوگوں کی ان کے اعمال پر تفتیش کروں گا مگر ان سے شرم محسوس کرتے ہوئے ان کے اعمال کی تفتیش نہیں کروں گا، اور جہاں تک تعلق ان لوگوں کا ہے کہ جنہوں نے دنیا میں زہد اختیار کر کے میری جانب تقرب چاہا ہے تو بیشک میں جنّت کو اس کی ساری کی ساری چیزوں کے ساتھ ان کے قریب کر دوں گا کہ اس میں جہاں چاہے وہاں قیام پزیر ہوں۔''

۳۸۴۔ مومن کے ساتھ اچھائی کرنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسین بن محبوب سے، انہوں نے ابو ولّاد سے، انہوں نے میسر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن تم میں سے ایک مومن کے پاس سے ایک ایسا شخص گزرے گا کہ دنیا میں جس کو جانتا تھا، اور اس شخص کے لئے (جہنم کی) آگ کی جانب لے جانے کو حکم ہو چکا ہوگا اور فرشتہ اس کے ساتھ چل رہا ہوگا، اس وقت یہ شخص اس مومن سے کہے گا: اے فلاں! میری مدد کو پہنچ، میں نے تمہارے ساتھ دنیا میں اچھائی انجام دی تھی، تم جو مجھ سے طلب کر رہے تھے اس میں میں نے تمہاری حاجت روائی کی تھی، کیا تمہارے پاس آج کے دن کچھ عوض میں دینے کے لئے ہے؟، اس وقت وہ مومن اس مامور فرشتے سے کہے گا: اس کے راستے کو چھوڑ دے، امامؑ نے فرمایا: اس وقت اللہ تعالیٰ اس مومن کے قول کو سنے گا اور اس فرشتے سے حکم فرمائے گا کہ اس مومن کی بات کو نافذ کرے، نتیجتاً وہ فرشتہ اس کے راستے کو چھوڑ دے گا۔''

۳۸۵۔ اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے، انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن حجاج سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''(جہنم کی) آگ کی جانب حکم پانے والا آخری بندہ متوجہ ہوگا تو اللہ عزّ وجلّ فرمائے گا: اس کو جلدی سے لے آؤ، جب اسے لایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: میرے بندے کیوں متوجہ ہوا؟ وہ کہے گا: میرے پروردگار! میرا اس سلسلے میں تجھ سے ایک ظن ہے؟ اللہ جلّ جلالہ فرمائے گا: میرے بندے! تیرا مجھ سے کیا ظن ہے؟ تو وہ کہے گا: میرے پروردگار! میرا ظن تجھ سے یہ ہے کہ تو میری خطا کو معاف کر دے اور مجھے جنّت میں سکونت عطا فرما، اس وقت اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: میرے فرشتو! میری عزّت وجلال و بلندی و بزرگی اور میرے بلند مرتبے کی قسم، اس شخص نے مجھ سے اچھائی کا ظن اپنی دنیا کی زندگی میں کبھی بھی نہیں کیا، اگر وہ مجھ سے اپنی دنیا کی زندگی میں ایک لمحے کے لئے (بھی) اچھائی کا ظن کرتا تو میں اسے (جہنم کی)

آگ کے دشت میں نہیں ڈالتا، اس کے جھوٹ کو سچ کر دکھاتا اور اس کو میں جنت میں داخل کر دیتا۔" پھر ابوعبداللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: "کوئی بھی بندہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اچھا ظن نہیں رکھتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے ظن کے مطابق ہی اس سے پیش آتا ہے اور کوئی بھی بندہ اللہ تعالیٰ سے برا ظن نہیں کرتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے ظن کے مطابق ہی اس سے پیش آتا ہے، اور یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مطابق ہے کہ:" وَ ذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ" ﴿سورۂ فصلت (حم السجدہ)، آیت: ۲۳۔﴾ (اور تمہاری اس بدخیالی نے جو تم اپنے پروردگار کے بارے میں رکھتے تھے تمہیں تباہ کر چھوڑا۔ آخر تم گھاٹے میں رہے۔)

۳۸۶۔ اس شخص کا ثواب جو اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے نفس کو خالص کرلے

۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے معاویہ سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، کہا کہ (میں نے آپ کو فرماتے سنا): "کوئی بھی بندۂ مسلم اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے نفس کو اس انداز سے خالص نہیں کرتا کہ اپنے نفس کے حق کو عطا کرے اور اپنے نفس کے لئے حق کو حاصل کرے مگر یہ کہ اسے دو خصلتیں عطا کی جاتی ہے: اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایسا رزق کہ جس سے وہ قانع ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی رضا کہ جس سے وہ نجات پا جائے۔"

۳۸۷۔ عقیق کی انگوٹھی پہننے کا ثواب

۱۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں ابراہیم بن ھاشم سے، انہوں نے علی بن معبد سے، انہوں نے حسین بن خالد سے، انہوں نے امام علی الرضا علیہ السلام سے، آپ نے فرمایا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: "جو شخص ایسی انگوٹھی کو پہنے کہ جس کا نگینہ عقیق کا ہو، تو وہ محتاج نہیں ہوگا اور اس کی مراد پوری نہیں ہوگی مگر اس انداز سے کہ جو بہترین ہوگا۔"

۲۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے، انہوں نے ابراہیم بن عقبہ سے، انہوں نے سیابہ بن ایوب سے، انہوں نے محمد بن فضیل سے، انہوں نے عبدالرحیم قصیر سے، انہوں نے کہا کہ: حاکم نے اولاد ابوطالبؑ میں سے ایک شخص کو نقصان پہنچانے کا کام سپرد کیا، تو وہ شخص ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آیا تو امامؑ نے فرمایا: تم لوگ اس کی نوکری عقیق کی انگوٹھی کے ساتھ کرو۔" وہ شخص کہتا ہے کہ میں نے عقیق کی انگوٹھی کے ساتھ نوکری کی، تو میں نے کوئی ناپسندیدہ بات نہیں دیکھی۔"

۳۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے اپنے چچا محمد بن ابی القاسم سے، انہوں نے احمد بن ابوعبداللہ سے، انہوں نے ابوحیون سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے عمرو بن ابی مقدام سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے، راوی کہتا ہے کہ امامؑ کے پاس سے ایک ایسا شخص گزرا کہ جس کو کوڑے مارے گئے تھے، اس وقت امامؑ نے فرمایا: اس کی عقیق کی انگوٹھی کہاں ہے؟ اگر وہ اس کے ساتھ

ہوتی تو اس کو کوڑ ے نہ مارے جاتے ۔''

۴۔ایک دوسری حدیث میں بیان کیا گیا ہے کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''عقیق سفر میں محافظ ہے۔''

۵۔مجھ سے بیان کیا علی بن احمد بن عبداللہ نے ،انہوں نے اپنے والد سے،انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے،انہوں نے حسن بن موسیٰ سے،انہوں نے حسن بن یحییٰ سے،انہوں نے حسین بن مزید،انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر ابن محمد الصادق علیہ السلام سے،آپ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے،آپ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے کہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگ عقیق کی انگوٹھی پہنو،اللہ تعالیٰ تم پر برکت نازل فرمائے گا اور تم لوگ بلا سے محفوظ ہو جاؤ گے۔''

۶۔اور اسی اسناد کے ساتھ کہا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے شکایت کی کہ اس کے اوپر راہ منقطع ہو گئی ہے تو آپ نے فرمایا: ''تم نے عقیق کی انگوٹھی کیوں نہیں پہنی؟ بیشک یہ ہر برائی سے بچاتی ہے۔''

۷۔ایک اور حدیث میں ہے کہ ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص عقیق کی انگوٹھی پہنے،تو جب تک وہ ہاتھ میں ہے اس کی نگاہ اچھے کاموں کی طرف جاری رہے گی اور اللہ عزّ وجلّ کی محافظت (بھی) اس پر جاری رہے گی۔''

۸۔میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے ،انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا حسن بن موسیٰ خشاب نے ، انہوں نے عقیل بن متوکل مکّی سے،انہوں نے سلسلہ اوپر اٹھاتے ہوئے امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے،آپ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے،آپ نے اپنے جدِ بزرگوار علیہ السلام سے کہ ارشاد فرمایا: ''جو عقیق کی انگوٹھی کو ڈھالے اور اس میں ''محمد نبی اللہ وعلی ولی اللہ'' نقش کرے،تو اللہ تعالیٰ اسے بری موت سے بچائے گا اور وہ نہیں مرے گا مگر فطرت (اسلام) پر۔''

۹۔مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے ،انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ عطار نے ،انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن احمد نے ،انہوں نے علی بن ریان سے،انہوں نے علی بن محمد بن اسحاق شیبانی سے،انہوں نے سلسلے کو بلند کیا ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی طرف کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عزّ وجلّ کی جانب (دعا کے لئے) اٹھنے والے ہاتھ میں اس ہاتھ سے کہ جس میں عقیق ہو اس ہاتھ سے زیادہ کوئی محبوب نہیں ہے۔''

۱۰۔مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے ،انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے ، انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے حسن بن علی بن بنت الیاس خزاز سے،انہوں نے امام علی الرضا علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو عقیق کے ساتھ حصہ ٹھہراتا ہے اس کا حصہ سب سے زیادہ وافر (مقدار میں) ہوتا ہے۔''

۱۱۔میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا حسن بن علی قاقولی نے ،انہوں نے احمد بن ھارون عطار سے،انہوں نے زیاد قندی سے،انہوں نے امام موسیٰ بن جعفر الکاظم علیہ السلام سے،آپ نے اپنے پدر بزرگوار امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے،آپ نے اپنے پدر بزرگوار امام محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے،آپ نے اپنے پدر بزرگوار امام علی بن حسین زین العابدین علیہ السلام سے،آپ نے اپنے پدر

بزرگوار حسین بن علی علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جب اللہ تعالی نے موسی بن عمران کو خلق فرمایا تو ان کے ساتھ طور سیناء پر کلام کیا، پھر زمین کے اوپر جیسا کہ آ گاہ کرنا چاہئے آ گاہ فرمایا، اور ان کے چہرے کے نور سے عقیق کو خلق فرمایا، پھر ارشاد فرمایا: میں اپنے نفس کی اپنے نفس کے اوپر قسم کھاتا ہوں کہ میں اس ہاتھ کو عذاب نہیں کروں گا جو اس کو پہنچا ہو جب وہ مجھے (جہنم کی) آگ سے بچنے کے لئے اپنا مددگار بنا لے۔''

۳۸۸۔ فیروزج کی انگوٹھی پہننے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن احمد نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا اسحاق بن ابراہیم سے، انہوں نے محمد بن علی سے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے، انہوں نے محمد بن سعید سے، انہوں نے عبد المومن انصاری سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: ''تمہارا ہاتھ محتاج نہیں ہوگا اگر تم فیروزج کی انگوٹھی پہنو۔''

۲۔ اسی اسناد کے ساتھ محمد بن احمد سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا ابو یعقوب یوسف بن تخت نے، انہوں نے حسن بن سہل بصری سے، انہوں نے حسن بن علی بن مہران سے، انہوں نے کہا کہ میں ابوالحسن امام موسی بن جعفر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ امام کے ہاتھ میں ایک انگوٹھی ہے کہ جس کا نگینہ فیروزج کا ہے جس کے اوپر ''اللہ الملک'' نقش ہے، میں مسلسل اس کی جانب نگاہ کرتا رہا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''تمہارے لئے کیا ہے جو اس میں دیکھ رہے ہو، یہ وہ پتھر ہے کہ جبرئیل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تحفے میں دیا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے علی علیہ السلام کو تحفے میں دیا تھا، کیا تم اس کا نام جانتے ہو؟'' میں نے کہا: فیروزج، امامؑ نے فرمایا: ''یہ اس کا فارسی نام ہے، کیا تم اس کا عربی نام جانتے ہو؟'' میں نے کہا: نہیں، امامؑ نے فرمایا: ''یہ ظفر ہے۔''

۳۸۹۔ جزع یمانی والی انگوٹھی پہننے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے اپنے چچا محمد بن ابی القاسم سے، انہوں نے محمد بن علی سے، انہوں نے عبید بن یحیٰ سے، انہوں نے محمد بن حسین بن علی بن حسین سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے جد سے، کہا کہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگ جزع یمانی والی انگوٹھی پہنا کرو، بیشک یہ مردود شیاطین کے مکر و فریب کو رد کرتی ہے۔''

۳۹۰۔ زمرد والی انگوٹھی پہننے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا حسین بن احمد نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے سہل بن زیاد سے، انہوں نے ھارون بن مسلم سے، انہوں نے ہمارے اصحاب میں سے ایک راوی سے جس کا لقب سکباج ہے، انہوں نے احمد بن محمد بن نصر صاحب الاتراک اور یہ شخص اپنے زمانے کے امام علیہ السلام کے بعض امور کو انجام دیتا تھا، راوی کہتا ہے کہ: امام علیہ السلام نے ایک دن فرمایا جب کہ آپ مجھ کو کتاب سے لکھوا رہے تھے کہ: زمرد کی انگھوٹھی ایسی خوشی لاتا ہے کہ جس میں پریشانی نہیں ہوتی۔''

۳۹۱۔ یاقوت کی انگوٹھی پہننے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا احمد بن محمدؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے ابراہیم بن ھاشم سے، انہوں نے علی بن معبد سے، انہوں نے حسین بن خالد سے، انہوں نے امام علی الرضا علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا کہ ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: ''تم لوگ یاقوت کی انگوٹھی پہنا کرو بیشک یہ فقر ومحتاجی کو دور کرتی ہے۔''

۳۹۲۔ بلّور کی انگوٹھی پہننے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے علی بن ریّان سے، انہوں نے علی بن محمد سے کہ جو ابن وھب عبدی کے نام سے مشہور ہے۔ عبدس واسط کی آبادیوں میں سے ایک آبادی ہے۔ انہوں نے سلسلے کو بلند کیا ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی جانب کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''کتنا اچھا نگینہ ہے بلّور۔''

۳۹۳۔ تواضع کرنے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے اپنے چچا محمد بن ابی القاسم سے، انہوں نے ھارون بن مسلم سے، انہوں نے مسعدہ بن صدقہ سے، انہوں امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے، انہوں نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے کہ امام علی ابن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ''اولادِ آدمؑ میں سے کوئی بھی بندہ ایسا نہیں ہے کہ جس کی پیشانی ایک فرشتے کے ہاتھ میں نہ ہو، پس جب وہ تکبر کرتا ہے تو وہ فرشتہ اس کی پیشانی کو زمین کی طرف کھینچتا ہے اور اس کو کہتا ہے: تو ذلیل ہو جا، خدا نے تجھے ذلیل کیا ہے، اور اگر وہ تواضع اور عاجزی کرتا ہے تو فرشتہ اس کی پیشانی کو کھینچتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ: اپنے سر کو بلند کر، خدا نے تجھے بلند کیا ہے اور اللہ تعالی کے آگے تیرے عاجزی وتواضع کرنے کے بعد تیرے لئے کوئی ذلّت وعاجزی نہیں ہے۔''

۳۹۴۔ اللہ تعالی کے خوف سے رونے، اس کی حرام کردہ چیزوں سے بچنے اور اس کی راہ میں رات بھر جاگنے کا ثواب☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے ابراہیم بن ھاشم سے، انہوں نے عبداللہ بن مغیرہ سے، انہوں نے سکونی سے، انہوں نے امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن ہر آنکھ رو رہی ہوگی سوائے تین آنکھوں کے: پہلی وہ آنکھ کہ جس نے خوف خدا میں گریہ کیا ہو، دوسری وہ آنکھ کہ جس نے راہ خدا میں جاگتے ہوئے رات گزاری ہو اور تیسری وہ آنکھ کہ جو اللہ تعالی کی جانب سے حرام شدہ چیزوں کی طرف نظر کرنے سے بچی ہو۔''

۲۔ اسی اسناد کے ساتھ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''سعادت مندی ہے اس صورت کے لئے کہ جب اس

کی جانب نگاہ کی جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے ایسے گناہ پر رو رہا ہو کہ جس گناہ کے بارے میں اللہ کے علاوہ کوئی اور مطلع نہیں تھا۔''

۳۹۵۔ شہوت حاضرہ سے اس (عذاب کے) وعدہ کی بنا پر بچنے کا ثواب کہ جس کو اس نے نہیں دیکھا

ا۔ مجھ سے بیان کیا جعفر بن علی بن حسن کوفیؒ نے، انہوں نے اپنے جد حسن ابن علی بن عبداللہ سے، انہوں نے اپنے جد عبداللہ بن مغیرہ سے، انہوں نے سکونی سے، انہوں نے امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے، آپ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے، انہوں امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام سے، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''سعادت مندی ہے اس شخص کے لئے کہ جس نے وقتی اور فوری حاصل ہونے والی لذت کو ترک کر دیا اس (عذاب) کے وعدے کی وجہ کہ جس کو اس نے ابھی دیکھا نہیں ہے۔''

۳۹۶۔ اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرنے، مساجد کو تعمیر کرنے اور سحر کے وقت استغفار کرنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن حسن کوفی نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے عبداللہ ابن مغیرہ سے، انہوں نے سکونی سے، انہوں نے امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے کہ فرمایا: ''بیشک اللہ عز وجلّ جب ارادہ فرماتا ہے کہ اہل زمین تک عذاب پہنچائے تو فرماتا ہے: اگر وہ لوگ جو میری خاطر آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، میری مسجدوں کو تعمیر کرتے ہیں اور سحر کے وقت مجھ سے طلب مغفرت کرتے ہیں، نہ ہوتے تو میں اہل زمین پر اپنا عذاب نازل کرتا۔''

۳۹۷۔ ایسے شخص کا ثواب کہ جس کی نگاہ عبرت، جس کی خاموشی غور وفکر، جس کا کلام ذکر، جس کا رونا اپنی خطاؤں پر ہو اور جس کے شر سے لوگ محفوظ ہوں

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن ابراہیم نے، انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے یونس بن عبدالرحمٰن سے، انہوں نے ابوایوب خزاز سے، انہوں نے ابوحمزہ سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا کہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ''تمام کی تمام اچھائیاں تین خصلتوں میں ہے: نگاہ، خاموشی اور گفتگو، ہر وہ نگاہ کہ جس میں نصیحت کا حصول نہ ہو وہ سہو وپستی ہے، ہر وہ خاموشی کہ جس میں غور وفکر نہ ہو وہ غفلت ہے، اور ہر وہ گفتگو کہ جس میں ذکر نہ ہو وہ لغو وبیکار ہے، سعادت مندی ہے اس شخص کہ لئے کہ جس کی نگاہ عبرت ہو، جس کی خاموشی غور وفکر ہو، جس کی گفتگو ذکر ہو، جس کا رونا اپنی خطاؤں پر ہو اور جس کے شر سے لوگ محفوظ ہوں۔''

۳۹۸۔ خاموش رہنے اور بیت اللہ کی جانب چلنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے ایوب بن نوح سے، انہوں نے ربیع ابن محمد مسلی سے، انہوں نے ایک راوی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی بندگی خاموشی اور بیت اللہ

کی جانب جانے کی مانند کسی اور چیز سے نہیں کی جا سکتی۔''

۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے محمد بن یحییٰ سے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے عباس بن معروف سے، انہوں نے علی بن مہز یار سے، انہوں نے سلسلے کو بلند کرتے ہوئے کہا کہ: عنقریب لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ جس میں آفیت دس جز ہوں گے، جن میں سے نو لوگوں سے الگ تھلگ رہنے میں اور ایک خاموشی میں ہوگی۔''

۳۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے موسیٰ بن عمر سے، انہوں نے علی بن حسن بن رباط سے، انہوں نے اپنے بعض راویوں سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''مرد مسلم جب تک خاموش ہوتا ہے تب تک نیکی کرنے والا لکھا جاتا ہے، پس جب وہ کلام کرتا ہے تو پھر (اچھا کلام کیا تو) نیکی کرنے والا لکھا جاتا ہے یا (برا کلام کیا تو) برائی کرنے والا لکھتا جاتا ہے۔''

۳۹۹۔ قمیص پر پیوند لگانے، جوتے سینے اور اپنا سامان اٹھانے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے، انہوں نے ابن ابی نجران سے، انہوں نے سلسلے کو بلند کیا ہے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی طرف کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اپنے قمیص (لباس) کو پیوند لگائے، اپنے جوتوں کو سیئے اور اپنے سامان کو اٹھائے تو یقیناً وہ تکبّر سے آزاد ہو جائے گا۔''

۴۰۰۔ سچائی کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے محمد بن یحییٰ عطار سے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے عثمان بن عیسیٰ سے، انہوں نے عبداللہ بن عجلان سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ فرماتے سنا کہ: ''بیشک بندہ جب سچ بولتا ہے تو ان لوگوں میں اوّل قرار پاتا ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی تصدیق کی ہے اور اس کا نفس بھی جانتا ہے کہ وہ سچا ہے اور جب وہ جھوٹ بولتا ہے تو ان لوگوں میں اوّل قرار پاتا ہے جس نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلایا ہے اور اس کا نفس جانتا ہے کہ وہ جھوٹا ہے۔''

۴۰۱۔ نیکی اور برائی چھپانے والے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے عباس بن ھلال سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوالحسن امام علی الرضا علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: ''(نیکی کو) چھپانے والے کی نیکی ستر نیکی کے برابر ہے اور برائی کو مشہور کرنے والے کی مدد نہیں کی جاتی جبکہ برائی کو چھپانے والے کے لئے مغفرت ہے۔''

۴۰۲۔ اس شخص کا ثواب کہ جو کوئی گناہ انجام دے اور جان لے کہ اللہ تعالیٰ اس پر عذاب بھی کرسکتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو معاف بھی کرسکتا ہے۔

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے محمد بن بکر سے، انہوں نے زکریا بن محمد سے، انہوں نے محمد بن عبدالعزیز سے، انہوں نے محمد بن مسلم سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: اللہ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے: ''جو شخص کسی گناہ کو انجام دے اور جان لے کہ بیشک میرے لئے اس پر عذاب کرنے کا حق ہے اور میرے لئے اس کو معاف کرنے کا (بھی) حق ہے تو میں اس کو معاف کر دیتا ہوں۔''

۴۰۳۔ توبہ کرنے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار سے، انہوں نے محمد بن حسن بن ابی خطاب سے، انہوں نے علی بن اسباط سے، انہوں نے یحییٰ بن بشیر سے، انہوں نے مسعودی سے، انہوں نے کہا کہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرماتا ہے اور اس کے اعضاء و جوارح کے اوپر پردہ ڈالنے کا اور زمین کے حصوں کو اس کو چھپانے کا حکم کیا جاتا ہے اور اعمال نامہ لکھنے والے فرشتوں کو جو انہوں نے تحریر کیا ہے وہ بھلوا دیا جاتا ہے۔''

۲۔ میرے والدؒ سے، انہوں نے سعد بن عبداللہ سے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے، انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے، انہوں نے سلمہ بیاع السابری سے، انہوں نے ایک راوی سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص سال میں توبہ کر لے، تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے، پھر فرمایا: بیشک سال تو کافی بڑا ہوتا ہے، پھر فرمایا: جو شخص اپنے (موت سے پہلے کہ آخری) مہینے میں توبہ کر لے، تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے، پھر فرمایا: بیشک مہینہ تو کافی بڑا ہوتا ہے، پھر فرمایا: جو شخص (موت سے کے آخری) دن میں توبہ کر لے، تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے، پھر فرمایا: بیشک دن کافی بڑا ہوتا ہے، پھر فرمایا: جو شخص توبہ کرے جبکہ اس کی سانس یہاں تک۔ یعنی حلق تک۔ پہنچ چکی ہو، تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرما لیتا ہے۔''

۳۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے علی بن ابراہیم بن ھاشم سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے نوفلی سے، انہوں نے سکونی سے، انہوں نے امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے، آپ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''بیشک اللہ عزّ وجلّ اپنے رزق میں سے ایسے فضل و فاضل کا مالک ہے کہ جو اپنی مخلوقات میں سے جن پر چاہے کھول دیتا ہے، اللہ تعالیٰ ہر فجر کے وقت رات کے گناہ گار کے لئے اپنے دست قدرت کو پھیلا دیتا کہ آیا وہ توبہ کرتا ہے تا کہ خدا اسے معاف فرما دے اور دن کے گناہ گار کے لئے اپنے دست قدرت کو سورج کے غروب کے وقت پھیلا دیتا ہے کہ آیا کوئی توبہ کرنے والا ہے تا کہ خدا اسے معاف فرما دے۔''

۴۰۴۔ اپنی انگوٹھی پر: ماشاء اللہ، لا قوۃ الاّ باللہ، استغفر اللہ لکھنے والے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن احمد نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا عمر بن علی سے، انہوں نے اپنے چچا محمد بن عمر سے، انہوں نے سلسلے کو بلند کیا ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی طرف کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اپنی انگوٹھی پر ''ماشاء اللہ، لا قوّۃ الاّ باللہ، استغفر اللہ'' لکھے تو وہ شدید قسم کے فقر و محتاجی سے محفوظ رہے گا۔''

۴۰۵۔ پھل یا پھل جیسی چیزوں کو دیکھ کر اس کی خواہش کرے مگر خریدنے کی قدرت نہ رکھتا ہو- اس شخص کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے محمد بن احمد بن یحییٰ بن عمران اشعری سے، انہوں نے سلسلے کو بلند کیا ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی جانب کہ آپ نے اپنے بعض اصحاب سے ارشاد فرمایا: ''جب بازار میں داخل ہوتے ہو اور تم پھل جو بیچنے کے لئے رکھے ہوئے ہوتے ہیں اور دوسری چیزیں جس کی تمہیں خواہش ہو، دیکھتے ہو؟'' میں نے کہا: یقیناً، قسم بخدا، آپ نے فرمایا: ''بیشک تمہارے لئے ہر اس چیز کے بدلے کہ جس کی جانب تم دیکھتے ہو اور اس کے خریدنے پر تم قادر نہیں ہو اور اس وجہ سے تم صبر کرتے ہو، نیکی ہے۔''

۴۰۶۔ حلال (روزی) طلب کرنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے محمد بن احمد بن یحییٰ بن عمران اشعری سے، انہوں نے اپنی اسناد کے ساتھ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''عبادت کے ستر اجزاء ہیں جن کا افضل ترین جز حلال (روزی کو) طلب کرنا ہے۔''

۴۰۷۔ لوگوں کی محتاجی سے بچنے کے خاطر طلب دنیا کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے ابوعبیدہ سے، انہوں نے عبدالرحمن بن محمد سے، انہوں نے حارث بن بہرام سے، انہوں نے عمرو بن جمیع سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: ''اس شخص میں کوئی اچھائی نہیں ہے جو حلال طریقے سے مال دنیا کو جمع کرنا پسند نہیں کرتا تا کہ اس (مال دنیا کو جمع کرنے) کے ذریعے سے اپنے چہرے کو (دوسروں کی طرف محتاج ہو کر متوجہ ہونے سے) روک سکے اور اس کے ذریعے سے اپنے دین کو مضبوط بنا سکے۔''

ایک دوسری حدیث میں ہے: ''جو شخص لوگوں سے بے نیاز ہونے اور قرضدار پر احسان کرنے کی خاطر طلب دنیا کرتا ہے، تو اس کی ملاقات اللہ تعالیٰ سے اس عالم میں ہوگی کہ اس کا چہرا چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوگا۔''

۴۰۸۔ اچھے اخلاق کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا حمزہ بن محمد نے، انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی علی بن ابراہیم نے، انہوں نے اپنے والد ابراہیم بن ھاشم سے، انہوں نے موسیٰ بن ابراہیم سے، انہوں نے سلسلے کو بلند کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی جانب، راوی کہتا ہے کہ امّ سلمہؓ نے رسول اللہ کی خدمت میں عرض کیا: میرے ماں-باپ آپؐ پر فدا ہو جائیں اے اللہ کے رسولؐ! اگر ایک عورت کے دو شوہر ہو، دونوں مر جائے اور دونوں (ہی) جنّت میں داخل ہو تو یہ عورت کس شوہر کے ساتھ ہوگی؟ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: (اے امّ سلمہ) تم ان دونوں میں جو اخلاق میں سب اچھا اور اپنے اہل کے ساتھ سب سے بہتر ہو اس کا انتخاب کرو، اے امّ سلمہ! بیشک اچھا اخلاق دنیا اور آخرت کی اچھائیوں کو لاتا ہے۔''

۲۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن ابراہیم بن ھاشم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد ابن عمر سے، انہوں نے موسیٰ بن ابراہیم سے، انہوں نے ابوالحسن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے، راوی کہتا ہے کہ میں نے امامؑ کو فرماتے سنا: ''اللہ تعالیٰ نے بندے کو اخلاق اور فطرت سے آراستہ نہیں کیا مگر حیا کرتے ہوئے کہ اس کے گوشت کو قیامت کے دن آگ کھائے۔''

۴۰۹۔ اس شخص کا ثواب جس کا غم وفکر آخرت ہو، جو اپنے پوشیدہ معاملات کی اصلاح کرے اور جو اپنے اور اللہ عزّ وجلّ کے درمیان کے معاملات کی اصلاح کرے

ا۔ میرے والدؒ، انہوں نے علی بن ابراہیم سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے نوفلی سے، انہوں نے سکونی سے، انہوں نے جعفر بن محمد سے، انہوں نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے کہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ''فقہاء اور حکماء جب ایک دوسروں کے ساتھ جمع ہوئے تو انہوں نے تین ایسی چیزوں کو تحریر کیا کہ ان کے ساتھ چوتھی نہیں تھی: جس شخص کا غم وفکر آخرت (کے بارے میں) ہو، تو اللہ تعالیٰ اس کو دنیا کے غم وفکر سے بے نیاز بنا دے گا، جو شخص اپنے پوشیدہ معاملات کی اصلاح کر دے، تو اللہ تعالیٰ اس کے علانیہ معاملات کی اصلاح فرما دے گا اور جو شخص اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کے معاملات کی اصلاح کر لے، تو اللہ تعالیٰ اس کے اور لوگوں کے درمیان کے معاملات کی اصلاح فرما دے گا۔''

۴۱۰۔ لوگوں کے بجائے اپنے نفس سے بغض رکھنے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے احمد بن ادریس سے، انہوں نے محمد بن احمد ابن یحییٰ سے، انہوں نے حمزہ بن یعلی سے، انہوں نے عبید اللہ بن حسن سے، انہوں نے اپنی اسناد کے ساتھ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص لوگوں کے بجائے اپنے نفس سے بغض ونفرت رکھے، تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن کے رہشت سے امان میں رکھے گا۔''

۴۱۱۔ اللہ تعالیٰ کی نعمت پر اس کی حمد کرنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے انہوں نے سعد بن عبداللہ سے، انہوں نے فضل بن عامر سے، انہوں نے موسیٰ بن قاسم سے، انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے، انہوں نے ھیثم بن واقد سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: ''اللہ تعالیٰ بڑی سے بڑی نعمت اپنے بندے پر نازل نہیں فرماتا کہ جس نعمت پر بندہ اللہ تعالیٰ کی حمد بجالائے مگر یہ کہ اس کا اللہ تعالیٰ کی حمد بجالانا اس نعمت سے زیادہ افضل، زیادہ بڑا اور زیادہ بھاری ہے۔''

۴۱۲۔ شکر کے ساتھ کھانے اور عافیت میں شکر کرنے والے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے عباس بن معروف سے، انہوں نے موسیٰ بن قاسم سے، انہوں نے ابن ابی عمیر سے، انہوں نے اپنے بعض اصحاب سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''ایسا کھانا کھانے والا جو شکر بجالاتا ہے اس کے لئے اس روزے دار کا اجر ہے کہ جس کا روزہ (بارگاہ پروردگار میں قبول ہوا ہو اور وہ شخص جو آفیت میں شکر بجالاتا ہے اس لئے اس بلا میں مبتلا شخص جیسا اجر ہے جو (اپنی اس) بلا پر صبر کرتا ہے۔''

۴۱۳۔ اچھائی کے ساتھ پہچانے جانے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ برقی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حدیث کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: ''جو لوگ دنیا میں اہل معروف (اچھائی کے ساتھ پہچانے جاتے ہوں وہ آخرت میں بھی اہل معروف ہوں گے۔'' پوچھا گیا: یارسول اللہؐ! یہ کیسے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ان کو لوگوں پر ان کے احسان کرنے کی وجہ سے معاف فرمادے گا اور وہ لوگ اپنی نیکیوں کو لوگوں کو دے دیں گے اور لوگ ان نیکیوں کی وجہ سے جنّت میں چلے جائیں گے، تو پھر یہ لوگ دنیا اور آخرت دونوں میں اہل معروف ہو گئے۔''

۴۱۴۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اس میں رغبت رکھنے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ عطار نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے ابوسعید آدمی سے، انہوں نے ابراہیم بن داود یعقوبی سے، انہوں نے اپنے بھائی سلیمان بن داود سے، انہوں نے سلسلے کو بلند کرتے ہوئے کہا کہ: ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا: آپؐ مجھے ایسی چیز تعلیم فرمائیے کہ جب میں اسے انجام دوں تو آسمان سے اللہ تعالیٰ مجھ سے محبت کرے اور زمین میں لوگ مجھ سے محبت کریں، آپؐ نے اس سے فرمایا: ''تو ان چیزوں میں رغبت اور خواہش رکھ جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، تو اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرے گا اور ان چیزوں سے بے رغبتی رکھ جو لوگوں کے پاس ہیں تو لوگ تجھ سے

محبت کریں گے۔''

۴۱۵۔ زبان کی حفاظت کرنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ سے، انہوں نے سعد بن عبداللہ سے، انہوں نے معاویہ بن حکیم سے، انہوں نے معمر بن خلاد سے، انہوں نے ابو الحسن امام علی الرضا علیہ السلام سے، آپ اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے، آپ نے فرمایا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''مومن کی نجات اس کی زبان کی حفاظت (میں) ہے۔'' امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اپنی زبان کی حفاظت کریگا اللہ تعالی اس کی پوشیدہ باتوں کو چھپا دے گا۔''

۴۱۶۔ فقر و محتاجی چھپانے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے محمد بن احمد بن یحیٰی سے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے، انہوں نے عبداللہ بصری سے، انہوں نے سلسلے کو بلند کیا ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی جانب کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اے علی! بیشک اللہ تعالی نے فقر و محتاجی کو اپنی مخلوقات کے پاس ایک امانت کے طور پر رکھا ہے، پس جس شخص نے اس کو چھپایا تو وہ قیام کرنے والے روزے دار کے جیسا ہے اور جس نے اس کو ایسے شخص کے پاس افشاں کر دیا کہ جو اس کی حاجت پوری کرنے پر قادر تھا اور پھر اس نے اس کی حاجت پوری نہیں کی تو یقیناً اس نے اپنے کو قتل کر دیا، بیشک اس نے تلوار سے قتل نہیں کیا اور نہ ہی نیزے سے بلکہ اس نے اپنے آپ کو اس کے دل سے گرا دیا۔''

۴۱۷۔ فقراء کے ساتھ اچھے طریقے سے پیش آنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ سے نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے، انہوں نے اس سے جس نے ان سے ذکر کیا، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جب قیامت کا دن آئے گا، تو اللہ عزّ وجلّ ایک منادی کو حکم فرمائے گا کہ وہ ندا دے کہ: کہاں ہیں فقراء، اس وقت لوگوں میں سے کچھ گردنیں بلند ہوں گی، تو ان لوگوں کو جنّت کی طرف جانے کا حکم دیا جائے گا، وہ لوگ جنّت کے دروازے پر آئیں گے تو جنّت کا چوکیدار کہے گا: حساب سے پہلے (تم لوگ کیسے آ گئے)؟ تو فقراء کہیں گے: تم نے ہمیں کون سی چیز عطا کی تھی کہ جس پر تم ہم سے حساب کرو گے؟ اس موقع پر اللہ عزّ وجلّ ارشاد فرمائے گا: ''میرے بندوں! تم لوگ سچے ہو، میں نے تم لوگوں کو فقیر، تمہیں حقیر سمجھ کر نہیں رکھا تھا بلکہ میں نے ان چیزوں کے تمہارے لئے آج کے دن کے لئے ذخیرہ کر لیا تھا، پھر اللہ تعالی ان سے فرمائے گا: تم لوگوں کی طرف نگاہ کرو اور لوگوں کے چہروں کو غور سے دیکھو، پس جو شخص بھی تمہاری جانب اچھائی کے ساتھ (پیش) آیا تھا، تم لوگ ان کا ہاتھ پکڑ لو اور ان کو جنّت میں داخل کر دو۔''

۲۔ مجھ سے بیان کیا حمزہ بن محمد علوی نے، انہوں نے کہا کہ مجھ خبر دی علی بن ابراہیم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے نوفلی

سے، انہوں نے سکونی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے، آپ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''اے گروہِ مساکین! اپنے نفسوں کو پاکیزہ کرو اور اپنے دلوں سے راضی ہو جاؤ تاکہ اللہ تعالیٰ تم کو تمہارے فقر کے ساتھ درج و تحریر کرلے، اگر تم نے ایسا نہ کیا تو پھر تمہارے لئے کوئی ثواب نہیں ہے۔''

۴۱۸۔ ترکِ سوال کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے محمد بن یحییٰ سے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے ابوعبداللہ رازی سے، انہوں نے حسن بن علی سے، انہوں نے حسین بن ابی علاء سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اس بندے پر جو پاکدامن ہے اور پاکدامن بنتا ہے اور اپنے آپ کو (لوگوں سے) سوال کرنے سے روکے رکھتا ہے، بیشک یہ (لوگوں کی جانب ہاتھ پھیلانا) دنیا میں ذلت کو جلدی سے لاتا ہے اور نہ ہی لوگ سوال کرکے کسی چیز سے بے نیاز ہوتے ہیں۔''

۴۱۹۔ مصافحہ کرنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے محمد بن علی سے، انہوں نے محمد بن فضل سے، انہوں نے ابوحمزہ سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگ اپنے مصافحوں میں مجاہدین کے اجر کے مثل میں ہو۔''

۴۲۰۔ کھانے پر اللہ تعالیٰ کا نام لینے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے محمد بن حسین سے، انہوں نے محمد بن یحییٰ خزّاز سے، انہوں نے غیاث بن ابراہیم دارمی سے، انہوں نے جعفر سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے آباء سے، انہوں نے امیر المومنین علیہم السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص کھانے پر اللہ تعالیٰ کا نام لے تو اس کھانے کی نعمت کے بارے میں اس سے کبھی بھی سوال نہیں کیا جائے گا۔''

۴۲۱۔ بھوکے کو (کھانا کھلا کر) سیر کرنے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے ابراہیم بن اسحاق سے، انہوں نے محمد بن اصبغ سے، انہوں نے اسماعیل بن مہران سے، انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص بھوکے کو (کھانا کھلا کر) سیر کرے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنّت میں ایک نہر جاری فرمائے گا۔''

۲۔ اسی اسناد کے ساتھ، ابراہیم بن اسحاق سے، انہوں نے محمّد بن خالد سے، انہوں نے عثمان بن عیسیٰ سے، انہوں نے سماعہ سے،

انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص کسی تکلیف زدہ بھوکے کو (کھانا کھلا کر) سیر کرے، تو اس کے لئے جنّت واجب ہے۔''

۴۲۲۔ پانی سے لذّت اٹھانے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ، سے انہوں نے سعد بن عبداللہ سے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے، انہوں نے ابن فضال سے، انہوں نے سلسلے کو بلند کیا ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی طرف کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص پانی سے لذّت اٹھائے، تو اللہ تعالیٰ اسے جنّت کے مشروبات سے لذّت عطا فرمائے گا۔''

۴۲۳۔ جمعے کے دن صدقہ دینے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا ابومحمد وابشی، عبداللہ بن بکیر اور دوسروں نے، ان سب نے روایت کی ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، آپؑ نے فرمایا کہ میرے پدر بزرگوار علیہ السلام کا مال اپنے گھر والوں میں سب سے کم تھا اور اخراجات ان کے اپنے گھر والوں میں سب سے زیادہ تھے، اور فرمایا: آپؑ ہر جمعے کو ایک دینار صدقہ دیتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے: ''جمعے کے دن کا صدقہ جمعے کے دن کی فضیلت کی وجہ سے دوسرے دنوں کے مقابلے میں دوگنا (ثواب والا) ہو جاتا ہے۔''

۴۲۴۔ مظلوم و مضطرب کی مدد کرنے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے زید شحّام سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: جو شخص اپنے مظلوم و مصیبت زدہ مومن بھائی کی اس کی مصیبت کے وقت مدد کرے اور اس سے اس کی پریشانی کو دور کرے اور اس کی حاجت کی کامیابی میں مدد کرے، تو اس کے لئے اس کے اس عمل کی وجہ سے قیامت کے دن کی وحشت اور پریشانی کے لئے بہتر (۷۲) رحمتیں ہیں۔''؟

۴۲۵۔ بھائیوں سے محبت کرنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن احمد بن خالد سے، انہوں نے محمد بن علی سے، انہوں نے عمر ابن عبدالعزیز سے، انہوں نے جمیل بن درّاج سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''کسی شخص کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک فضیلت میں سے یہ ہے کہ وہ اپنے بھائیوں سے محبت کرے اور اللہ تعالیٰ نے جس کو اپنے بھائیوں سے محبت کی معرفت عطا کی ہے اس سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے، اور جس سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے اس کے اجر وعدہ قیامت کے دن وہ پورا فرمائے گا۔''

۴۲۶۔ اس شخص کا ثواب جو اللہ کی خاطر قناعت کرتا ہے

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے حسین بن اسحاق تاجر سے، انہوں نے علی بن مہز یار سے، انہوں نے فضالہ بن ایوب سے، انہوں نے اسماعیل بن ابی زیاد سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے، انہوں نے امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام سے، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص کسی چیز کی تمنا رکھتا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر اس پر قناعت کرے (اور نہ ملنے پر راضی رہے) تو وہ دنیا سے اس وقت تک نہیں جائے گا، جب تک کہ اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا نہ فرما دے۔''

۴۲۷۔ مسلمان کی زیارت کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے احمد بن اسحاق بن سعد سے، انہوں نے بکر بن محمد ازدی سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: کوئی بھی شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے مسلمان بھائی کی زیارت نہیں کرتا مگر یہ کہ اللہ عزّ وجلّ ندا فرماتا ہے: اے زیارت کرنے والے! تو آراستہ ہو اور تیرے لئے جنّت آراستہ ہوئی۔''

۴۲۸۔ اس شخص کے لئے ثواب جو مکان بنائے تو مینڈھے کو ذبح کرے اور گوشت مسکینوں کو کھلائے

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن ابراہیم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے نوفلی سے، انہوں نے سکونی سے، انہوں نے امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے، آپ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص مکان تعمیر کرے اور اس وقت ایک دو سالہ مینڈھے کو ذبح کرے اور اس کا گوشت مسکینوں کو کھلائے پھر کہے: ''اَللّٰهُمَّ ادْحَرْ عَنِّیْ مَرَدَةَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ وَ الشَّيَاطِيْنِ وَ بَارِكْ لِیْ فِیْ بِنَائِیْ'' (پروردگار دور دفع فرما مجھ سے جن، انسان اور شیطانوں کے سرکشوں کو اور میرے لئے برکت قرار دے گھر میں) تو اسے عطا کیا جائے گا جس کا اس نے سوال کیا ہے۔''

۴۲۹۔ نیکی میں معاونت کرنے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی عبداللہ بن جعفر نے، انہوں نے ھارون بن مسلم سے، انہوں نے مسعدہ بن زیاد سے، انہوں نے امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے، آپ نے امیر المومنین علیہ السلام سے، آپ نے فرمایا کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اس والد پر جو اپنی اولاد کی نیکی کے کام میں مدد کرے، اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اس پڑوسی پر جو اپنے پڑوسی کی نیکی کے کام میں مدد کرے، اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اس رفیق پر جو اپنے رفیق کی نیکی کے کام میں مدد کرے، اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اس شریک کار پر جو اپنے شریک کار کی نیکی کے کام میں مدد کرے، اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اس مرد پر

جو اپنے سلطان کی نیکی کے کام میں مدد کرے۔''

۴۳۰۔ نفقہ میں قصد کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے محمد بن یحییٰ سے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے محمد بن حسین سے، انہوں نے جعفر بن بشیر سے، انہوں نے داود برقی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''قصد و ارادہ ایسی چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو پسند فرماتا ہے اور تجاوز کرنا ایسا کام ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے یہاں تک کہ تمہاری نیت کو بھی ترک کر دینا، بیشک نیت چیز کی اصلاح کرتی ہے اور یہاں تک کہ تمہارا پانی کو گرانا تمہارے پینے کی چیز سے فضیلت رکھتا ہے۔''

۴۳۱۔ اس شخص کا ثواب جو سفر میں نکلے اور ساتھ میں عصاء تلخ بادام رکھتا ہو اور ان آیت کی تلاوت کرے

ا۔ مجھ سے بیان کیا حسین بن احمدؒ نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے ابراہیم بن ھاشم سے، انہوں نے عبدالجبار سے، انہوں نے اسماعیل سے، انہوں نے ریان سے، انہوں نے یونس سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے چند اصحاب سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھ سے میرے پدر بزرگوار علیہ السلام نے بیان کیا، انہوں نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے، انہوں نے امیر المومنین علیہ السلام سے، آپؑ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص سفر میں جائے اور اپنے ساتھ عصاء بادام تلخ رکھتا ہو اور پڑھے: ''**و لمّا توجّه تلقاء مدين - سے - والله على ما نقول وكيل**'' تک ٭ سورۂ قصص: آیت ۲۱ سے ۲۹۔٭ تو خداوند عالم اس کو محفوظ کرے گا ہر درندہ اور ہر ظلم کرنے والے چور اور زہریلے حیوان سے یہاں تک کہ گھر واپس آجائے اور اس کے ساتھ ستر (۷۷) فرشتے ہوں گے جو اس کے لئے استغفار کریں گے یہاں تک کہ واپس آجائے اور عصا رکھ دے۔''

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یہ عصا محتاجی کی نفی کرتا ہے اور اس عصا کے ہوتے ہوئے شیطان اس کا پڑوسی نہیں بنے گا۔''

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب آدم علیہ السلام کو مرض شدید لاحق ہوا کہ جس کی وجہ سے وہ وحشت زدہ ہو گئے تو آدم علیہ السلام نے اس کی جبرئیل علیہ السلام کو شکایت کی تو جبرئیلؑ نے کہا: آپ اس میں سے ایک شاخ کو کاٹ لیں اور اس کو اپنے سینے سے لگا لیں، آدمؑ نے ایسا ہی کیا تو ان سے وحشت جاتی رہی۔'' اور فرمایا: ''جو شخص ارادہ کرتا ہے کہ زمین اس کے لئے طے ہو جائے تو اس کو چاہئے عصا میں سے ''نقد'' کو حاصل کرلے - اور نقد یعنی بادام تلخ کی عصا -۔''

۴۳۲۔ عمامہ باندھ کر گھر سے نکلنے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے محمد بن حسن صفار سے، انہوں نے عباس بن معروف سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے علی بن رئاب سے، انہوں نے ایک راوی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''میں ضمانت دیتا ہوں اس شخص کے لئے جو اپنے گھر سے عمامہ باندھ کر نکلے کہ وہ اپنے گھروں کی جانب سالم حالت میں پلٹے گا۔''

۲۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر نے، انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے عبداللہ دھقان سے، انہوں نے درست سے، انہوں نے ابراہیم سے، انہوں نے ابوالحسن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''میں ضامن ہوں اس شخص کے لئے کہ جو اپنے گھر سے سفر کے ارادے سے نکلتے وقت تحت الحنک ﴿عمامہ باندھنے کا ایک خاص انداز کہ جس میں عمامہ کے سرے کو گردن کے نیچے گھمایا جاتا ہے۔مترجم﴾ کے ساتھ عمامہ باندھ کر نکلے، تو اس تک چوری، ڈوبنے اور آگ میں جلنے کی مصیبت نہیں پہنچے گی۔''

۴۳۳۔ اس شخص کا ثواب جس کے پاس اہل بیت نبی علیہم السلام کا ذکر کیا جائے اور اس کی آنکھ سے آنسو نکل آئے

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے محمد بن حسن صفار سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن اسحاق بن سعد نے، انہوں نے بکر بن محمد ازدی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''کیا تم لوگ مجالس منعقد کرتے ہو اور حدیثوں کو سناتے ہو؟'' راوی کہتا ہے: میں نے کہا: میں آپؑ کا فدیہ قرار پاؤں، ہاں، آپؑ نے فرمایا: ''بیشک یہ مجالس سے ہم محبت کرتے ہیں، پس تم لوگ ہمارے امر کو زندہ کرو، بیشک جو ہمارا ذکر کرے یا جس کے پاس ہمارا ذکر کیا جائے اور اس کی آنکھ سے مکھی کے پر کی مانند (ہی آنسو) نکل آئے تو اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کی مغفرت فرمائے گا اگرچہ یہ گناہ سمندر کے جاگ کی مانند ہی کیوں نہ ہو۔''

۴۳۴۔ اہل بیت علیہم السلام سے محبت کرنے کا ثواب

ا۔ اور اسی اسناد کے ساتھ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''بیشک ہم اہل بیت کی محبت بندوں کے گناہوں کو ایسے گرا دیتی ہے جیسے شدید ہوا درخت سے پتوں کو گرا دیتی ہے۔''

۴۳۵۔ مسلمان کی حاجت روائی کرنے کا ثواب

ا۔ اور اسی اسناد کے ساتھ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''کوئی مسلمان کسی مسلمان کی حاجت روائی نہیں کرتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ ندا دیتا ہے: مجھ پر ہے تیرا ثواب اور میں تیرے لئے جنّت سے کم پر راضی نہیں ہوں گا۔''

۴۳۶۔ مومن بھائی سے مصافحہ کرنے کا ثواب

ا۔ اور اسی اسناد کے ساتھ، بکر بن محمد سے، انہوں نے اسحاق بن عمار سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''بیشک اللہ تعالیٰ کی قدر و منزلت کو پانے پر کوئی بھی قادر نہیں ہے، اور جس طرح کوئی اللہ تعالیٰ کی قدر و منزلت کو پانے پر قادر نہیں ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قدر و منزلت کو پانے پر کوئی قادر نہیں ہے اور جس طرح سے اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قدر و منزلت کو پانے پر قادر نہیں ہے اسی طرح مومن کی قدر و منزلت کو پانے پر بھی کوئی قادر نہیں ہے، بیشک جب مومن اپنے بھائی سے ملتا ہے اور وہ اس سے مصافحہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف نگاہ (رحمت) کرتا ہے اور ان دونوں کے جدا ہونے تک دونوں کے

چہروں سے گناہ اسی طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح شدید ہوا درخت سے پتوں کو گرا دیتی ہے۔''

۴۳۷۔ اس شخص کا ثواب جسے اللہ تعالیٰ کوئی نعمت عطا کرے تو دل سے اس کی معرفت حاصل کرے اور آواز کے ساتھ اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کی حمد بجالائے

ا۔ اور اسی اسناد کے ساتھ کہا کہ: ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''اے ابا اسحاق! اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر کوئی نعمت نازل کرے کہ جس کی وہ دل سے معرفت حاصل کرے اور با آواز اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کی حمد بجالائے تو اس کے حمد سے فارغ ہونے سے پہلے اس کے لئے مزید (نعمت) کا حکم ہو چکا ہوگا۔''

۴۳۸۔ چالیس سے نوے سال تک پہنچنے والے شخص کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے محمد بن حسن صفار سے، انہوں نے عباس بن معروف سے، انہوں نے ابن ابی نجران سے، انہوں نے محمد بن قاسم سے، انہوں نے علی بن مغیرہ سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، راوی کہتا کہ میں نے آپ کو فرماتے سنا: ''جب مرد چالیس سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے تین بیماریوں سے امان میں رکھتا ہے: جنون، جذام اور برص، جب پچاس سال کو پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے حساب کو آسان بنا دیتا ہے، جب ساٹھ سال تک پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی جانب توبہ کی توفیق عطا فرماتا ہے، جب وہ ستر سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو اہلِ آسمان کا وہ محبوب بن جاتا ہے، جب وہ اسّی (۸۰) سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی نیکیوں کو ثابت کرنے اور ان کی برائیوں کو ختم کر دینے کا حکم صادر فرماتا ہے، جب وہ نوے سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گذشتہ اور آئندہ کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے اور اسے زمین میں اللہ تعالیٰ کا اسیر لکھا جاتا ہے۔''

۲۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے سلمہ بن خطاب سے، انہوں نے احمد ابن عبدالرحمٰن سے، انہوں نے اسماعیل بن عبدالخالق سے، انہوں نے محمد بن طلحہ سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''بیشک اللہ عزّ وجلّ ستر (سال کی عمر) کی بنا رکھنے والوں کا اکرام کرتا ہے اور اسّی (سال کی عمر) کی بنا رکھنے والوں سے حیا کرتا ہے۔''

۳۔ اور اسی اسناد کے ساتھ، سلمہ سے، انہوں نے علی بن حسن سے، انہوں نے احمد بن محمد مؤذب سے، انہوں نے عاصم بن حمید سے، انہوں نے خالد قلانسی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''بیشک اللہ تعالیٰ اسّی (سال کی عمر) کی بنا رکھنے والوں سے حیا کرتا ہے کہ ان پر عذاب نازل کرے۔'' اور امام علیہ السلام نے فرمایا: ''قیامت کے دن ایک بوڑھے شخص کو لایا جائے گا اور اس کی جانب اس کے نامۂ اعمال کو پیش کیا جائے گا اور اس کا ظاہر جو لوگوں کے نزدیک ہوگا اس میں برائیوں کے سواء کچھ نہیں ہوگا اور یہی برائیاں اس پر غلبہ کئے ہوئے ہوں گی تو وہ کہے گا: میرے پروردگار! کیا تو مجھے (جہنم کی) آگ کی طرف پلٹائے گا؟ تو اس وقت پروردگار جبار جل جلالہ ارشاد فرمائے گا: ''اے بوڑھے شخص! مجھے تجھ پر عذاب کرتے ہوئے حیا آتی ہے جبکہ تو میری خاطر دنیا کے گھر میں نماز ادا کرتا تھا،

(فرشتوں) میرے بندے کو جنّت کی طرف لے جاؤ۔"

۴۳۹۔ بڑی عمر کے بوڑھے شخص کی فضیلت کی معرفت رکھنے والے اور ان کی تعظیم کرنے والے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا سلمہ بن خطاب نے، انہوں نے علی بن حسان سے، انہوں نے محمد بن حماد سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن عبداللہ سے، انہوں نے سلسلے کو بلند کرتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص بڑی عمر کے بوڑھے شخص کی فضیلت کی معرفت رکھتا ہو اور اس کی عمر کی وجہ سے اس کی تعظیم کرے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن کی دہشت سے امان میں رکھے گا۔" اور فرمایا: "سفید بال والے مومن کی تعظیم کرنا، اللہ عزّ وجلّ کی تعظیم میں سے ہے۔"

۴۴۰۔ امام عادل کے ساتھ راہ خدا میں جہاد کرنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ برقی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے وھب بن وھب سے، انہوں نے امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے، آپ نے اپنے جد علیہم السلام سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: "بیشک جبرئیل علیہ السلام نے مجھے ایک ایسے امر کی خبر دی کہ جس کی وجہ سے میری آنکھوں کو قرار اور میرے دل کو خوشی حاصل ہوئی، جبرئیل نے کہا: اے محمدؐ! آپؐ کی امّت کا جو شخص راہ خدا میں ایک غزوے (لڑائی) میں حصہ لے تو آسمان میں سے کوئی قطرہ یا درد سر اس تک نہیں پہنچے گا مگر یہ کہ وہ اس کے حق میں قیامت کے دن گواہی ہوگی۔"

۲۔ اور اسی اسناد کے ساتھ کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: "جنّت کا ایک دروازہ ہے جسے "باب المجاہدین" کہا جاتا ہے، اس کی طرف سے گذارا جائے گا، پس جب وہ دروازہ کھلا ہوگا اور مجاہدین گردنوں میں اپنی تلواروں کو لٹکائے ہوں گے، تمام وقوف گاہ میں جمع ہوں گے، فرشتے ان کو خوش آمدید کہیں گے، پس جو شخص جہاد کو ترک کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی معیشت میں اس کو ذلّت اور فقر کا اور اس کے دین میں ہلاکت کا لباس پہنائے گا، بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ نے میری امّت کو ان کے سواروں کی تلواروں اور ان کے نیزوں کی نوکوں کے ذریعے عزّت دی ہے۔"

۳۔ اور اسی اسناد کے ساتھ کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص غازی کو خبر پہنچانے کا کام انجام دے وہ اس شخص کے جیسا ہے کہ جس نے غلام کو آزاد کرایا اور وہ لڑائی میں شامل افراد کے ثواب میں شریک ہے۔"

۴۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے عباس بن معروف سے، انہوں نے ابو ھاشم سے، انہوں نے محمد بن غزوان سے، انہوں نے سکونی سے، انہوں نے جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے، انہوں نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے، انہوں نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: "غزوات کے

گھوڑے ہی ان کے جنّت میں گھوڑے ہوں گے۔''

۵۔مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے ، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن یحییٰ عطار نے ، انہوں نے محمد بن احمد سے ، انہوں نے محمد بن اسماعیل سے ، انہوں نے علی بن حکم سے ، انہوں نے عمر بن ابان سے ، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ، آپ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''تمام اچھائیاں تلوار اور تلوار کے سائے میں ہے ، لوگوں کو (راہ حق پر) قائم تلوار ہی رکھ سکتی ہے اور تلواریں جنّت اور جہنم دونوں کی چابیاں ہیں۔''

۴۴۱۔ (جہاد کے لئے) گھوڑا تیار رکھنے کا ثواب

ا۔میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے ، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے ، انہوں نے قاسم بن یحییٰ سے ، انہوں نے اپنے جد حسن بن راشد سے ، انہوں نے یعقوب بن جعفر بن ابراہیم بن محمد جعفری سے ، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوالحسن امام موسیٰ بن جعفر الکاظم علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: ''جو شخص عتیق (عمدہ) گھوڑا تیار رکھے تو روزانہ اس کی تین برائیوں کو مٹا دیا جاتا ہے ، اور اس کے لئے اکیس (۲۱) نیکیاں لکھی جاتی ہے ، اور جو شخص ہجین (ترکی گھوڑی اور عرب گھوڑے سے پیدا ہونے والا گھوڑا) تیار رکھے تو اس سے روزانہ دو برائیوں کو مٹا دیا جاتا ہے اور اس کے لئے سات نیکیوں کو لکھا جاتا ہے ، اور جو برذون (ترکی گھوڑا) تیار رکھے کہ جس سے اس کا ارادہ وزن اٹھانا اور (یا) حاجتوں کو پوری کرنا (یا) دشمن کو دفع کرنا ہو ، تو اس سے روزانہ ایک برائی کو مٹا دیا جائے گا اور اس کے لئے چھ نیکیوں کا ثواب لکھا جائے گا۔''

۲۔میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا علی بن حسین سعد آبادی نے ، انہوں نے احمد بن ابوعبداللہ برقی سے ، انہوں نے علی بن حکم سے ، انہوں نے عمر بن ابان سے ، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''خیر قیامت کے دن تک گھوڑے کی پیشانیوں کے ساتھ بندھا ہوا ہے۔''

۳۔مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے ، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا میرے چچا محمد بن ابی القاسم نے ، انہوں نے احمد بن ابوعبداللہ برقی سے ، انہوں نے اپنے والد سے ، انہوں نے ابن ابی عمیر سے ، انہوں نے ابن رئاب سے ، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جب تم کوئی جانور خریدتے ہو تو بیشک اس کا فائدہ تمہارے لئے ہوتا ہے جبکہ اس کے رزق کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ کے اوپر ہوتی ہے۔''

۴۔مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے ، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا علی بن حسین سعد آبادی نے ، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے ، انہوں نے بکر بن صالح سے ، انہوں نے سلیمان جعفری سے ، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوالحسن امام موسیٰ الکاظم علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: ''جو راہ خدا میں گھوڑے کو تیار رکھے چاہے وہ اشقر ہو ، اغرّ ہو یا اقرح - ٭اشقر اس گھوڑے کو کہتے ہے جو شدید سرخ ہو ، اغرّ اس گھوڑے کو کہتے ہے جس کی پیشانی میں سفیدی ہو اور اقرح اس گھوڑے کو کہتے ہے جس کی پیشانی میں درہم یا اس سے کم مقدار میں سفیدی ہو۔٭ پس اگر اغرّ ہے اور پیشانی میں سفیدی ہے اور اس کے ساتھ اس کے چاروں ٹانگوں میں بھی سفیدی ہے پس یہ میرے نزدیک زیادہ

پسندیدہ ہے۔ تو اس کے گھر میں جب تک یہ گھوڑا ہے فقر و محتاجی داخل نہیں ہوگی اور جب تک یہ گھوڑا اس کی ملکیت میں ہے اس کے گھر میں غصہ وغضب داخل نہیں ہوگا۔'' راوی کہتا ہے میں نے ان کو فرماتے سنا: ''جو شخص گھوڑے کو تیار رکھے تا کہ اس کے ذریعے سے دشمن کو خوف زدہ کرے یا اس کے ذریعے سے بوجھ اٹھانے میں مدد لے سکے تو جب تک یہ اس کی ملکیت میں ہے اس کا مدد کیا جانا برقرار رہے گا اور اس کی گھر میں محتاجی داخل نہیں ہوگی۔''

۵۔ اور اسی اسناد کے ساتھ، سلیمان بن جعفر جعفری سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد الباقر علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اپنے گھر سے یا دوسرے کے گھر سے نکلے اور اس کی ملاقات اشقر (شدید سرخ) گھوڑے سے ہو اور ساتھ میں اس گھوڑے میں سفیدی بھی ہو۔ اگر چہ اس کے ساتھ اس کی پیشانی میں بھی سفیدی ہو تو وہ زندگی ہے مکمل زندگی۔ تو یہ شخص اس دن میں کسی چیز سے ملاقات نہیں کرے گا سوائے خوشی اور سرور کے اور اگر وہ حاجت کی طرف متوجہ ہو اور پھر گھوڑے سے ملاقات ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری فرمائے گا۔''

۴۴۲۔ سواری کے موقع پر بسم اللہ پڑھنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے محمد بن عیسی یقطینی سے، انہوں نے دھقان سے، انہوں نے درست سے، انہوں نے ابراہیم بن عبدالحمید سے، انہوں نے ابوالحسن علیہ السلام سے، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب مرد جانور پر سوار ہو اور بسم اللہ کہے تو فرشتہ اس کے پیچھے سوار ہو جاتا ہے اور اس کے اترنے تک اس کی حفاظت کرتا ہے، پس اگر کوئی سوار ہو اور بسم اللہ نہ کہے تو اس کے پیچھے شیطان سوار ہو جاتا ہے اور اس کو کہتا ہے: تو گانا گا، پس اگر وہ کہے کہ: مجھے تو نہیں آتا تو شیطان اسے کہے گا: امید و تمنا کر، پھر اس کا اترنے تک تمنا کرنا جاری رہے گا۔'' اور فرمایا: ''جو شخص جانور پر سوار ہوتے وقت: "بِسْمِ اللهِ (وَ) لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِهٰذَا، وَ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَ مَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ" کہے تو اس کی جان کی اور اس کے جانور کی اس کے اترنے تک حفاظت کی جائے گی۔''

۴۴۳۔ جانور کے سلسلے میں نادر حدیث

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے محمد بن حسن صفار سے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے، انہوں نے محمد بن مرازم سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کوئی بھی ایسا جانور نہیں ہے کہ جس کے ساتھ عرفہ کے پانچ وقوف کئے گئے ہوں مگر یہ کہ وہ جنت کی نعمتوں میں سے ہو جائے گا۔''

۴۴۴۔ بخار کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے ھیثم ابن ابی مسروق سے، انہوں نے ہمارے اصحاب میں سے ایک بزرگ سے کہ جن کی کنیت ابوعبداللہ تھی، انہوں نے ایک راوی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر

صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بخار موت (کی یاد دلانے والا موت) کا جاسوس ہے، اور اللہ تعالی نے اس کو اپنی زمین میں قید کر دیا ہے، اس کی گرمی اور حرارت جہنم سے ہے اور یہ ہر مومن کا (جہنم کی) آگ سے حصہ ہے۔''

۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے محمد بن حسن صفار سے، انہوں نے علی ابن محمد قاشانی سے، انہوں نے قاسم بن محمد سے، انہوں نے سلیمان بن داود سے، انہوں نے سفیان بن عیینہ انہوں نے زھری سے، انہوں نے علی بن حسین زین العابدین علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا: ''کتنی اچھی بیماری ہے بخار کہ جو (جسم کے) ہر عضو کو بلاء کا حصہ عطا کرتی ہے، اور کوئی اچھائی نہیں ہے اس شخص میں کہ جو (اس میں) مبتلا نہیں ہوتا۔''

۳۔ مجھ سے بیان کیا حسین بن احمدؒ نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا یوسف بن اسماعیل نے، انہوں نے اپنی اسناد کے ساتھ کہا کہ انہوں نے فرمایا: ''بیشک مومن جب ایک بخار میں مبتلا ہوتا ہے تو اس سے گناہ اس طرح جدا ہو جاتے ہیں جیسے درخت کے پتے، بیشک جب وہ اپنے بستر (مرض) پر ہوتا ہے تو اس کا کراہنا سبحان اللہ پڑھنا ہے، اس کا چیخنا چلانا لا الہ الا اللہ پڑھنا ہے اور اس کا بستر پر کروٹ بدلنا اس شخص کے جیسا ہے کہ جو راہ خدا میں تلوار سے جنگ لڑ رہا ہو، پس اگر وہ صحتمند ہو کر اپنے بھائیوں اور ساتھیوں کے درمیان اللہ تعالی کی عبادت کرتا ہے تو اس کے لئے مغفرت (ہو چکی) ہے، پس سعادت مندی ہے اس کے لئے اگر اس نے توبہ کی ہے اور افسوس ہے اس کے لئے اگر وہ (واپس انہی برائیوں کی طرف صحتمند ہونے کے بعد) پلٹ جاتا ہے، اور عافیت میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔''

۴۴۵۔ رات کے بخار کا ثواب

۱۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے قاسم بن محمد سے، انہوں نے سلیمان بن داود سے، انہوں نے سفیان بن عیینہ سے، انہوں نے زھری سے، انہوں نے کہا کہ میں نے علی بن حسین زین العابدین علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: ''رات کا بخار ایک سال کا کفارہ ہے اور یہ اس وجہ سے کیونکہ اس کا درد جسم میں ایک سال تک باقی رہتا ہے۔''

۲۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری نے، انہوں نے محمد بن حسین ابن ابی الخطاب سے، انہوں نے حکم بن مسکین سے، انہوں نے محمد بن مروان سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''رات کا بخار گذشتہ اور آئندہ (دونوں) کے لئے کفارہ ہے۔''

۴۴۶۔ اس شخص کا ثواب جو رات میں بیمار ہو اور اس بیماری کو قبول کرتے ہوئے اللہ تعالی کا شکر ادا کرے

۱۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے محمد بن حسن صفار سے، انہوں نے عباس ابن معروف سے، انہوں نے حسن بن علی بن فضال سے، انہوں نے ظریف بن ناصح سے، انہوں نے ابوعبدالرحمن سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، راوی کہتا

ہے کہ میں نے امام علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: ''جو شخص رات کو بیمار ہو اور اس بیماری کو قبول کرتے ہوئے لے لے اور اللہ تعالیٰ کا اس پر شکر ادا کرے تو یہ بیماری اس کے لئے ستر سال کا کفارہ قرار پائے گی۔'' راوی کہتا ہے میں نے عرض کی: قبول کرتے ہوئے لے لے کا کیا معنی ہے؟ امامؑ نے فرمایا: ''اپنی حالت پر صبر کرے۔''

۴۴۷۔ بیماری کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا احمد بن محمدؒ نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے ابراہیم ابن اسحاق سے، انہوں نے عبداللہ بن احمد سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے امام علی الرضا علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''مرض مومن کے لئے پاکیزگی اور رحمت ہے اور کافر کے لئے عذاب اور لعنت ہے، بیشک مرض مومن کے ساتھ برقرار رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اوپر کوئی گناہ باقی نہ رہے۔''

۴۴۸۔ رات کے دردِ سر کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے محمد بن اصبغ سے، انہوں نے اسماعیل بن مہران سے، انہوں نے سعدان بن مسلم سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''رات کا دردِ سر ساری خطاؤں کو اتار دیتا ہے سوائے کبیرہ گناہوں کے۔''

۴۴۹۔ مریض کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے محمد ابن احمد سے، انہوں نے سہل بن زیاد سے، انہوں نے جعفر بن محمد بن بشار سے، انہوں نے عبیداللہ سے، انہوں نے درست سے، انہوں نے ابراہیم بن عبدالحمید سے، انہوں نے ابوابراہیم امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مریض کے لئے چار خصلتیں ہیں: اس سے قلم اٹھالی جاتی ہے، اللہ تعالیٰ فرشتے کو حکم صادر فرماتا ہے کہ اس کے لئے ہر اس فضیلت کو لکھا جائے جس کے اوپر وہ صحت کے زمانے میں عمل پیرا تھا، اس کا مرض اس کے جسم کے ہر عضو میں پہنچے گا اور وہاں سے اس کے گناہ کو نکال دے گا، اور اگر وہ (اس مرض میں) مر گیا تو وہ اس حالت میں مرے گا کہ اس کی مغفرت ہو چکی ہو گی اور اگر زندہ رہتا ہے تو زندہ (بھی) اس حالت میں رہے گا کہ اس کی مغفرت ہو چکی ہو گی۔''

۲۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسین ابن سیف سے، انہوں نے اپنے بھائی سے، انہوں نے داود بن سلیمان سے، انہوں نے کثیر بن سلیم سے، انہوں نے حسن سے، اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب مسلمان بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے حق میں لکھتا ہے کہ جیسا کہ اس نے صحت کے زمانہ میں انجام دیئے

والے اعمال کو بہترین انداز میں انجام دیا ہو، اور اس کے گناہ گر جاتے ہیں جیسے درخت کے پتے گرتے ہیں۔''

۳۔ اور اسی اسناد کے ساتھ، احمد بن محمد سے، انہوں نے منصور سے، انہوں نے فضیل ابو محمد سے، انہوں نے ابو عبیدہ حذاء سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص کسی مریض کی اللہ تعالیٰ کی خاطر عیادت کرے، تو مریض عیادت کرنے والے کے حق میں کسی چیز کی دعا نہیں کرے گا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائے گا۔''

۴۵۰۔ بچے کی بیماری کا ثواب

۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن ادریس اور محمد بن یحییٰ عطار سب نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے محمد بن حسان سے، انہوں نے حسین بن محمد نوفلی - نوفل بن عبدالمطلب کا بیٹا - انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی جعفر بن محمد نے، انہوں نے محمد بن علی سے، انہوں نے عیسیٰ بن عبداللہ عمری سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے جد سے، انہوں نے امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام سے اس مرض کے بارے میں جو بچے تک پہنچتا ہے فرمایا: ''ان کے والدین کے لئے کفارہ ہے۔''

۴۵۱۔ مریض کی عیادت، میّت کو غسل، تشییع جنازہ اور لواحقین سے تعزیت کرنے کا ثواب

۱۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے ابو جارود سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جب موسیٰ علیہ السلام اپنے پروردگار سے مناجات کرتے تھے اس وقت آپ نے عرض کیا: میرے پروردگار! مجھے بتا کہ مریض کی عیادت کا اجر کتنا بڑا ہے؟ پروردگار عزّ وجلّ نے ارشاد فرمایا: میں اس کے ساتھ ایک فرشتے کو معین کر دیتا ہوں جو اس کی قبر میں محشر تک اس کی عیادت کرے گا، موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: میرے پروردگار! میت کو غسل دینے والے کے لئے کیا ہے؟ رب العزت نے فرمایا: میں اس کو گناہوں سے ایسے غسل دے دوں گا (ایسے دھو دونگا) جیسے اس کی ماں نے اسے جنا تھا (تب گناہوں سے دھولا ہوا تھا)، موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: میرے پروردگار! تشییع جنازہ کرنے والے کے لئے کیا ہے؟، پروردگار عالم نے فرمایا: ''میں اپنے فرشتوں میں سے کچھ فرشتوں کو معین کروں گا کہ جن کے پاس جھنڈے ہوں گے جو ان کی قبر سے محشر تک ان کے ساتھ رہیں گے'' موسیٰؑ علیہ السلام نے عرض کی: میرے پروردگار! غمزدہ (لواحقین) سے تعزیت کرنے والے کے لئے کیا ہے، خداوند متعال نے فرمایا: ''میں اپنے سائے سے اس کے اوپر اس دن سایہ کروں گا جس دن میرے سائے کے علاوہ کوئی سایا نہ ہوگا۔''

۴۵۲۔ جمعرات کے زوال سے جمعے کے زوال کے درمیان مرنے والے کا ثواب

۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے علی بن اسماعیل سے، انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے، انہوں نے حریز بن عبداللہ سے، انہوں نے ابان بن تغلب سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام

سے کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص جمعرات کے دن سورج کے زوال (دوپہر) سے لیکر جمعے دن کے سورج کے زوال کے درمیان مر جائے تو اللہ تعالی اسے قبر کے فشار سے پناہ میں رکھے گا۔''

۴۵۳۔ میّت کو قبلہ رخ کرنے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان محمد بن موسیٰ نے انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن ابی عبداللہ نے، انہوں نے ابو جوزاء منبہ بن عبداللہ سے، انہوں نے حسین بن علوان سے، انہوں نے عمرو بن خالد سے، انہوں نے زید بن علی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے جد سے، انہوں نے امیر المومنین علیہ الصلاۃ والسلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اولادِ عبدالمطلب میں سے ایک مرد کے پاس پہنچے اور وہ اس وقت نزاع کی حالت میں تھا اور اس کا چہرہ قبلہ رو خ نہیں تھا تو اس وقت آپؐ نے فرمایا: ''تم لوگ اس کے چہرے کو قبلہ رو خ کرو، بیشک جب تم ایسا کرو گے تو فرشتے اس کے قریب آئیں گے اور اللہ تعالی اس کی طرف متوجہ ہوگا اور یہ سلسلہ جاری رہے گا یہاں تک کہ اس کی روح قبض کر لی جائے۔''

۴۵۴۔ میّت کو تلقین کرنے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے محمد بن یحییٰ سے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے حسن بن موسیٰ خشاب سے، انہوں نے غیاث بن کلوب سے، انہوں نے اسحاق بن عمار سے، انہوں نے الصادق امام جعفر بن محمد علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے، آپ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''تم اپنے مرنے والوں کو ''لا الہ الا اللہ'' کی تلقین کرو، بیشک جس کا آخری کلام ''لا الہ الا اللہ'' ہو، وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

۴۵۵۔ مومن کی میّت کو غسل دینے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے ھیثم بن ابی مسروق نہدی سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے عبداللہ بن غالب سے، انہوں نے سعد الاسکاف سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو بھی مومن کسی مومن کو غسل دے اور جب اس کی کروٹ بدلے تو کہے: ''اَللّٰهُمَّ هٰذَا بَدَنُ عَبْدِكَ الْمُؤْمِنِ وَ قَدْ اَخْرَجْتَ رُوْحَهٗ مِنْهُ وَ فَرَّقْتَ بَيْنَهُمَا فَعَفْوَكَ عَفْوَكَ'' (پروردگار یہ تیرے بندۂ مومن کا بدن ہے، یقیناً تو نے اس کے بدن سے روح نکالی ہے اور تو نے ہی اس کے بدن اور روح کے درمیان جدائی ڈالی ہے، پس تیری معافی، تیری معافی) تو اس کے سال بھر کے گناہ معاف ہو جائیں گے سوائے کبیرہ گناہوں کے۔''

۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے علی بن ابراہیم بن ھاشم سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اسماعیل بن مرار سے، انہوں نے یونس بن عبدالرحمٰن سے، انہوں نے عبداللہ بن سنان سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ

نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص کسی مومن کی میت کو غسل دے اور اس میں امانت کو ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے گا۔'' راوی نے کہا: وہ کیسے اس میں امانت کو ادا کرے؟ امامؑ نے فرمایا: ''جو کچھ دیکھا ہے اس کی خبر نہ دے۔''

۴۵۶۔ اللہ عزّ وجلّ کے پاس کی (امانت کے طور پر ملی ہوئی) اولاد شمار کر کے اسے مقدم کرنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری نے، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے علی بن سیف سے، انہوں نے اپنے بھائی حسین سے، انہوں نے اپنے والد سیف بن عمیرہ سے، انہوں نے عمرو بن شمر سے، انہوں نے جابر سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد بن علی علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اللہ عزّ وجلّ کے پاس (سے آئی ہوئی امانت) شمار کر کے اپنی اولاد کو مقدم کرے (ان کی زندگی میں مر جائے) تو وہ اولاد اللہ عزّ وجلّ کے اذن سے اس کے لئے (جہنم کی) آگ سے حجاب بن جائے گی۔''

۲۔ اور اسی اسناد کے ساتھ، سیف بن عمیرہ سے، انہوں نے عبدالحمید بن بہرام سے، انہوں نے شہر ابن حوشب سے، انہوں نے عمرو بن عبسہ سلمی سے، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو فرماتے سنا کہ ''جو بھی شخص اپنی تین ایسی اولاد کو مقدم کرے کہ جو ابھی بلوغ کی عمر تک نہیں پہنچی تھی یا کوئی عورت اپنی تین اولاد کو مقدم کرے تو یہ اولاد ان کے لئے ایسا حجاب بن جائیں گا جو اسے (جہنم کی) آگ سے چھپالے گا''

۳۔ اور اسی اسناد کے ساتھ سیف بن عمیرہ سے، انہوں نے اشعث بن سوار سے، انہوں نے احنف بن قیس سے، انہوں نے ابوذر غفاریؓ سے، انہوں نے کہا کہ: مسلمانوں میں سے کوئی بھی دو ایسے مسلمان (میاں۔بیوی) نہیں ہے کہ جنہوں نے اپنے اوپر تین نابالغ اولاد کو مقدم کیا ہو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمت کے فضل سے جنّت میں داخل فرمائے گا۔''

۴۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے احمد بن حسین بن سعید سے، انہوں نے علی بن میسر سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''ایک ایسی اولاد کہ جس کو مرد اپنے پر مقدم کرے ایسی ستر اولاد سے افضل ہے جو اس کے بعد باقی رہے اور قائمؑ کو درک کرلے۔''

۴۵۷۔ جنازے کو چاروں طرف سے کاندھا دینے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے محمد بن حسن صفار سے، انہوں ن عباس ابن معروف سے، انہوں نے سعدان بن مسلم سے، انہوں نے سلیمان بن صالح سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص جنازے کو کاندھا دے تو اللہ تعالیٰ اس کے پچیس گناہ کبیرہ معاف فرماتا ہے اور جب وہ چاروں طرف سے کاندھا دے تو وہ گناہوں سے نکل آتا ہے۔''

۴۵۸۔ اچھا کفن دینے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے احمد بن محمد ابن عیسیٰ سے، انہوں نے سلسلے کو بلند کیا ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی جانب کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگ اپنے مرنے والوں کو اچھا کفن دو بیشک یہ ان کی زینت ہے۔''

۴۵۹۔ مومن کے لئے فشار قبر کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے ابراہیم بن ھاشم سے، انہوں نے نوفلی سے، انہوں نے سکونی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے، آپ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے، آپ نے امیر المومنین علیہ السلام سے، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''فشار قبر مومن کے لئے ان نعمتوں کو ضائع کرنے کا کفارہ ہے جو اس سے سرزد ہوئی ہے۔''

۴۶۰۔ گناہوں سے محفوظ، ثواب کی امید اور آل محمد علیہم السلام کی دوستی کے ساتھ ملنے والے شخص کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا ابراہیم بن ھاشم نے، انہوں نے عمرو بن عثمان سے، انہوں نے محمد بن عذافر صیرفی سے، انہوں نے ابوحمزہ ثمالی اور محمد بن مسلم سے، انہوں نے ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے کہ وہ گناہوں سے بچا ہوا ہو، ثواب کا امیدوار ہو، آل محمد علیہم السلام کی ولایت کا حامل ہو تو اس کی اللہ عزّ وجلّ سے ملاقات اس عالم میں ہوگی کہ اس کے برخلاف کوئی گواہی نہیں ہوگی۔''

۲۔ اور روایت کیا گیا ہے کہ اللہ عزّ وجلّ کسی بندۂ مومن سے اس کی دونوں آنکھوں یا ان میں سے ایک آنکھ کو اس کے گناہوں کے بارے میں سوال کرنے کے لئے اس سے سلب نہیں فرمائے گا۔''

۴۶۱۔ مصیبت کے موقع پر ''انّا للہ و انّا الیہ راجعون'' کہنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسن ابن علی سے، انہوں نے عبداللہ بن سنان سے، انہوں نے معروف بن خربوذ سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے، راوی کہتا ہے کہ میں نے امام علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: ''کوئی بھی مومن ایسا نہیں ہے کہ دنیا میں مصیبت میں مبتلا ہو اور جب ایکدم اور اچانک مصیبت آ پڑے تو ''انّا للہ و انّا الیہ راجعون'' کہے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے گذشتہ گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے سوائے ان کبیرہ گناہوں کے جن پر اللہ تعالیٰ نے (جہنم کی) آگ کو واجب قرار دیا ہے' اور فرمایا: ''جب بھی وہ اپنی زندگی میں مستقبل میں اس مصیبت کو یاد کرے اور اس وقت ''انّا للہ و انّا الیہ راجعون'' کہے اور اللہ تعالیٰ کی حمد بجا لائے تو اللہ تعالیٰ ان تمام گناہوں کو معاف فرما دے گا جو پہلے والے ''انّا للہ و انّا الیہ راجعون'' کہنے اور دوسرے والے

''انّا للہ و انّا الیہ راجعون'' کہنے کے درمیان ہوئے ہوں سوائے گناہان کبیرہ کے۔''

۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے علی بن سیف سے، انہوں نے اپنے بھائی سے، انہوں نے اپنے والد سیف بن عمیرہ سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص کی مصیبت پر ''انّا للہ و انّا الیہ راجعون'' کا الہام کر دیا گیا، اس کے لئے جنّت واجب ہوگئی۔''

۴۶۲۔ صبر کرنے ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے محمد بن یحییٰ عطّار سے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے محمد بن حسان رازی سے، انہوں نے ابومحمد رازی سے، انہوں نے ابومغرا سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: ''بیشک میں نے اپنے اس لڑکے اور اپنی زوجہ کے سلسلے میں جو کڑواہٹ پیش آئی اس پر صبر کیا، بیشک جو صبر کرتا ہے وہ قیام کرنے والے روزے دار اور ایسے شہید کا درجہ بطور عطیہ پاتا ہے جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے حضور اپنی تلوار سے جنگ لڑی ہو۔''

۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن ابی القاسم نے، انہوں نے احمد بن ابوعبداللہ سے، انہوں نے حسن بن حسین بن یزید سے، انہوں نے ابراہیم بن ابی بکر سے، انہوں نے عاصم سے، انہوں نے ابوحمزہ ثمالی سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے، ابوحمزہ کہتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص مصیبت پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اپنی عزّت کی جانب اس کی منزلت میں اضافہ فرمائے گا، اور اسے جنّت میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اور ان کی اہل بیت علیہم السلام کے ساتھ داخل فرمائے گا۔''

۴۶۳۔ تعزیت کرنے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا حمزہ بن محمد علوی نے، انہوں نے علی بن ابراہیم سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے عبداللہ ابن مغیرہ سے، انہوں نے سکونی سے، انہوں نے امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''تعزیت جنّت کا وارث بناتا ہے۔''

۲۔ اور اسی اسناد کے ساتھ آپؐ سے نقل ہوا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کرے تو اسے موقف (قیامت کی وقوف گاہ) میں حلّہ (جنّتی لباس) پہنایا جائے گا جس کے ساتھ وہ خوش ہوگا۔''

۳۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے علی بن حکم سے، انہوں نے رفاعہ بن موسیٰ نخّاس سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ایک شخص سے اس کے بیٹے کے سلسلے میں تعزیت کی تو اس وقت اس کو ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمہارے بیٹے کے لئے تم سے زیادہ اچھا ہے اور اللہ تعالیٰ کا

ثواب تمہارے لئے اس سے زیادہ اچھا ہے، پھر جب امام تک اس کے صبر نہ کر پانے کی خبر پہنچی تو آپ واپس اس کے پاس آئے اور فرمایا: ''یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی انتقال فرما گئے، تو تیرے لئے اس میں کیا سبق ہے؟ (کہ اگر خدا نے اپنے حبیب تک کو موت دی تو پھر تیرا بیٹا کیا حثیت رکھتا ہے)، اس نے کہا: وہ حرام کام انجام دیتا تھا (اور اس وجہ سے میں اس پر عذاب سے خوف زدہ ہوں) امام علیہ السلام نے اس سے فرمایا: بیشک اس کے آگے تین خصلتیں موجود ہے، لا الہ الا اللہ کی گواہی، اللہ تعالی کی رحمت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت، تو ان شاء اللہ ان میں سے ایک چیز کو تو وہ ضرور پالے گا۔''

۴۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ برقی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے وھب بن وھب سے، انہوں نے جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے، آپ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص کسی مصیبت زدہ کو تعزیت پیش کرے تو اس کے لئے مصیبت زدہ کے مساوی اجر ہے، مصیبت زدہ کے اجر میں کسی قسم کی کمی کے بغیر۔''

۴۶۴۔ مومن کی قبر کی زیارت کا ثواب

۱۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے کہا کہ میں اور ابراہیم بن ھاشم بعض قبروں کی درمیان تھے، جب وہ ایک قبر کے قریب پہنچے تو وہاں پر قبلہ رو خ ہو کر بیٹھ گئے، پھر اپنے ہاتھ کو قبر پر رکھا اور سات مرتبہ ''انا انزلاناہ'' کی تلاوت کی، پھر فرمایا: مجھ سے اس صاحب قبر نے حدیث بیان کی ہے۔ اور وہ محمد بن اسماعیل بزیع کی قبر تھی۔ کہ جو شخص قبرِ مومن کی زیارت کرے اور اس کے پاس سات مرتبہ ''انا انزلناہ'' کی تلاوت کرے تو اللہ تعالی اس کو اور صاحب قبر کو معاف فرما دے گا۔''

۴۶۵۔ یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے کا ثواب

۱۔ میرے والدؒ، سے انہوں نے سعد بن عبداللہ سے، انہوں نے سلمہ بن خطاب سے، انہوں نے اسماعیل بن اسحاق سے، انہوں نے اسماعیل بن ابان سے، انہوں نے غیاث بن ابراہیم سے، انہوں نے امام جعفر الصادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے، آپ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے، آپ نے فرمایا کہ علی ابن ابی طالب صلوات اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: ''کوئی بھی مومن ایسا نہیں ہے اور نہ ہی کوئی مومنہ کہ جو اپنے ہاتھ یتیم کے سر پر اس پر رحمت کرتے ہوئے رکھے مگر یہ کہ اللہ تعالی اس کے لئے اس کے ہر اس بال کے بدلے کہ جس سے اس کا ہاتھ گزرا ہوگا، نیکی لکھے گا۔''

۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے سلمہ بن خطاب سے، انہوں نے علی بن حسن سے، انہوں نے محسن بن احمد سے، انہوں نے ابان بن عثمان سے، انہوں نے حسن بن سری سے، انہوں نے ابو عبداللہ امام

جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''کوئی بھی بندہ ایسا نہیں ہے کہ جو اپنا ہاتھ یتیم کے سر پر اس پر رحم کرتے ہوئے پھیرے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس کے ہر بال کے عوض قیامت کے دن نور عطا فرمائے گا۔''

۳۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا علی بن حسن سعد آبادی نے، انہوں نے احمد بن ابو عبداللہ برقی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے احمد بن نضر خزاز سے، انہوں نے عمرو بن شمر سے، انہوں نے جابر سے، انہوں نے ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے جو دل کی قساوت اور سختی سے بچنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ جب یتیم کے قریب ہو تو اس کے سر پر ہاتھ پھیرے، تو اللہ تعالیٰ کے اذن سے اس کا دل نرم ہوگا، بیشک یتیم کا حق ہے۔''

ایک دوسری حدیث میں فرمایا: ''وہ اپنے دسترخوان پر یتیم کو بیٹھائے اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرے تا کہ اس کے دل کو راحت ہو، پس جب وہ ایسا کرے گا تو اللہ عزّ وجلّ کے اذن سے اس کا دل نرم ہوگا۔''

۴۶۶۔ روتے ہوئے یتیم کو خاموش کرانے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے ایوب بن نوح سے، انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے، انہوں نے ابن سنان سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا ایک ہمدانی مرد نے جس کو ''عبیداللہ بن ضحاک'' انہوں نے ابو خالد احمر سے، انہوں نے ابو مریم انصاری سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بیشک یتیم جب روتا ہے تو عرش ہلنے لگتا ہے اور ربّ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: کون ہے کہ جس نے میرے اس بندے کو رولایا کہ جس سے اس کے والدین کو بچپنے میں میں نے چھین لیا ہے، میری عزّت وجلال کی قسم جو بھی اس کو خاموش کرائے گا، میں اس کے لئے جنّت کو واجب کر دوں گا۔''

۴۶۷۔ مومن کا مرنے کے بعد کا ثواب اور مومن کو خوش کرنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے سدیر صیرفی سے، انہوں نے کہا کہ میں ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا اس وقت لوگوں نے مومن کا تذکرہ کیا تو امام علیہ السلام میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے ابوالفضل! کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک مومن کی کیا منزلت ہے یہ نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: یقیناً، آپ بیان فرمائیے، آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب اللہ مومن کی روح کو قبض کرتا ہے تو دو فرشتے اسے لیکر آسمان کی جانب بلند ہوتے ہیں اور دونوں کہتے ہیں: ہمارے پروردگار یہ تیرا فلاں بندہ ہے اور یہ کتنا اچھا بندہ ہے جو تیرے اطاعت کی طرف تیزی سے بھاگتا تھا اور تیری معصیت کے کاموں کو ٹالتا تھا، یقیناً تو نے اس کو اپنی طرف قبض کرنے کا کہا تھا تو اب اس کے بعد ہمارے لئے کیا حکم ہے؟ پروردگار ان دونوں فرشتوں سے ارشاد فرمائے گا: تم دونوں دنیا کی طرف نیچے اترو اور میرے بندے کی قبر کے پاس ہو جاؤ، پس تم دونوں میری حمد (الحمد للہ)،

تسبیح (سبحان اللہ) تہلیل (لا الہ الاّ اللہ) اور تکبیر (اللہ اکبر) بجالاؤ اور یہ سب کچھ میرے بندے کے لئے ہوگا یہاں تک کہ میں اس کو اس کی قبر سے (قیامت کے دن) اٹھاؤں گا۔'' پھر امام علیہ السلام نے فرمایا: کیا میں تم کو اور زیادہ نہ بیان کروں؟ راوی کہتا ہے میں نے عرض کی: یقیناً، آپ زیادہ بیان فرمائیے، آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''جب خدا مومن کو اس کی قبر سے اٹھائے گا تو اس کے ساتھ ایک مثالی مخلوق بھی نکلے گی جو اس کے آگے آگے ہوگی، جہاں پر بھی قیامت کی ہولناکیوں میں کسی کو مومن دیکھے گا تو یہ مثالی مخلوق اس سے کہے گی: تو غمگین نہ ہو اور نہ دہشت زدہ ہو، وہ اسے اللہ تعالی کی جانب سے خوشی اور کرامت کی بشارت دے گا، اور اس کا یہ اللہ عزّ وجلّ کی جانب سے خوشی اور کرامت کی بشارت دینے کا سلسلہ جاری رہے گا یہاں تک کہ اللہ جلّ جلالہ کے حضور اس کا وقوف ہوگا، پس اللہ تعالی اس سے نہایت آسان حساب لے گا اور اس کو جنّت کی جانب جانے کا حکم فرمائے گا، یہ مثالی مخلوق اس کے آگے آگے ہوگی، مومن اس سے کہے گا: اللہ تعالی تجھ پر رحم کرے، کتنا اچھا ہے تو نکلنے والا، میرے ساتھ قبر سے نکلا اور اللہ عزّ وجلّ کی جانب سے مسلسل مجھے خوشی اور کرامت کی بشارت دیتا رہا یہاں تک کہ میں نے یہ دیکھ لیا، تو کون ہے؟ وہ مثالی مخلوق اس سے کہے گی: میں وہ خوشی ہوں کہ جس کو تو نے اپنے مومن بھائی تک دنیا میں پہنچائی تھی، اللہ تعالی نے اس خوشی سے مجھے خلق فرمایا تا کہ میں تجھے بشارت دوں۔''

۴۶۸۔ اولاد سے محبت کرنے کا ثواب

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ عطار نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے عبیدی سے، انہوں نے ابن ابی عمیر سے، انہوں نے ایک راوی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''بیشک اللہ عزّ وجلّ مرد پر رحم کرتا ہے اپنی اولاد سے شدید محبت کرنے کی وجہ سے۔''

۴۶۹۔ جو شخص اپنی عیال کے لئے تحفہ لائے اس کا ثواب، بیٹی اور بیٹے کی خواہش پوری کرنے کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے سلمہ بن خطاب سے، انہوں نے ایوب بن سلیم عطار سے، انہوں نے اسحاق بن بشر الکاھلی سے سے، انہوں نے سالم افطس سے انہوں نے سعید بن جبیر سے، انہوں نے ابن عباس سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص بازار میں داخل ہوا اور کوئی تحفہ خریدے اور اس کو اٹھا کر اپنے گھر والوں کی طرف لے آئے تو وہ اس شخص کی مانند ہے کہ جو محتاج لوگوں کی جانب صدقہ اٹھا کر لے جانے والا ہو، اور اسے چاہئے کہ لڑکوں اور مردوں کو دینے سے پہلے لڑکیوں اور خواتین کو دے، بیشک جو (اپنے گھر کی) لڑکیوں اور خواتین کو خوش کرے تو گویا اس نے اولاد اسماعیلؑ میں سے غلام کو آزاد کیا، اور جو شخص اپنے بیٹے کی آنکھ کو قرار پہنچائے تو گویا اس نے اللہ تعالی کے خوف سے گریہ کیا، اور جو اللہ تعالی کے خوف سے گریہ کرے اللہ تعالی اسے نعمتوں والی جنّتوں میں داخل فرمائے گا۔''

۴۷۰۔ بیٹیوں کے باپ کا ثواب

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے موسیٰ بن عمر سے، انہوں نے ابوعبداللہ سے، انہوں نے یحییٰ بن خاقان سے، انہوں نے ایک راوی سے، انہوں نے ابان بن تغلب سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''بیٹیاں نیکیاں ہیں اور بیٹے نعمت۔ نیکیوں پر ثواب دیا جاتا ہے اور نعمت کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے۔''

۲۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ عطار نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے ابراہیم بن ھاشم سے، انہوں نے برقی سے، انہوں نے سلسلے کو بلند کرتے ہوئے کہا کہ: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو فاطمہ علیہا السلام (کی ولادت کے) متعلق خوشخبری دی گئی، اس موقع پر آپؐ اپنے اصحاب کے چہروں کی طرف دیکھا تو ان پر ناپسندیدگی کے آثار تھے، اس پر آپؐ نے ارشاد فرمایا: ''تمہیں کیا ہو گیا ہے، یہ گلدستہ ہے کہ جس کو میں سونگھتا ہوں اور ان کا رزق اللہ عزّ وجلّ کے ذمّے ہے۔''

۳۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے عبّاس زیات سے، انہوں نے حمزہ بن حمران سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک شخص آیا اور اس وقت آپؐ کے پاس ایک شخص پہلے سے تھا، اس نے اس کو آ کر اس کے یہاں ولادت ہونے کی خبر دی تو اس شخص کا رنگ متغیر ہو گیا، اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے اس شخص سے فرمایا: ''کیا مسئلہ ہے؟'' اس نے کہا: ٹھیک ہے، (کچھ نہیں) آپ نے فرمایا: ''بتا'' اس نے کہا: میں نکلا تب میری زوجہ دردِ زِہ میں مبتلا تھی اور اب مجھے خبر دی گئی ہے کہ اس نے لڑکی کو جنم دیا ہے، اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: ''زمین اس کو اٹھاتی ہے، آسمان اس پر سایہ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کا رزق دیتا ہے اور وہ ایسا گلدستہ ہے کہ جس تم سونگھتے ہو۔'' پھر آپؐ اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''جس کے یہاں ایک بیٹی ہے وہ بوجھ تلے دبا ہوا ہے اور جس کے یہاں دو بیٹیاں ہیں وہ دادرسی کے قابل ہے اور جس کے یہاں تین بیٹیاں ہیں اس سے جہاد اور ہر ناپسندیدہ چیز کو ساقط کر دیا گیا ہے اور جس کے یہاں چار بیٹیاں ہیں تو اے اللہ کے بندوں! اس کی مدد کرو، اے اللہ کے بندوں! اس کو قرضہ دو، اے اللہ کے بندوں! اس پر رحم کرو۔''

۴۔ میرے والدؒ اور محمد بن احمدؒ سے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے، انہوں نے سلسلے کو بلند کرتے ہوئے امام باقر علیہ السلام یا امام صادق علیہ السلام میں سے کسی ایک امامؑ سے نقل کیا کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جب کسی شخص کے یہاں بیٹی پیدا ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جانب ایک فرشتے کو مبعوث فرماتا ہے جو اپنے پروں کو اس کے سر اور سینے پر سے گذارتا ہے اور کہتا ہے: ضعیف ہے کہ جس کو ضعیف سے پیدا کیا گیا، اس پر انفاق کرنے والے کی قیامت کے دن تک مدد کی جائے گی۔''

ثواب الاعمال کی کتاب کا اردو ترجمہ ختم ہوا۔ الحمد للہ ربّ العالمین وصلّی اللہ علی محمد وآلہ الطاہرین وسلّم تسلیما کثیرا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۴۷۱۔ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ دروازے سے ہٹ کر بارگاہ الٰہی میں حاضر ہونے والے کی سزا☆

ہمیں خبر دی ابوجعفر محمد بن علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ قمی اس کتاب کے مصنف نے، فرمایا

ا۔ مجھ سے بیان کیا میرے والدؒ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے محمد بن حسین ابن ابی خطاب سے، انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے، انہوں نے اسحاق بن غالب سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''عبداللہ بنی اسرائیل کے کاہنوں میں سے ایک کاہن تھا یہاں تک کہ وہ فسادی اور انتشار پھیلانے والوں جیسا ہو گیا، تو اللہ عز وجلّ نے اس زمانہ کے نبی کی طرف وحی فرمائی کہ: میری عزت وجلال و جبروت کی قسم، اگر تم مقدار کے اعتبار سے میری اتنی عبادت کرو کہ چربی جس طرح پگھل جاتی ہے تم بھی پگھل جاؤ، تب بھی میں تم سے قبول نہیں کروں گا جب تک کہ تم اس دروازے سے نہ آؤ جس سے آنے کا میں نے حکم دیا ہے۔''

۴۷۲۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کو حقیر جاننے والے کی سزا☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے جعفر بن محمد بن عبداللہ سے، انہوں نے عبداللہ بن میمون سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''تم غفلت سے بچو، بیشک جو غفلت کرتا ہے وہ فقط غفلت کر کے اپنے نفس کو ہی نقصان پہنچاتا ہے، اور تم لوگ اللہ عز وجلّ کے حکم کو حقیر جاننے سے بچو، بیشک جو اللہ تعالیٰ کے حکم کو حقیر جانے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے حقیر و ذلیل قرار دے گا۔''

۴۷۳۔ اہل بیتِ نبیؐ کے دشمن کی سزا☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی بن ماجیلویہؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا میرے چچا محمد بن ابی القاسم نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی کوفی نے، انہوں نے مفضل بن صالح اسدی سے، انہوں نے محمد ابن مروان سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ہم اہل بیت سے دشمنی رکھے تو اللہ عز وجلّ اسے یہودی کے طور پر اٹھائے گا۔'' کہا گیا: یا رسول اللہؐ! اگر چہ وہ دونوں گواہی (توحید و رسالت) کی دیتا ہو؟ آپؐ نے فرمایا: ''ہاں، یہ دونوں کلمے فقط خون کے بہنے اور جزیہ کی ادائیگی سے محفوظ بناتے ہے اور یہ بہت چھوٹا فائدہ ہے۔'' پھر فرمایا: ''جو شخص ہم اہل بیت سے بغض رکھے، تو اللہ تعالیٰ اسے بطور یہودی مبعوث فرمائے گا۔'' کہا گیا: کیسے یا رسول اللہؐ! فرمایا: ''اگر اس نے دجّال کو درک کر لیا (دیکھ لیا) تو اس پر ایمان لے آئے گا۔''

۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن بن ولیدؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے احمد بن محمد سے،

انہوں نے ابن فضال سے، انہوں نے مثنی سے، انہوں نے اسماعیل جعفی سے، راوی کہتا ہے میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کوئی بھی ہم اہل بیت سے بغض نہیں رکھتا مگر یہ کہ اللہ تعالی اسے قیامت کے دن اجذم (اجذم سے مراد یا تو ایسا شخص ہے کہ جس کے ہاتھ کٹے ہوئے ہوں یا یہ کے جذام کے مرض میں مبتلا ہو) کے طور پر مبعوث فرمائے گا۔''

۴۷۴۔ اہل بیت علیہم السلام کے حق سے جاہل (لاعلم رہنے) کی سزا ☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن موسی نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسن ابن علی وشاء سے، انہوں نے کرام خثعمی سے، انہوں نے ابوصامت سے، انہوں نے معلی بن خنیس سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''اے معلی! اگر کوئی بندہ اللہ تعالی کے رکن اور مقام کے درمیان سو سال دن میں روزہ اور رات میں قیام کرتے ہوئے عبادت کرتا رہے یہاں تک کہ بوڑھاپے کی وجہ سے اس کی ابروئیں اس کی آنکھوں پر گر پڑیں اور اس کی گردن اور سینے کے درمیان کی ہڈیاں آپس میں مل جائیں (مگر یہ سب کچھ اس عالم میں ہو کہ) ہمارے حق سے جاہل (لاعلم) ہو، تو اس کے لئے کوئی ثواب نہیں ہے۔''

۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے محمد بن علی سے، انہوں نے عبدالرحمن بن ابی نجران سے، انہوں نے عاصم سے، انہوں نے ابوحمزہ سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے امام علی بن حسین زین العابدین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''کونسا خطہ زمین سب سے افضل ہے؟'' میں نے عرض کیا: اللہ تعالی اور اس کا رسولؐ اور فرزند رسولؐ بہتر جانتے ہیںؑ، آپ نے فرمایا: ''افضل ترین خطہ زمین رکن اور مقام کے درمیان کا حصہ ہے، اگر کوئی شخص اتنی عمر کہ جتنی عمر نوح علیہ السلام کو اپنی قوم میں ملی تھی۔ نوسو پچاس (۹۵۰) سال۔ اس مقام میں دن میں روزے اور رات میں قیام کرتے ہوئے گذار دے پھر اللہ عزّ وجلّ سے ہماری ولایت کے بغیر ملاقات کرے، تو اسے یہ چیزیں کوئی فائدہ نہیں پہنچائیں گی۔''

۳۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن الصفار نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے ابن فضال سے، انہوں نے علی بن عقبہ بن خالد سے، انہوں نے میسر سے، انہوں نے کہا کہ میں ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس تھا اور آپ کے پاس تھوڑے تھوڑے فاصلے سے تقریباً پچاس افراد بیٹھے ہوئے تھے، ہمارے طویل سکوت کے بعد آپ تشریف فرما ہوئے اور ارشاد فرمایا: ''تمہیں کوئی حق حاصل نہیں ہے کہ تم لوگ مجھے اللہ کا نبی سمجھو، قسم بخدا! میں ایسا نہیں ہوں، مگر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرابت حاصل ہے اور میں ان کی اولاد میں سے ہوں، جو شخص ہم سے متصل ہوگا تو اللہ تعالی اس سے متصل ہوگا، اور جو ہم سے محبت کرے گا اللہ عزّ وجلّ اس سے محبت فرمائے گا، جو ہمارا احترام کرے گا اللہ تعالی اس کا احترام فرمائے گا، کیا تمہیں معلوم ہے کہ کونسا خطہ زمین اللہ تعالی کے نزدیک منزلت کے اعتبار سے سب سے افضل ہے؟'' ہم میں سے کسی نے کوئی کلام نہیں کیا تو آپ نے خود ارشاد فرمایا: ''یہ مکہ کی محترم سرزمین ہے کہ اللہ تعالی جس کو اپنے لئے حرم بنانے پر راضی ہوا ہے، اور اپنے گھر کو اس زمین میں قرار دیا ہے۔'' پھر فرمایا: ''کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس مکہ

کے اندر کونسی جگہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک احترام کے اعتبار سے سب سے افضل ہے؟'' پس ہم میں سے کسی نے کوئی کلام نہیں کیا تو آپ علیہ السلام نے خود ارشاد فرمایا: ''یہ مسجد الحرام ہے۔'' پھر فرمایا: ''کیا تمہیں معلوم ہے کہ مسجد الحرام میں کونسا حصہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک احترام کے اعتبار سے سب سے زیادہ عظیم ہے؟'' پس ہم میں سے کسی نے کوئی کلام نہیں کیا تو آپ علیہ السلام نے خود ارشاد فرمایا: ''یہ رکن اسود (حجر اسود)، مقام اور کعبے کے دروازے کے درمیان کی جگہ ہے، اور یہ حطیم اسماعیل علیہ السلام ہے کہ جس میں بندہ اپنی غنیمتوں کو مہیا کرتا ہے اور جس میں نماز ادا کرتا ہے، قسم بخدا! اگر کوئی بندہ اپنے دونوں قدم کو اس جگہ میں صف بنائے کہ رات بھر نماز پڑھتا رہے یہاں تک کہ دن آ جائے اور دن کو روزہ رکھے یہاں تک کہ رات آ جائے مگر وہ ہمارے حق اور ہم اہل بیت کی حرمت کی معرفت نہ رکھتا ہو، تو اللہ تعالیٰ اس سے کوئی چیز قبول نہیں فرمائے گا۔''

۴۷۵۔ اپنے امام کی معرفت کے بغیر مرنے والے کی سزا ☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن ابوعبداللہ برقی سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا عبدالعظیم بن عبداللہ حسنی رضی اللہ عنہ انہوں نے محمد بن عمر سے، انہوں نے حماد بن عثمان سے، انہوں نے عیسی بن السری بن الیسع سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ: ''جو شخص اپنے امام کی معرفت کے بغیر مر جائے تو وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے؟'' (اس کی وضاحت فرمائیے) تو ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: ''امام کی معرفت کی محتاجی سب سے زیادہ اس وقت ہوگی جب اس کی روح اس حد تک پہنچ جائے - امام علیہ السلام نے اپنے ہاتھ مبارک سے اپنے سینے کی طرف اشارہ فرمایا - پھر فرمایا: بیشک تم ایک اچھے امر پر ہو۔''

۲۔ اور اسی اسناد کے ساتھ، احمد بن ابوعبداللہ سے، انہوں نے اسماعیل بن مہران سے، انہوں نے ایک راوی سے، انہوں نے ابومغرا سے، انہوں نے ذریح سے، انہوں نے ابوحمزہ سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''ہم میں سے ہی وہ امام ہے کہ جس کی اطاعت کو فرض کیا گیا ہے، اور جو اس کا انکار کرے گا وہ یہودی مرے گا یا نصرانی، قسم بخدا! اللہ عزّ وجلّ نے آدمؑ کو زمین پر بسانے کے وقت سے زمین کو نہیں چھوڑا ہے مگر یہ کہ اس میں امام ہوتا ہے جو اللہ کی جانب ہدایت کرتا ہے اور بندے پر حجت ہوتا ہے، جو اس کو ترک کردے گا وہ ہلاک ہو جائے گا اور جو اس سے متصل ہو جائے گا اس کو نجات دینا یہ اللہ تعالیٰ کے اوپر حق ہے۔''

۴۷۶۔ ایسے ظالم امام جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر نہ ہو کی اطاعت کرنے والے کی سزا ☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکل نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے ھشام بن سالم سے، انہوں نے حبیب سجستانی سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزّ وجلّ ارشاد فرماتا ہے: ''میں اسلام میں ضرور اس رعیت پر عذاب نازل کروں گا کہ جو ایسے ظالم امام کی اطاعت کرے کہ جو اللہ عزّ وجلّ کی جانب سے مقرر نہ ہو اگرچہ یہ رعیت اپنے اعمال میں نیک و پرہیزگار ہی

کیوں نہ ہو، اور میں اسلام میں اس رعیت کو ضرور معاف کر دوں گا کہ جو ایسے ہدایت کرنے والے امام کی اطاعت کرے کہ جو اللہ عزّ وجلّ کی جانب سے (معین شدہ) ہو، اگر چہ یہ رعیت اپنے اعمال میں ظالم اور گناہ گار ہی کیوں نہ ہو۔"

۴۷۷۔ اس شخص کے لئے سزا جو قوم کا امام بن جائے جب کہ اس قوم میں اس سے بڑا اعلم اور فقیہ موجود ہو☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے محمد ابن خالد سے، انہوں نے قاسم بن محمد جوہری سے، انہوں نے حسین بن ابی العلاء سے، انہوں نے عرزمی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے سلسلے کو بلند کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب کہ آپؐ نے اشاد فرمایا: "جو شخص کسی قوم کا امام بن جائے جب کہ اس قوم میں اس سے بڑا اعلم اور فقہ کا ماہر موجود ہو تو پھر ان کے امور کا پستی کی طرف جانا قیامت کے دن تک برقرار رہے گا۔"

۴۷۸۔ اس شخص کے لئے سزا جو نماز پڑھے مگر نبیؐ پر درود نہ پڑھے

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا میرے چچا محمد بن ابوالقاسم نے، انہوں نے محمد بن علی کوفی سے، انہوں نے مفضل بن صالح اسدی سے، انہوں نے محمد بن مروان سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: "جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور اپنی نماز میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ پڑھے تو وہ اپنی نماز کے ساتھ جنّت کے راستے کے علاوہ راستے کو اپنائے گا"، اور رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے تو وہ (جہنم کی) آگ میں داخل ہوگا"، اور آپؐ نے فرمایا: "جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود پڑھنا بھول جائے تو اس کی وجہ وہ جنّت کی راستہ (کو پانے) میں خطا کرے گا۔"

۴۷۹۔ امیر المومنین علیہ السلام سے دشمنی رکھنے، جھٹلانے، شک کرنے والے اور ان کے منکر کی سزا☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا موسیٰ بن عمران نے، انہوں نے حسین بن یزید سے، انہوں نے علی بن ابوحمزہ سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "ہمیشہ کا شرابی بت پرست جیسا ہے، اور آل محمدؐ سے دشمنی رکھنے والا اس سے بھی بدتر ہے۔" راوی کہتا ہے میں نے عرض کیا: میں آپ کا فدیہ قرار پاؤں، یہ ناصبی بت پرست سے بھی بدتر کیوں ہیں؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: "بیشک شرابی کسی دن شفاعت پالے گا، مگر ناصبی (جو آل محمدؐ سے دشمنی رکھتا ہے) اگر اس کے لئے اہل آسمان اور اہل زمین تمام شفاعت کریں تب بھی اس کی شفاعت نہیں ہوگی۔"

۲۔ اور اسی اسناد کے ساتھ، حسین بن یزید سے، انہوں نے عتیبہ بیاع القصب سے، انہوں نے جعفر ابن محمد علیہما السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار سے، آپ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "بیشک جنّت محبان علی علیہ السلام کی مشتاق ہے اور اس کی روشنی محبان علی تک پہنچ جاتی ہے جب کہ وہ ابھی دنیا میں ہی ہوتے ہیں اور جنّت میں داخل نہیں ہوئے ہوتے،

اور بیشک (جہنم کی) آگ سخت غضبناک ہے اور اس کی مصیبت دشمنان علی تک پہنچ جاتی ہے جب کہ وہ ابھی دنیا میں ہی ہوتے ہیں اور (جہنم کی) آگ میں داخل نہیں ہوئے ہوتے۔"

۳۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا ابو عبداللہ رازی نے، انہوں نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، انہوں نے صالح بن سعید سے، انہوں نے ابوسعید قماط سے، انہوں نے ابان بن تغلب سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: "ہر ناصبی (دشمن اہل بیت) اگرچہ وہ عبادت گزار اور اجتہاد و کوشش کرنے والا ہو منتقل ہو جائے گا اس آیت کی طرف: عَامِلَة" نَاصِبَة". تَصْلٰی نَاراً حَامِيَةً ﴿سورۂ غاشیہ: آیت: ۳-۴۔﴾ (طوق و زنجیر سے) مشقت کرنے والے تھکے ماندے دہکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے۔"

۴۔ اور اسی اسناد کے ساتھ، محمد بن احمد سے، انہوں نے ابراہیم بن اسحاق سے، انہوں نے عبداللہ بن حماد سے، انہوں نے عبداللہ بن سنان سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: "ناصبی وہ نہیں ہے جو ہم اہل بیت سے دشمنی رکھے چونکہ تم کسی بھی شخص نہیں پاؤ گے جو یہ کہتا ہو کہ: میں محمدؐ و آل محمدؐ سے دشمنی رکھتا ہوں، بلکہ ناصبی وہ ہے کہ جو تم سے دشمنی رکھتا ہو جب کہ وہ جانتا ہے کہ تم لوگ ہماری ولایت کے قائل ہو اور ہمارے شیعوں میں سے ہو۔"

۵۔ اور اسی اسناد کے ساتھ، عبداللہ بن حماد سے، انہوں نے عبداللہ بن بکیر سے، انہوں نے حمران بن اعین سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: "اگر ہر وہ فرشتہ کہ جس کو اللہ عزّ وجلّ نے خلق فرمایا ہے، اور ہر وہ نبی کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے، اور ہر صدیق اور ہر شہید ہم اہل بیت کے دشمن کے لئے اللہ عزّ وجلّ سے اسے (جہنم کی) آگ سے باہر نکالنے کی لئے شفاعت کرے (تب بھی) اللہ تعالیٰ اسے کبھی بھی اس سے باہر نہیں نکالے گا، اللہ عزّ وجلّ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے: "مَاكِثِيْنَ فِيْهِ أَبَداً" (اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے)۔"

۶۔ اور اسی اسناد کے ساتھ، انہوں نے عبداللہ بن حماد سے، انہوں نے عمرو بن شمر سے، انہوں نے جابر سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: "جو شخص ہم پر ہونے والے مظالم، ہمارے حق کے چھین جانے اور وہ پریشانیاں جو ہم پر ڈھائی گئی اس کو برا نہیں سمجھتا وہ بھی ان لوگوں کے ساتھ شریک ہے کہ جنہوں نے ہم پر یہ مظالم ڈھائے ہیں۔"

۷۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن احمد نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا ابوعبداللہ رازی نے، انہوں نے علی بن سلمان بن رشید سے، انہوں نے سلسلے کو بلند کیا امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام کی جانب کہ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: "خداوند عالم گروہِ "مرجئہ" اور ان کے پیشواؤں کو اندھا محشور فرمائے گا، تو اس وقت کافروں میں سے بعض کہیں گے کہ سب کی سب امت محمدؐ اندھی محشور ہوئی ہے۔ ان سے کہا جائے گا کہ یہ لوگ امت محمدؐ میں سے نہیں ہیں، انہوں نے دین محمدؐ میں تبدیلی پیدا کی تھی تو اس کی وجہ سے خود ان میں تبدیلی پیدا ہو گئی ہے اور انہوں نے دینِ محمدؐ میں نئی باتیں ایجاد کی تھی اس کی وجہ سے ان کے ساتھ کی چیزوں میں

تغیر پیدا ہو گیا ہے۔''

۸۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے فضل ابن کثیر مدائنی سے، انہوں نے سعید بن ابی سعید بلخی سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوالحسن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: ''بیشک اللہ عز وجل ہر نماز کے وقت کہ جس کو نمازی انجام دیتا ہے اپنے عبادت گزار اور اعتقاد رکھنے والے بندوں پر رحمت نازل فرماتا ہے اور اپنی بعض مخلوق پر لعنت۔'' راوی کہتا ہے میں نے عرض کیا: میں آپ کا فدیہ قرار پاؤں، کیوں؟، امام علیہ السلام نے فرمایا: ''ہمارے حق کے انکار اور ان کی جانب سے ہمیں جھٹلانے کی وجہ سے۔''

۹۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسن بن علی وشاء سے، انہوں نے احمد بن عائذ سے، انہوں نے ابوخدیجہ سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن ابلیس (خدا اس پر لعنت کرے) کو اس امت کے گمراہ کرنے والے کے ساتھ اس طرح سے لایا جائے گا کہ دونوں لگام سے بندھے ہوں گے جس کی موٹائی کوہ احد کی مانند ہوگی، پس ان دونوں کو چہروں کے بل کھینچا جائے گا اور ان دونوں کی وجہ سے جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازہ بند ہو جائے گا۔''

۱۰۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا عباد بن سلیمان نے، انہوں نے محمد بن سلیمان دیلمی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں اس آیت: ''هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ'' (بھلا تمہیں ڈھانپ دینے والی مصیبت کا حال معلوم ہے) کے بارے میں دریافت کیا، امام علیہ السلام نے فرمایا: ''ان کے لئے قائم علیہ السلام تلوار کی مصیبت سے ڈھانپ دیں گے۔'' راوی کہتا ہے کہ میں نے آیت ''وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ'' (اس دن بہت سے چہرے ذلیل ورسوا ہوں گے۔) کے بارے میں دریافت کیا، امام علیہ السلام نے فرمایا: ''سرو گردن ایسے جھکے ہوں گے کہ اٹھانے کی قوت نہیں ہوگی۔'' راوی کہتا ہے میں نے آیت کے لفظ ''عَامِلَةٌ'' (مشقت کرنے والے) کے بارے میں سوال کیا تو امام علیہ السلام نے فرمایا: ''اللہ عز وجل کے نازل کردہ احکام سے ہٹ کر عمل کر کے اپنے آپ کو مشقت میں ڈالنے والے ہوں گے۔'' راوی کہتا ہے کہ میں نے آیت کے لفظ ''نَاصِبَةٌ'' (تھکانے والے) کے بارے میں پوچھا؟ تو امام علیہ السلام نے فرمایا: ''انہوں نے خدا کے علاوہ بادشاہوں کے لئے اپنے آپ کو تھکایا ہوگا۔'' راوی کہتا ہے میں نے آیت: ''تَصْلٰى نَاراً حَامِيَةً'' ٭ یہ سورۂ غاشیہ کی آیتیں ہیں۔٭ (دہکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے) کے بارے میں دریافت کیا، تو امام علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''قائم علیہ السلام کے زمانہ میں دنیا جنگ کی آگ میں مبتلا ہوگی اور آخرت میں جہنم کی آگ میں مبتلا ہوگی۔''

۱۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن ابوعبداللہ نے، انہوں نے علی بن عبداللہ سے، انہوں نے موسیٰ بن سعدان سے، انہوں نے عبداللہ بن قاسم حضرمی سے، انہوں نے مفضل بن عمر سے،

انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا کہ ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ”بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ نے علی علیہ السلام کو اپنے اور اپنی مخلوقات کے درمیان علم ونشانی قرار دیا ہے کہ ان کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی اور علم ونشانی نہیں ہے، پس جس شخص نے علی علیہ السلام کی پیروی کی وہ مومن ہوگا، جس نے آپؑ کا انکار کیا وہ کافر ہوگا اور جس نے آپ کے سلسلے میں شک کیا وہ مشرک ہوگا۔“

۱۲۔ اور اسی اسناد کے ساتھ، احمد بن ابوعبداللہ سے، انہوں نے محمد بن حسان سلمی سے، انہوں نے محمد بن جعفر علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے کہ فرمایا: ”علی علیہ السلام باب ہدایت ہیں، جس نے آپ کی مخالفت کی وہ کافر ہوگا اور جس نے آپ کا انکار کیا وہ (جہنم کی) آگ میں داخل ہوگا۔“

۱۳۔ اور اسی اسناد کے ساتھ، احمد بن ابوعبداللہ سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا ابوعمران ارمنی نے، انہوں نے حسن بن علی بن ابی حمزہ بطائنی سے، انہوں نے حسین بن ابی العلاء سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: ”اگر امیر المومنین علیہ السلام کا زمین میں موجود تمام کے تمام (مخلوقات) انکار کرے تو اللہ تعالیٰ ان تمام پر عذاب فرمائے گا اور ان سب کو (جہنم کی) آگ میں داخل فرمادے گا۔“

۱۴۔ اور اسی اسناد کے ساتھ، احمد بن ابوعبداللہ سے، انہوں نے اسماعیل بن مہران سے، انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی میرے والد نے، انہوں نے اسحاق بن جریر بجلی سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ”تمہارے چچا کا بیٹا ایک دیہاتی پاگل کی صورت میں میرے پاس آیا، اس نے وسیع جامہ پہنا ہوا تھا، اپنے منہ پر کپڑا ڈھانپے ہوئے تھا اور اپنے جوتے اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے تھا اور آکر مجھ سے کہا: بعض لوگ تمہارے سلسلے میں کچھ باتیں کرتے ہیں، میں نے اس سے کہا: کیا تو (شہر کا رہنے والا) عرب نہیں ہے؟، اس نے کہا کہ: ہاں، میں نے کہا کہ (شہر کے رہنے والے) عرب تو علی علیہ السلام سے بغض نہیں رکھتے، پھر میں نے اس سے کہا: شاید تو ان لوگوں میں سے ہے کہ جو حوض کوثر کو جھٹلاتے ہیں، جان لے قسم بخدا! اگر تو ان سے بغض رکھتا ہے اور پھر جب حوض کوثر پر ان کے پاس وارد ہوگا تو تجھے لازمی طور پر پیاسا مرنا ہے۔“

۱۵۔ اور اسی اسناد کے ساتھ، احمد بن ابوعبداللہ سے، انہوں نے محمد بن حسان سلمی سے، انہوں نے محمد بن جعفر علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے کہ فرمایا: جبرئیل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئے اور فرمایا: اے محمدؐ! پروردگار آپؐ کو سلام کہتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے: ”میں نے ساتوں آسمان اور جو کچھ ان میں ہیں، اور ساتوں زمین اور جو کچھ ان میں ہیں خلق کیا ہے اور نہ ہی میں نے خلق کیا ہے جگہ کہ اعتبار سے سب سے عظیم رکن اور مقام کے درمیان کے حصے کو، اور اگر کوئی بندہ مجھ سے آسمان وزمین کی خلقت کے وقت سے دعا کرتا رہے پھر مجھ سے اس حالت میں ملاقات کرے کہ وہ تمہارا اور علی کی ولایت کا انکار کرتا ہو تو میں اسے سقر (جہنم) میں پچھاڑ پھینکوں گا۔“

۱۶۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ عطار نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا

ابراہیم بن اسحاق نے ،انہوں نے محمد بن سلیمان دیلمی سے ،انہوں نے اپنے والد سلیمان سے ،انہوں نے میسر بیاع الزطی سے ،انہوں نے کہا کہ میں ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت میں نے آپ سے عرض کیا: ''میں آپ کا فدیہ قرار پاؤں ،میرا ایک پڑوسی ہے ،میں اس کونہیں جانتا سوائے اس کی آواز سے کہ یا تو وہ قرآن کی بار بار تلاوت کررہا ہوتا ہے اور بکاء وتضرع کرتا ہے یا وہ دعا کررہا ہوتا ہے (یا اللہ عزّ وجلّ کی تسبیح کررہا ہوتا ہے ،اور کہا کہ :مگر وہ ناصبی ہے) میں نے اس کے بارے میں خفیہ اور ظاہری دونوں طرح سے معلومات کی تو مجھ سے یہی کہا گیا کہ :وہ تمام حرام کاموں سے پرہیز کرتا ہے ،امام علیہ السلام نے فرمایا: اے میسر! کیا وہ ان چیزوں میں سے کسی چیز کی معرفت رکھتا ہے جس پر تم ہو؟'' میں نے کہا: اللہ بہتر جانتا ہے۔راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد اگلے سال پھر میں حج پر گیا اور اسی شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جس کے بارے میں میں نے معلوم کرلیا تھا کہ وہ حق کی معرفت نہیں رکھتا۔ میں ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسی شخص کے متعلق میں نے خبر دی تو امام علیہ السلام نے وہی پچھلے سال والا سوال کیا: ''کیا وہ ان میں سے کسی چیز کی معرفت رکھتا ہے جس پر تم ہو؟'' میں نے عرض کیا :نہیں ،امام علیہ السلام نے فرمایا: ''اے میسر! کونسا خطہ زمین احترام کے لحاظ سے سب سے عظیم ہے؟'' میں نے عرض کیا: اللہ ،اس کا رسولؐ اور فرزند رسولؐ زیادہ بہتر جانتے ہیں ،آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''اے میسر! رکن اور مقام کے درمیان جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے ،اور قبر اور منبر کے درمیان جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے ،قسم بخدا! اگر بندے کو اللہ تعالیٰ ایک طویل عمر دے کہ جس میں وہ رکن اور مقام کے درمیان اور قبر اور منبر کے درمیان ایک ہزار سال اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا رہے ،پھر اسے اسی فرش پر اس طرح سے ذبح کردیا جائے جیسے سفید وسیاہ رنگ کے مینڈھے کو ذبح کیا جاتا ہے ،پھر وہ اللہ تعالیٰ سے ہماری ولایت کے بغیر ملاقات کرے تو اس کے سلسلے میں اللہ عزّ وجلّ کے اوپر واجب ہے کہ وہ اسے جہنم کی آگ میں ناک کے بل داخل کردے۔''

۱۷۔اور اسی اسناد کے ساتھ ،محمد بن احمد سے ،انہوں نے محمد بن علی ہمدانی سے ،انہوں نے حنان بن سدیر سے ،انہوں نے اپنے والد سے ،انہوں نے کہا کہ میں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: ''بیشک علی علیہ السلام کا دشمن دنیا سے نہیں نکلے گا جب تک کہ (جہنم کے کھولتے) گرم پانی کا گھونٹ نہ پی لے۔'' اور فرمایا: ''جو شخص اس امر (ولایت علیؑ) کی مخالفت کرتا ہے اس کے لئے مساوی ہے کہ نماز پڑھے یا زنا کرے۔''

۱۸۔ایک دوسری حدیث میں ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''ہم اہل بیت کا دشمن پرواہ نہ کرے روزہ رکھے یا نماز پڑھے ،زنا کرے یا چوری کرے ،بیشک وہ (جہنم کی) آگ میں ہے ،بیشک وہ (جہنم کی) آگ میں ہے۔''

۱۹۔میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے ،انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے ،انہوں نے علی بن حکم سے ،انہوں نے ھشام بن سالم سے ،انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ جو علی علیہ السلام کو بہت گالیاں دیتا ہے؟ امام علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''قسم بخدا ،اس شخص کا خون بہانا حلال ہے اگر اس کی وجہ سے بے گناہ کا خون نہ بہے؟'' میں نے عرض کیا کس طرح سے اس کی وجہ سے بے گناہ کا خون بہے گا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''مومن کا فر

کے مقابلے میں قتل ہو جائے۔'' (یعنی اس کی وجہ سے خود یا کسی اور مومن کے مارے جانے کا خطرہ ہو۔)

۲۰۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے محمد بن حسین بن ابی خطاب سے، انہوں نے حکم بن مسکین سے، انہوں نے ابوسعید مکاری سے، انہوں نے ایک راوی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا کہ امیر المومنین صلوات اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: ''ہمارا دشمن جہنم کے کنوئیں کے کنارے پر ہے اور جو کنوئیں کے کنارے پر ہوتا ہے وہ آخر کار اس میں گر جاتا ہے، خدا اہل دوزخ کو نابود کرے، کتنا برا ٹھکانہ ہے ان کا، بیشک اللہ عزّ وجلّ ارشاد فرماتا ہے "بِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ" ٭ سورۂ نحل: آیت-۲۹، سورۂ زمر: آیت-۷۲ اور سورۂ غافر (مومن): آیت-۷۶۔٭ (تکبر کرنے والوں کا (کیا) برا ٹھکانہ ہے۔) اور کوئی شخص اس نیکی کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے پاس قرار دی ہے اس کی وجہ سے ہماری محبت کے سلسلے میں کوتاہی نہ کرے۔''

۲۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے محمد بن خالد سے، انہوں نے نضر سے، انہوں نے یحییٰ حلبی سے، انہوں نے ابومغراء سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے علی صائغ سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''بیشک مومن یقیناً اپنے رشتہ دار و دوست کی شفاعت کرے گا مگر یہ کہ اس کا رشتہ دار و دوست ناصبی (دشمن اہل بیت) ہو، اگر ناصبی کے لئے تمام نبی ومرسل اور مقرب فرشتے (بھی) شفاعت کریں تب بھی ان کی شفاعت قبول نہیں کی جائے گی۔''

۲۲۔ اور اسی اسناد کے ساتھ محمد بن خالد سے، انہوں نے حمزہ بن عبداللہ سے، انہوں نے ھاشم بن ابی سعید سے، انہوں نے ابوبصیر لیث المرادی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے آپ نے ارشاد فرمایا: ''بیشک نوح علیہ السلام نے کشتی میں کتے اور سور کو (بھی) سوار کیا تھا مگر اس میں ولد الزنا کو سوار نہیں کیا تھا، اور ناصبی (دشمن اہل بیت) ولد الزنا سے (بھی) بدتر ہے۔''

۲۳۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ عطار نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے ابن فضال سے، انہوں نے علی بن عقبہ سے، انہوں نے عمر بن ابان سے، انہوں نے عبدالحمید سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ: میرا ایک پڑوسی ہے جو تمام حرام کاموں کو انجام دیتا ہے یہاں تک کہ نماز جیسی چیز کو بھی چھوڑ دیتا ہے، امام علیہ السلام نے فرمایا: ''اللہ پاک ہے اور اس سے بہت بلند ہے۔'' پھر فرمایا: ''کیا میں تمہیں اس شخص کی خبر نہ دوں جو اس سے بھی زیادہ برا ہے؟'' میں نے عرض کیا: جی، امام علیہ السلام نے فرمایا: ''ہم سے دشمنی رکھنے والا اس بھی زیادہ برا ہے۔''

۲۸۰۔ قدریہ٭ قدریہ عقائد اسلامی سے منحرف ایک فرقہ تھا٭ کی سزا☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا علی بن احمدؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن جعفر اسدی نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن ابی القاسم نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا اسحاق بن ابراہیم عطار انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن موسیٰ بصری نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا سلیمان بن عیسیٰ تجزی نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا اسرائیل نے، انہوں نے ابواسحاق سے،

انہوں نے حارث سے، انہوں نے امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: "بیشک قدریہ والوں کی روحوں پر صبح شام آگ کو مسلط کیا جائے گا یہاں تک کہ قیامت کا دن آ جائے، جب قیامت آ جائے گی تو ان کو جہنمی لوگوں کے ساتھ مختلف قسم کے عذاب دیئے جائیں گے، تو وہ لوگ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! تو نے ہم پر خاص قسم کا عذاب نازل فرمایا تھا اور عمومی عذاب بھی نازل فرما رہا ہے۔ تو ان کو جواب دیا جائے گا: "ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ. اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ." ﴿سورۂ قمر: آیت ۴۸ اور ۴۹۔﴾ (اب جہنم کی آگ کا مزہ چکھو۔ بیشک ہر چیز ہم نے ایک مقرر انداز سے سے پیدا کی ہے۔)

۲۔ مجھ سے بیان کیا علی بن احمدؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن ابی بشر نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن عیسیٰ دامغانی نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن خالد برقی نے، انہوں نے یونس بن عبدالرحمٰن سے، انہوں نے اس شخص کے جس نے ان سے حدیث بیان کی، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے آپ نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل نہیں فرمائی مگر قدریہ کے سلسلے میں: "اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلَالٍ وَّ سُعُرٍ. يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ، ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ. اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ" ﴿سورۂ قمر: آیت: ۴۸ سے ۴۹۔﴾ (بیشک گنہگار لوگ گمراہی اور دیوانگی میں (مبتلا) ہیں۔ اس روز یہ لوگ اپنے منہ کے بل (جہنم کی) آگ میں گھسیٹے جائینگے (اور ان سے کہا جائے گا) اب جہنم کی آگ کا مزہ چکھو۔ بیشک ہم نے ہر چیز ایک مقرر انداز سے پیدا کی ہے۔)"

۳۔ مجھ سے بیان کیا علی بن احمدؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا مسلمہ بن عبدالملک نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا داود بن سلیمان نے، انہوں نے ابوالحسن علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے، آپ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشاد فرمایا: "میری امت کی دو قسمیں ایسی ہیں جن کے لئے اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے: مرجئہ اور قدریہ۔"

۴۔ مجھ سے بیان کیا احمد بن محمدؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن محمد بن عیسیٰ نے، انہوں نے حسین بن سعید سے، انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے، انہوں نے علی ابن ابی حمزہ سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: "اللہ تعالیٰ کی قدرت وتدبیر کو جھٹلانے والے اپنی قبروں سے محشر میں بندر اور سور کے طور پر مسخ ہو کر آئیں گے۔"

۵۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری نے، انہوں نے محمد بن حسین بن ابی خطاب سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے ھشام بن سالم سے، انہوں نے زرارہ بن اعین اور محمد بن مسلم سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: "یہ آیت: "ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ. اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ" ﴿سورۂ قمر: آیت: ۴۸، ۴۹۔﴾ (جہنم کی آگ کا مزہ چکھو۔ بیشک ہم نے ہر چیز ایک مقرر انداز سے پیدا کی ہے۔) قدریہ کے سلسلے میں نازل ہوئی ہے۔"

۶۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسی بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا موسی بن عمران نخعی سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا حسین بن یزید نوفلی نے، انہوں نے اسماعیل بن مسلم سکونی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے، آپ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے کہ امام علی بن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن بدعت ایجاد کرنے والوں کو لایا جائیگا، پس تم قدریہ (فرقہ کے لوگوں) کو دیکھو گے کہ وہ ان میں سیاہ گائے کے سفید ناک کی مانند نمایا ہوں گے، پس اللہ عزّ وجلّ فرمائے گا: تمہارا کیا مقصد تھا؟ وہ کہیں گے: ہمارا مقصد تیری رضا وخوشنودی تھا، پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یقیناً تم نے آنکھوں کو بند کرلیا تھا، اور تمہارے گناہوں نے تمہیں قدریہ والے نظریات کے علاوہ سب چیزوں سے غافل کردیا تھا۔ اس وجہ سے وہ لوگ شرک میں اس طرح سے داخل ہو گئے کہ اس کا علم بھی انہیں نہ ہوا۔''

۷۔ اور اسی اسناد کے ساتھ، امام علی بن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام سے، راوی بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عباس کا غلام مجاہد آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا امیر المومنین! آپ قدریہ فرقے والوں کی باتوں کے سلسلے میں کیا فرماتے ہیں؟ - جب کہ ان کے ساتھ لوگوں کا ایک گروہ بھی تھا - امیر المومنین علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: تمہارے ساتھ ان میں کا کوئی ہے - یا گھر میں ان میں سے کوئی ہے -؟ مجاہد نے عرض کیا: یا امیر المومنین! آپ ان کے ساتھ کیا سلوک کریں گے؟ آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ''میں ان سے توبہ طلب کروں گا، پس اگر انہوں نے توبہ کرلیا تو ٹھیک ہے ورنہ ان کی گردنوں کو اڑا دوں گا۔''

۸۔ اور اسی اسناد کے ساتھ، اسماعیل بن مسلم سے، انہوں نے مروان بن شجاع سے، انہوں نے سالم افطس سے، انہوں نے سعید بن جبیر سے، انہوں نے کہا کہ امیر المومنین علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ''قدریہ فرقے میں سے کوئی بھی حد سے آگے نہیں بڑھتا ہے مگر یہ کہ وہ ایمان سے خارج ہو جاتا ہے۔''

۹۔ اور مجھ سے بیان کیا محمد بن موسی بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا محمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن محمد عاصمی سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن عاصم ہمدانی سے، انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن عرزمی سے، انہوں نے یحییٰ بن سالم سے، انہوں نے محمد بن مسلمہ سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''کوئی رات رات سے اور کوئی دن دن سے اتنی شباہت نہیں رکھتا جتنی شباہت مرجئہ (فرقے کا نام) یہودیت سے اور قدریہ نصرانیت سے شباہت رکھتے ہیں۔''

۱۰۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسی بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا موسی بن عمران نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا حسین بن یزید نے، انہوں نے اسماعیل بن مسلم سے، انہوں نے جعفر بن محمد علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے، آپ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے کہ امیر المومنین صلوات اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: ''ہر امت کے لئے مجوسی ہیں اور اس امت کے مجوسی وہ لوگ ہیں جو قدرت ومشیت کے متعلق بولتے ہیں۔''

۴۸۱۔ جھوٹی امامت کا دعویٰ کرنے والے کی سزا ☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے محمد بن حسین سے، انہوں نے ابن فضال سے، انہوں نے معاویہ بن وھب سے، انہوں نے ابوسلام سے، انہوں نے سورۃ بن کلیب سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے، راوی کہتا ہے کہ میں نے امام علیہ السلام سے اللہ عزّ وجلّ کے قول: "وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ" ﴿سورۃ الزمر: آیت-۶۱﴾ (اور جن لوگوں نے خدا پر جھوٹے بہتان باندھے تم قیامت کے دن دیکھو گے کہ ان کے چہرے سیاہ ہوں گے) کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: "(یہ اس شخص کے لئے ہے کہ) جو امام ہونے کا دعوہ کرے جب کہ وہ امام نہ ہو۔" میں نے کہا: اگر چہ وہ علوی اور فاطمی ہو؟ (یعنی علی و فاطمہ علیہما السلام کی اولاد سے ہو تب بھی؟) امام علیہ السلام نے فرمایا: "(ہاں) اگر چہ وہ علوی اور فاطمی ہو۔"

۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر نے، انہوں نے محمد بن حسین سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے ابان سے، انہوں نے مفضل سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: "جو شخص امامت کا دعویٰ کرے جب کہ اس کے اہل میں سے نہ ہو تو وہ کافر ہے۔"

۳۔ میرے والدؒ، انہوں نے سعد بن عبداللہ سے، انہوں نے محمد بن حسین سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابو ھاشم بزاز اسدی سے، انہوں نے داود بن فرقد سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: "جو شخص امامت کا دعویٰ کرے جبکہ وہ امام نہ ہو تو یقیناً اس نے اللہ، اس کے رسولؐ اور ہم پر جھوٹ باندھا ہے۔"

۴۔ اور اسی اسناد کے ساتھ، محمد بن حسین سے، انہوں نے ابن سنان سے، انہوں نے آدم کے بھائی یحییٰ سے، انہوں نے ولید بن صبیح سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: "بیشک اس امر کا اس کے اہل کے علاوہ کوئی دعویٰ نہیں کرتا ہے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس (جھوٹے دعویدار) کی عمر کو قطع کر دیتا ہے۔"

۴۸۲۔ سات بڑے سزا پانے والے ☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے عباس بن معروف سے، انہوں نے حسن محبوب سے، انہوں نے حنان بن سدیر سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے اصحاب میں سے ایک شخص نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ میں نے امام علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: "لوگوں میں سب سے زیادہ عذاب پانے والے قیامت کے دن سات افراد ہوں گے، ان میں پہلا آدم کا بیٹا کہ جس نے اپنے بھائی کو قتل کیا تھا، نمرود کہ جس نے ابراہیم کے ساتھ اس کے پروردگار کے سلسلے میں جھگڑا کیا تھا، بنی اسرائیل میں سے دو مرد کہ جنھوں نے اپنی قوم کو یہودی اور نصرانی بنایا تھا، فرعون کہ جس نے کہا "انا ربّکم الاعلیٰ" (میں تمہارا سب بڑا پروردگار ہوں)، دو مرد اس امّت کے کہ جن میں سے ایک دونوں میں زیادہ بدتر ہے کہ جو آگ کے سمندروں میں فلق کے نیچے بڑی مصیبتوں کے تابوت میں ہوگا۔"

۲۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے ابوالجارود سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا: آپ مجھے (جہنم کی) آگ میں سب سے پہلے داخل ہونے والے کے بارے میں خبر دیجئے، امام علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''ابلیس اور اس کے دائیں طرف کا مرد اور اس کے بائیں طرف کا مرد۔''

۳۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا عباد بن سلیمان نے، انہوں نے محمد بن سلیمان (سے، انہوں نے اپنے والد سلیمان) دیلمی سے، انہوں نے اسحاق بن عمار صیرفی سے، انہوں نے ابوالحسن الماضی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے، راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کی: میں آپ کا فدیہ قرار پاؤں، مجھے ان دونوں کے بارے میں کوئی حدیث بیان فرمایئے، یقیناً میں نے آپ علیہ السلام کے پدر بزرگوار علیہ السلام سے ان دونوں کے بارے میں متعدد احادیث سنی ہے، راوی کہتا ہے امام علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: ''اے اسحاق! پہلا والا بچھڑے کی مانند ہے اور دوسرا والا سامری کی مانند ہے۔'' راوی کہتا ہے میں نے عرض کیا: میں آپ کا فدیہ قرار پاؤں، ان دونوں کے سلسلے میں مزید کچھ فرمایئے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: ''ان دونوں نے قسم بخدا! (لوگوں کو) نصرانی، یہودی اور مجوسی بنایا، اور اللہ تعالیٰ ان دونوں کی اس بات کو معاف نہیں فرمائے گا۔'' راوی کہتا ہے میں نے عرض کیا: ''میں آپ کا فدیہ قرار پاؤں، ان دونوں کے سلسلے میں مزید فرمایئے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: ''ایک مرد نے ایسی امامت کا دعوہ کیا جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے نہیں تھی اور دوسرے نے اللہ تعالیٰ کی جانب سے جو امام تھا اس میں عیب نکالا، اور (ایک) دوسرے نے عقیدہ بنایا کہ ان دونوں کے لئے اسلام میں کوئی حصہ ہے۔'' (یعنی ان کا اسلام سے کوئی سروکار ہے)۔ راوی کہتا ہے میں نے عرض کیا: ''میں آپ کا فدیہ قرار پاؤں، ان دونوں کے سلسلے میں اور کچھ فرمایئے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: ''اے اسحاق! میں پرواہ نہیں کرتا ہوں کہ تم کتاب خدا کے محکمات کو محو کر دو یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا انکار کر دو یا عقیدہ بنالو کہ آسمان میں کوئی خدا نہیں ہے یا علی بن ابی طالب علیہ السلام پر (کسی اور کو) مقدم کر دو۔'' راوی کہتا ہے میں نے عرض کی: میں آپ کا فدیہ قرار پاؤں، مزید بیان فرمایئے۔ راوی کہتا ہے کہ امام علیہ السلام نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ''اے اسحاق! یقیناً جہنم میں ایک وادی ہے جس کو سقر کہا جاتا ہے، جب سے اللہ تعالیٰ نے اسے خلق کیا ہے آج تک اس نے سانس نہیں لیا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ اسے سوئی کی مقدار میں بھی سانس لینے کی اجازت دے دے تو زمین پر موجود تمام افراد جل جائیں، بیشک (جہنم کی) آگ والے اس وادی کی حرارت، بدبو اور گندگی سے پناہ مانگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اس کو (جہنم کی) آگ والوں کے لئے تیار نہیں کیا ہے، اور اس وادی میں ایک پہاڑ ہے کہ اس وادی کے تمام لوگ اس پہاڑ کی حرارت، بدبو اور گندگی سے پناہ مانگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اس کو اس وادی والوں کے لئے تیار نہیں کیا ہے، اور بیشک اس پہاڑ میں ایک درّہ ہے کہ اس پہاڑ کے تمام لوگ اس درّہ کی حرارت، بدبو اور گندگی سے پناہ مانگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اس کو اس پہاڑ والوں کے لئے تیار نہیں کیا ہے اور بیشک اس درّہ میں ایک کنواں ہے کہ اس درّہ کے تمام رہنے والے اس کنویں کی حرارت، بدبو اور گندگی سے پناہ مانگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اس کو اس درّے والوں کے لئے تیار نہیں کیا ہے، اور بیشک اس کنوے میں ایک سانپ ہے کہ اس

کنویں کے تمام رہنے والے اس سانپ کی خباثت، بدبو اور گندگی سے پناہ مانگتے ہیں اور اللہ عز وجل نے اس سانپ کی زہر کی آفتوں کو اس کنویں والوں کے لئے تیار نہیں کیا ہے، بیشک اس سانپ کے منہ میں سات صندوق ہیں کہ جن میں سابقہ امتوں میں سے پانچ اور اس امت میں سے دو ہوں گے۔'' راوی کہتا ہے میں نے عرض کی: میں آپ کا فدیہ قرار پاؤں، یہ پانچ کون ہیں اور یہ دو کون ہیں؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: ''جہاں تک تعلق پانچ کا ہے تو اس میں: قابل کہ جس نے ہابیل کو قتل کیا، نمرود کہ جس نے ابراہیم کے ساتھ اس کے پروردگار کے سلسلے میں جھگڑا کیا، کہا کہ ''انا احیی وامیت'' (میں زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں)، اور فرعون کہ جس نے کہا کہ ''انا ربکم الاعلیٰ'' (میں تمہارا سب سے بڑا پروردگار ہوں) اور یہودا کے جس نے یہودیوں کو یہودی بنایا اور بولس کہ جس نے نصرانیوں کو نصرانی بنایا اور اس امت میں سے دو اعرابی ہے۔''

۴۸۳۔ حسین بن علی علیہما السلام کے قاتل کی سزا ☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے، انہوں نے زیاد قندی سے، انہوں نے محمد بن ابی حمزہ سے، انہوں نے عیص بن القاسم سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس امام حسین علیہ السلام کے قاتل کا تذکرہ ہوا تو آپ کے بعض اصحاب نے کہا: ہم خواہش رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے دنیا میں انتقام لے، آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''گویا کہ تم اللہ کے عذاب کو اس کے لئے کم کرنا چاہتے ہو؟ جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ شدید ترین عذاب اور عبرتناک سزا و مصیبت ہے۔''

۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے ابراہیم بن ھاشم سے، انہوں نے عثمان بن عیسیٰ سے، انہوں نے عمرو بن شمر سے، انہوں نے جابر سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بیشک (جہنم کی) آگ میں ایک ایسی منزل ہے کہ جہاں لوگوں میں سے کوئی بھی نہیں پہنچے گا سوائے حسین بن علی صلوات اللہ علیہما اور یحییٰ بن ذکریا علیہما السلام کے قاتلوں کے۔''

۳۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ عطار نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے محمد بن حسین سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے اپنے بعض اصحاب سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب قیامت کا دن آئے گا تو فاطمہ (سلام اللہ علیہا) کے لئے ایک نور کا خیمہ نصب کیا جائے گا اور حسین علیہ السلام کا سر مبارک ان کے ہاتھ کی طرف آئے گا، جب حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی نگاہ مبارک ان پر پڑے گی تو ایسی چیخ ماریں گی کہ کوئی مقرب فرشتہ، نبی و مرسل اور مومن بندہ ایسا نہیں ہوگا کہ جو اس چیخ پر گریہ نہ کرے، پس اللہ عز وجل ان کے لئے بہترین صورت کے مرد کو نمونہ بنائے گا کہ جو بغیر سر کے ان کے قاتلوں کے ساتھ جنگ کرے گا، اللہ تعالیٰ ان کے قاتلوں اور ان کو زخمی کرنے والوں اور ان کے قتل میں شریک افراد کو جمع فرمائے گا اور یہ ان لوگوں کو قتل کرے گا یہاں تک کہ ان کے آخری آدمی تک پہنچ جائے گا، پھر ان (ظالموں) کو زندہ کیا جائے گا اور امیر المومنین علیہ السلام ان کو قتل کریں گے، پھر ان کو زندہ کیا جائے گا اور امام حسن علیہ السلام ان کو قتل کریں گے، پھر ان کو زندہ کیا جائے گا اور امام حسین علیہ السلام ان کو قتل کریں گے، پھر ان کو زندہ کیا جائے گا اور ہماری ذریت میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہے

گا مگر یہ کہ وہ ان (ظالموں) کو اس طرح قتل کریں گے جیسا کہ قتل کیا جانا چاہئے، پس اس موقع پر غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا اور حزن و غم فراموش ہو جائے گا۔'' پھر ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ہمارے شیعوں پر رحم کرے، ہمارے شیعہ قسم بخدا، (وہی) مومنین ہیں، پس یقیناً قسم بخدا، وہ لوگ ہمارے طویل غم اور حسرت کی مصیبت میں ہمارے ساتھ شریک رہے۔''

۴۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے اسماعیل بن جابر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، راوی کہتا ہے کہ میں نے امام علیہ السلام کو فرماتے سنا: '' قائم (امام زمانہ) قسم بخدا! حسین علیہ السلام کے قاتلوں کی ذریت کو ان کے اجداد کے کرتوں کی وجہ سے قتل کریں گے۔''

۵۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکل نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ عطار نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے، انہوں نے محمد بن منصور سے، انہوں نے ایک راوی سے، انہوں نے شریک سے، انہوں نے سلسلے کو بلند کرتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب قیامت کا دن آئے گا تو فاطمہ سلام اللہ علیہا اپنی کنیزوں کے گروہ میں تشریف فرما ہوں گی تو ان سے کہا جائے گا: تم جنت میں داخل ہو جاؤ، تو وہ فرمائیں گی: میں اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوں گی جب تک کہ مجھے یہ نہ معلوم ہو جائے کہ میرے بعد میرے بیٹے کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا، تو ان سے کہا جائے گا قیامت کے درمیان میں نگاہ کرو، تو وہ دیکھیں گے کہ امام حسین علیہ السلام کھڑے ہوئے ہیں اور ان کے بدن مبارک پر سر نہیں ہے، یہ دیکھ کہ وہ زور سے چیخ ماریں گی، ان کی چیخ وفریاد سن کر میں بھی چیخ ماروں گا اور ہماری چیخ وفریاد کو سن کر فرشتے چیخ ماریں گے، اس موقع پر پروردگار ہماری خاطر غضب ناک ہوگا اور (جہنم کی) اس آگ کو حکم کرے گا کہ جس کو ہبب کہا جاتا ہے کہ جس کو ہزار سال تک بھڑکایا گیا یہاں تک وہ سیاہ ہوگئی جس میں کسی بھی روح کو داخل نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی اس کی پریشانی کو اس میں سے کبھی نکالا جائے گا، پس اسے کہا جائے گا: قاتلانِ حسینؑ اور حاملانِ قرآن کو تلاش کر، وہ انہیں تلاش کر کے اسے کھالے گی، جب یہ لوگ ہبب کا حصہ ہو جائیں گے تو جب یہ گھوڑے کی طرح ہنہنائے گی تو یہ لوگ بھی ہنہنائیں گے اور جب یہ کروٹ لیتے ہوئے گدھے کی طرح کی آواز نکالے گی تو یہ بھی ویسی آواز نکالیں گے، اور جب وہ گدھے کی مخصوص آواز نکالے گی تو یہ لوگ بھی ویسی ہی آواز نکالیں گے، اس موقع پر ایک فصیح زبان آواز سے کہے گا: پروردگار! کیوں تو نے بت پرستوں سے پہلے ہم پر آگ کو واجب کیا؟ پروردگار کی جانب سے ان کو جواب دیا جائے گا: یقیناً جو جانتا ہے اس کی مانند نہیں ہو سکتا کہ جو نہیں جانتا ہے۔

۶۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ عطار نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے اپنے والد سے، (انہوں نے عبداللہ بن مغیرہ سے) انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن اصم سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن بکر ارجانی نے، انہوں نے کہا کہ میں مکہ سے مدینے کے درمیان کے سفر میں ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ تھا، آپ ایک منزل پر ٹھہرے جسے عسفان کہا جاتا ہے، پھر ہم ایک سیاہ پہاڑ سے گذرے جو راستے کی بائیں طرف تھا، آپؑ وحشت زدہ ہوئے، تو میں نے عرض کیا: یا ابن رسول اللہ! اس پہاڑ نے کیوں وحشت زدہ بنایا؟ جبکہ آپ نے اسی کی طرح کے اور پہاڑ بھی راستے میں دیکھے تھے؟ آپ

علیہ السلام نے فرمایا: ''اے ابن بکر کیا تجھے معلوم ہے کہ یہ کونسا پہاڑ ہے؟ یہ پہاڑ ہے کہ جس کو ''الکمد'' کہا جاتا ہے، یہ جہنم کی وادیوں میں سے ایک وادی پر ہے، اس میں میرے جد حسین علیہ السلام کے قاتلوں کو اللہ تعالی نے رکھا ہوا ہے، اس وقت اس کے نیچے سے جہنم کے پانیوں میں سے جہنمیوں کا پیپ، خون اور آلودگی والا پانی جاری ہے، گرم پانی، زانیہ عورت کی شرم گاہ سے نکلتا ہوا پیپ اور اسی طرح جہنم کے دیگر پانی جیسے ''لظی''، ''حطمہ''، ''سقر''، ''جحیم''، ''ھاویہ'' اور ''سعیر'' بہہ رہے ہیں، میں جب بھی اس جگہ سے گذرتا ہوں اور اس پہاڑ کو دیکھتا ہوں تو ٹھہر جاتا ہوں اور ان دو افراد کو دیکھتا ہوں کہ جو مدد مانگ رہے ہیں اور گریہ کر رہے ہیں، میرے جد کے قاتلوں کی طرف دیکھتا ہوں اور ان دونوں سے کہتا ہوں: بیشک تم لوگوں نے ان کاموں کو انجام دیا جب کہ تم ان سے بچنے پر قادر تھے، تم نے ہم پر رحم نہیں کیا جب کہ تم طاقت رکھتے تھے، تم نے ہم کو قتل کیا، تم نے ہمیں محروم کیا، تم نے ہمارے حق کو پامال کیا اور ہماری طرف توجہ کئے بغیر ہر کام کو انجام دیتے رہیں، پس اللہ تعالی ان پر رحم نہ فرمائے جو تم پر رحم کرے، تم نے اپنے کرتوت کے وبال کو چکھا اور اللہ تعالی تو اپنے بندوں پر ذرہ برابر بھی ظلم کرتا نہیں ہے۔''

۷۔ اور اسی اسناد کے ساتھ، محمد بن احمد سے، انہوں نے محمد بن حسین سے، انہوں نے نصر بن مزاحم سے، انہوں نے عمر بن سعد سے، انہوں نے محمد بن یحییٰ حجازی سے، انہوں نے اسماعیل بن داود ابو العباس اسدی سے، انہوں نے سعید بن خلیل سے، انہوں نے یعقوب بن سلیمان سے، انہوں نے کہا کہ ایک رات میں اور کچھ لوگ باتوں میں لگے ہوئے تھے کہ امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں کا تذکرہ آیا تو لوگوں میں سے ایک شخص بولا کہ ان کے قتل سے کسی کو کچھ حاصل نہیں ہوا سوائے اس کے کہ اس کے گھر والوں، اس کے مال اور اس کی جان مصیبت میں مبتلا ہوئی، یہ سن کہ قوم میں سے ایک بوڑھا بولا - کہ جو یقیناً ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے ان کے قتل کی گواہی دی اور ان کے برخلاف دشمنوں کی مدد کی تھی - مجھ تک تو ابھی تک کوئی ناپسندیدہ بات نہیں پہنچی، یہ سن کر لوگ اس سے بہت ناراض ہوئے اسی وقت چراغ اولٹ گیا کہ جس کا تیل تیزی سے آگ پکڑنے والا تھا، وہ شخص اٹھا تا کہ چراغ کو سیدھا کرے، اس نے آگ کو اپنی انگلی سے اٹھایا اور اسے پھونک مارنے لگا، اسی دوران آگ نے اس کی داڑھی کو لپیٹ میں لے لیا، وہ تیزی سے پانی کی تلاش میں نکلا اور نہر میں کود پڑا جبکہ آگ اس کے سر پر بھڑک رہی تھی، جب اسے نہر سے نکالا گیا تو اس آگ نے اسے جلا دیا تھا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ اللہ تعالی لعنت کرے اس پر۔''

۸۔ اور اسی اسناد کے ساتھ، عمر بن سعد سے، انہوں نے قاسم بن اصبغ بن نباتہ سے، انہوں نے کہا کہ میرے پاس بنی دارم میں سے ایک شخص آیا جو ان لوگوں میں سے تھا کہ جنہوں نے قتل امام حسین علیہ السلام کی گواہی دی تھی، وہ شخص سیاہ چہرے والا تھا جب کہ اس سے پہلے یہ شخص خوبصورت اور سفید چہرے کا مالک تھا، میں نے اس سے کہا کہ مجھے جہاں تک معلوم ہے تمہارا رنگ تبدیل ہو گیا ہے؟ اس نے کہا کہ میں نے اصحاب حسین علیہ السلام میں سے ایک شخص کو قتل کیا جو نہایت ہی سفید چہرے والا تھا اور اس کے ماتھے پر سجدوں کا نشان روشن تھا، میں نے اس کو قتل کر دیا اور اس کے سر کو ہمراہ لے گیا۔

قاسم کہتے ہے کہ: (اس دن جب اس شخص نے اس نوجوان کو قتل کیا) میں نے اس کو گھوڑے پر خوشی کے عالم میں دیکھا تھا کہ سوار نے اس سر کو گھوڑے کے سینے پر لٹکایا ہوا تھا اور وہ سر گھوڑے کے ہاتھوں (اگلے پاؤں) کے ساتھ لگ رہا تھا، انہوں نے اپنے والد سے کہا: کاش کچھ

دیر کے لئے سر کو بلند کر دیا جاتا تاکہ میں دیکھ لیتا کہ گھوڑے نے اپنے ہاتھوں سے اس کی کیا حالت بنادی ہے، اس کے والد نے کہا: بیٹے! جو کچھ اس کے ساتھ ہوا وہ اس سے زیادہ شدید تھا جو اس سر کے ساتھ سلوک ہوا تھا، مجھ سے خود اس کے قاتل نے بتایا ہے کہ: جس دن سے اس نوجوان کو قتل کیا ہے اس دن سے کوئی ایسی رات نہیں گذری ہے کہ وہ میرے خواب میں نہ آیا ہو اور میرا شانہ پکڑ کر فرمایا نہ ہو کہ: چل اور پھر وہ مجھے جہنم کی جانب لے جاتا اور اس میں دھکیل دیتا یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔ اس کے ایک پڑوسی نے کہ جس نے سونے کے درمیان کی اس کی آواز سنی تھی کہتا ہے کہ: شام سے صبح تک اس کی فریاد و پکار نے مجھے سونے نہیں دیا ہے۔ قاسم بن اصبغ بن نباتہ کہتے ہے کہ اپنے قبیلے کے چند جوانوں کے ساتھ ہم اس کے پڑوسی کے پاس پہنچے تو ایک عورت باہر آئی، ہم نے اس سے سوال کیا تو اس نے کہا کہ تم نے جو کچھ کہا وہ سچ کہا ہے۔''

۹۔ اور اسی اسناد کے ساتھ، عمر بن سعد سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا ابو معاویہ نے، انہوں نے اعمش سے، انہوں نے عمار بن عمیر تیمی سے، انہوں نے کہا کہ جب عبید اللہ بن زیاد اور اس کے ساتھیوں اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے کے سر لائے گئے۔ تو میں ان کی طرف پہنچا اس وقت لوگوں نے کہا: وہ آیا، اس وقت ایک سانپ آیا اور وہ ان سروں کے درمیان گھومتے ہوئے عبید اللہ بن زیاد اللہ تعالیٰ اس پر لعنت فرمائے۔ کے سر پر پہنچا اور اس کی ناک کے ایک سوراخ میں داخل ہو گیا، پھر نکلا اور اس کی ناک کے دوسرے سوراخ میں داخل ہو گیا۔''

۱۰۔ مجھ سے بیان کیا علی بن احمد بن عبد اللہ نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے جد احمد بن ابی عبد اللہ سے، انہوں نے اپنے والد محمد بن خالد سے، انہوں نے اپنی اسناد کے ساتھ سلسلے کو بلند کیا عنبسہ طائی کی جانب، انہوں نے ابو جبیر سے، انہوں نے امام علی ابن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام سے، آپؑ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: فاطمہ علیہا السلام کے لئے خون آلود سر حسین ظاہر ہوگا اور وہ فریاد کرے گی: ہائے میرے بیٹے! ہائے میرے دل کے میوے!، فاطمہ علھیا السلام کی فریاد پر فرشتے بیہوش ہو جائیں گے اور اہل قیامت کی ندا بلند ہوگی کہ: اے فاطمہؑ! اللہ تعالیٰ آپؑ کے بیٹے کے قاتل کو قتل کرے، رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اس وقت اللہ عزّ وجلّ ارشاد فرمائے گا: یہ کام (قاتل امام حسین علیہ السلام کو قتل کرنے کا) وہ، ان کے شیعہ، ان کے محبّ اور ان کے پیروکار انجام دیں گے، یقیناً فاطمہ سلام اللہ علیہا اس دن جنّت کے ناقوں میں سے ایک ایسے ناقے پر سوار ہوں گی کہ جس کی پیشانی خوبصورت، واضح رخسار، سیاہی مائل سرخ آنکھیں، اس کا سر خالص سونے کا، گردن اس کی مشک وعنبر کی، مہار اس کی سبز زبرجد کی، زین ایسے دُرّ کی کہ جس میں قیمتی پتھر لگے ہوئے ہوں گے، ناقے کے اوپر کجاوہ ہے، اس کا پردہ اللہ تعالیٰ کے نور سے اور اس کا تکیہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہے، اس کی نکیل دنیا کے فرسخوں میں سے ایک فرسخ ہے، اس کے کجاوے کے اطراف میں ہزار فرشتے تسبیح، تحمید، تہلیل، تکبیر اور عالمین کے پروردگار کی ثناء میں مشغول ہوں گے، پھر درمیان عرش سے منادی ندا دے گا: اے اہل قیامت! اپنی نگاہوں کو نیچا کر لو، یہ فاطمہؑ بنت محمد رسول اللہؐ ہے جو کہ صراط سے گذر رہی ہے، پس فاطمہ علیہا السلام صراط سے گذرے گی، اس وقت ان کے شیعہ بھی پل صراط سے برق رفتاری سے گذر جائیں گے، نبی صلی اللہ وآلہ وسلّم فرماتے ہے: اور فاطمہ سلام اللہ علیہا کے دشمن اور ان کی اولاد کے دشمن واصل جہنم ہوں گے۔''

۱۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ عطار نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن احمد نے، انہوں نے کہا

کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن محمد نے ، انہوں نے علی بن زیاد سے ، انہوں نے محمد بن علی حلبی سے ، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً آل ابی سفیان نے حسین بن علی علیہما السلام کو قتل کیا، پس اللہ تعالی نے ان کی حکومتوں کا خاتمہ کر دیا، ھشام نے زید بن علی کو قتل کیا تو اللہ تعالی نے اس کی حکومت کا خاتمہ کر دیا، ولید نے یحیٰ بن زید کو قتل کیا تو اللہ تعالی نے اس کی حکومت کا ذریّت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کرنے کی وجہ سے خاتمہ کر دیا۔'' (اللہ تعالی، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو ان ظالمین پر)۔

۴۸۴۔ باغی، قطع رحم کرنے والے، جھوٹی قسم کھانے والے اور زانی کے لئے سزا☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسی بن متوکلؒ نے ، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری نے ، انہوں نے احمد بن محمد سے ، انہوں نے حسن بن محبوب سے ، انہوں نے مالک بن عطیہ سے ، انہوں نے ابوعبیدۃ الحذاء سے ، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا کہ علی علیہ السلام کی کتاب میں ہے کہ تین خصلتیں ایسی ہیں جس کا رکھنے والا اس وقت تک نہیں مرتا جب تک اس کے عذاب کو دیکھ نہ لے: بغاوت، قطع رحمی اور ایسی جھوٹی قسم کہ جس کی وجہ سے وہ خدا کے ساتھ مقابلے پر نکل کر لڑنے والا قرار پاتا ہے۔''

۲۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے ، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے ، انہوں نے ہمارے بعض اصحاب سے ، انہوں نے علی بن اسماعیل میثمی سے ، انہوں نے بشیر دھان سے ، انہوں نے اس شخص کے جس نے ان سے بیان کیا، انہوں نے میثم سے ، انہوں نے سلسلے کو بلند کیا فرمایا: اللہ عزّ وجلّ ارشاد فرماتا ہے: ''لَا اُنِیْلُ رَحْمَتِیْ مَنْ تَعَرَّضَ لِلْاَیْمَانِ الْکَاذِبَۃِ، وَ لَا اُدْنِیْ مِنِّیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَنْ کَانَ زَانِیاً'' (میں اپنی رحمت اس شخص کو عطا نہیں کروں گا جو جھوٹی قسمیں کھاتا ہے اور نہ میں قیامت کے دن اس شخص کو اپنے قریب کروں گا جو زانی ہے۔)''

۴۸۵۔ مکر و فریب دینے کی سزا☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے ، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا میرے چچا محمد بن ابی القاسم نے ، انہوں نے محمد بن علی کوفی سے ، انہوں نے محمد بن عقبہ سے ، انہوں نے سلسلے کو بلند کیا، محمد بن حسن بن علی ابن ابی طالب سے ، انہوں نے اپنے پدر بزرگوار سے ، انہوں نے اپنے جد علیہ السلام سے کہ آپ فرمایا کرتے تھے: ''مکر اور فریب (کرنے والا جہنم کی) آگ میں ہے۔''

۴۸۶۔ قاتل شرابی اور چغل خور کی سزا☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے ، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا میرے چچا محمد بن ابی القاسم نے ، انہوں نے محمد بن علی کوفی سے ، انہوں نے عثمان بن عفان سدوسی سے ، انہوں نے علی بن غالب بصری سے ، انہوں نے ایک راوی سے ، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''خون بہانے والا، ہمیشہ شراب پینے والا اور چغل خور جنّت میں داخل نہیں ہوں گے۔''

۲۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن ادریس نے ، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن ابی عبداللہ نے ،

انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا عثمان بن عیسیٰ نے، انہوں نے عمرو بن خالد سے، انہوں نے زید بن علی سے، انہوں نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے، آپ نے فرمایا کہ علی علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ''جنت تین افراد پر حرام ہے: چغل خور، قاتل اور ہمیشہ شراب پینے والے پر۔''

۳۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا ہمارے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے، انہوں نے علی بن اسباط سے، انہوں نے علی بن جعفر سے، انہوں نے ابوالحسن امام موسیٰ بن جعفر الکاظم علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''تین (قسم کے افراد) پر جنت حرام ہے: چغل خور، ہمیشہ کا شرابی، اور ذلیل کرنے والا جب کہ وہ فاجر و گناہ گار ہو۔''

۴۸۷۔ دنیا عقاب کا گھر ہے☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے قاسم بن محمد سے، انہوں نے سلیمان ابن داود سے، انہوں نے حفص بن غیاث سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا: ''بیشک اللہ عز وجل نے موسیٰ علیہ السلام کو ان کی مناجات کے درمیان ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! دنیا عقاب کا گھر ہے، اس میں میں نے آدم کو اس کی خطا کی موقع پر عقاب کیا، میں نے اس دنیا کو قابل لعنت قرار دیا ہے اور ان میں کی ہر چیز قابل لعنت ہے سوائے ان چیزوں کے جو اس میں میرے لئے ہیں، اے موسیٰ! میرے صالح بندے اس دنیا میں میرے بارے میں اپنے علم کے مطابق زہد اختیار کرتے ہیں، اور میری مخلوقات میں سے تمام لوگ میرے بارے میں اپنے جہل کے مطابق اس دنیا میں رغبت و چاہت رکھتے ہیں، میری مخلوق میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے کہ جس نے اس دنیا کی تعظیم کی اور جس کی وجہ سے دنیا نے اس کی آنکھوں کو قرار و ٹھنڈک پہنچائی ہو اور کوئی بھی ایسا نہیں ہے کہ جس نے اس دنیا کو حقیر و پست قرار دیا ہو مگر یہ کہ (پھر بھی اسے) اس کا نفع و فائدہ حاصل ہوا ہو۔''

۴۸۸۔ تعصب کرنے والے کی سزا☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن ابراہیم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے، انہوں نے ھشام بن سالم سے، انہوں نے درست بن ابی منصور سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے تعصب کیا یا جس کے حق میں تعصب کیا گیا یقیناً اس نے اسلام کے پھندے کو اپنی گردن سے اتار دیا۔''

۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے، انہوں نے صفوان سے، انہوں نے عبداللہ بن ولید نخعی سے، انہوں نے عبداللہ بن ابی یعفور سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام

سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے تعصب کیا یا جس کے حق میں تعصب کیا گیا تو اس نے اسلام کے پھندے کو اپنی گردن سے اتار دیا۔''

۳۔ اور اسی اسناد کے ساتھ، صفوان سے، انہوں نے حفص سے، انہوں نے محمد بن مسلم سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص تعصب کرے گا تو اللہ عز وجل اس کو آگ کی پٹی لپیٹے گا۔''

۴۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا یعقوب بن یزید نے، انہوں نے العمرکی سے، انہوں نے سلسلے کو بلند کیا، فرمایا: ''جو شخص تعصب کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا حشر جاہلیت کے (زمانے کے) عربوں کے ساتھ کرے گا۔''

۵۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکل نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن ابراہیم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے نوفلی سے، انہوں نے سکونی سے، انہوں نے الصادق امام جعفر بن محمد علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے، آپ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص کے دل میں دانے کے وزن کے برابر بھی عصبیت کا حصہ ہوگا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے جاہلیت کے (زمانے کے) عربوں کے ساتھ مبعوث فرمائے گا۔''

۴۸۹۔ تکبر کرنے والوں کی سزا ☆

۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے عثمان بن عیسیٰ سے، انہوں نے علاء بن فضیل سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا کہ ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''قوت و عزت اور کبریائی اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے، پس جو شخص ان میں کسی چیز کو اپنے لئے قرار دے گا تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں جھونک دے گا۔''

۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے اپنے چچا محمد بن ابی القاسم سے، انہوں نے محمد بن علی کوفی سے، انہوں ابوجمیلہ مرادی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''کبریائی اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے پس جو شخص اس میں سے کسی چیز کو اپنے لئے کھینچنے کی کوشش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے (جہنم کی) آگ میں جھونک دے گا۔''

۳۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن حسین سعد آبادی نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے منصور بن عباس سے، انہوں نے سعید بن جناح سے، انہوں نے حسین بن مختار سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''تین افراد ایسے ہیں اللہ عز وجل جن کی طرف نگاہ نہیں فرمائے گا: تکبر کرنے والے، (تکبر کرتے ہوئے) اپنے لباس کو زمین تک لمبا کرنے والے، قسمیں کھا کر تجارت کرنے کو رواج دینے والے، بیشک کبریائی و بزرگی عالمین کے پروردگار کے لئے مخصوص ہے۔''

۴۔ اور اسی اسناد کے ساتھ، احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے قاسم بن عروہ سے، انہوں نے عبداللہ بن

بکیر سے، انہوں نے زرارہ بن اعین سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام اور ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام دونوں اماموں سے کہ آپ دونوں معصوموں علیہما السلام نے فرمایا: ''جنّت میں داخل نہیں ہوگا وہ شخص جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا۔''

۵۔ اور اسی اسناد کے ساتھ، احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے محمد بن علی کوفی سے، انہوں نے علی بن نعمان سے، انہوں نے عبداللہ بن طلحہ سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جنّت میں ایسا بندہ داخل نہیں ہوگا کہ جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر میں سے حصہ ہو، اور (جہنم کی) آگ میں ایسا بندہ داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں دانہ برابر بھی ایمان میں سے حصہ ہو'' میں نے عرض کیا: میں آپ کا فدیہ قرار پاؤں، جب مرد لباس پہنتا ہے اور جانور پر سوار ہوتا ہے تو اس بات کا امکان ہوتا ہے کہ وہ اپنے آپ میں بڑائی محسوس کرے، امام علیہ السلام نے فرمایا: ''یہ تکبر نہیں ہے، تکبر فقط حق کے انکار میں ہے اور ایمان فقط حق کا اقرار ہے۔''

۶۔ اور اسی اسناد کے ساتھ، محمد بن علی کوفی سے، انہوں نے ابوجمیلہ سے، انہوں نے سعد بن طریف سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''تکبر (جہنم کی) آگ کی سواریاں ہیں۔''

۷۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے، انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے، انہوں نے ابن بکیر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''بیشک جہنم میں تکبر کرنے والوں کے لئے ایک وادی ہے کہ جس کو ''سقر'' کہا جاتا ہے، اس نے اللہ تعالیٰ کی جانب شدت اور حرارت کی شکایت کی اور سوال کیا کہ پروردگار اسے سانس لینے کی اجازت دے، پس اس سقر نے سانس لیا اور جس کے نتیجے میں جہنم جل اٹھی۔''

۸۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے عبداللہ بن قاسم سے، انہوں نے سلسلے کو بلند کرتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تکبر کرنے والے قیامت کے دن انسان کی صورت میں بنی ہوئی چیونٹیوں کی شکل میں محشور ہوں گے جو پاؤں تلے کچلے جاتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ عزّ وجلّ اپنی تمام مخلوق کے حساب سے فارغ ہو جائے، پھر ان کو داخل کرے گا ایک ایسی آگ میں جو (جہنم کی) آگ کے علاوہ ہوگی، وہ لوگ پیاس بجھائیں گے زہریلے گارے کی مٹی سے اور (جہنم کی) آگ والوں کے (خراب) نچھوڑے ہوئے پانی سے۔''

۹۔ اور اسی اسناد کے ساتھ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جہنم میں زیادہ تر تعداد تکبر کرنے والوں کی ہوگی۔''

۱۰۔ اور اسی اسناد کے ساتھ، احمد بن ابوعبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے داود بن فرقد سے، انہوں نے اپنے بھائی سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: ''بیشک تکبر کرنے والوں کو چیونٹیوں کی صورت میں قرار دیا جائے گا کہ جنہیں لوگ اپنے پاؤں تلے روندتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ حساب سے فارغ ہو جائے۔''

۱۱۔ اور اسی اسناد کے ساتھ، احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے محمد بن علی کوفی سے، انہوں نے عمرو بن جمیع سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''مغرور و سرکش افراد اللہ عزّ وجلّ سے قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ دور

ہوں گے۔''

۱۲۔ اور اسی اسناد کے ساتھ، احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے محمد بن عبدالحمید عطار سے، انہوں نے عاصم بن حمید سے، انہوں نے ابوحمزہ سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تین (افراد) ایسے ہیں کہ اللہ عز وجل قیامت کے دن نہ تو ان کے ساتھ کلام کرے گا، نہ ہی ان کی طرف نظر فرمائے گا اور نہ ہی ان کو پاکیزہ کرے گا اور ان کے لئے عذاب الیم (دردناک) ہوگا: بوڑھا زانی، مغرور وسرکش بادشاہ اور تکبر کرنے والا۔''

۴۹۰۔ گناہ پر سزا نہ دینے کی سزا☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے محمد بن حسین بن ابی خطاب نے، انہوں نے عبداللہ بن جبلہ سے، انہوں نے ابوعبداللہ خراسانی سے، انہوں نے حسین بن سالم سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو بھی اپنی قوم میں پیدا ہوا اور پھر اس کے گناہ کرنے پر اس کو سزا نہ دی جائے تو اللہ عز وجل اس سلسلے میں سب سے پہلی سزا جو اس قوم کو دے گا وہ یہ ہوگی کہ ان کا رزق وروزی تنگ ہو جائے گی۔''

۴۹۱۔ تصویر بنانے والے اور کسی گروہ کی ایسی باتیں سننے والے کی سزا جو اسے ناپسند کرتے ہوں☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے، انہوں نے محمد بن حسن میثمی سے، انہوں نے ھشام بن احمر اور عبداللہ بن مسکان سے، انہوں نے محمد بن مروان سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، راوی کہتا ہے کہ میں نے امام علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ''تین قسم کے لوگوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا: جو کسی حیوان کی تصویر بنائے، ان پر عذاب کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ اس حیوان میں (روح) پھونک دے اور وہ (روح) پھونک نہیں سکے گا، وہ شخص کے جو جھوٹا سوتا ہے ﷺ سونے کا دکھاوا کرے جب کہ حقیقت میں جاگ رہا ہو۔ ﷺ اسے عذاب دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ دو بالوں کے درمیان گرہ (گانٹھ) لگا دے اور وہ گرہ لگا نہیں سکے گا، اور وہ شخص جو لوگوں کے درمیان باتیں سنے جبکہ وہ لوگ اس کو ناپسند کرتے ہوں، اس کے کانوں میں سیسہ ڈالا جائے گا۔ اور وہ بہہ رہا ہوگا۔''

۴۹۲۔ ہنستے ہوئے گناہ کرنے والے کی سزا☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری نے انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے بکر بن صالح سے، انہوں نے حسن بن علی سے، انہوں نے عبداللہ بن ابراہیم سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا جعفر جعفری نے، انہوں نے امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ہنستے ہوئے گناہ انجام دے تو وہ روتے ہوئے (جہنم کی) آگ میں داخل ہوگا۔''

۴۹۳۔ غیر خدا کے لئے عمل انجام دینے والے کی سزا☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ عطار نے، انہوں نے عمر کی خراسانی سے، انہوں نے علی بن جعفر سے، انہوں نے اپنے بھائی موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے، آپ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''ایک شخص کو (جہنم کی) آگ کی جانب جانے کا حکم دیا جائے گا، اس وقت اللہ عزّ وجلّ، مالک سے فرمائے گا: (جہنم کی) آگ سے کہہ دو: ان کے قدموں کو نہ جلائے چونکہ یہ ان قدموں کے ذریعے سے مسجدوں کی طرف جاتے تھے، اور ان کے چہروں کو نہ جلائے چونکہ یہ لوگ ان کو دعا کے لئے بلند کرتے تھے، اور نہ ان کی زبانوں کو جلائے چونکہ ان سے یہ کثرت سے تلاوت قرآن کرتے تھے، اس موقع پر (جہنم کی آگ) کا رکھوالا ان لوگوں سے کہے گا: اے بدبختو کیا صورت حال تمہاری؟ وہ کہیں گے: ہم غیر خدا کے لئے عمل انجام دیتے تھے، پس ان سے کہا جائے گا: تو تم لوگ اپنا ثواب انہی لوگوں سے حاصل کرو جن کے لئے تم عمل انجام دیتے تھے۔''

۴۹۴۔ عورت کی پیروی کرنے والے کی سزا☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن ابراہیم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے نوفلی سے، انہوں نے سکونی سے، انہوں نے جعفر علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے، آپ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے کہ فرمایا کہ مولائے کائنات علی ابن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اپنی عورت کی اطاعت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو منہ کے بل (جہنم کی) آگ میں پھینکے گا۔'' پوچھا گیا: یہ کونسی اطاعت ہے؟ فرمایا: ''عورت اس سے حمام جانے، عروسی میں جانے، میت پر رونے کے لئے جانے اور باریک لباس کو طلب کرے اور وہ شخص اس کی اس خواہش کو پورا کرے۔''

۴۹۵۔ بغیر وضو کے نماز پڑھنے اور کسی ضعیف کے قریب سے گزرے اور اس کی مدد نہ کرنے والے کی سزا☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے سندی بن محمد سے، انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے، انہوں نے صفوان بن مہران جمّال سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''نیک لوگوں میں سے ایک شخص کو قبر میں بیٹھایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا: (اے اباخالد) ہم تجھے اللہ تعالیٰ کے عذاب کے طور پر سو کوڑے ماریں گے، پس وہ کہے گا: میں اس کی طاقت نہیں رکھتا، پھر یہ دونوں کے درمیان بحث جاری رہے گی یہاں تک کہ بات ایک کوڑے تک پہنچ جائے گی، اس وقت وہ کہیں گے: اس ایک سے تو چھٹکارا نہیں ہے، وہ کہے گا: تم لوگ مجھے کیوں کوڑا مارنا چاہتے ہو، تو وہ کہیں گے: ہم تجھے کوڑا اس لئے مارنا چاہتے ہیں کہ تو نے ایک دن بغیر وضوء کے نماز پڑھی تھی اور تم ایک ضعیف کے پاس سے گذرے تھے مگر اس کی مدد نہیں کی تھی، کہا کہ اسے اللہ عزّ وجلّ کے عذاب کا ایک کوڑا مارا اور اس کے ساتھ ہی اس کی قبر آگ سے بھر گئی۔''

۴۹۶۔ بتوں کے لئے قربانی پیش کرنے والے کی سزا ☆

۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ نے، انہوں نے ابو جوزاء سے، انہوں نے حسین بن علوان سے، انہوں نے منذر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا: ''ذکر ہوا ہے کہ سلمان نے کہا: ایک شخص مکھی کی وجہ سے جنت میں داخل ہوا اور دوسرا شخص مکھی کی وجہ سے (جہنم کی) آگ میں داخل ہوا'' سوال کیا گیا: یہ کیسے، یا ابا عبداللہ!، آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''گذر ہوا ایک ایسی قوم کی طرف سے کہ ان کے لئے وہ عید کا دن تھا اور انہوں نے اپنے بت رکھے ہوئے تھے، اور کسی کو وہاں سے گذرنے کی اجازت نہیں تھی جب تک کہ وہ ان بتوں کے لئے کوئی بھی چھوٹی یا بڑی قربانی دے کر قربت کا اظہار نہ کرلے، تو ان بت پرستوں نے ان دونوں سے کہا کہ تم لوگ گذر نہیں سکتے جب تک کہ تم بھی ہر گذرنے والے کی طرح تقرب کا اظہار نہ کرو، تو ان میں سے ایک نے کہا کہ میرے پاس تو کوئی چیز نہیں ہے کہ جس کی قربانی کروں اور پھر ان میں سے ایک نے ایک مکھی کو پکڑا اور اس کی قربانی دے کر بتوں سے تقرب حاصل کیا، جب کہ دوسرے نے کہا: میں اللہ عزّ وجلّ کے علاوہ کسی کے لئے کوئی قربانی پیش نہیں کروں گا، تو ان بت پرستوں نے اسے قتل کردیا جس کے نتیجے میں یہ جنت میں داخل ہوا اور دوسرا والا (جہنم کی) آگ میں داخل ہوا''

۴۹۷۔ جھوٹی گواہی دینے اور گواہی کو چھپانے والے کی سزا ☆

۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے، انہوں نے محمد بن ابن ابی عمیر سے، انہوں نے ھشام بن سالم سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جھوٹی گواہی دینے والے کے قدم اپنی جگہ سے ہٹتے نہیں ہیں جب تک کہ اس کے لئے (جہنم کی) آگ واجب ہو جاتی ہے۔''

۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے علی بن حکم سے، انہوں نے ابان الاحمر سے، انہوں نے ایک راوی سے، انہوں نے صالح بن میثم سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''کوئی بھی مردِ مسلم کسی مردِ مسلم کو اس کے مال سے منقطع کرنے کے لئے مال کے اوپر جھوٹی گواہی نہیں دیتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کی اس جگہ کو (جہنم کی) آگ کی جانب جانے کے تحریری معاہدہ کے طور پر لکھ لیتا ہے۔''

۳۔ اور اسی اسناد کے ساتھ، احمد بن محمد سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی نجران سے، انہوں نے ابو جمیلہ سے، انہوں نے جابر سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص گواہی کو چھپائے یا ایسی گواہی دے جس کی وجہ سے مردِ مسلم کا خون بہے یا جس کی وجہ سے مردِ مسلم کے مال پر قبضہ ہو جائے تو وہ قیامت کے دن اس عالم میں آئے گا کہ اس کے چہرے کے لئے نگاہ کے دیکھنے کی حد تک تاریکی ہوگی اور اس کے چہرے پر ایسی خراشیں اور علامتیں ہوں گی کہ ساری مخلوق اس کو نام ونسب سے پہچان لے گی، اور جو شخص حق کی گواہی دے کہ جس کی وجہ سے کسی مردِ مسلم کا حق زندہ ہو جائے تو وہ قیامت کے دن اس عالم میں آئے

گا کہ اس کے چہرے کے لئے نگاہ کے دیکھنے کی حدتک نور چھایا ہوا ہوگا کہ اس کو ساری مخلوق نام ونسب سے پہنچان لے گی۔'' پھر ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ عزّ وجلّ فرماتا ہے: ''وَ اَقِیْمُوْا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ'' ﴿سورۂ طلاق: آیت-۲۔﴾ (اور تم لوگ اللہ کے لئے گواہی کو قائم کرو)۔''

۴۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری سے، انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے ابی ایوب سے، انہوں نے سماعہ بن مہران سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جھوٹی گواہی دینے والوں کو کوڑا مارا جائے گا اور اس کے لئے کوئی وقت معین نہیں ہیں اور یہ کام امام کا ہے اور ان جھوٹے گواہوں کو گھومایا جائے گا تاکہ پہچان لیئے جائیں اور پھر یہ جھوٹی گواہی نہ دے سکیں۔'' راوی کہتا ہے کہ میں نے امام علیہ السلام سے عرض کیا: اگر وہ لوگ توبہ کرلیں اور اپنی اصلاح کرلیں تو کیا اس کے بعد ان کی گواہی قبول کی جائے گی؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: ''جب وہ توبہ کرلیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی توبہ کو قبول فرمائے گا اور اس کے بعد ان کی گواہی قبول کی جائے گی۔''

۵۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے صفوان سے، انہوں نے علاء سے، انہوں نے محمد بن مسلم سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، راوی کہتا کہ میں نے امام علیہ السلام سے جھوٹے گواہ کے متعلق دریافت کیا کہ اس کی توبہ کیا ہے؟ امام علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''وہ اس مال کو ادا کرے کہ جس کے خلاف اس نے گواہی دی تھی اسی مقدار میں کہ جو (اس کی جھوٹی گواہی کی وجہ سے) چلا گیا تھا اگر وہ مال نصف کے برابر ہو یا ایک تہائی کے برابر، اگر اس نے اور ایک اور شخص نے گواہی دی تھی تو پھر وہ نصف رقم ادا کرے گا۔''

۴۹۸۔ اللہ تعالیٰ کی جھوٹی قسم کھانے والے کی سزا ☆

۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے ابن فضال سے، انہوں نے ثعلبہ بن میمون سے، انہوں نے یعقوب الاحمر سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص کسی گواہی دینے کے موقع پر قسم کھائے جب کہ اسے معلوم ہو کہ وہ جھوٹا ہے تو یقیناً اس نے اللہ عزّ وجلّ کے ساتھ کھلم کھلا لڑائی کی۔''

۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن ابراہیم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے، انہوں نے ھشام بن سالم سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''بیشک ایسی جھوٹی قسم کہ جس کے وجہ سے (کسی کے حق میں اور دوسرے کے نقصان میں) حکم جاری ہو جائے یہ گھروں کو ویران و برباد کردیتی ہے۔''

۳۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے محمد بن ابی القاسم سے، انہوں نے محمد ابن علی قرشی سے، انہوں نے علی بن عثمان بن رزین سے، انہوں نے بنی عمار صیرفی کے ماموں محمد بن فرات سے، انہوں نے جابر بن یزید سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ

السلام سے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگ جھوٹی قسم سے بچو، بیشک جھوٹی قسم گھروں کو گھر والوں سے خالی دویران کر کے چھوڑتی ہے۔''

۴۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے جعفر بن محمد بن عبداللہ سے، انہوں نے عبداللہ بن میمون سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے، آپ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ایسی جھوٹی قسم کہ جس کے وجہ سے (کسی کے حق میں اور دوسرے کے نقصان میں) حکم جاری ہو جائے یہ گھروں کو ویران و برباد کر کے چھوڑتی ہے۔''

۵۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے، انہوں نے عبدالرحمن بن حماد سے، انہوں نے حنان بن سدیر سے، انہوں نے فلیح بن ابی بکر شیبانی سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلامؑ نے ارشاد فرمایا: ''جھوٹی قسم کے پیچھے فقر ومحتاجی ہوتی ہے''

۶۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے محمد بن علی کوفی سے، انہوں نے علی بن حماد سے، انہوں نے ابن ابی یعفور سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جھوٹی قسم کی وجہ سے چالیس دن تک قسم کھانے والے تک اس کا برا اثر اور نحوست پہنچتی رہتی ہے۔''

۷۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن یحییٰ خزاز، محمد بن سنان اور عبداللہ بن مغیرہ سے، انہوں نے طلحہ بن زید سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''بیشک جھوٹی قسم رحم کو منتقل کر دیتی ہے۔'' میں نے عرض کیا: ''رحم کو منتقل کر دیتی ہے'' سے کیا مراد ہے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: ''جھوٹی قسم بے اولاد بنا دیتی ہے۔'' جہاں تک محمد بن یحییٰ کا تعلق ہے تو انہوں نے روایت کیا ہے کہ ''جھوٹی قسم نسل کو منقطع کر دیتی ہے۔''

۸۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسن محبوب سے، انہوں نے مالک بن عطیہ سے، انہوں نے ابوعبیدۃ الحذاء سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا کہ کتابِ علی علیہ السلام میں ہے کہ بیشک جھوٹی قسم اور قطع رحمی گھروں کے گھر والوں سے خالی و ویران بنا دیتے ہیں اور رحم کو منتقل کر دیتے ہے اور بیشک رحم کے منتقل کرنے کا مطلب ہے نسل کا منقطع ہونا۔

۹۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن حسین سعد آبادی نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے بزنطی سے، انہوں نے علی سے انہوں نے حریز سے، انہوں نے اپنے بعض اصحاب سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''وہ جھوٹی قسم جو جہنم کی آگ میں پہنچاتی ہے جو کوئی شخص کسی مسلمان کا حق برباد کرنے اور اس کا

مال ضبط کرنے کے لئے کھائے۔''

۱۰۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے، انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے، انہوں نے ابراہیم بن عبد الحمید سے، انہوں نے ہمارے اصحاب میں سے ایک بزرگ ابوالحسن سے انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''بیشک اللہ عزّ وجلّ نے ایک سفید مرغ کو خلق فرمایا ہے کہ جس کی گردن عرش کے نیچے اور اس کے دونوں پاؤں ساتویں زمین کی حد میں ہے اس کا ایک پر مشرق میں اور دوسرا مغرب میں ہے، یہ مرغ آواز نہیں نکالتا جب تک کہ صبح نہ ہو، جب یہ آواز نکالتا ہے تو اپنے پروں کو ہلاتا ہے اور پھر کہتا ہے: ''اللہ پاک ہے، اللہ پاک ہے (اللہ پاک ہے) عظیم ہے اس کے مثل کوئی چیز نہیں ہے۔ اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ جواباً فرماتا ہے: تم نے جو کہا اس پر وہ شخص ایمان نہیں لایا کہ جو اس کے نام کی جھوٹی قسم کھاتا ہے۔''

۱۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحیٰی نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن ابی عبداللہ نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے ابوالجارود سے، انہوں نے عبدالقیس کے ایک مرد سے، انہوں نے سلمانؓ سے، سلمانؓ قبروں کے پاس سے گذرے تو کہا: السلام علیکم، اے مسلمان اور مومن قبر والوں! اے بستی والو کیا تمہیں معلوم ہے کہ آج جمعے کا دن ہے۔ پھر سلمانؓ اپنے گھر واپس پلٹے اور سو گئے اور ان کی آنکھوں میں نیند چھا گئی اس وقت آنے والا ایک آیا اور اس نے کہا: ''علیک السلام، اے ابا عبداللہ، تم نے جو کہا وہ ہم نے سنا، تم نے جو سلام کیا تو اس کا ہم نے جواب دیا اور تم نے کہا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ آج جمعے کا دن ہے؟ تو یقیناً ہمیں معلوم ہے کہ جمعے کے دن میں پرندہ کیا کہتا ہے۔ سلمانؓ نے کہا: پرندہ جمعے کے دن کیا کہتا ہے؟ اس نے کہا: پرندہ کہتا ہے: انتہائی پاکیزہ ہے انتہائی پاکیزہ ہے، ہمارا پروردگار رحمٰن ہے، مالک ہے ہمارے پرودگار کی عظمت کی وہ شخص معرفت نہیں رکھتا جو اس کے نام کی جھوٹی قسم کھاتا ہے۔''

۱۲۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے محمد بن حسین بن ابی خطّاب سے، انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے، انہوں نے حسین بن مختار سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اللہ کی قسم کھائے تو اسے چاہئے کہ سچی قسم کھائے، اور جو شخص سچی قسم نہیں کھاتا تو اللہ عزّ وجلّ کے پاس اس کے لئے کوئی چیز نہیں ہے، اور جس شخص کو اللہ کی قسم کھلائی جائے تو چاہئے کہ اس پر راضی ہوجائے اور جو راضی نہیں ہوتا ہے اللہ عزّ وجلّ کے پاس اس کے لئے کوئی چیز نہیں ہے۔''

۴۹۹۔ پیشاب (کی نجاست) کو حقیر سمجھنے والے کی سزا ☆

۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے عثمان ابن عیسیٰ سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''قبر کا بڑا عذاب قبر میں پیشاب (کی نجاست کی وجہ) سے ہے۔''

۵۰۰۔ نماز کو خفیف سمجھنے والے کی سزا ☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے اپنے چچا سے، انہوں نے محمد بن علی قرشی سے، انہوں نے ابن فضال سے، انہوں نے مثنّی'' سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے کہا کہ میں امّ حمیدہ کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ ان کو ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی شہادت کے سلسلے میں تعزیت پیش کروں، پس اس موقع پر انہوں نے گریہ کیا اور ان کے گریہ کرنے پر میں بھی رویا، پھر انہوں نے فرمایا: ''اے ابا محمد! اگر تم موت کے وقت ابوعبداللہ علیہ السلام کو دیکھتے تو ایک عجیب منظر دیکھتے، آپ نے اپنی آنکھیں کھولیں پھر فرمایا: ان تمام لوگوں کو جمع کرو کہ میرے اور جن کے درمیان رشتہ داری ہے۔ امّ حمیدہ فرماتی ہیں: ہم سب کے سب جمع ہو گئے، تو آپ علیہ السلام نے سب کی طرف نگاہ کی اور پھر فرمایا: ہماری شفاعت نماز کو خفیف سمجھنے والے کو نہیں پہنچے گی۔''

۵۰۱۔ غسل جنابت نہ کرنے والے کی سزا ☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا میرے والدؒ نے، انہوں نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن حسین بن ابی الخطّاب نے، انہوں نے جعفر بن بشیر سے، انہوں نے حجر بن زائدہ سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر الصادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص جان بوجھ کر (غسل) جنابت میں سے ایک بال کو (بھی) ترک کردے تو وہ (جہنم کی) آگ میں ہوگا۔''

۵۰۲۔ اپنے سجدے کو ہلکا کرنے والے کی سزا ☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے ابن فضال سے، انہوں نے عبداللہ بن بکیر سے، انہوں نے زرارہ سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: ''ایک شخص اس مسجد میں داخل ہوا ہے جہاں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم موجود تھے، اس شخص نے اپنے سجدوں کو اتنا ہلکا اور مختصر کیا کہ جو مناسب نہیں تھا اور سجدہ کی مقدار کے لئے جتنا ضروری ہے اس سے کم تھا، اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''وہ چگ رہا ہے جیسا کہ کوّا دانہ چگتا ہے اگر وہ مرگیا تو دین محمدؐ کے علاوہ پر مرے گا۔''

۵۰۳۔ اپنی نماز میں تین دفعہ چہرا پھیرنے والے کی سزا ☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطّاب سے، انہوں نے حکم بن مسکین سے، انہوں نے (داود بن) حصین سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، راوی کہتا ہے کہ میں نے آپ کو ارشاد فرماتے سنا: ''جب بندہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ عزّ وجلّ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے، اور یہ توجہ برقرار رہتی ہے جب تک کہ بندہ تین دفعہ اپنا چہرا پھیر نہ لے، جب وہ تین دفعہ چہرے کو پھیر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے توجہ ہٹا لیتا ہے۔''

۵۰۴۔ وقت مقرر سے ہٹ کرنماز پڑھنے والے کی سزا☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن حسین سعد آبادی نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے ابو عمران ارمنی سے، انہوں نے عبداللہ ابن عبدالرحمٰن انصاری سے، انہوں نے ھشام جوالیقی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص نماز کے مقررہ وقت سے ہٹ کر نماز پڑھتا ہے تو اس کی نماز تاریک اور وحشت ناک حالت میں اوپر جاتی ہے اور اپنے پڑھنے والے سے کہتی ہے کہ تو نے مجھے ضائع کیا خدا تجھے ضائع کرے۔ اللہ عزّ وجلّ کی بارگاہ میں حاضری کے وقت بندے سے سب سے پہلے جس چیز کے بارے میں پوچھا جائے گا وہ نماز ہے۔ اب اگر اس کی نماز پاکیزہ ہوگئی تو اس کے تمام اعمال پاکیزہ ہو جائیں گے اور اگر نماز پاکیزہ نہ ہوئی تو اس کے (تمام) عمل بھی پاکیزہ نہیں ہوں گے۔''

۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے، انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے، انہوں نے ھارون بن خارجہ سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''نماز کے ساتھ ایک فرشتے کو معین کیا گیا ہے جس کا اس کے علاوہ کوئی اور کام نہیں ہے، جب بندہ نماز سے فارغ ہوتا ہے تو وہ اس نماز کو لے لیتا ہے اور اس کے ساتھ بلند ہوتا ہے، پس اگر نماز قبول کی جانے والی ہو، تو قبول کر لی جاتی ہے، اور اگر قبول کئے جانے کے قابل نہ ہو تو اس سے کہا جائے گا: اس کو میرے بندے کے پاس واپس لے جا، وہ فرشتہ اس نماز کے ساتھ نیچے آتا ہے اور اس کو اس بندے کے چہرے پر مار دیتا ہے اور پھر اس سے کہتا ہے: افسوس ہے تجھ پر، کس طرح تو نے اپنے عمل کو میرے لئے دردسر بنایا ہے!''

۳۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے اپنے چچا سے، انہوں نے محمد بن علی کوفی سے، انہوں نے ابن فضال سے، انہوں نے سعید بن غزوان سے، انہوں نے اسماعیل بن ابی زیاد سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، آپؑ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے، آپؑ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے، انہوں نے امیر المومنین علیہ الصلاۃ والسلام سے، آپؑ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''شیطان ابن آدم سے ڈرتا رہتا ہے اور اس کے پاس اس وقت تک نہیں آتا جب تک وہ پانچوں نمازوں کو اپنے وقت پر پڑھتا رہتا ہے، پس جب وہ ان کو ضائع کرتا ہے تو شیطان اس کے برخلاف جرأت پیدا کر لیتا ہے اور اسے بڑے گناہوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔''

۵۰۵۔ پیش امام کے پیچھے قرأت کرنے والے کی سزا☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے، انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے، انہوں نے حریز سے، انہوں نے زرارہ اور محمد بن مسلم سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے آپؑ نے فرمایا کہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ اسلام نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اس امام کے پیچھے قرأت کرے جس کی امامت میں نماز پڑھ

رہا ہے تو مرے گا تو فطرت (اسلام) کے علاوہ پر مبعوث کیا جائے گا۔''

۵۰۶۔ امام کے پیچھے صف قائم نہ کرنے والے کی سزا☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے، انہوں نے وھیب بن حفص سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا آپ نے فرمایا کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''لوگو! اپنی صفوں کو قائم کرو اور اپنے کندھوں کو ملا دو تا کہ تمہارے درمیان کوئی خلل واقع نہ ہو، اور تم لوگ آپس میں مختلف مت ہو جاؤ اگر ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کے درمیان اختلاف ڈال دے گا، آگاہ ہو جاؤ کہ میں تم کو اپنے پیچھے کی طرف سے بھی دیکھتا ہوں۔''

۵۰۷۔ نماز فریضہ کو چھوڑنے یا جان بوجھ کر اسے آسان شمار کرنے والے کی سزا☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری نے، انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے جمیل بن صالح سے، انہوں نے یزید بن معاویہ عجلی سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''مسلمانوں اور کافروں کے درمیان کچھ نہیں ہے سوائے اس کے کہ جان بوجھ کر نماز فریضہ کو چھوڑ دینا یا اس کو آسان اور سمجھنا کہ جس کے نتیجے میں وہ نماز نہ پڑھے۔''

۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن ابراہیم سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے عبداللہ بن میمون سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے، آپ نے جابر سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''کفر اور ایمان کے درمیان کچھ (فرق) نہیں ہے سوائے نماز کے ترک کرنے کے۔''

۵۰۸۔ نماز عصر کو موخر کرنے والے کا عقاب☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے ابوعبداللہ برقی سے، انہوں نے ابن فضال سے، انہوں نے عبداللہ بن بکیر سے، انہوں نے محمد بن ھارون سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: ''جو شخص نماز عصر کو ترک کر دے بغیر اس کو بھولے ہوئے یہاں تک وقت چلا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن اس کو اہل اور مال سے تنہائی کی مصیبت میں مبتلا فرمائے گا۔''

۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن ابی القاسم نے، انہوں نے محمد بن علی کوفی سے، انہوں نے حنان بن سدیر سے، انہوں نے ابوسلام عبدی سے، انہوں نے کہا کہ میں ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا

اور عرض کیا: آپؑ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو جان بوجھ کر نمازِ عصر کو موخر کرتا ہے؟ امام علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''وہ قیامت کے دن آئے گا اس عالم میں کہ وہ اپنے اہل اور مال سے تنہا ہوگا۔'' راوی کہتا ہے میں نے عرض کیا: میں آپؑ کا فدیہ قرار پاؤں، اگرچہ وہ اہل جنّت میں سے ہو؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: ''(ہاں) اگرچہ وہ اہلِ جنّت میں سے ہو۔'' راوی کہتا ہے میں نے عرض کیا: اس کا گھر جنّت میں کس مقام پر ہوگا؟ (فرمایا:) اس کے اہل اور مال سے الگ وتنہا (فرمایا:) جنّت والوں کا مہمان ہوگا مگر اس کے لئے جنّت میں اپنا کوئی مکان نہیں ہوگا۔''

۳۔ اور اسی اسناد کے ساتھ، محمد بن علی کوفی سے، انہوں نے علی بن نعمان سے، انہوں نے ابن مسکان سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''انہوں نے تمہیں کسی چیز سے دھوکہ نہیں دیا پس وہ تمہیں عصر کے بارے میں دھوکہ نہ دے دے، تم نمازِ عصر انجام دے دو جب کہ سورج صاف سفید ہو۔ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اپنے اہل اور مال کے بغیر وہ شخص تنہا ہوگا کہ جو نمازِ عصر کو ضائع کرتا ہے۔''، میں نے عرض کیا: اپنے اہل اور مال سے تنہا ہونے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: جنّت میں اس کے لئے نہ کوئی اہل ہوگا اور نہ کوئی مال ہوگا۔'' میں نے عرض کیا: نمازِ عصر کو ضائع کرنے سے کیا مراد ہے، فرمایا: قسم بخدا، اس کو ترک کرنا یہاں تک کہ سورج زرد ہو جائے یا غروب ہو جائے۔''

۵۰۹۔ نمازِ عشا کو نصف شب تک نہ پڑھنے والے کی سزا ☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا حسین بن حسن بن ابان نے، انہوں نے حسین بن سعید سے، انہوں نے نضر بن سوید سے، انہوں نے موسیٰ بن بکر سے، انہوں نے زرارہ سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''ایک (اپنے امور پر مامور اور) معین فرشتہ کہتا ہے: جو شخص نمازِ عشا کو نصف شب تک نہیں پڑھتا تو اللہ تعالیٰ اس کی آنکھ کو نہیں سلائے گا۔''

۵۱۰۔ نمازِ جماعت اور جمعہ کے ترک کرنے والے کی سزا ☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسن ابن علی وشاء سے، انہوں نے عبداللہ بن سنان سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے نمازِ فجر انجام دی، جب اس سے فارغ ہوئے تو اپنے چہرۂ مبارک کا روخ اصحاب کی طرف فرمایا اور بعض لوگوں کے سلسلے میں سوال کیا کہ کیا وہ لوگ نماز میں حاضر تھے؟ اصحاب نے عرض کیا: نہیں یا رسول اللہؐ!، آپؐ نے فرمایا: ''کیا وہ نہیں آئے تھے؟، پس فرمایا: جان لو کہ منافقین کے لئے کوئی بھی نماز اس نماز اور نمازِ عشا سے زیادہ سخت نہیں ہے۔''

۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن ابراہیم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے عبداللہ بن میمون سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، آپؑ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے آپ نے فرمایا

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے مسجد کے پڑوس میں رہنے والوں کے لئے نماز جماعت میں حاضری کو لازمی کر قرار دیا اور فرمایا کہ یہ لوگ جماعت نماز کو ترک کرنے سے بچیں یا پھر میں (معاملہ اپنے ہاتھ میں لے لوں گا اور) مؤذن کو اذان کا حکم کروں گا اور وہ اقامت دے دے پھر میں اپنے اہل بیت میں سے ایک شخص کو کہ جو علی علیہ السلام ہے کو حکم کروں گا کہ (جلانے والی) لکڑی لے اور جماعت نماز میں نہ آنے کی وجہ سے ان کے گھروں کو آگ لگا دے۔''

۳۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفّار نے، انہوں نے محمد بن عیسیٰ بن عبید سے، انہوں نے نضر بن سوید سے، انہوں نے عاصم بن حمید سے، انہوں نے ابوبصیر اور محمد بن مسلم سے، ان دونوں نے کہا کہ ہم نے ابوجعفر امام محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ نے فرمایا: ''جو شخص بغیر کسی سبب کے مسلسل تین جمعے (نماز) کو ترک کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دے گا۔''

۴۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے، انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے، انہوں نے حریز اور فضیل سے، انہوں نے زرارہ سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''نماز جمعہ فریضہ ہے اور اس کی جانب اجتماع کرنا امام کی موجودگی کے ساتھ فریضہ ہے، پس اگر کوئی مرد بغیر کسی علّت وسبب کے تین جمعہ کو ترک کر دے تو اس نے تین فرض چیزوں کو ترک کیا اور تین فرض چیزوں کو بغیر کسی علّت وسبب کے منافق کے علاوہ کوئی (بھی) ترک نہیں کرتا۔'' اور فرمایا: ''جو مومنین کی جماعت اور جماعت نماز سے عدم رغبت رکھتے ہوئے بغیر کسی علّت کے جماعت نماز کو ترک کر دے تو اس کے لئے کوئی نماز (قابل قبول) نہیں ہے۔''

۵۱۱۔ گناہ کبیرہ انجام دینے والے کی سزا☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسن ابن علی سے، انہوں نے عبدالعزیز عبدی سے، انہوں نے عبید بن زرارہ سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السام کی خدمت میں عرض کیا کہ آپؑ مجھے کبیرہ (گناہوں) بارے میں بتائیے؟ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''وہ پانچ ہیں اور یہ ان گناہوں میں سے ہیں جن کہ اوپر اللہ تعالیٰ نے (جہنم کی) آگ کو واجب قرار دیا ہے، اللہ عزّ وجلّ نے فرمایا ہے: ''اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ'' سورۂ نساء، آیت: ۴۸ اور ۱۱۶) ﴿ (بیشک اللہ تعالیٰ اس (جرم) کو معاف نہیں کرتا ہے کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے) اور فرمایا: ''اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتَامٰی ظُلْماً اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَاراً وَ سَیَصْلَوْنَ سَعِیْراً'' ﴿سورۂ نساء، آیت: ۱۰۔﴾ (جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھایا کرتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں بس انگارے بھرتے ہیں۔ اور وہ عنقریب جہنم واصل ہوں گے۔) اور فرمایا: ''یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا زَحْفاً فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ - سے آیت کے آخر تک'' ﴿سورۂ انفال، آیت: ۱۵۔﴾ (اے ایماندارو! جب تم سے کفار سے میدان جنگ میں مقابل ہو تو (خبردار) ان کی طرف پیٹھ نہ پھیرنا) اور پاکدامن اور بے گناہ عورتوں پر تہمت لگانا اور کسی مؤمن کو اس کے دین کی وجہ سے جان بوجھ

کر قتل کر دینا۔''

۲۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے علی بن اسماعیل سے، انہوں نے احمد بن نضر سے، انہوں نے عبّاد بن کثیر النوافل سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کبیرہ (گناہوں) کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''ہر وہ چیز کہ جس کے اوپر اللہ تعالیٰ نے (جہنم کی) آگ کا وعدہ فرمایا ہے۔''

۵۱۲۔ یتیم کا مال کھانے کی سزا ☆

۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری نے، انہوں نے احمد بن محمد، ابن عیسیٰ سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے علی بن رئاب سے، انہوں نے حلبی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''کتاب علی علیہ السلام میں ہے: یقیناً یتیم کا مال کھانے والے کی اولاد پر جلد ہی اس کے عمل کا وبال پڑے گا اور آخرت میں وہ خود بھی اپنی سزا کو پہنچے گا، جہاں تک دنیا میں (سزا کا) تعلق ہے تو بیشک اللہ عزّ وجلّ ارشاد فرماتا ہے: ''وَ لْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوْا اللهَ وَ لْيَقُوْلُوْا قَوْلاً سَدِيْدًا'' ﴿سورۂ نساء، آیت: ۹۔﴾ (اور ان لوگوں کو ڈرنا چاہیئے کہ اگر وہ لوگ خود اپنے بعد ناتواں بچے چھوڑ جاتے تو ان پر (کس قدر) ترس آتا، پس ان کو خدا سے ڈرنا چاہیئے اور ان سے سیدھی طرح بات کرنی چاہیئے۔) اور جہاں تک آخرت میں (سزا کا) تعلق ہے تو بیشک اللہ عزّ وجلّ ارشاد فرماتا ہے: ''اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتَامٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَ سَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا'' ﴿سورۂ نساء، آیت: ۱۰۔﴾ (جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھایا کرتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں انگارے بھرتے ہیں۔ اور وہ عنقریب جہنم واصل ہوں گے۔)

۲۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے حسین بن سعید سے، انہوں نے اپنے بھائی حسن سے، انہوں نے زرعہ بن محمد حضرمی سے، انہوں نے سماعہ بن مہران سے، انہوں نے کہا کہ میں نے سنا کہ وہ فرما رہے ہیں: ''بیشک اللہ عزّ وجلّ نے یتیم کا مال کھانے والے کے لئے دو عقاب کا وعدہ کیا ہے، ان میں سے ایک تو آخرت کا عقاب ہے جو کہ (جہنم کی) آگ ہے، اور جہاں تک دنیا کے عقاب کا تعلق ہے تو اللہ عزّ وجلّ کا فرمان ہے: ''وَ لْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافاً خَافُوْا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوْا اللهَ وَ لْيَقُوْلُوْا قَوْلاً سَدِيْدًا'' ﴿سورۂ نساء، آیت: ۹۔﴾ (اور ان لوگوں کو ڈرنا چاہیئے کہ اگر وہ لوگ خود اپنے بعد ناتواں بچے چھوڑ جاتے تو ان پر (کس قدر) ترس آتا، پس ان کو خدا سے ڈرنا چاہیئے اور ان سے سیدھی طرح بات کرنی چاہیئے۔) یعنی اس کی وجہ سے اس کو ڈرنا چاہیے کہ میں بھی پیچھے اپنی ذریّت کو چھوڑوں گا اور اسی حساب سے ان کو ان یتیموں کے ساتھ سلوک کرنا چاہیئے۔''

۳۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی نجران سے، انہوں نے عامر بن حکیم سے، انہوں نے معلّٰی بن خنیس سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، راوی کہتا ہے کہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے (کلام کی) ابتداء کرتے ہوئے فرمایا: ''جو شخص یتیم کے مال کو کھاتا ہے

تو اللہ تعالیٰ اس کے اوپر ایسے شخص کو مسلّط کر دیتا ہے جو اس کے اوپر اور اس کی اولاد کے اوپر ظلم کرتا ہے۔ بیشک اللہ عزّ وجل نے (اپنی کتاب) میں ارشاد فرمایا ہے:" وَ لْیَخْشَ الَّذِیْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّیَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَیْهِمْ فَلْیَتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْیَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا" ﴿ سورۂ نساء، آیت:۹۔ ﴾ (اور ان لوگوں کو ڈرنا چاہیئے کہ اگر وہ لوگ خود اپنے بعد ناتواں بچے چھوڑ جاتے تو ان پر (کس قدر) ترس آتا، پس ان کو خدا سے ڈرنا چاہیئے اور ان سے سیدھی طرح بات کرنی چاہیئے۔)

۵۱۳۔ زکاۃ نہ دینے والے کی سزا ☆

۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے، انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے، انہوں نے عبداللہ بن مسکان سے، انہوں نے محمد بن مسلم سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے اللہ عزّ وجلّ کے اس قول:"سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ" (جس (مال) کا بخل کرتے ہیں عنقریب ہی قیامت کے دن اس کا طوق بنا کر ان کے گلے میں پہنایا جائے گا) کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:"کوئی بھی بندہ ایسا نہیں کو جو اپنی زکاۃ کے مال میں سے کوئی چیز نہ دے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے قیامت کے دن اس مال کو آگ کا اژدھا بنا کر طوق کی صورت میں اس کی گردن قرار دے گا جو اس کے گوشت کو نوچتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ (سب کے) حساب سے فارغ ہو جائے اور یہ مراد ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی:"سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ" ﴿ سورۂ آل عمران: آیت-۱۸۰ ﴾ فرمایا: (مراد وہ لوگ ہیں کہ) جو زکاۃ کے مال کا بخل کرتے تھے۔"

۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے ایوب بن نوح سے، انہوں نے ابن سنان سے، انہوں نے ابو جارود سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:"یقیناً اللہ عزّ وجلّ قیامت کے دن کچھ لوگوں کو ان کے قبروں سے اس حالت میں اٹھائے گا کہ ان کے ہاتھ ان کی گردن سے بندھے ہوں گے اور وہ انگلیوں کے پور کے مقدار کے حصے سے بھی کسی چیز کو لینے کی قدرت نہیں رکھتے ہوں گے، ان کے ساتھ فرشتیں ہوں گے جو ان کی شدید طریقے سے برائی بیان کر رہے ہوں گے اور کہتے ہوں گے: یہی وہ لوگ ہیں جو کثیر خیر (جو انہیں ملی تھی) ان میں سے کم کو دینے سے منع کرتے تھے، یہی وہ لوگ ہیں کہ جن کو اللہ عزّ وجلّ نے عطا کیا تھا پھر بھی انہوں نے اپنے اموال میں اللہ عزّ وجلّ کے حق کو ادا نہیں کیا تھا۔"

۳۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے خلف بن حماد سے، انہوں نے حریز سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:"جو سونے اور چاندی کا مالک اپنے مال کی زکاۃ نہیں دے گا خدا اسے قیامت کے دن اور چٹیل میدان میں قید کر دے گا اور ایک اژدھا اس پر مقرر کر دے گا جس کے زہر کی زیادتی سے سر کے بال جھڑ جائیں گے اور اس کی طرف بڑھے گا اور وہ شخص اس سے بھاگے گا اور جب مجبور ہو جائے گا اور سمجھ لے گا کہ اب بھاگ نہیں سکتا تو اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھا دے گا۔ پھر وہ اس کا ہاتھ اونٹ کی طرح چبائے گا۔ اس کے بعد وہ اژدھا اس کی گردن میں لپٹ جائے گا جیسا کہ خدا فرماتا ہے:"سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ" (جس (مال) کا بخل کرتے ہیں عنقریب ہی قیامت کے دن اس کا

طوق بنا کر ان کے گلے میں پہنایا جائے گا) اور جو اونٹوں، گایوں اور بھیڑوں والا اپنے مال کی زکاۃ نہیں دے گا خدا قیامت کے دن اسے ایک چٹیل میدان میں قید کر دے گا۔ اسے ہر گھریلو جانور روندے گا اور کچلیوں والا ہر جانور اسے چیر پھاڑے گا اور جو کھجور کے درختوں، انگور کی بیلوں اور زراعت کا مالک ان کی زکاۃ نہیں دے گا تو اللہ تعالیٰ ساتویں طبق تک اس کی اس زمین کو اس کی گردن میں قیامت تک کے لئے طوق قرار دے گا۔''

۴۔ اور اسی اسناد کے ساتھ، احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے، انہوں نے داود سے، انہوں نے اپنے بھائی عبداللہ سے، انہوں نے کہا کہ ایک شخص نے مجھے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں اپنے مسئلہ کے سلسلے میں بھیجا، اس کا مسئلہ یہ تھا کہ ایک عورت اس کو خواب میں آ کر ڈراتی تھی، اور اس سے خوف زدہ ہو کر وہ فریاد کرتا تھا یہاں تک کہ اس کے پڑوسی بھی اس فریاد کو سنتے تھے۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جا، اور اس سے جا کر کہہ کہ تو نے زکاۃ ادا نہیں کی ہے، (جب میں گیا اور میں نے کہا تو) اس نے مجھے کہا کہ قسم بخدا! میں نے زکاۃ ادا کی ہے، (میں واپس امام علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور اس شخص کی بات بتائی تو) امام علیہ السلام نے فرمایا: اس سے کہے کہ اگر تو نے زکاۃ ادا کی ہے تو پھر اس کے حقدار کو ادا نہیں کی ہے۔''

۵۔ اور احمد بن ابی عبداللہ نے تذکرہ کیا کہ ابوبصیر کی روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: ''جو شخص زکاۃ نہ دے وہ موت کے وقت (دنیا میں) واپسی کا سوال کرے گا اور یہ اللہ عزّ وجلّ کے فرمان کے مطابق ہے کہ: ''حَتّٰی اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ لَعَلِّیْ اَعْمَلُ صَالِحاً فِیْمَا تَرَكْتُ﴿سورۂ مومنون، آیت: ۱۰۰-۹۹۔﴾ (یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت آئی تو کہنے لگے پروردگار تو مجھے (ایک بار) اس مقام (دنیا) میں جسے میں چھوڑ آیا ہوں پھر واپس کر دے تا کہ میں (اب کی دفعہ) اچھے اچھے کام کروں)''

۶۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے اپنے چچا سے، انہوں نے محمد بن علی کوفی سے، انہوں نے موسیٰ بن سعدان سے، انہوں نے عبداللہ بن قاسم سے، انہوں نے مالک بن عطیہ سے، انہوں نے ابان بن تغلب سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''دو خون اسلام میں ایسے ہیں کہ جن کا بہانہ حلال ہونے کے باوجود اللہ عزّ وجلّ کے حکم کی وجہ سے امام عصرؑ کے قیام تک کوئی بھی اس حکم کو جاری نہیں کرے گا: ایک بیوی رکھنے کے باوجود زنا کرنے والے کے لئے رجم (سنگسار) کریں گے اور دوسرا زکاۃ کو روکنے والا کہ جس کی گردن ماریں گے۔''

۷۔ اور انہوں نے تذکرہ کیا ہے کہ ابوبصیر کی روایت میں- جو کہ انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کی ہے- ہے کہ: ''جو شخص اپنی زندگی میں زکاۃ ادا نہ کرے تو وہ مرنے کے بعد دوبارہ زندگی کی واپسی کو طلب کرے گا'' اور فرمایا: ''جو شخص ایک قراط کے برابر (دینار کے بیسویں حصے کے برابر) بھی واجب زکاۃ نہ دے تو اگر وہ چاہے تو یہودی کے طور پر مرے اور چاہے تو نصرانی کے طور پر۔''

۸۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن خالد نے، انہوں نے

اپنے والد سے، انہوں نے ہمارے بعض اصحاب سے، فرمایا ''جو شخص ایک قراط کے برابر (دینار کے بیسویں حصے کے برابر) بھی زکاۃ نہ دے تو وہ شخص نہ مومن ہے نہ مسلمان۔'' اور ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''کوئی بھی مال خشکی میں یا سمندر میں ضائع نہیں ہوتا ہے مگر زکاۃ کو ادا نہ کرنے کی وجہ سے۔'' اور فرمایا: ''جب امام عصرؑ قیام فرمائیں گا تو زکاۃ روکنے والے کو پکڑے گے اور اس کی گردن ماریں گے۔''

۵۱۴۔ زکاۃ واجب ہو چکی ہو اور پھر اسے ترک کرنے والے کی سزا☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد بن خالد سے، انہوں نے عبدالعظیم بن عبداللہ علوی سے، انہوں نے حسن بن علی سے، انہوں نے اپنے بعض اصحاب سے، انہوں نے ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے آپ نے ارشاد فرمایا: ''زکاۃ کو ترک کرنے والا جب کہ اس کے لئے زکاۃ واجب ہو چکی ہو، زکاۃ کے منع کرنے والے جیسا ہے جب کہ اس کے اوپر زکاۃ واجب ہو چکی ہو۔''

۵۱۵۔ ماہ رمضان میں دن میں افطار کرنے (روزہ نہ رکھنے) والے کی سزا☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ عطار نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے ابراہیم ابن ھاشم سے، انہوں نے یحییٰ بن ابی عمران ہمدانی سے، انہوں نے یونس بن حماد رازی سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: ''جو شخص ماہ رمضان میں دن میں افطار کرے تو اس سے ایمان کی روح خارج ہو جاتی ہے۔''

۵۱۶۔ حج کو ترک کرنے والے کی سزا☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن ابراہیم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے عبداللہ بن میمون سے، انہوں نے ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے، آپ نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ الصلاۃ و السلام نے اپنی وصیت میں ارشاد فرمایا: ''تم لوگ اپنے پروردگار کے گھر کے حج کو ترک مت کرو (اگر ایسا کیا تو) ہلاک ہو جاؤ گے۔'' اور فرمایا: ''جو شخص حج کو ترک کرے دنیا کی حاجتوں میں سے کسی حاجت کی وجہ سے تو اسکی وہ حاجت پوری نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ سر منڈے (حاجیوں) کو نہ دیکھ لے۔''

۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے اپنے چچا سے، انہوں نے محمد بن علی کوفی سے، انہوں نے موسیٰ بن سعدان سے، انہوں نے حسین بن ابی العلاء سے، انہوں نے ذریح سے، انہوں نے ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، راوی کہتا ہے کہ میں نے آپ کو فرماتے سنا کہ: ''جو شخص مر جائے اور اس نے حجۃ الاسلام انجام نہ دیا ہو جب کہ حج کی ادائیگی میں اس کے لئے کوئی ایسی ضرورت و حاجت نہیں تھی کہ جس کی وجہ سے وہ نہ جا سکتا ہو، نہ کوئی ایسی بیماری لگی ہو کہ جس کی وجہ سے وہ حج نہ کر سکتا ہو نہ کوئی طاقتور شخص اسے روک رہا ہو، تو پھر اسے چاہئے کہ چاہے تو یہودی کے طور پر مرے اور چاہے تو نصرانی کے طور پر۔''

۵۱۷۔ سزا......☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ عطار نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن احمد نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن سندی نے، انہوں نے علی بن حکم سے، انہوں نے ابراہیم بن مہزم اسدی سے، انہوں نے ابوحمزہ سے انہوں نے امام علی بن حسین علیہما السلام کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً ابن آدم کی زبان روزانہ اپنے اعضاء و جوارح کی طرف متوجہ ہو کر کہتی ہے: کیسے صبح کی تم نے؟ جواب میں اعضاء کہتے ہیں: اچھائی کے ساتھ، اگر تو ہم کو (اپنے حال پر) چھوڑ دو تو، اور اعضاء کہتے ہیں: اللہ اللہ (کی پناہ) ہمارے سلسلے میں، پھر وہ سب اعضاء اس کو قسم دیتے ہیں اور کہتے ہیں: ہم ثواب صرف اور صرف تیری وجہ سے پائیں گے اور ہمیں سزا فقط تیری وجہ سے دی جائے گی۔''

۵۱۸۔ تین دن قل ھواللہ احد کی تلاوت نہ کرنے والے کی سزا☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد بن خالد سے، انہوں نے اسماعیل بن مہران سے، انہوں نے حسن بن علی بطائنی سے، انہوں نے ابوعبداللہ المومن سے، انہوں نے ابن مسکان سے، انہوں نے سلیمان بن خالد سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: ''جس شخص کے تین دن ایسے گذر جائیں جس میں اس نے ''قل ھواللہ احد'' کی تلاوت نہ کی ہو تو یقیناً اس نے ایمان کے پھندے کو اپنی گردن سے نکال دیا اور اس سے الگ ہو گیا ہے، پس اگر وہ ان تین دنوں میں مر جائے تو وہ بزرگ و عظیم اللہ کا انکار کرنے والا قرار پائے گا۔''

۵۱۹۔ جمعہ گذر جائے اور اس میں قل ھواللہ احد نہ پڑھنے والے کی سزا☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ برقی سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول اسحاق بن عمار کی روایت میں ہے کہ اسحاق فرماتے ہے کہ میں نے امام علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: ''جس شخص کے لئے جمعہ گذر جائے اور اس میں وہ ''قل ھواللہ احد'' کی تلاوت نہ کرے، پھر مر جائے تو وہ ابولہب کے دین پر مرے گا۔''

۵۲۰۔ بیماری اور پریشانی میں سورۃ توحید نہ پڑھنے والے کی سزا☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے اسماعیل بن مہران سے، انہوں نے حسن بن علی بطائنی سے، انہوں نے مندل سے، انہوں نے ھارون بن خارجہ سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: ''جس شخص کو کوئی بیماری یا پریشانی لاحق ہو اور وہ اپنی بیماری یا پریشانی میں ''قل ھواللہ احد'' کی تلاوت نہ کرے اور پھر اپنی اسی بیماری یا اسی پریشانی میں جو اس پر آپڑی ہے، مر جائے تو وہ (جہنم کی) آگ میں ہوگا۔''

۵۲۱۔ جو شخص دن میں پانچ نمازیں پڑھے مگر اس میں کسی میں بھی "قل ھو اللہ احد" کی تلاوت نہ کرے۔ ایسے شخص کی سزا☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے علی بن سیف بن عمیرہ سے، انہوں نے اپنے بھائی حسین سے، انہوں نے اپنے والد سیف بن عمیرہ سے، انہوں نے منصور بن حازم سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: "جس شخص کا ایسا ایک دن گذر جائے کہ جس میں اس نے پانچ نمازیں پڑھی ہو مگر اس میں "قل ھو اللہ احد" کی تلاوت نہ کی ہو تو اس سے کہا جائے گا: اے اللہ کے بندے! تو نمازیوں میں سے نہیں ہے۔"

۵۲۲۔ قرآن کے سورۃ بھول جانے والے کی سزا☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے ابن فضال سے، انہوں نے ابو مغرا سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، راوی کہتا ہے کہ میں نے امام علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: "جو شخص کسی سورے کو فراموش کر دیتا ہے تو (قیامت کے دن) وہ سورہ خوبصورت اور بلند درجہ شکل کے ساتھ نمایاں ہوگا، جب یہ شخص اس کو دیکھے گا تو اس سے پوچھے گا کہ: تو کون ہے؟ تو کتنا خوبصورت ہے، کاش تو میرے لئے ہوتا، وہ کہے گا: مجھے نہیں پہچانا؟ میں فلاں سورہ ہوں، اگر تو نے مجھے فراموش نہ کیا ہوتا تو میں تجھے اس بلند درجہ پر پہنچا دیتا۔"

۵۲۳۔ مومن کو ذلیل کرنے والے کی سزا☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے ھشام بن سالم سے، انہوں نے معلّی بن خنیس سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ اللہ عز وجل ارشاد فرماتا ہے: "اس شخص کو چاہیئے کہ مجھ سے جنگ کا اعلان کر دے جو میرے بندۂ مومن کو ذلیل کرتا ہے اور اس شخص کو چاہیئے کہ میرے غضب سے مطمئن ہو جائے جو میرے بندۂ مومن کی عزت کرتا ہے۔"

۵۲۴۔ مومن کی مدد نہ کرنے والے کی سزا☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے ابن فضال سے، انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے، انہوں نے ابراہیم بن عمر یمانی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: "مومن میں سے جو بھی اپنے بھائی کی مدد نہ کرے جبکہ وہ اس کے نصرت کرنے پر قادر ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی دنیا اور آخرت میں مدد نہیں فرمائے گا۔"

۵۲۵۔ مومنین کو بدنام کرنے اور اس کی بات کو رد کرنے کی سزا☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے اپنے چچا سے، انہوں نے محمد بن علی کوفی سے، انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے مفضل بن عمر سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً اللہ عزّ وجلّ نے مؤمنین کو اپنے عظمت کے نور اور اپنی کبریائی کے جلالت سے خلق فرمایا ہے، پس جو شخص ان کو بدنام کرے یا ان کی باتوں کو رد کرے تو یقیناً اس نے اللہ تعالیٰ کو اس کے عرش میں رد کیا ہے، اور اس شخص کی اللہ تعالیٰ کے پاس کوئی قیمت نہیں ہے وہ فقط شیطان کا شریک ہے۔''

۵۲۶۔ مومن کی عیب جوئی و آبرو ریزی کرنے والے کی سزا☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے محمد بن حسین سے، انہوں نے ابوخطاب سے، انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے، انہوں نے ربعی سے، انہوں نے فضیل بن یسار سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''کوئی بھی انسان ایسا نہیں ہے کہ جو کسی مومن کی عیب جوئی و آبرو ریزی کرے مگر یہ کہ وہ بدترین موت مرے گا اور (مرنے کے بعد) وہ (دنیا میں) پلٹ کر نیک کام کرنے کی تمنا کرے گا۔''

۵۲۷۔ مومن سے حجاب قائم کرنے والے کی سزا☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے محمد بن علی کوفی سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے مفضل بن عمر سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو بھی مؤمن اپنے درمیان اور دوسرے مؤمن کے درمیان حجاب قائم کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے درمیان اور جنت کے درمیان ستر ہزار دیواروں کا قائم کرے گا کہ ہر دیوار کے درمیان ستر سال کی مسافت کا فاصلہ ہوگا۔''

۲۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن ابی القاسم نے، انہوں نے محمد بن علی کوفی سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے فرات بن احنف سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''مومن کا مومن سے نفع کمانا سود ہے۔''

۵۲۸۔ اپنے (مسلمان) بھائی کے مقابلہ میں رہن کو زیادہ قابل بھروسہ سمجھنے والے کی سزا☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے، انہوں نے مروک بن عبید سے، انہوں نے ہمارے بعض اصحاب سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص کے لئے اپنے مسلمان بھائی کے مقابلے میں رہن (گروی) زیادہ قابل بھروسہ ہو، میں اس سے بیزار ہوں۔''

۵۲۹۔ اس شخص کی سزا جو اپنے پاس یا دوسرے کے پاس موجود چیز سے مومن کو منع کر دے☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے محمد بن حسین نے، انہوں نے محمد بن سنان نے،

انہوں نے فرات بن احنف سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''جو بھی مؤمن کسی دوسرے مؤمن کو کسی ایسی چیز سے منع کرتا ہے جس کی طرف دوسرا مؤمن محتاج ہو حالانکہ وہ چیز اپنے پاس سے یا دوسرے کے پاس سے دینے پہ قدرت بھی رکھتا ہو، تو اللہ تعالیٰ اس منع کرنے والے کو قیامت کے دن سیاہ چہرہ کے ساتھ کھڑا کرے گا جبکہ اس کی آنکھیں اندھی ہوں گی اس کے ہاتھ گردن کے پیچھے بندھے ہوں گے۔ پس کہا جائے گا یہ خیانت کرنے والا ایسا انسان ہے جس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خیانت کی ہے اس شخص کو جہنم کی جانب لے جانے کا حکم کیا جائے گا۔''

۵۳۰۔ مؤمن کے حق کو روکنے والے کی سزا☆

۱۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن نے، انہوں نے محمد بن ابی القاسم سے، انہوں نے محمد بن علی کوفی سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے مفضل بن سنان سے، انہوں نے یونس بن ظبیان سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''اے یونس! جس نے مؤمن کا حق روکے رکھا تو اللہ تعالیٰ (۵۰۰) پانچ سو سال تک اسے دونوں پاؤں پر کھڑا رکھے گا یہاں تک کہ اس کا پسینہ اتنا بہے گا کہ اس کے پسینے سے چند نہریں جاری ہو جائیں گی، اللہ تعالیٰ کی طرف سے منادی ندا دے گا یہ شخص وہ ظالم ہے جس نے مؤمن کے حق پر قبضہ کیا، فرمایا: چالیس دن تک اس پر ملامت کی جائے گی پھر اسے جہنم کی طرف لے جانے کا حکم کیا جائے گا۔''

۲۔ اور اسی اسناد کے ساتھ محمد بن سنان سے، انہوں نے مفضل سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو بھی مؤمن کسی دوسرے مؤمن کے مال کے سلسلے میں رکاوٹ ڈالے جبکہ وہ مؤمن اس مال کا ضرورت مند بھی ہو تو قسم بخدا! وہ جنت کے کھانوں کو نہیں چکھے گا اور نہ ہی وہ جنت کی لذیذ اور شیریں شراب میں سے کچھ پی سکے گا۔''

۵۳۱۔ مؤمن یا مؤمنہ پر تہمت لگانے والے کی سزا☆

۱۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری نے، انہوں نے محمد بن حسین سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے مالک بن عطیہ سے، انہوں نے ابن ابی یعفور سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو بھی کسی مؤمن یا مؤمنہ پہ بہتان لگائے ان عیوب کا کہ جو ان میں نہیں ہیں تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کو ''طینۃ خبال'' سے اٹھائے گا، تو راوی نے سوال کیا ''طینۃ خبال'' کیا چیز ہے۔ تو امام علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ بدبودار پیپ ہے جو زنا کار عورتوں کی شرمگاہ سے نکلتا ہے۔

۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا حسین بن حسن بن ابان نے، انہوں نے حسین بن سعید سے، انہوں نے فضالہ سے، انہوں نے عبداللہ بن بکیر سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مؤمن کو گالی دینا فسق ہے، اسے قتل کرنا کفر ہے اور اس کا گوشت کھانا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔''

۵۳۲۔ مؤمن کو ذلیل کرنے کے ارادے سے خبر دینے والے کی سزا☆

ا۔میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن ابی القاسم نے، انہوں نے محمد بن علی کوفی سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے مفضل بن عمر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص کسی مومن کے بارے میں کوئی خبر بیان کرے اور اس کا ارادہ اس خبر سے اس مؤمن کو ذلیل کرنا اور اس کی شان وشوکت کو ختم کرنا ہوتا کہ لوگوں کی نگاہ میں وہ بندۂ مؤمن گر جائے، تو اس کو اللہ عزّ وجلّ اپنی ولایت سے نکال کر شیطان کی ولایت کی طرف دھکیل دے گا۔''

۵۳۳۔ مؤمن کو اپنے گھر میں رہنے سے منع کرنے والے کی سزا☆

ا۔میرے والدؒ نے اسی اسناد کے ساتھ کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص کے پاس گھر ہو اور دوسرا مؤمن اس گھر میں رہنے کے لئے محتاج ہو اور وہ شخص اس کو گھر میں رہنے سے منع کرے، تو اللہ عزّ وجلّ اپنے فرشتوں سے کہتا ہے کہ میرے بندے نے میرے بندے پر دنیا کی رہائش میں بخل کیا ہے تو میری عزت کی قسم! وہ بندہ میری جنت میں کبھی بھی رہائش اختیار نہیں کرے گا۔

۵۳۴۔ مؤمن کے عیوب تلاش کرنے والے کی سزا☆

ا۔اسی اسناد کے ساتھ، محمد بن سنان سے، انہوں نے ابو جارود سے، انہوں نے ابو بردہ سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی پھر تیزی سے رخ موڑا یہاں تک کہ مسجد کے دروازے پر اپنا ہاتھ رکھا اور بلند آواز سے نداء دی: اے وہ لوگ کہ جو اپنی زبان سے تو ایمان لائے ہو مگر ایمان کو اخلاص کے ساتھ دل تک نہیں پہنچایا ہے، تم مؤمنین کے عیوب کو تلاش نہ کرو پس جو مؤمنین کے عیوب کو تلاش کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے عیب کو تلاش کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ جس کے عیب کو تلاش کرتا ہے تو وہ اس کو آشکار کر دیتا ہے اگر چہ وہ عیب اندرون گھر میں ہی کیوں نہ ہو۔''

۵۳۵۔ اللہ عزّ وجلّ کی نافرمانی کی جرأت کرنے والے کی سزا☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے محمد بن حسین سے، انہوں نے ابن ابی عمیر سے، انہوں نے حفص بن بختری سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً ایک گروہ نے بہت زیادہ گناہ انجام دیئے مگر پھر فکر مند ہوئے اور شدید خوف وڈر محسوس کیا، ایک دوسرا گروہ آیا جنہوں نے کہا: تمہارے گناہ ہم پر ہیں، پس اللہ عزّ وجلّ نے ان پر عذاب نازل کیا اور پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''یہ لوگ خوف زدہ ہوئے اور تم لوگوں نے جرأت دکھائی۔''

۵۳۶۔ گناہ کا ارادہ کرنے والے کی سزا☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے جعفر بن محمد بن عبید اللہ سے، انہوں نے بکر بن محمد ازدی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''بیشک مؤمن (جب بھی) گناہ کی نیت کرتا ہے تب رزق سے محروم ہو جاتا ہے''۔

۵۳۷۔ برائی کی سزا☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد نے، انہوں نے حسن ابن علی بن فضال سے، انہوں نے عبداللہ بن بکیر سے، انہوں نے اپنے بعض اصحاب سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا ''جو برائی کی وجہ سے غمگین ہو جاتا ہے اسے چاہیئے کہ گناہ انجام نہ دے، چونکہ کبھی کبھار ایسا ہوتا ہے کہ بندہ کسی برائی کو انجام دیتا ہے اور رب عزّ وجلّ اسے دیکھتا ہے تو فرماتا ہے: میری عزّت وجلال کی قسم میں اس کی کبھی بھی مغفرت نہیں کروں گا۔''

۵۳۸۔ خدا کی رضا کی خاطر کیا ہوا عمل اور پھر اس میں لوگوں کی رضا کو داخل کرنے والے کی سزا☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن ابی القاسم نے، انہوں نے محمد بن علی کوفی سے، انہوں نے مفضل بن صالح سے، انہوں نے محمد بن علی حلبی سے، انہوں نے زرارہ اور حمران سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''اگر بندہ کوئی عمل انجام دے کہ جس کے ذریعے سے وہ اللہ عزّ وجلّ کی رضا اور آخرت کے گھر کا طالب ہو اور پھر لوگوں میں سے کسی ایک کی رضا کو داخل کردے تو وہ مشرک ہے۔'' اور ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص عمل انجام دیتا ہے لوگوں کے لئے تو اس کا ثواب بھی لوگوں کے اوپر ہے، بیشک ہر ریاء کاری شرک ہے۔'' اور ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ عزّ وجلّ ارشاد فرمایا ہے: ''جس نے عمل انجام دیا میرے لئے اور میرے غیر کے لئے تو وہ اس شخص کے لئے ہے کہ جس کے لئے اس نے عمل انجام دیا ہے۔''

۵۳۹۔ قطع رحمی اور دلوں کے اختلاف کی سزا☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا علی بن ابراہیم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے نوفلی سے، انہوں نے سکونی سے، انہوں نے الصادق امام جعفر بن محمد علیہ السلام سے، آپؑ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے، آپؑ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''جب علم آشکار ہو مگر اس پر عمل نہ ہو رہا ہو، زبانیں متفق ہوں مگر دلوں میں اختلاف ہو اور رشتوں کو منقطع کیا جاتا ہو، یہ وہ وقت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرتا ہے اور ان کو بہرا بنا دیتا ہے اور ان کی نگاہوں کو اندھا بنا دیتا ہے''

۵۴۰۔ خیانت، چوری، شراب خوری اور زنا کی سزا☆

ا۔ اور اسی اسناد کے ساتھ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''چار چیزیں ایسی ہیں کہ ان میں سے کوئی ایک

(بھی) گھر میں داخل نہیں ہوتی مگر یہ کہ اسے خراب کر دیتی اور گھر کو برکت کے ساتھ آباد نہیں ہونے دیتی: خیانت، چوری، شراب خوری اور زنا۔"

۲۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر نے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے، انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے، انہوں نے ھشام بن سالم سے، انہوں نے سلیمان بن خالد سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ""ہمیشہ شراب پینے والا اللہ عزّ وجلّ سے ساتھ ایسے ملاقات کرے گا جیسے ایک بت پرست۔ اور جس شخص نے شراب (ایک گھونٹ بھی) ایک بار پی لیا، اللہ عزّ وجلّ چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں فرمائے گا۔"

۳۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا حسین بن حسن بن ابان نے، انہوں نے حسین بن سعید سے، انہوں نے ابن ابی عمیر سے، انہوں نے اسماعیل بن سالم سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، راوی کہتا ہے کہ امام علیہ السلام سے ایک شخص نے سوال کرتے ہوئے کہا: اللہ تعالیٰ اطاعت کے سلسلے میں آپ کی موافقت فرمائے، آیا شراب پینا زیادہ برا ہے یا نماز کو ترک کرنا؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: "شراب پینا زیادہ برا ہے"، پھر امام علیہ السلام نے اس سے پوچھا: "کیا تجھے معلوم ہے کہ ایسا کیوں ہے؟" اس نے کہا: نہیں، آپ علیہ السلام نے فرمایا: "چونکہ شراب کی حالت میں وہ اپنے پروردگار کو نہیں پہچانتا۔"

۴۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن ابی القاسم نے، انہوں نے ہارون بن مسلم سے، انہوں نے مسعدہ بن زیاد سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ہمیشہ شراب پینے والا قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ وہ آنکھوں سے اندھا، چہرے سے سیاہ، ایک طرف جھکا ہوا، اس کے منہ سے تھوک جاری ہوگا، اس کی پیشانی (کے بالوں) کو اس کے قدم کے انگوٹھے کے ساتھ باندھا گیا ہوگا، اس کا ہاتھ اس کی ریڑھ کی ہڈی سے نکلا ہوا ہوگا، جب اس کو حساب کے لئے کھڑا دیکھیں گے تو اہل محشر وحشت زدہ ہو جائیں گے۔"

۵۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے، انہوں نے مروک بن عبید سے، انہوں نے ایک راوی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے آپ نے ارشاد فرمایا: "جو شخص کسی نشے والی سلائی سے سرمہ لگائے تو اللہ عزّ وجلّ (جہنم کی) آگ کی سلائی سے اسے سرمہ لگائے گا" اور فرمایا: "بے شک دنیا میں نشے والی چیزوں سے سیراب ہونے والے پیاسے مریں گے، انہیں پیاسا اٹھایا جائے گا اور پیاسے (ہی) جہنم میں داخل کر دیئے جائیں گے۔"

۶۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے معاویہ بن حکیم سے، انہوں نے ابن ابی عمیر سے، انہوں نے ابان بن عثمان سے، انہوں نے فضیل بن یسار سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: "جس شخص نے شراب پیا اور نشہ میں آ گیا تو اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں فرمائے گا۔ پس اگر ان دنوں میں نماز کو ترک کرے تو اس شخص پر عذاب کو دوگنا کر دیا جائے گا۔"

۷۔ مجھ سے بیان کیا جعفر بن علی نے، انہوں نے اپنے والد علی سے، انہوں نے اپنے والد حسن بن علی بن عبداللہ ابن مغیرہ سے، انہوں نے عباس بن عامر سے، انہوں نے ابوصحاری سے انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ، راوی کہتا ہے کہ میں نے امام علیہ السلام سے شرابی کے متعلق سوال کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''اس کی نمازیں اس وقت تک قبول نہیں ہوں گی جب تک اس کی رگوں میں شراب کا ذرہ باقی ہے۔''

۸۔ اور اسی اسناد کے ساتھ، حسن بن علی سے، انہوں نے عثمان بن عیسیٰ سے، انہوں نے ابن مسکان سے، انہوں نے ان سے جنہوں نے ان سے روایت بیان کی، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے آپ نے ارشاد فرمایا: ''بیشک اللہ عز وجل نے برائیوں کے لئے کئی تالے قرار دیئے اور ان تالوں کی چابیاں شراب کو قرار دیا اور شراب سے بڑھ کر برائی جھوٹ ہے۔''

۹۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے محمد بن عیسیٰ عبیدی سے، انہوں نے نضر بن سوید سے، انہوں نے یعقوب بن شعیب سے، انہوں نے امام باقر علیہ السلام اور امام صادق علیہ السلام میں سے کسی ایک سے آپ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے معصیت (گناہ) کے لئے گھر قرار دیا ہے پھر اس گھر کے لئے دروازہ قرار دیا ہے، پھر اس دروازہ کے لئے تالا قرار دیا ہے پھر اس تالے کے لئے چابی قرار دی ہے اور گناہوں کی چابی شراب ہے۔''

۱۰۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن عبدالجبار نے، انہوں نے سیف بن عمیرہ سے، انہوں نے منصور سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے آپ نے ارشاد فرمایا: ''ہمیشہ زنا کرنے والا ہمیشہ چوری کرنے والا اور ہمیشہ شراب پینے والا بت پرست کی طرح ہے۔''

۱۱۔ مجھ سے بیان کیا حسین بن احمد سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے علی بن اسماعیل سے، انہوں نے احمد بن نضر سے، انہوں نے عمرو بن شمر سے، انہوں نے جابر سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے آپ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے شراب کے سلسلے میں دس افراد پر لعنت فرمائی: اس کی کاشتکاری کرنے والا، اس کی فصل کو کاٹنے والا، اس کے پھل کو نچوڑنے والا، اس کو پینے والا، اس کو پلانے والا، اس کو اٹھانے والا، اس کو اٹھانے کے اسباب مہیا کرنے والا، اس کی خرید و فروخت کرنے والا اور اس کی کمائی کھانے والا۔''

۱۲۔ اور اسی اسناد کے ساتھ، محمد بن احمد سے، انہوں نے محمد بن جعفر قمّی سے، انہوں نے سلسلے کو بلند کیا ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی طرف کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''غناء (گانا) نفاق کی غذا ہے اور شراب کا پینا ہر برائی کی چابی ہے اور شراب پینے والا اللہ عز وجل کی کتاب کو جھٹلانے والا ہے، (چونکہ) اگر وہ اللہ عز وجل کی تصدیق کرتا تو اس کی حرام کردہ چیزوں سے پرہیز کرتا۔''

۱۳۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا حمیری نے، انہوں نے ھارون بن مسلم سے، انہوں نے مسعدہ ابن زیاد سے، انہوں نے امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اپنی رگوں میں

سے کسی رگ میں ان چیزوں میں سے جس کو زیادہ استعمال کرنا نشہ آور ہے، معمولی سا حصہ داخل کرتا ہے تو اللہ عزّ وجلّ اس رگ کو تین سو ساٹھ (۳۶۰) قسم کے عذاب میں مبتلا فرمائے گا۔"

۱۴۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے احمد بن حسن بن علی بن فضال سے، انہوں نے عمرو بن سعید مدائنی سے، انہوں نے مصدق بن صدقہ سے، انہوں نے عمار بن موسیٰ سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، راوی کہتا ہے کہ: امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ جب کوئی شخص شراب پیتا ہے تو اس کی کیا حالت ہوتی ہے؟ امام علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: "اس کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں کی جائے گی اور ان چالیس دنوں میں اس کے لئے توبہ (کا بھی حق حاصل) نہیں ہے اور اگر وہ ان چالیس دنوں میں مر گیا تو وہ (جہنم کی) آگ میں داخل ہوگا۔"

۱۵۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا ابراہیم بن ھاشم نے، انہوں نے عمرو بن سعید مدائنی سے، انہوں نے احمد بن اسماعیل کاتب سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے کہا کہ امام محمد بن علی (امام باقر یا امام تقی) علیہ السلام مسجد الحرام میں تشریف لائے، تو قریش میں سے ایک گروہ کی ان کی جانب نگاہ پڑی تو انہوں نے کہا کہ: یہ عراقیوں کا خدا ہے، ان میں سے بعض نے کہا کہ (ٹھیک ہے) تم اپنوں میں سے کچھ کو معین کرو جو جا کہ ان سے سوال کرے، ان میں سے ایک جوان امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور سوال کیا: اے چچا! کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ کونسا ہے؟ (پس) امام علیہ السلام نے فرمایا: "شراب خوری"، وہ جوان واپس آیا اور ان لوگوں کو سوال اور جواب سے آگاہ کیا، ان لوگوں نے اس جوان سے کہا کہ واپس جا اور یہی سوال کرتے رہو یہاں تک کہ وہ اپنے جواب کو تبدیل کر دیں، اس نے آ کر پھر وہی سوال کیا تو امام علیہ السلام نے اس سے فرمایا: "اے برادرزادہ! کیا میں شراب خوری (کو سب سے بڑا کبیرہ گناہ) نہ کہوں (جبکہ) بیشک شراب پینے کی وجہ سے شراب خور زنا، چوری، ایسے نفس کے قتل کہ جس کے ناحق قتل کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اور اللہ کے ساتھ شرک (جیسے گناہوں) میں داخل ہوتا ہے، وہ افعال جو شراب کی وجہ سے انجام پاتے ہیں وہ ہر گناہ سے بالاتر ہے جس طرح سے اس کا درخت (بھی) ہر درخت سے بالاتر ہے۔"

۱۶۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے عمرکی سے، انہوں نے کہا کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: ابن داؤد و یہ ذکر کر رہا تھا کہ آپؑ نے اس سے کہا کہ: شراب خور کافر ہے؟ امام علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: "اس نے سچ کہا یقیناً میں نے اس سے کہا تھا۔"

۱۷۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا یعقوب بن یزید نے، انہوں نے ابومحمد انصاری سے، (انہوں نے ابن سنان سے،) انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، راوی کہتا ہے کہ میں نے امام علیہ السلام سے "فقّاع" کے بارے میں سوال کیا تو امام علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: "فقّاع حرام ہے اور اس کا پینے والا شراب کے پینے والے کی مانند ہے۔"

۵۴۱۔ مٹی کھانے والے کی سزا ☆

ا۔ میرے والد نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے علی بن حکم سے، انہوں نے اسماعیل منقری سے، انہوں نے اپنے جد زیاد بن ابی زیاد سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص مٹی کھائے گا اس کے جسم میں خارش پیدا ہوگی اور بواسیر کی بیماری ہوگی، (آنکھوں کی کمزوری کا) فساد تیزی سے ہوگا، مٹی کھانے والے کے گھٹنے اور قدموں کی قوت جاتی رہے گی اور اس کا ان اعمال کے بارے میں بھی حساب لیا جائے گا جو اس نے مٹی کھا کر بیمار ہونے وجہ سے چھوڑ دیئے تھے جبکہ اس کو صحت کے زمانہ میں انجام دیتا تھا اور ان اعمال کو چھوڑنے کا اس کو عذاب (بھی) دیا جائے گا۔''

۲۔ اور اسی اسناد کے ساتھ، علی بن حکم سے، انہوں نے اسماعیل بن محمد سے، انہوں نے اپنے جد زیاد سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے آپ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک وسوسہ کا عمل اور شیطان کا اکثر فریب و مکر مٹی کھانے سے ہوتا ہے، بیشک مٹی کھانا جسم میں بیماری پیدا کرنے کا باعث بنتا ہے اور بیماریوں کو تیزی سے لاتا ہے اور جو مٹی کھاتا ہے اس کی صلاحیت و طاقت جو مٹی کھانے سے پہلے تھی وہ ضعیف ہو جاتی ہے اور وہ اپنے اس عمل کی انجام دہی میں ضعیف ہو جاتا ہے جو مٹی کھانے سے پہلے انجام دیتا تھا (اور) اس کا حساب کیا جائے گا اس کی قوت اور ضعف کے درمیان (مٹی کھانے کی وجہ سے چھوٹے گئے اعمال) کا اور اس پر اسے عذاب دیا جائے گا۔''

۵۴۲۔ حاکم کے آدمی یا دین کے مخالف کے ساتھ عاجزی کرنے کی سزا ☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ ابن جعفر حمیری نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے حدید مدائنی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے آپ نے ارشاد فرمایا: ''تم اپنے دین کو مضبوط کرو، ورع، تقویٰ کی قوت اور اللہ تعالیٰ کی مدد سے سلطان سے حاجتیں طلب کرنے سے بے نیاز ہو کر، جان لو جو بھی مومن سلطان کے نمائندے یا اپنے دین کے مخالف کے سامنے عاجزی و انکساری دکھاتا ہے کہ اس چیز کو طلب کیا جائے جو ان کے ہاتھ میں ہے تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ گمنام بنا دیتا ہے، وہ قابل نفرت ہو جاتا ہے اور اپنے کاموں میں محتاج ہو جاتا ہے۔ اور وہ شخص (اس عاجزی کی وجہ سے) مال دنیا میں سے کسی شئی پر غلبہ پالیتا ہے او وہ چیز ہاتھ آجاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے برکت کو چھین لیتا ہے اور اس مال کو حج میں، عمرہ میں اور غلام آزاد کرنے میں خرچ کرنے پر اللہ تعالیٰ اسے کوئی اجر عطا نہیں فرمائے گا۔''

۵۴۳۔ فرائض کو چھوڑنے اور کبیرہ گناہوں کو انجام دینے والے کی سزا ☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا علی بن احمد نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن جعفر اسدی نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا موسیٰ بن عمران نخعی سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا حسین بن یزید نوفلی سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے مفضل بن عمر سے،

انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ مغیرہ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ کہتا ہے کہ: جب کوئی شخص اپنے رب کی معرفت حاصل کر لیتا ہے تو اس شخص پر اس کے بعد کوئی ذمہ داری نہیں ہے؟ تو امام علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ لعنت کرے اس پر جو ایسی باتیں کرتا ہے، کیا ایسا نہیں ہوتا ہے کہ جب بھی اللہ تعالیٰ کی معرفت میں اضافہ ہوتا ہے تو اس کی اطاعت میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے، کیا اللہ عزّ وجلّ کی وہ شخص اطاعت کر سکتا ہے جو اس کی معرفت نہیں رکھتا، بیشک اللہ عزّ وجلّ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو کسی کام کے انجام دینے کا حکم دیا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے مومنین کو اس کام کے انجام دینے کا حکم کیا، تو یہ سب اس کے اوپر عمل پیرا رہیں یہاں تک کے خدا کی جانب سے منع کا حکم آ گیا، کرنے کا حکم اور نہ کرنے کا حکم مومن کے نزدیک مساوی ہوتا ہے۔'' راوی کہتا ہے پھر امام علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عزّ وجلّ کسی ایسے بندے کی طرف نہ نگاہ فرماتا ہے اور نہ اس کو پاک کرتا ہے جب وہ اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے کسی فریضہ کو ترک کر دیتا ہے اور کبیرہ گناہوں میں سے کسی کبیرہ گناہ کو انجام دیتا ہے۔'' راوی کہتا ہے میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اس کی طرف نگاہ (بھی) نہیں فرماتا؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: ''ہاں، (چونکہ) یقیناً وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کا مرتکب ہوا ہے۔'' راوی کہتا ہے، میں نے عرض کیا: ''شرک کیا ہے؟'' امام علیہ السلام نے فرمایا: ''ہاں، بیشک اللہ عزّ وجلّ نے اس کو کسی کام کے کرنے کا حکم فرمایا اور ابلیس نے اس کو کسی کام کے کرنے کا حکم دیا، تو اس نے اللہ عزّ وجلّ کے حکم کو ترک کر دیا اور اس کے نتیجے میں ابلیس کے حکم کی پابندی کرنے والا قرار پایا، تو یہ شخص ابلیس کے ساتھ (جہنم کی) آگ کے ساتویں طبقہ میں ہوگا۔''

۵۴۴۔ مومنین کی بری باتوں کو مشہور کرنے کا ارادہ کرنے والوں کی سزا ☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا سہل بن زیاد آدمی سے، انہوں نے یحییٰ بن مبارک سے، انہوں نے عبداللہ بن جبلہ سے، انہوں نے محمد بن فضیل سے، انہوں نے ابوالحسن موسیٰ بن جعفر الکاظم علیہ السلام سے، راوی کہتا ہے کہ میں نے امام علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: میں آپ کا فدیہ قرار پاؤں، میرے بھائیوں میں سے ایک شخص کی ایسی بات مجھ تک پہنچی ہے کہ جس کو میں اس کے لئے پسند نہیں کرتا، پس میں نے اس کے بارے میں اس سے سوال کیا اور اس نے اس کا انکار کیا جبکہ اس شخص کے بارے میں قابل بھروسہ لوگوں نے مجھے خبر دی تھی، پس امام علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے محمد تم اپنی سماعت اور اپنی بصارت کو اپنے مؤمن بھائی کے بارے میں جھوٹا قرار دو۔ اگر تمہارے پاس پچاس قسامہ ﴿ایک قسامہ سے مراد پچاس آدمی کا گروپ﴾ گواہی دے اور اس کا تمہارے لئے صرف ایک قول ہو (پھر بھی) تم اس ایک کی تصدیق کرو اور ان پچاس قسامہ کی تکذیب کرو، اور تم اس کے خلاف کسی خبر کو نہیں پھیلاؤ کہ جس کی وجہ سے اس کی آبرو جاتی رہے اور اس کی شخصیت نابود ہو جائے، (اگر ایسا کیا تو) ان لوگوں میں سے ہو جاؤ گے جن کے بارے میں اللہ عزّ وجلّ نے ارشاد فرمایا: ''اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ'' ﴿سورۂ نور: ۱۸۔﴾ (جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ایمانداروں میں بدکاری کا چرچا پھیل جائے بیشک ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔)''

۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے، انہوں نے علی بن اسماعیل بن عمار سے، انہوں نے منصور بن حازم سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص برائی کو پھیلاتا ہے گویا وہ خود اس کا مرتکب ہوا، اور جو کسی شئی کے ذریعے کسی مومن کو رسوا کرتا ہے وہ شخص نہیں مرتا جب تک کہ خود رسوا نہ ہو۔''

۵۴۵۔ اس شخص کی سزا جو مر جائے اور اس کی گردن پر لوگوں کا مال ہو، جو پرواہ نہیں کرتا کہ پیشاب اس کے جسم میں کہاں پہنچ رہا ہے، جو باتوں کو پہنچاتا ہے، غیبت کرتا ہے اور چغل خوری کرتا ہے۔☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا علی بن احمد نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا موسیٰ بن عمران نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا حسین بن یزید نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا حفص بن غیاث نے، انہوں نے جعفر بن محمد علیہ السلام سے، آپ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے، ان بزرگواروںؑ نے مولائے متقیان علی ابن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام سے، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''چار قسم کے افراد اہل جہنم کو ان کی اپنی اذیت کے علاوہ اور اذیت پہنچائیں گے۔ وہ جہنم میں کھولتے ہوئے پانی سے سیراب ہوں گے، وہ مسلسل افسوس کے ساتھ داد و فریاد کر رہے ہوں گے۔ پس اہل جہنم ایک دوسرے سے کہیں گے کہ ان چار قسم کے افراد نے کونسا گناہ انجام دیا ہے کہ جو ہماری اذیت کے علاوہ اور اذیت دے رہے ہیں۔ پس ایک شخص کے اوپر پتھروں کا تابوت لٹک رہا ہے۔ دوسرے شخص کے جسم سے پیپ بہہ رہا ہے۔ تیسرے کے منہ سے غلاظت اور خون بہے رہا ہے۔ چوتھا اپنا گوشت کھا رہا ہے۔ پس صاحب تابوت کے لئے کہا جائیگا کہ اے رحمت خدا سے سب سے زیادہ دور! تو نے کون سی برائی کی ہے جس کی وجہ سے ہماری تکلیف کے علاوہ اور اذیت ہو رہی ہے؟ پس کہنے والا کہے گا: بیشک وہ چیز کہ جس نے اس کو رحمت خدا سے سب سے زیادہ دور کر دیا یہ ہے کہ وہ اس حالت میں مرا کہ اس کی گردن پر لوگوں کا مال تھا جس کو وہ دینا نہیں چاہ رہا تھا (نہ دینے کے لیے مخلص تھا) اور نہ ہی اس مال کو واپس کرنا چاہتا تھا۔ پھر جس کے بدن سے پیپ بہہ رہا ہوگا اس سے کہا جائیگا کہ اے رحمت خدا سے سب سے زیادہ دور! تو نے کون سی برائی کی ہے کہ جس کی وجہ سے ہم کو ہماری تکلیف کے علاوہ اور اذیت ہو رہی ہے؟، کہنے والا کہے گا: بیشک اس کو خدا کی رحمت سے سب سے زیادہ دور کرنے والی چیز یہ تھی کہ وہ پرواہ نہیں کرتا تھا کہ اس کا پیشاب (کے قطرے) اس کے جسم کے کس حصے پر پہنچ رہے ہے (یعنی نجاست وطہارت سے لاپرواہ تھا)، پھر اس شخص سے کہ جس کے منہ سے خون اور بدبودار مواد نکل رہا ہوگا کہا جائیگا کہ اے رحمت خدا سے سب سے زیادہ دور! تو نے کون سی برائی کی ہے کہ جس کی وجہ سے ہم کو ہماری تکلیف کے علاوہ اور اذیت ہو رہی ہے؟، کہنے والا کہے گا: بیشک اس کے رحمت خدا سے سب سے زیادہ دور ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ باتوں کو آگے بڑھا دیتا تھا، پس جب اس کی نگاہ بری بات پر پڑتی تو اس کے ذریعے سے فساد پھیلاتا تھا اور اس کو آگے نقل کر دیتا تھا، پھر اس شخص سے کہ جو اپنا گوشت کھا رہا ہوگا کہا جائیگا کہ اے رحمت خدا سے سب سے زیادہ دور! تو نے کون سی برائی کی ہے کہ جس کی وجہ

سے ہم کو ہماری تکلیف کے علاوہ اور اذیت ہو رہی ہے؟ پس کہنے والا کہے گا: بیشک رحمت خدا سے اس کو سب سے زیادہ دور لے جانے والی چیز یہ تھی کہ یہ لوگوں کے گوشت کو کھاتا تھا غیبت کر کے اور چغل خوری کر کے۔"

۵۴۶۔ ظالم سلطان کے سامنے اپنی حاجت پیش کرنے کی سزا☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلوی یہ نے، انہوں نے اپنے چچا سے، انہوں نے محمد بن علی کوفی سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے مفضل بن عمر سے، انہوں نے کہا کہ ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے ارشاد فرمایا: "اے مفضل! بیشک جو شخص ظالم بادشاہ کے سامنے اپنی حاجت پیش کرے تو اس سے اس کو ایسی مصیبت و بلاء پہنچے گی کہ جس کے اوپر اس کو اجر بھی نہیں ملے گا اور نہ ہی صبر کی توفیق حاصل ہوگی۔"

۵۴۷۔ (مؤمن) بھائی کسی حاجت کے سلسلے میں آئے اور اسے پوری نہ کرنے والے کی سزا☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا عبّاد بن سلیمان نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ھارون بن جہم سے، انہوں نے اسماعیل بن عمار صیر فی سے، انہوں نے ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، راوی کہتا ہے کہ میں نے امام علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: میں آپؑ کا فدیہ قرار پاؤں، مؤمن مومن پر رحمت ہے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا "ہاں"، میں نے عرض کیا: کیسے؟، امام علیہ السلام نے فرمایا: "جب کوئی مؤمن کسی مومن کے پاس حاجت لیکر آتا ہے تو یہ فقط اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے اس کی جانب بھیجا ہے اور اس کے لئے آمادہ کیا ہے، پس اگر وہ اس کی حاجت پوری کر دیتا ہے تو اس نے یقیناً رحمت کو قبول کرلیا ہے اس کی حاجت قبول کر کے، اور اگر اس نے اس کو اس کی حاجت کے سلسلے میں رد کر دیا جبکہ وہ اس کو پوری کرنے پر قادر تھا تو صرف اور صرف اس نے اپنے آپ سے اس رحمت کو رد کیا ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف بھیجا تھا اور اس کے لئے آمادہ کیا تھا، اور قیامت کے دن کی جانب یہ رحمت ذخیرۃ ہو جائے گی پس وہ شخص کے جس کی حاجت پوری نہیں ہوئی تھی وہ اس رحمت کا حاکم ہوگا، اگر چاہے تو اپنے آپ کی جانب اس کو استعمال کرے اور چاہے تو دوسرے کی طرف۔ اے اسماعیل! جب قیامت کے دن اللہ عزّ وجلّ کی رحمت میں سے بعض میں وہی حاکم ہوگا تو تم بتاؤ اس رحمت کو وہ کس پر استعمال کرے گا؟" راوی کہتا ہے میں نے عرض کیا: میں آپ کا فدیہ قرار پاؤں، میں نہیں خیال کرتا کہ وہ اپنے سے ہٹ کر استعمال کرے۔، امام علیہ السلام نے فرمایا: "تم خیال نہ کرو بلکہ یقین کرلو کہ وہ اپنے علاوہ کسی اور کی طرف اس رحمت کو نہیں پلٹائے گا، اے اسماعیل جس شخص کے پاس اس کا (مؤمن) بھائی کسی حاجت کے سلسلے میں آئے اور وہ اس کو پوری کرنے پر قادر ہو اور پھر اس کو پوری نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی قبر میں اس پر ایک سانپ مسلّط کر دے گا کہ جو قیامت کے دن تک اس کے انگوٹھے کو کاٹتا رہے گا چاہے وہ شخص مغفرت پانے والا ہو یا عذاب پانے والا۔"

۵۴۸۔ اس شخص کی سزا جو مؤمن بھائی کی حاجت روائی کے لئے آغاز تو کرے لیکن اختتام تک نہ پہنچائے ☆

۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے محمد بن حسن بن ابی خطاب سے، انہوں نے ابوجمیلہ سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: ''جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے لئے نکلے لیکن اسے مکمل نہ کرے تو وہ شخص گویا ایسا ہے کہ اس نے اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خیانت کی اور اللہ عزّ وجلّ اسے دشمن رکھے گا۔''

۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ برقی سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا ادریس بن حسن نے، انہوں نے مصبح بن ہلقام سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: ''جو شخص بھی ہمارے اصحاب میں سے جب اس سے کوئی اس کا بھائی کسی حاجت کے سلسلے میں مدد طلب کرے اور وہ اس سلسلے میں ہر لحاظ سے مکمل کوشش نہ کرے تو یقیناً اس نے اللہ تعالی، اس کے رسولؐ اور مؤمنین کے ساتھ خیانت کی ہے۔'' ابوبصیر کہتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: آپؑ کے فرمان میں ''اور مومنین'' سے کیا مراد ہے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: ''امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ سے لیکر مومنین کا آخری فرد۔'' (تمام ائمہ امام عصر علیہم السلام تک)

۵۴۹۔ اس شخص کی سزا جس سے مؤمن مدد طلب کرے مگر وہ اس کی مدد نہ کرے☆

۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن ابراہیم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اسماعیل بن مرّار سے، انہوں نے یونس بن عبدالرحمٰن سے، انہوں نے ابن مسکان سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''ہمارے شیعوں میں سے جس شخص کے پاس بھی ہمارے بھائیوں میں سے کوئی شخص آئے اور اس سے اپنی حاجت کے سلسلے میں مدد طلب کرے پس وہ اس کی مدد نہ کرے جب کہ وہ قادر تھا، تو اللہ عزّ وجلّ اس کو ہمارے دشمنوں میں سے کسی دشمن کی حاجت روائی کرنے کی بلا میں مبتلا فرمائے گا اور اس دشمن کی حاجت روائی کے عوض اللہ تعالی اس پر قیامت کے دن عذاب نازل فرمائے گا۔''

۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے عبّاس بن معروف سے، انہوں نے سعدان بن مسلم سے، انہوں نے حسین بن ابان سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرنے میں اور اس کی حاجت کے سلسلے میں کوشش کرنے میں بخل سے کام لے، تو وہ ایسے شخص کی مدد کرنے کی بلا میں مبتلا ہوگا کہ جس کی مدد کرنا گناہ ہو اور جس کی مدد کرنے پر کوئی اجر (بھی) نہ ہو۔''

۵۵۰۔ اس شخص کی سزا جو خود لباس پہنے جب کہ مؤمن برہنہ ہو☆

۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن ابی القاسم نے، انہوں نے محمد بن علی کوفی سے، انہوں نے محمد بن سنان سے،

انہوں نے فرات بن احنف سے، انہوں نے کہا کہ علی بن حسین امام زین العابدین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص کے پاس اضافی لباس ہو اور اس کے اردگرد ایسا مؤمن ہو جو کہ اس لباس کا محتاج ہو اور پھر وہ اسے نہ دے تو اللہ عزّ وجلّ ناک کے بل اسے (جہنم کی) آگ میں پچھاڑ پھینکے گا۔''

۵۵۱۔ اس کی سزا کہ جو خود سیر ہو جبکہ اس کے اردگرد مؤمن بھوکا ہو☆

ا۔میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ برقی سے، انہوں نے محمد بن علی کوفی سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے فرات بن احنف سے، انہوں نے کہا کہ امام علی بن حسین زین العابدین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ''جو شخص سیر ہو کر سو جائے جبکہ اس کے اردگرد ایسا بھوکا مؤمن ہو کہ جس نے کچھ بھی نہ کھایا ہو تو اللہ عزّ وجلّ فرماتا ہے: میرے فرشتوں! میں تم کو گواہ بناتا ہوں اس بندے پر کہ میں نے اسے حکم دیا تھا مگر اس نے میری نافرمانی کی اور میرے غیر کی اطاعت کی، میں نے اس کو اس کے عمل کے سپرد کر دیا ہے، میری عزت اور جلال کی قسم! میں کبھی بھی اس کو بخشوں گا نہیں۔''

۲۔حریز کی روایت میں ہے کہ جو انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل فرمائی ہے کہ امام علیہ السلام فرماتے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ اللہ عزّ وجلّ ارشاد فرماتا ہے: ''مجھ پر وہ شخص ایمان نہیں لایا جو سیر ہو کر سو جائے جبکہ اس کے مسلمان بھائی نے کچھ بھی نہ کھایا ہو۔''

۵۵۲۔ اس شخص کی سزا جو مؤمن کو حقیر جانے، اس کی توہین کرے اور اسے ذلیل کرے☆

ا۔مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری نے، انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب نے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے مثنی سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''کسی مؤمن فقیر کو حقیر مت جانو پس جو کسی فقیر مؤمن کو حقیر جانتا ہے اس کی توہین کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بھی ذلیل کرتا ہے، اس کی ذلت اس وقت تک باقی رہے گی جب تک وہ مؤمن کی حقارت سے باز آ جائے یا توبہ کر لے'' اور فرمایا: ''جو کسی مؤمن کو ذلیل کرنا چاہے اور اسے تنگ دستی اور فقر کی وجہ سے حقیر جانے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن تمام مخلوقات کے سامنے ذلیل کرے گا۔''

۵۵۳۔ اس شخص کی سزا جس کے سامنے کسی مؤمن کی غیبت کی جائے اور وہ اس کی مدد نہ کرے☆

ا۔مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری نے، انہوں نے محمد بن حسین سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے ابوورد سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص کے پاس اس کے مؤمن بھائی کی غیبت ہو اور اس وقت وہ اس کی مدد کرے اور اعانت کرے، تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرمائے گا اور اس کی اعانت فرمائے گا دنیا اور آخرت میں، اور جس شخص کے پاس اس کے مؤمن بھائی کی غیبت کی جائے اور وہ اس کی مدد نہ کرے اس کی اعانت کرے اور نہ

اس سلسلے میں اس کا دفاع کرے جب کہ وہ اس کی نصرت اور اعانت پر قادر بھی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو دنیا اور آخرت میں ذلیل و حقیر بنا دے گا۔"

۵۵۴۔ خود پسندی کی سزا ☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے علاء سے، انہوں نے ابو خالد صیقل سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا "بے شک اللہ تعالیٰ نے فرشتوں میں سے ایک فرشتے کی جانب امر سپرد کیا تو اس نے سات آسمانوں، سات زمینوں اور (دیگر) چیزوں کو پیدا کیا، پس جب اس فرشتے نے ان اشیاء کی طرف نگاہ کی جو اس کے امر کے تابع ہو کر وجود میں آئی تھیں تو فرشتے نے کہا: کون ہے میرے جیسا، تو اللہ تعالیٰ نے تھوڑی سی آگ کو بھیجا۔" راوی کہتا ہے کہ میں نے سوال کیا: یہ تھوڑی سی آگ کس قدر ہے؟ تو امام علیہ السلام نے فرمایا: "یہ آگ مٹھی برابر ہے۔" فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے اس کو ان تمام مخلوقات کے سامنے کیا ہے تاکہ یہ آگ ان کے لئے قرار پائے اور وہ ان سے متصل ہو جب ان میں خود پسندی اور اپنے افعال پر راضی ہو جانے کی برائی پیدا ہو۔"

۵۵۵۔ اس شخص کی سزا جو سائل کی آواز پر کان نہ دھرے اور تکبرانہ انداز میں چلے ☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ نے، انہوں نے سلیمان بن سماعہ سے، انہوں نے اپنے چچا عاصم کوفی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہما السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "میری امت جب سائل کی آواز پر کان نہ دھرے اور غرور و تکبر کے انداز میں چلے، تو میرے رب عزّ وجلّ نے اپنی عزت کی قسم کھائی ہے اور پھر کہا ہے کہ میں ضرور ایسے افراد میں سے بعض کو بعض کے ذریعے سے عذاب دونگا۔"

۵۵۶۔ ایک دوسرے سے دشمنی اور خیانت کرنے کی سزا ☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا علی ابن ابراہیم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے نوفلی سے، انہوں نے سکونی سے، انہوں نے امام جعفر بن محمد علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے، آپ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے کہ رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "میری امت اس وقت تک خیر و اچھائی کے ساتھ رہے گی جب تک وہ آپس میں خیانت نہ کریں، امانتوں کو واپس کرتے رہیں، زکاۃ ادا کرتے رہیں اور جب یہ کام وہ نہیں کریں گے تو وہ قحط اور خشک سالی میں مبتلا ہو جائیں گے۔"

۵۵۷۔ گناہوں کی سزا ☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے مالک بن عطیہ سے، انہوں نے ابوحمزہ ثمالی سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے

کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''آگاہ ہو جاؤ کہ کوئی بھی سال دوسرے سال سے زیادہ بارش والا نہیں ہے پس یہ بارش اس مقام پر ہوتی ہے جہاں خداوند عالم چاہتا ہے، بیشک اللہ عزّ وجلّ جب کوئی قوم نافرمانی کرتی ہے تو بارش کی اتنی مقدار جو اس قوم کے لئے معین تھی تو اس مقدار کو اس قوم سے ہٹا کر بیابانوں، دریاؤں اور پہاڑوں پر برساتا ہے، بے شک اللہ عزّ وجلّ ''جعل'' (جو کہ گناہوں سے کنارہ کشی کر کے) اپنے حجرے میں ہوتے ہیں ان پر (بھی) ان کے اردگرد ہونے والے گناہوں کی وجہ سے زمین پر بارش کو روک کر عذاب نازل فرمائے جب کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے راستہ اور طریقہ رکھا ہے کہ وہ گناہ گاروں کے محلے کے علاوہ کہیں اور چلا جائے، پھر ابو جعفر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''اے صاحبان بصیرت عبرت حاصل کرو'' پھر فرمایا کہ ہم نے امیر المومنین علیہ السلام کی کتاب میں پایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب زنا ظاہر (اور عام) ہو جائے، ناگہانی موت کثرت سے واقع ہوں اور وہ زمانہ جس میں تولنے میں کمی کی جائے، تو اللہ تعالیٰ انہیں قحط اور زمین کی پیداوار کی کمی (کے عذاب) میں مبتلا کرے گا۔ اور جب وہ زکاۃ نہ دیں گے تو زمین پھل، زراعت اور معادنیات کی برکت سے محروم کر دے گی۔ جب وہ قضاوت میں ظلم کریں گے، ظلم میں ایک دوسرے کی مدد کریں گے اور وعدہ شکنی کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے دشمنوں کو ان پر مسلّط کر دے گا۔ جب وہ قطع رحمی کریں گے تو ان کا مال شریر و برے لوگوں کے ہاتھ لگ جائے گا۔ جب یہ لوگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کریں گے اور وہ میری اہل بیت میں سے نیک لوگوں کی پیروی نہیں کریں گے، تو اللہ تعالیٰ ان پر ان کے شریر و برے لوگوں کو مسلّط کر دے گا اور (اس وقت) ان کے اچھے و نیک لوگ دعا کریں گے مگر ان کی دعا قبول نہیں کی جائے گی۔''

۲۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے احمد بن محمد بن ابی نصر بزنطی سے، انہوں نے ابان الاحمر سے، انہوں نے ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''پانچ (برائیاں) ایسی ہیں کہ اگر تم ان کو پاؤ تو اللہ عزّ وجلّ سے ان برائیوں سے پناہ طلب کرو: کسی قوم میں برائیاں ہرگز نہیں پھیلی یہاں تک کہ کھلم کھلا و آشکار ہونے لگی مگر یہ کہ (اس کے نتیجے میں) ان میں طاعون اور ایسی بیماریاں ظاہر ہوئیں کہ جو اس سے پہلے گذرے ہوئے لوگوں میں کبھی نہیں تھی، لوگوں ناپ تول میں کمی نہیں کی مگر یہ کہ (اس کے نتیجے میں) ان کو قحط سالی، خرچے کے تنگی اور ظالم سلطان (جیسے مصیبتوں) نے پکڑ لیا، لوگوں نے زکاۃ کو نہیں روکا مگر یہ کہ آسمان سے (بارش کے) قطروں کو روک دیا، اور اگر چوپائے و جانور نہ ہوتے تو ان پر بارش نہ ہوتی، لوگوں اللہ عزّ وجلّ اور ان کے رسولؐ کے ساتھ کئے عہد کو نہیں توڑا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اور پر ان کے دشمن کو مسلّط کر دیا جس کے بعد وہ لوگ ان کے ہاتھوں میں جو کچھ ہیں ان میں سے بعض کو لے لیتے ہیں، اور لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فرامین سے ہٹ کر فیصلہ نہیں کیا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی برائیوں اور نقصانات کو ان کے درمیان (ہی) قرار دیا ہے۔''

۳۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن ابراہیم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے نوفلی سے، انہوں نے سکونی سے، انہوں نے ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''عنقریب میری امت پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جس میں ان کا باطن خبیث و برا ہوگا اور ان کا ظاہر نیک و اچھا ہوگا، دنیا کی لالچ میں ہوں گے اور نیکی کرنے سے ان کا ارادہ اللہ عزّ وجلّ کی پاس موجود

ثواب نہ ہوگا، ان کا کام ریا کاری (کی خاطر) ہوگا کہ جس میں کوئی خوف خدا نہ ہوگا، اللہ تعالیٰ تمام لوگوں پر عذاب نازل فرمائے گا اور اس وقت وہ غرق ہونے والوں کی مانند دعا مانگیں گے مگر ان کی دعا قبول نہیں کی جائے گی۔''

۴۔ اور اسی اسناد کے ساتھ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''عنقریب میری امت پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ قرآن مجید گھروں میں باقی نہیں ہوگا مگر یہ کہ رسمی طور پر اور نہ اسلام باقی ہوگا مگر یہ کہ اس کا نام، ان کو اسلام کی نام سے موسوم کیا جائے گا مگر وہ لوگ لوگوں میں سب سے زیادہ اسلام سے دور ہوں گے، ان کی مساجد آباد ہوں گی مگر رشد و ہدایت سے خالی ہوں گی، اس زمانے کے فقہاء آسمان تلے بدترین فقہاء ہوں گے، ان ہی سے فتنہ خارج ہوگا اور ان ہی طرف فتنہ پلٹے گا۔''

۵۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے اپنے چچا محمد بن ابی القاسم سے، انہوں نے محمد بن علی کوفی سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے حماد بن عثمان سے، انہوں نے خلف بن حماد سے، انہوں نے ربعی سے، انہوں نے فضیل (بن یسار) سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جب کوئی گروہ گناہ کرتا ہے اگر وہ سوار ہوں گے تو وہ سواری ابلیس کی ہوگی اور اگر وہ پیدل ہوں گے تو وہ شیطان کے منشاء کے مطابق قدم اٹھا رہے ہوں گے۔''

۶۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے ہیثم بن واقد سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: ''بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک نبی کو ان کی قوم کی طرف بھیجا اور اس کی جانب وحی فرمائی کہ تم اپنی قوم سے کہو: بیشک بستی والوں میں کوئی بھی ایسا نہیں ہے اور نہ ہی میرے گھر والوں میں سے کوئی ایسا ہے کہ جو میری اطاعت کرتے ہوں پھر اس اطاعت کے درمیان ان پر کوئی شر و مصیبت آپڑے تو وہ اس چیز سے جس سے میں محبت کرتا ہوں منتقل ہو جائے اس چیز کی طرف جس کو میں ناپسند کرتا ہوں مگر یہ کہ (اگر انہوں نے ایسا کیا تو) میں ان کو اس چیز سے کہ جس سے وہ محبت کرتے ہیں اس چیز کی طرف پھیر دوں گا جس کو وہ ناپسند کرتے ہیں۔''

۵۵۸۔ فاسد علماء، فاسق قاری، ظالم ستمگر، خیانت کار وزیر، جھوٹے عرفاء اور عہد توڑنے والے کی سزا ☆

۱۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہ نے، انہوں نے اپنے چچا سے، انہوں نے ھارون بن مسلم سے، انہوں نے مسعدہ بن زیاد سے، انہوں نے امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے کہ مولائے متقیان امام علی ابن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ''بیشک جہنم میں ایک پیسنے کی چکی ہوگی، کیا تم سوال نہیں کرو گے وہ چکی کس چیز کو پیسے گی؟'' تو آپ سے کہا گیا: یا امیر المؤمنین! وہ چکی کس چیز کو پیسے گی۔ پس مولا امیر علیہ السلام نے فرمایا: ''فاسد علماء، فاسق قاری، ظالم ستمگر، خیانت کار وزیر اور جھوٹے عرفاء ☆ عرفاء، عریف کی جمع ہے اور عریف اس شخص کو کہتے ہیں کہ جو لوگوں میں سے کسی قبیلے یا جماعت کا بڑا ہو کہ باقی لوگوں کے امور کی دیکھ بھال کرتا ہو اور وہ سردار ہونے کے ناتے ان لوگوں کہ جملہ احوال کی سمجھ و معرفت رکھتا ہو۔ ☆ کو، اور بیشک (جہنم کی) آگ میں ایک شہر ہے جس کو ''حصینہ'' کہا جاتا ہے، کیا تم سوال نہیں کرو گے کہ اس شہر میں کیا چیز ہے؟'' تو آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ: یا امیر المؤمنین! اس شہر میں کیا چیز ہیں؟ تو امام علیہ السلام نے فرمایا

''اس میں عہد توڑنے والوں کے ہاتھ ہوں گے۔''

۵۵۹۔ دنیا سے محبت اور طاغوت کی عبادت کرنے والے کی سزا☆

ا۔میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ عطار نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن احمد سے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے، انہوں نے محمد بن عمرو سے، انہوں نے صالح بن سعید سے، انہوں نے اپنے بھائی سہل حلوانی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام سیر و سیاحت کرتے ہوئے ایک شہر کے پاس سے گزرے تو دیکھا کہ وہ شہر والے راستے میں اور گھروں میں مرے پڑے ہیں، تو حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ یہ سارے یقیناً (اللہ تعالیٰ کے) غضب کی وجہ سے مرے ہیں۔ اگر یہ سارے اس وجہ سے نہ مرے ہوتے تو ایک دوسرے کو دفن کردیتے۔ ان کے اصحاب نے عرض کی: ہم چاہتے ہیں کہ ہم ان کے قصے سے آگاہ ہوں۔ اس وقت عیسیٰ سے کہا گیا کہ اے روح اللہ ان کو آواز دیں، تو جناب عیسیٰ علیہ السلام نے صدا دی: اے شہر والو، تو ان میں سے ایک جواب دینے والے نے جواب میں کہا: لبیک یا روح اللہ، تو جناب عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: تمہارا کیا حال ہے اور تمہارا کیا قصہ ہے؟، اس نے کہا: دن میں ہم صحیح و سالم تھے اور رات میں ہم پر ''ھاویہ'' آپڑا، پوچھا: ''ھاویہ'' کیا ہے؟ تو جواب دیا: ھاویہ آگ کا دریا ہے کہ جس میں آگ کے پہاڑ ہیں، سوال کیا: کس گناہ کی وجہ سے یہ عذاب آیا ہے؟ اس نے کہا: دنیا سے محبت اور طاغوت کی عبادت کرنے کی وجہ سے، پوچھا: کس قدر دنیا کی محبت رکھتے تھے، تو جواب دیا: جس طرح بچہ اپنی ماں سے محبت کرتا ہے کہ جب ماں بچے کے سامنے ہوتی ہے تو وہ خوش ہوتا ہے۔ اور جب وہ بچے سے دور جاتی ہے تو بچہ غمگین ہوجاتا ہے، پوچھا: کس قدر تم طاغوت کی عبادت کرتے تھے؟ جواب دیا: جب وہ ہمیں حکم کرتے تو ہم ان کی اطاعت کرتے تھے، پوچھا: فقط تم ہی کیوں ہمیں جواب دے رہے ہو جبکہ باقی خاموش ہیں، تو اس نے کہا: باقی سب کے منہ میں آگ بھری ہوئی ہے اور فرشتے ان پر اس آگ کو اور زیادہ تیز کر رہے ہیں، اور میں اسی قوم میں تھا لیکن ان کے ساتھ گناہوں میں شریک نہیں تھا، اس کے باوجود جب ان پر عذاب آیا تو وہ عذاب مجھ تک بھی پہنچا اور میں اس وقت بالوں سے لٹکا یا ہوا ہوں اور (جہنم کی) آگ میں پھینکے جانے کا مجھے خوف ہے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے کہا: اپنے دین کی سلامتی کے ساتھ کانٹوں پر سونا اور جَو کی سوکھی روٹی کھانا آسان ہے۔''

۵۶۰۔ ریاکاری کی سزا☆

ا۔میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر نے، انہوں نے ھارون بن مسلم سے، انہوں نے مسعدہ ابن زیاد سے، انہوں نے جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے، آپؑ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کل (قیامت کے دن) کس چیز کے ذریعے نجات ہے، تو پیغمبر اسلامؐ نے ارشاد فرمایا: ''نجات اس میں ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کو دھوکہ نہ دو اگر تم نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ بھی تمہارے ساتھ دھوکا کرے گا، پس بیشک جو اللہ تعالیٰ سے دھوکہ کرے گا تو اللہ اس کے ساتھ دھوکہ کرے گا اور

اس سے ایمان کو نکال لے گا اور اگر وہ شعور رکھتا ہے تو حقیقت میں اپنے آپ کو دھوکہ دے رہا ہے۔'' کہا گیا: ''انسان اللہ تعالیٰ کو کیسے دھوکہ دیتا ہے؟'' فرمایا: ''کوئی شخص اللہ عز وجل کے احکام کے مطابق حکم کو بجالاتا ہے پھر اس سے ارادہ (پروردگار کی بجائے) غیر خدا کا کرتا ہے۔ پس تم لوگ ریاکاری کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، بیشک ریاکار نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک قرار دیا ہے۔ بیشک ریاکار کو قیامت کے دن چار ناموں سے پکارا جائے گا: اے کافر، اے فاجر، اے دھوکہ باز، اے خسارہ اٹھانے والے، تیرا عمل رائیگاں و بیکار گیا ہے، تیرا اجر باطل ہو چکا ہے، آج کے دن تیرے لئے کوئی (ثواب کا) حصہ نہیں ہے تو اپنے اجر کو اس سے طلب کر جس کے لئے تو عمل انجام دیتا تھا۔''

۲۔ اور اسی اسناد کے ساتھ جعفر علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے کہ: ''بیشک اللہ عز وجل نے اپنی کتابوں میں سے ایک کتاب اپنے انبیاء میں سے ایک نبی پر نازل فرمائی اور اس میں ہے کہ میری مخلوقات میں ایک گروہ ایسا ہے کہ جو دنیا حاصل کرنے کیلئے دین کو وسیلہ بناتے ہیں اور وہ گوسفند کے بالوں سے بنا لباس پہنتے ہیں، ایسے دلوں کے ساتھ جیسے کہ بھیڑیوں کے دل ہوتے ہیں، صبر (ایک درخت کا شیرہ جو بہت زیادہ کڑوا ہوتا ہے) سے زیادہ کڑوے ہیں جبکہ ان کی زبان شہد سے زیادہ شیریں ہیں، ان کے باطنی وخفیہ اعمال مردار سے زیادہ بدبودار ہیں، پس کیا وہ لوگ مجھے فریب دینا چاہتے ہیں؟ یا پھر وہ لوگ میرے ساتھ دھوکہ کرنا چاہتے ہیں، یا پھر میرے برخلاف جرائت دکھانا چاہتے ہیں، پس میں اپنی عزت کی قسم کھاتا ہوں کہ ان پر یقیناً ایسا فتنہ بھیجوں گا جو اپنی لگام میں لیکر پاؤں تلے روندتا رہے گا یہاں تک کہ زمین کے اطراف تک پہنچ جائے، اس فتنہ سے حکیم و دانشمند کو میں ایسی کیفیت میں چھوڑوں گا کہ صاحب رائے کی رائے اور حکیم کی حکمت حیران رہ جائے گی، میں ان کو متفرق کر دوں گا اور بعض کو بعض کے ذریعے عذاب میں مبتلا کروں گا، میں اپنے دشمنوں سے اپنے دشمنوں کے ذریعے سے انتقام لوں گا، پس میں پرواہ نہیں کروں گا (کہ میں ان تمام پر عذاب نازل کر دوں اور میں پرواہ نہیں کروں گا۔)''

۵۶۱۔ تکبر کرنے کیلئے کوئی چیز ایجاد کرنے والے کی سزا ☆

۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے، انہوں نے محمد ابن ابراہیم نوفلی سے، انہوں نے حسین بن مختار سے، انہوں نے سلسلے کو بلند کیا امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام کی جانب کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص تکبر کرنے کے لئے کوئی چیز ایجاد کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے سیاہ چہرہ کے ساتھ محشور کرے گا۔''

۵۶۲۔ امر بالمعروف نہی عن المنکر کو ترک کرنے والے کی سزا ☆

۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے محمد بن عرفہ سے، انہوں نے کہا کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب میری امت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ترک کر دے تو چاہیئے کہ اللہ کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے آمادہ ہو جائے۔''

۵۶۳۔ باب☆

ا۔ میرے والد نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے عباس بن معروف سے، انہوں نے ایک راوی سے، انہوں نے مندل بن علی عنزی سے، انہوں نے محمد بن مطرف سے، انہوں نے مسمع سے، انہوں نے، اصبغ بن نباتہ سے، انہوں نے مولائے کائنات حضرت علی علیہ الصلاۃ والسلام سے کہ آپ نے فرمایا کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا): ''اللہ عزّ وجلّ جب کسی شہر پر غضب ناک ہوگا تو اس پر عذاب نازل نہیں فرمائے گا (بلکہ) اس شہر میں قیمتیں بڑھ جائیں گی، ان کی عمریں مختصر ہوجائے گی، اس شہر کے تاجروں کو نفع نہیں پہنچے گا، ان کے پھل پاکیزہ نہیں رہیں گے، ان کی نہروں میں پانی کی قلت ہوجائے گی، ان کی بارشیں ان سے روک دی جائیں گی اور ان پر ان کے برے لوگوں کو مسلّط کردیا جائے گا۔''

۵۶۴۔ کسی کو جان کی امان دینے کے بعد قتل کرنے والے کی سزا☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے ابراہیم بن ھاشم سے، انہوں نے یحیٰی بن ابی عمران سے، انہوں نے یونس سے، انہوں نے عبداللہ بن سلیمان سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ''جو کسی شخص کو (قتل کرکے) خون بہانے سے (جان کی) امان دے، پھر اسے قتل کردے تو وہ قیامت کے دن دھوکہ وفریب کا پرچم لئے آئے گا۔''

۵۶۵۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں (جہاد کرنے والے) غازی کی غیبت کرنے، اسے اذیت دینے اور اس کے پیچھے ان کے گھر والوں کے ساتھ برائی کرنے والے کی سزا☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے ابراہیم بن ھاشم سے، انہوں نے نوفلی سے، انہوں نے سکونی سے، انہوں نے جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص کسی غازی مومن کی غیبت کرے یا اسے اذیت پہنچائے یا اس کے پیچھے اس کے گھر والوں کے ساتھ بدسلوکی کرے تو قیامت کے دن اس کے اس بدعمل کو گاڑا جائے گا تاکہ وہ اس کی نیکیوں کو غرق کردے، پھر اس کو جہنم میں الٹا کیا جائے گا جیسا کہ الٹا کرنے کا طریقہ ہے، جب غازی اللہ عزّ وجلّ کی اطاعت میں (غازی بنا) ہو۔''

۵۶۶۔ کسی مومن کو بادشاہ کے نقصان پہنچانے کی دھمکی دینے والے کی سزا☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے ابراہیم ابن ھاشم سے، انہوں نے اسحاق خفاف سے، انہوں نے کچھ کوفیوں سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص

کسی مومن کو بادشاہ کے ذریعے سے نقصان پہنچانے کی دھمکی دے پھر وہ نقصان نہ (بھی) پہنچائے پس وہ (جہنم کی) آگ میں ہوگا، اور جو شخص کسی مومن کو بادشاہ کے ذریعے سے نقصان پہنچانے کی دھمکی دے اور پھر نقصان (بھی) پہنچائے تو وہ فرعون اور آل فرعون کے ساتھ (جہنم کی) آگ میں ہوگا۔"

۵۶۷۔ مؤمنین کو اذیت دینے اور ان سے دشمنی اور عناد رکھنے کی سزا ☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ عطار نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے موسیٰ بن عمران سے، انہوں نے ابن محبوب سے، انہوں نے مفضل بن عمر سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: "جب قیامت کا دن آئے گا تو ایک منادی ندا دے گا کہ کہاں ہیں میرے دوستوں سے روگردانی کرنے والے؟" فرمایا: "اس وقت ایک ایسا گروہ کھڑا ہوگا کہ جن کے چہروں پر گوشت نہیں ہوگا۔" فرمایا: "اس وقت کہنے والا کہے گا: یہی وہ لوگ ہیں جو مؤمنین کو اذیت پہنچاتے تھے، ان سے دشمنی رکھتے تھے، ان سے عناد رکھتے تھے اور ان کے دین کے سلسلے میں ان کو جھڑکتے اور سختی کرتے تھے۔" فرمایا: "پھر ان کو جہنم کی جانب لے جانے کا حکم کیا جائے گا۔" ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: "وہ لوگ۔ قسم بخدا! ۔ وہی مؤمنین کے قول کے ہی قائل ہوں گے (ہم مذہب ہوں گے) مگر انہوں نے ان کے حقوق کو روکے رکھا ہوگا اور ان کے رازوں کو فاش کیا ہوگا۔"

۵۶۸۔ دین میں بدعت ایجاد کرنے والے کی سزا ☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے، انہوں نے محمد ابن ابی عمیر سے، انہوں نے ھشام بن حکم سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: "گزشتہ زمانہ میں ایک شخص تھا کہ جو دنیا کو حلال طریقے سے حاصل کرتا تھا، جب وہ اسے حلال طریقے سے حاصل کرنے پر قادر نہیں رہا تو اس نے اسے حرام طریقے سے حاصل کرنا شروع کر دیا، جب وہ دنیا کو حرام طریقے سے حاصل کرنے پر بھی قادر نہ رہا تو شیطان اس کے پاس آیا اور اس سے کہا: اے شخص! بیشک تو نے دنیا کو حلال طریقے سے طلب کیا مگر اس پر قادر نہ رہا، اور پھر تو نے اسے حرام طریقے سے طلب کیا اور اب اس پر بھی قادر نہیں ہے، کیا میں تجھے ایسی چیز کی طرف راہنمائی نہ کروں کہ جس کی وجہ سے تیرے مال اور تیری دنیا میں کثرت ہو جائے اور تیری پیروی کرنے والے کثیر ہو جائیں؟ اس نے کہا: ضرور، شیطان نے کہا: تو دین میں بدعت ایجاد کر اور اس کی طرف لوگوں کو دعوت دے، اس نے یہ کام انجام دیا، لوگوں نے (بھی) اس کی دعوت کو قبول کیا اور اس کی اطاعت کی اور دنیا اس تک پہنچ گئی پھر اس نے (ایک عرصہ گذرنے کے بعد) غور و فکر کیا تو کہا: کتنا برا کام کیا ہے میں نے؟ میں نے بدعت ایجاد کی اور اس کی جانب لوگوں کو دعوت دی، میں اپنے لئے کوئی توبہ نہیں دیکھتا مگر یہ کہ میں ان کو دعوت دوں اور ان کے

کی جس کی طرف میں نے تم کو دعوت دی تھی وہ باطل تھا اور فقط میں نے بدعت ایجاد کی تھی، یہ سن کر وہ لوگ کہنے لگے: تو جھوٹ کہتا ہے، وہی حق ہے مگر تجھے اپنے دین کے سلسلے میں شک پیدا ہوا ہے اس وجہ سے اس سے پلٹ گیا ہے، جب اس نے یہ صورت حال دیکھی تو اس نے ایک کیل کے ساتھ زنجیر کو زمین میں مضبوطی سے گاڑا اور پھر اس کو اپنے گلے میں ڈال دیا اور کہا: میں اس زنجیر سے اس وقت تک آزاد نہیں ہوں گا جب تک کہ اللہ عزّ وجلّ میری توبہ قبول نہ فرمالے، پس اللہ تعالیٰ نے انبیاء میں سے (اس زمانے کے) نبی کی طرف وحی نازل فرمائی کہ فلاں سے کہہ دو: میری عزت کی قسم اگر تو دعائیں کرتا رہا یہاں تک کہ تیرے جسم کے جوڑ ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں تب بھی میں تیری دعا اس وقت تک قبول نہیں کروں گا جب تک کہ تو ان لوگوں کو جو تیری ایجاد کردہ بدعت کو عقیدہ بنا کر مر گئے ان کو واپس صحیح عقیدہ پر نہ لے آ۔''

۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے، انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے، انہوں نے حریز سے، انہوں نے سلسلے کو بلند کیا، فرمایا: ''ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی کا راستہ (جہنم کی) آگ کی جانب ہے۔''

۳۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے ابو خالد سے، انہوں نے محمد بن مسلم سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''کمترین شرک یہ ہے کہ کوئی شخص کسی رائے (نظریہ) کو ایجاد کرے اور پھر اسی کی بنیاد پر محبت کرے اور دشمنی کرے۔''

۴۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری نے، انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے عبداللہ بن سنان سے، انہوں نے ابوحمزہ ثمالی سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: کم ترین بت پرستی کیا ہے؟ امام علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''کسی شخص کا کسی چیز کو بطور بدعت ایجاد کرنا کہ پھر اسی کی بنیاد پر محبت کرتا ہو اور اسی کی بنیاد پر دشمنی رکھتا ہو۔''

۵۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے محمد بن حسن صفار سے، انہوں نے یعقوب ابن یزید سے، انہوں نے قمی سے، انہوں نے اپنی اسناد کے ساتھ کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ بدعت ایجاد کرنے والے کی توبہ کی قبولیت سے انکار کرتا ہے۔'' کہا گیا: یارسول اللہؐ! ایسا کیسے؟ فرمایا: ''چونکہ بدعت ایجاد کرنے والے کا دل اس بدعت کی محبت سے سیراب ہوتا ہے۔''

۶۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ھارون بن جہم سے، انہوں نے حفص بن عمر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، (آپ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے، آپ نے امام علی علیہ السلام سے) کہ ارشاد فرمایا: ''جو شخص بدعت ایجاد کرنے والے کی طرف جائے گا اور پھر وہ اس کی عزت وتوقیر کرے گا تو یقیناً وہ اسلام کی نابودی و بربادی (کے کام) میں قدم بڑھائے گا۔''

۷۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن حسین ابن سعید نے،

وتو قیر کرے گا تو یقیناوہ اسلام کی نابودی و بربادی (کے کام) میں قدم بڑھائے گا۔"

۷۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن حسین ابن سعید نے، انہوں نے عثمان بن عیسی سے، انہوں نے اپنے بعض اصحاب سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالی نے کسی مخلوق کو خلق نہیں فرمایا مگر یہ کہ اس کی لئے جنّت میں ایک منزل بنائی ہے اور جہنم میں (بھی) ایک منزل بنائی ہے، جب اہل جنّت جنّت میں اور اہل جہنم جہنم میں سکون پزیر ہوں گے تب ایک منادی نداء دے گا کہ اے جنّت والو! نیچے دیکھو، پس وہ نیچے جہنم کی طرف دیکھیں گے اور ان کے لئے جہنم کی ان کی جگہیں بلند ہوں گی، پھر ان سے کہا جائے گا: یہ تمہاری وہ جگہیں ہیں کہ اگر تم اپنے پروردگار کی نافرمانی کرتے تو ان میں داخل ہوتے، پس اگر کوئی خوشی کے مارے مرجاتا ہو تو اس دن اہل جنّت عذاب کے ان سے ہٹ جانے کی خوشی میں مرجاتے، پھر ندادی جائے گی: اے جہنمیوں! اپنے سروں کو اٹھاؤ اور جنّت میں اپنی جگہوں کو دیکھو، پس وہ اپنے سروں کو اٹھائیں گے اور جنّت میں اپنی جگہوں کو دیکھیں گے کہ جن میں نعمتیں ہوں گی، پس ان سے کہا جائے گا: یہ تمہاری وہ جگہیں ہیں کہ اگر تم اپنے رب کی اطاعت کرتے تو ان میں داخل ہوتے۔" فرمایا: "پس اگر کوئی غم کے مارے مرجاتا ہو، تو یقیناً اس دن اہل جہنم غم کے مارے مرجاتے، پس یہ لوگ ان کی جگہوں کے وارث بنیں گے اور یہ لوگ ان کی جگہوں کے وارث بنیں گے، اور یہ اللہ تعالی کے اس قول کے مطابق ہے: "اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْوٰرِثُوْنَ ☆ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ" (یہی لوگ سچے وارث ہیں جو بہشتِ بریں کا حصہ لیں گے (اور) یہی لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے)

☆ سورۂ مؤمنون، آیت-۱۰، ۱۱۔ ☆

۵۶۹۔ شک اور گناہ کرنے والوں کی سزا ☆

۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے بکر بن محمد ازدی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: "بیشک شک اور معصیت (جہنم کی) آگ میں ہے یہ دونوں نہ ہم سے سرزد ہوتے ہیں اور نہ ہی ہماری جانب آتے ہیں۔"

۵۷۰۔ اس عورت کی سزا جو کسی اور کے لئے خوشبو لگائے اور شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلے ☆

۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے، انہوں نے محمد ابن ابی عمیر سے، انہوں نے ابراہیم بن عبدالحمید سے، انہوں نے ولید بن صبیح سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو بھی عورت خوشبو لگائے پھر وہ اپنے گھر سے نکلے تو اس پر لعنت کی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ پلٹ کر اپنے گھر کی طرف آجائے، جب بھی پلٹ کر آئے۔"

کہا کہ میں اور میرے چچا کا بیٹا امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے کہ جب آپ بنی مقاتل کے قصر میں تشریف فرما تھے، پس ہم نے ان کی خدمت میں سلام پیش کیا، پھر میرے چچا کے بیٹے نے عرض کیا: یا ابا عبداللہ! یہ جو میں دیکھ رہا ہوں (کہ آپ کے بال سیاہ ہیں تو یہ) خضاب ہے یا آپ کے بال ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''خضاب ہے، بڑھاپا ہم بنی ہاشم کی جانب جلدی آ جاتا ہے۔'' پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''میری نصرت کی غرض سے آئے ہو؟'' میں نے عرض کیا: میں ایک بڑی عمر کا شخص ہوں، قرضہ بڑا ہے، عیال کثیر ہے، میرے ہاتھ میں لوگوں کا سرمایہ ہے اور میں نہیں جانتا کہ وہ اس کا کیا ہوگا اور مجھے پسند نہیں ہے کہ میری امانت ضائع ہو جائے، اور اسی طرح کی بات میرے چچا کے بیٹے نے بھی امام علیہ السلام سے کہی، امام مظلوم علیہ السلام نے فرمایا: ''پس تم دونو چلے جاؤ تا کہ تم دونوں میری فریاد کو نہ سنو اور نہ تم دونوں میری مصیبت کو دیکھو، پس بیشک جو شخص ہماری فریاد کو سنے اور ہماری مصیبت کو دیکھے مگر ہمیں جواب نہ دے اور نہ ہماری مدد کرے تو اللہ عزّ وجلّ پر حق ہے کہ اس کو ناک کے بل جہنم میں پھینک دے گا۔''

۵۷۲۔ اس شخص کی سزا جو افراد کی سرپرستی کرنے میں انصاف نہ کرتا ہو☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسین ابن ابی الخطاب نے، انہوں نے عبداللہ بن جبلہ سے، انہوں نے ابو طالب سے، انہوں نے (ابن) ھدیہ سے، انہوں نے انس بن مالک سے، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ: ''جو شخص دس افراد کی سرپرستی کرے مگر وہ ان کے درمیان انصاف نہ کرے تو وہ قیامت کے دن اس عالم میں آئے گا کہ اس کے دونوں ہاتھ، اس کے دونوں پیر اور اس کا سر کلہاڑی کے سراخ میں ہوں گے۔''

۵۷۳۔ اس شخص کی سزا جو مسلمانوں کے امور میں سے کسی چیز کا ذمہ دار بنے اور پھر ان کو ہلاک وتباہ کردے☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ عطار نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن احمد نے، انہوں نے محمد بن حسان سے، انہوں نے ابو عمران ارمنی سے، انہوں نے عبداللہ بن حکم سے، انہوں نے معاویہ بن عمار سے، انہوں نے عمرو بن مروان سے، انہوں نے ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص مسلمانوں کے امور میں سے کسی چیز کا ذمہ دار بنے اور پھر ان کو ہلاک وتباہ کردے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک وتباہ کرے گا۔''

۵۷۴۔ ظالموں اور ان کے مددگاروں کی سزا☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے عباس بن معروف سے، انہوں نے ابن مغیرہ سے، انہوں نے سکونی سے، انہوں نے ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب قیامت کا دن آئے گا تو منادی ندا دے گا: کہاں ہیں ظلم کرنے والے اور ان کے مددگار، اور جو لوگ ان کے لئے دوات کی روشنائی کو درست وٹھیک کرتے تھے، یا ان کے لئے تھیلی مضبوطی سے باندھتے تھے، یا ایک بار (بھی) قلم

انہوں نے ابن مغیرہ سے، انہوں نے سکونی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب قیامت کا دن آئے گا تو منادی ندا دے گا: کہاں ہیں ظلم کرنے والے اور ان کے مددگار، اور جو لوگ ان کے لئے دوات کی روشنائی کو درست وٹھیک کرتے تھے، یا ان کے لئے تھیلی مضبوطی سے باندھتے تھے، یا ایک بار (بھی) قلم کی نوک کو روشنائی میں ڈالتے تھے، پس یہ سب ان کے ساتھ محشور ہوں گے۔''

۵۷۵۔ ظالم بادشاہ کی قربت اختیار کرنے والے کی سزا ☆

ا۔ اور اسی اسناد کے ساتھ، فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کوئی بھی بندہ بادشاہ سے قریب نہیں ہوتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا ہے، اور اس کا مال کثیر نہیں ہوتا مگر یہ کہ اس کا حساب شدید ہو جاتا ہے اور نہ ہی ان کے پیروکار زیادہ ہوتے ہیں مگر یہ کہ ان کے شیاطین کی کثرت ہو جاتی ہے۔''

۲۔ اور اسی اسناد کے ساتھ، فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگ بادشاہ کے دروازوں اور ان کے اطرافی لوگوں سے بچو، بیشک تم میں سے جو شخص بادشاہ کے دروازوں اور ان کے اطرافی لوگوں سے سب سے زیادہ قریب ہوگا وہی تم میں سے اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ دور ہوگا، جو شخص اللہ عزوجل کے خلاف سلطان کے زیراثر آجاتا ہے (اور اس کے احکام کو اللہ تعالیٰ کے احکام پر مقدم کرتا ہے) تو اللہ تعالیٰ اس سے ورع وتقویٰ کو اٹھالے گا اور ان کو حیران (وپریشان) بنادے گا۔''

۵۷۶۔ ظالموں کی فہرست میں اپنے نام کو درج کرانے والے کی سزا ☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے، انہوں نے ابن بنت الولید بن صبیح باہلی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اپنے نام کو فلاں کے بیٹے کے رجسٹر میں کالا کروائے (درج کروائے) تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو سؤر کے طور پر محشور فرمائے گا۔''

۵۷۷۔ لوگوں کی حاجتوں میں حجاب ورکاوٹ بننے والے منتظم کی سزا ☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے موسیٰ ابن عمران سے، انہوں نے ابن سنان سے، انہوں نے ابوجارود سے، انہوں نے سعد الاسکاف سے، انہوں نے اصبغ سے، انہوں نے امیر المؤمنین علیہ الصلاۃ والسلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو بھی منتظم لوگوں کی حاجتوں کے متعلق حجاب ورکاوٹ قائم کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے بارے میں اور اس کی حاجتوں کے متعلق حجاب ورکاوٹ قائم فرمائے گا، پس اگر وہ کوئی ہدیہ وتحفہ لیتا ہے تو وہ خیانت کار ہے اور اگر وہ رشوت لیتا ہے تو پس وہ مشرک ہے۔''

خاموش نہیں رہتا اور ان کی سرزنش سے باز نہیں رہتا مگر یہ کہ قریب ہے کہ اللہ عزّ وجلّ اپنے پاس کی سزا کو ان تمام پر عام کر دے۔"

۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن ابی القاسم نے، انہوں نے ھارون بن مسلم سے، انہوں نے مسعدہ بن صدقہ سے، انہوں نے جعفر بن محمد علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: "بیشک جب کسی گناہ کو بندہ پوشیدہ طریقے سے انجام دیتا ہے تو اس کا ضرر نہیں پہنچتا سوائے انجام دینے والے کو، اور جب کسی گناہ کو بندہ علانیہ طور سے انجام دیتا ہے اور اس پر اس کی سرزنش نہیں کی جاتی تو تمام لوگ ضرر میں مبتلا ہوتے ہیں۔" جعفر بن محمد علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: "یہ اس وجہ سے کہ اس کے عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا دین ذلیل و رسوا ہوا اور اللہ تعالیٰ سے دشمنی رکھنے والے اس کے اس عمل کی پیروی کریں گے۔"

۳۔ اور اسی اسناد کے ساتھ فرمایا کہ امام علی علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: "اے لوگو! بیشک اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کے گناہوں کی وجہ سے تمام لوگوں پر عذاب نازل نہیں فرماتا جب تک کہ یہ کچھ لوگ گناہ کو پوشیدہ طریقے سے انجام دیں کہ جس سے لوگ آگاہ نہ ہوسکیں، پس جب کچھ لوگ گناہ کو کھلم کھلا انجام دیں اور اس پر باقی لوگ ان کی سرزنش نہ کریں تو دونوں فریق اللہ تعالیٰ کی سزا کے مستحق بن جاتے ہیں۔" اور فرمایا: "تم میں سے کوئی ہرگز اس شخص کے پاس حاضر نہ ہوں کہ جس کو ظالم سلطان ظلم اور دشمنی کی بنیاد پر مار رہا ہو اور نہ ہی ان کے قتل کئے جانے کے وقت حاضر ہوں اور نہ ہی ان پر ظلم ہونے کے وقت جبکہ تم اس کی مدد نہیں کر سکتے تھے، چونکہ مؤمن کی مدد مؤمن پر فرض اور واجب ہے جبکہ مؤمن (ظلم کے شکار) مؤمن کے پاس حاضر و موجود ہو، آفیت زیادہ وسیع ہو جائے گی اس وقت کہ جب حاضر ہونے کا ثبوت تمہارے اوپر لازم نہیں ہوگا۔" واقع ہوئی کہ جب ان میں سے ایک شخص نے دیکھا کہ اس کا بھائی گناہ انجام دے رہا ہے تو اس نے اس کو روکا مگر وہ نہ روکا تو اس کا نہ روکنا ان کے لئے اس کے ساتھ کھانے، بیٹھنے اور پینے وغیرہ میں مانع نہ ہوا (جب کہ نہی عن المنکر کے طور پر ان سے ان امور میں کنارہ کشی کرنی چاہیے تھی) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں سے بعض کے دلوں کو بعض کے ساتھ راضی کر دیا اور ان کے سلسلے میں قرآن نازل ہوا ہے اس مقام پر کہ جہاں اللہ عزّ وجلّ ارشاد فرماتا ہے: "لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ، ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَ كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ☆ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ، .... آخر تک" (بنی اسرائیل میں سے جو لوگ کافر تھے ان پر داؤد اور مریمؑ کے بیٹے عیسیٰ کی زبانی لعنت کی گئی، یہ لعنت اس وجہ سے کہ ان لوگوں نے نافرمانی کی اور (پھر ہر معاملے میں) حد سے بڑھ جاتے تھے۔ اور کسی برے کام سے جس کو ان لوگوں نے کیا باز نہ آتے تھے (بلکہ) اڑے رہتے تھے) ﴿(سورۂ مائدہ: آیت ۷۸-۷۹)

۵۷۹۔ زانی اور زانیہ کی سزا ☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے اپنے چچا سے، انہوں نے محمد بن علی کوفی سے، انہوں نے ابن فضال سے، انہوں نے عبداللہ بن میمون سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے آپ نے ارشاد فرمایا: "زانی اور زانیہ کے لئے چھے سزائیں ہیں: تین دنیا میں اور تین آخرت میں، وہ سزائیں جو دنیا میں ہیں وہ یہ ہیں کہ اس کے چہرے کا

نور جاتا رہتا ہے، فقر ومحتاجی میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اس کی فنا و موت جلدی آ جاتی ہے؛ اور وہ سزائیں جو آخرت میں ہیں وہ یہ ہیں کہ پروردگار غضب ناک ہوتا ہے، حساب برا ہوتا ہے اور (جہنم کی) آگ میں ہمیشہ رہتا ہے۔''

۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا حسن بن متیل نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے یحیٰ بن مغیرہ سے، انہوں نے حفص سے، انہوں نے کہا کہ زید بن علی علیہ السلام نے فرمایا کہ امیرالمؤمنین علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ''جب قیامت کا دن آئے گا تو اللہ تعالیٰ ایسی بدبودار ہوا چلائے گا کہ جس سے تمام لوگ اذیت محسوس کریں گے یہاں تک کہ یہ ہوا لوگوں کو جانوں سے محروم کرنے تک پہنچ جائے گی تو اس وقت منادی ندا دے گا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ کونسی ہوا ہے کہ جس کی وجہ سے تم اذیت میں مبتلا ہو رہے ہو؟ تمام لوگ کہیں گے: نہیں، یقیناً یہ ہمیں اذیت میں مبتلا کر رہی ہے اور ہر راستے سے ہم تک پہنچ رہی ہے، فرمایا: اس وقت کہا جائے گا: یہ ہوا زنا کرنے والی عورتوں کی شرم گاہ سے نکلنے والی ہے کہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے اس عالم میں ملاقات کی کہ زنا میں مبتلا ہوئی تھی اور اس کے بعد توبہ بھی نہیں کی تھی، پس تم لوگ ان پر لعنت کرو یہ کہہ کر کہ ''اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے''، فرمایا: پس اس وقت محشر میں کوئی ایسا نہیں ہوگا کہ جو یہ نہ کہتا ہو کہ: پروردگار زنا کرنے والی عورتوں پر لعنت فرما۔''

۳۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن ابراہیم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے، انہوں نے معاویہ بن عمار سے، انہوں نے صباح بن سیابہ سے، انہوں نے کہا کہ میں ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا: کیا زانی زنا کرتا ہے جبکہ وہ مؤمن (بھی) ہو؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: ''نہیں، جب وہ اس فعل کو انجام دینے پر آمادہ ہوتا ہے تو اس کا ایمان اس سے سلب کر لیا جاتا ہے، پس جب اس سے فارغ ہو جاتا ہے تو واپس ایمان کو اس کی طرف پلٹا دیا جاتا ہے۔'' کہنے والے نے کہا: پس یقیناً اگر وہ ارادہ رکھتا ہو دوبارہ انجام دینے کا (تب بھی ایمان پلٹ کر آئے گا)؟ آپ نے فرمایا: ''اگر وہ اس کے بعد اس گناہ کو دوبارہ انجام نہیں دیتا تو (صرف) پلٹنے کا ارادہ زیادہ پریشانی کی بات نہیں ہے۔''

۴۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحیٰ عطار نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے ابن فضال سے، انہوں نے عبید بن زرارہ سے، انہوں نے عبدالملک بن اعین سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: ''جب کوئی شخص زنا کرتا ہے تو شیطان بھی اپنا آلہ داخل کر دیتا ہے، پس یہ عمل دونوں ملکر انجام دیتے ہیں اور نطفہ (دونوں کا ملکر) ایک ہو جاتا ہے اور بچہ ان دونوں کے فعل سے پیدا ہوتا ہے اور وہ شیطان کا شریک ہو جاتا ہے۔''

۵۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحیٰ نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے عثمان بن عیسیٰ سے، انہوں نے ابن مسکان سے، انہوں نے محمد بن مسلم سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''تین افراد ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے نہ تو کلام کرے گا، نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے، ان تین میں سے ایک وہ عورت ہے کہ جس کے ساتھ اس کے شوہر کے بستر پر زنا کیا جائے۔''

۶۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے علی بن ابراہیم سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے، انہوں نے اسحاق بن ہلال سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے آپ نے فرمایا کہ امیر المؤمنین علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تم کو آگاہ نہ کروں کہ سب سے بڑا زنا کونسا ہے؟ فرمایا: یہ اس عورت (کا زنا ہے کہ) جس کے ساتھ اس کے شوہر کے بستر پر اس سے زنا کیا جائے اور جس کے نتیجے میں وہ اپنے شوہر کے علاوہ دوسرے کے بچے کو جنم دے اور اس کا شوہر اس کو اپنا بچہ سمجھ لے (اور اس کی ذمہ داری اٹھائے)، یہ وہ عورت ہے کہ اللہ تعالیٰ جس سے بات نہیں کرے گا اور نہ ہی قیامت کے دن اس کی جانب نظر (رحمت) فرمائے گا اور نہ اس کو پاک کرے گا اور اس کے لئے دردناک عذاب ہے۔''

۷۔ مجھ سے بیان کیا علی بن احمد بن عبداللہ نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے جد احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے عثمان بن عیسیٰ سے، انہوں نے علی بن سالم سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن لوگوں میں عذاب کے اعتبار سے سب سے زیادہ شدید تر وہ مرد ہوگا کہ جو اپنے نطفے کو ایسے رحم میں قرار دے کہ جو اس پر حرام تھا۔''

۸۔ اور اسی اسناد کے ساتھ، احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے ابن فضال سے، انہوں نے عبداللہ بن بکیر سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان ''جب کوئی مرد زنا کرتا ہے تو اس کے ایمان کی روح اس سے جدا ہو جاتی ہے'' کے بارے میں دریافت کیا تو امام علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ: ''وَ اَیَّدَھُمْ بِرُوْحٍ مِّنْہُ'' (خدا ان کی روح و نور سے تائید کرتا ہے) سورۂ مجادلہ، آیت-۲۲، ''المحاسن'' میں آیت کے بعد ہے امام علیہ السلام نے فرمایا: ''یہی وہ چیز ہے کہ جو ان سے جدا ہو جائے گی۔'' یہی وہ چیز ہے (یعنی خدا کی مدد و تائید) کہ جو اس سے جدا ہو جائے گی۔''

۹۔ اور اسی اسناد کے ساتھ، ابن فضال سے، انہوں نے عبداللہ بن بکیر سے، انہوں نے زرارہ سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: ''ولد زنا میں کوئی اچھائی نہیں ہے، اور نہ اس کی کھال میں اور نہ اس کے بال میں اور نہ اس کے گوشت میں اور نہ اس کے خون میں اور نہ اس کی کسی چیز میں- یعنی ولد زنا کی کسی چیز میں۔''

۱۰۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسن بن علی وشاء سے، انہوں نے احمد بن عائذ سے، انہوں نے ابوخدیجہ سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''اگر ولد زنا سے کسی کو نجات مل گئی تو بنی اسرائیل کے ''سائح'' کو بھی نجات مل جائے گی۔'' آپ سے دریافت کیا گیا: بنی اسرائیل کا ''سائح'' کون تھا؟ فرمایا: ''ایک عابد تھا، اس سے کہا گیا کہ ولد زنا کبھی بھی پاک نہیں ہوگا اور نہ اس کے کسی عمل کو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔'' فرمایا ''پس (یہ سنکر) وہ نکل پڑا اور پہاڑوں کے درمیان گردش کرتا رہتا تھا اور کہتا جاتا تھا: میرا گناہ وقصور کیا ہے؟'' ✽ یہ روایت اور اس سے پہلے والی روایت اس نظریہ کی منافی ہے کہ جس کی مذہب حق اثناعشریہ کی پیروی کرنے والے قائل ہیں اور اسی طرح یہ روایتیں اللہ تعالیٰ کے فرمان: ''اللہ

کی فطرت وہ ہے کہ جس فطرت پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اور اللہ کی خلاقت کے لئے کوئی تبدیلی نہیں ہے۔'' اور اللہ سبحانہ کا فرمان: ''میں تم میں سے کسی بھی عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہیں کروں گا'' سے ٹکرا رہی ہے، اسی طرح سے یہ روایت امام صادق علیہ السلام کے فرمان :''ولد زنا عمل کرے گا، اگر نیک عمل کرے گا تو اس کو اس کا بدلہ دیا جائے گا اور اگر برا عمل کیا تو اس کا (بھی) اس کو بدلہ دیا جائے گا'' سے بھی موافقت نہیں رکھتی اس وجہ سے ان دونوں روایتوں کی کوئی ایسی توجیح کرنے کی ضرورت ہے کہ جو عدل کے اصول کے منافی نہ ہو، اس سلسلے میں بعض باتیں بیان کی گئی ہیں مگر وہ اشکال سے خالی نہیں ہیں اس وجہ سے (مصحح فرماتے ہیں) میرے نزدیک یہ روایتیں زنا سے دور رکھنے کے لئے بطور مبالغہ بیان کی گئی ہے اور اس کا مقصد ولد زنا کی حالت و کیفیت بیان کرنا نہیں ہے مگر یہ توجیح بھی الفاظ کے ظاہر سے مطابقت نہیں رکھتی اس لئے حق یہ ہے کہ اس کے علم کو معصومین علیہم السلام کی طرف ہی پھیر دیا جائے کہ یہی سب سے زیادہ بہتر اور احتیاط کے مطابق طریقہ ہے اور اپنی زبان کو اس سلسلے میں فضول گوئی سے محفوظ رکھا جائے اور یہی کہا جائے کہ بیشک اللہ سب سے اچھا اور سب سے بہتر جاننے والا ہے۔

۵۸۰۔ عورتوں کی طرف نگاہ کرنے کی سزا ☆

ا۔ اور اسی اسناد کے ساتھ، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے ابن فضال سے، انہوں نے علی بن عقبہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''(عورتوں کی طرف) نگاہ کرنا ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہریلا تیر ہے، اور بہت سی نگاہیں ایسی ہوتی ہیں کہ جو اپنے پیچھے طویل حسرت کو چھوڑ جاتی ہے۔''

۵۸۱۔ لواطہ کرنے والے، کروانے والے اور ان عورتوں کی سزا جو آپس میں جنسی لذتیں حاصل کرتی ہیں ☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے ابن فضال سے، انہوں نے سعید بن غزوان سے، انہوں نے اسماعیل بن مسلم سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''جب قوم لوط نے اپنا عمل بد انجام دیا تو زمین نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں گریہ کیا یہاں تک کہ اس کے آنسوں آسمان تک پہنچ گئے اور آسمان نے گریہ کیا یہاں تک کہ اس کے آنسو عرش تک پہنچ گئے، پس اللہ تعالیٰ نے آسمان کی طرف وحی فرمائی کہ وہ ان پر پتھروں کی بارش کرے اور زمین کی طرف وحی فرمائی کہ وہ ان کو دھنسا دے۔''

۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا حسن بن متیل نے، انہوں نے احمد بن محمد بن خالد سے، انہوں نے محمد بن سعید سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے خبر دی زکریا بن محمد نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے عمرو سے، انہوں نے ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''قوم لوط اللہ تعالیٰ کی خلق کردہ قوموں میں سب سے افضل تھی، پس ابلیس۔ اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے۔ نے ان کو شدت کے ساتھ طلب کیا (اور برائی کی طرف بلایا)، ان کے قصے اور خبر میں یہ ہیں کہ جب یہ لوگ اپنے کام کے لئے جاتے تھے تو سب کے سب ساتھ میں نکلتے تھے اور اپنی عورتوں کو اپنے پیچھے چھوڑ جاتے تھے۔ اس وقت ابلیس ان کی بنائی ہوئی چیزوں کے پاس

آتا تھااور جب یہ لوگ پلٹ جاتے تھے تو ابلیس ان کے کئے ہوئے کاموں کو خراب کر دیتا تھا۔

انہوں نے ایک دوسرے سے کہا: ہم ارادہ کرتے ہیں کہ ہم اس کو تلاش کریں جو ہمارے کاموں کو خراب کر دیتا ہے؟ پھر یہ لوگ چھپ کر بیٹھ گئے، جب دیکھا کہ وہ تو لڑکوں میں سے ایک خوبصورت لڑکا ہے تو بولے کہ: تو ہے جو ہمارے کاموں کو خراب کرتا ہے، تو اس نے کئی بار کہا: ہاں، سب نے جمع ہو کر فیصلہ کیا اس کو قتل کر دیا جائے، ان لوگوں نے رات کو اس کو ایک شخص کے پاس رکھوا دیا۔ جب رات ہوئی تو اس لڑکے نے رونا شروع کر دیا تو اس شخص نے کہا کہ: کیا ہوا؟ اس نے کہا: میرے والد مجھے اپنے شکم پر سلاتے تھے، تو اس نے کہا: آ میرے پیٹ پر سو جا۔ فرمایا: پھر مرد نے اس وقت تک اس کو اپنے پیٹ پر لٹائے رکھا یہاں تک کہ اسے معلوم ہو گیا کہ اس کو کیا کام کرنا ہے، پس سب سے پہلے ابلیس (جو لڑکے کی صورت میں تھا) نے اس کے ساتھ یہ کام انجام دیا پھر اس نے یہ کام ابلیس کے ساتھ انجام دیا، پھر وہ غائب ہو گیا اور ان (لوگوں کو یہ کام سکھا کر ان) سے فرار اختیار کر لیا، پس جب صبح ہوئی تو اس شخص نے اس لڑکے سے جو فعل انجام دیا تھا اس سے لوگوں کو آگاہ کیا تو وہ ان سب کو ایک ایسی چیز نے تعجب میں ڈال دیا کہ جن کو وہ نہیں جانتے تھے۔

ان لوگوں نے اپنے آپ ہاتھوں کو اس کام میں ڈال دیا اور مردوں نے ایک دوسرے کے ساتھ اکتفاء کیا، پھر انہوں نے اپنا طریقہ بنالیا کہ وہ گذرگاہ پر گھات لگا کر بیٹھ جاتے اور گذرنے والے لوگوں کے ساتھ یہ فعل انجام دینا شروع کر دیا یہاں تک کہ لوگوں نے ان کے شہر کی طرف رخ کرنا چھوڑ دیا، پھر ان لوگوں نے اپنی عورتوں کو ترک کر دیا اور لڑکوں کی طرف متوجہ ہو گئے، جب ابلیس۔ اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے۔ نے یہ صورت حال دیکھی تو اس نے طے کیا کہ جس کام میں مردوں کو لگا دیا ہے اسی میں عورتوں کو بھی لگا دے، تو اس نے اپنے آپ کو عورت بنالیا اور ان عورتوں کے پاس آیا اور کہا: کیا تمہارے مرد ایک دوسرے کے ساتھ فعل انجام دیتے ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں، ہم یہ ساری چیزیں دیکھتے ہیں اور لوط علیہ السلام ان کو روکتے بھی ہے (مگر وہ نہیں مانتے ہیں)، شیطان نے ان کو طریقہ بتا دیا یہاں تک کہ عورتیں ایک دوسرے کے ساتھ فعل انجام دینے لگیں۔

جب ان پر حجت تمام ہو گئی تو اللہ عزّ وجلّ نے جبرئیل، میکائیل اور اسرافیل کو قبا پہنے ہوئے لڑکوں کی شکل میں ان کے اوپر (عذاب نازل کرنے) بھیجا، پس وہ لوگ لوط علیہ السلام کے پاس سے آئے جب کہ آپ زراعت کے متعلق کام میں مشغول تھے، حضرت لوط علیہ السلام نے فرمایا: تم لوگوں کا کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے تم سے زیادہ حسین وجمیل نہیں دیکھے، انہوں نے کہا: ہمارے سردار نے ہم کو اس شہر کے حاکم کے پاس بھیجا ہے، لوط علیہ السلام نے فرمایا: کیا تمہارے سردار کو یہ خبر نہیں پہنچی ہے کہ یہ شہر والے کیا عمل انجام دیتے ہیں، اے بیٹوں! یہ لوگ، قسم بخدا! مردوں کو پکڑتے ہیں اور ان کے ساتھ برا فعل انجام دیتے ہیں یہاں تک کہ خون نکل جائے، انہوں نے کہا: ہمارے سرادر نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم شہر کے درمیان سے گذریں، حضرت لوط علیہ السلام نے فرمایا: میری تم سے ایک درخواست ہے؟، انہوں نے کہا: وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تم لوگ یہاں پر تاریکی چھانے تک صبر کرو، پس وہ لوگ بیٹھ گئے، پھر حضرت لوط علیہ السلام نے اپنے بیٹی سے فرمایا کہ: جاؤ اور ان کے لئے روٹی لے آؤ، ان کے لئے توشہ دان میں پانی لے آؤ اور ان کے لئے چادر لے آؤ تا کہ اس کے ذریعے سے اپنے آپ کو سردی سے بچا سکیں، جب

حضرت لوط علیہ السلام کی بیٹی گھر کی طرف گئی تو بارش ہوگئی اور وادی پانی سے بھر ہوگئی، تو اس وقت لوط علیہ السلام نے فرمایا: یہ وہ وقت ہے کہ جب وادی کا پانی بچوں کو بہالے جاتی ہے، ان سے فرمایا: اٹھو، یہاں سے چلیں، پس لوط علیہ السلام دیوار کے ساتھ ساتھ چل رہے تھے اور جبرئیل، میکائیل اور اسرافیل بیچ راستے میں چل رہے تھے تو حضرت لوط علیہ السلام نے فرمایا: اے بیٹوں! یہاں چلو، انہوں نے کہا: ہمارے سردار نے ہم کو حکم کیا ہے کہ ہم بیچ راستے میں چلیں، حضرت لوط علیہ السلام نے رات کی تاریکی کو غنیمت جانا۔

ابلیس۔ اللہ تعالی اس پر لعنت کرے۔ کا گذر ہوا، اس نے ایک عورت کے حجرے سے اس کے بچے کو اٹھایا اور کنوئیں میں ڈال دیا تو شہر کے سب کے سب لوگ لوط علیہ السلام کے دروازے پر جمع ہوگئے، جب ان کی نظر لوط علیہ السلام کے گھر میں موجود لڑکوں پر پڑی تو کہنے لگے: اے لوط! یقیناً تم بھی ہمارے عمل میں شامل ہوگئے ہو، (نعوذ باللہ)، حضرت لوط علیہ السلام نے فرمایا: یہ میرے مہمان ہیں، مجھے رسوا مت کرو، انہوں نے کہا: یہ تین ہیں، تم ایک لے لو اور ہمیں دو دے دو، حضرت لوط علیہ السلام نے ان لڑکوں کو حجرے میں داخل کردیا، اور فرمایا: کاش میرے پاس ایسے گھر والے اور خاندان ہوتا جو تم سے میرا دفاع کرتا!؟، پھر ان لوگوں نے دروازے پر ہجوم کردیا اور لوط علیہ السلام کے دروازے کو توڑ دیا اور ان کو زمین پر گرادیا، اس وقت جبرئیل علیہ السلام نے لوط علیہ السلام سے فرمایا: ''بیشک میں تمہارے رب کا نمائندہ ہوں، وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے، ریت و کنکر میں سے ایک مٹھی اٹھاؤ، آپ نے اس کو اٹھا کر ان کے چہرے پر مارا اور (بددعا کرتے ہوئے) کہا: تمہارے چہرے بدصورت و خراب ہو، پس پورے کے پورے شہر والے اندھے ہوگئے۔

پھر حضرت لوط علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے رب کے نمائندو! میرے رب نے ان لوگوں کے سلسلے میں کیا حکم فرمایا ہے؟، انہوں نے کہا: ہمیں حکم فرمایا ہے کہ ہم ان کو سحر کے وقت پکڑ لیں، لوط علیہ السلام نے فرمایا: میری تم سے حاجت ہے؟ انہوں نے کہا: تمہاری کیا حاجت ہے؟ فرمایا: تم لوگ اسی وقت ان کو پکڑ لو، (۲) انہوں نے کہا: اے لوط! ان کے وعدے کا وقت صبح ہے، کیا صبح قریب نہیں ہے؟ البتہ تم یہاں سے روانہ ہو جاؤ، اپنی بیٹی کو ساتھ میں لے لو اور اپنی بیوی کو چھوڑ دو۔ ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: ''اللہ تعالی رحم فرمائے لوط پر اگر وہ اس وقت جب کہہ رہے تھے'' کاش میرے پاس تمہارے مقابلے میں کوئی قوت ہوتی یا کسی مضبوط پناہ گاہ میں پناہ لے سکتا'' جانتے کہ حجرے میں ان کے ساتھ کون ہے، تو جان لیتے کہ ان کی مدد ہوچکی ہے، کونسی پشت پناہی و پناہ گاہ جبرئیل سے زیادہ مضبوط ہوگی جب کہ وہ ان کے ساتھ حجرے میں تھے، اللہ عزّ وجلّ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ارشاد فرمایا ہے: ''یہ ظالموں سے بعید نہیں ہے۔'' ﴿(۳،۴،۵) سورۂ ھود کی آیتیں: ۸۲ سے ۸۵ تک۔﴾ یعنی تمہاری امت کے ظالموں سے اگر وہ قوم لوط کا عمل انجام دے۔''

۲۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص مردوں کے ساتھ زیادہ فعل بد انجام دیتا ہے وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک کہ وہ خود مردوں کو دعوت دے گا اپنے ساتھ بد فعل انجام دینے کے لئے۔''

۳۔ اور ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک ایسے شخص کے بارے میں روایت بیان کی گئی ہے کہ جو لڑکے کے ذریعے لذت حاصل کرتا تھا، فرمایا: ''اگر اس نے اس لڑکے کے ساتھ دخول کیا ہے تو پھر اس کی بہن اس کے لئے کبھی بھی حلال نہیں ہوگی۔''

۵۔ اور آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''اگر ممکن ہوتا کہ کسی کو دو دفعہ سنگسار کیا جائے تو یقیناً فعل لواطہ انجام دینے والے کو دو دفعہ سنگسار کیا جاتا۔''

۶۔ اور آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المؤمنین علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ''وہ لواطہ جو مقام پاخانہ سے کمتر ہو وہ لواطہ ہے اور اگر مقام پاخانہ ہے تو پھر وہ کفر ہے۔''

۷۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے جعفر بن محمد بن عبداللہ سے، انہوں نے عبداللہ بن میمون قدّاح سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے آپ نے ارشاد فرمایا: ''ایک مرد میرے پدرِ بزرگوار کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا ابن رسول اللہؐ! میں ایک بلا میں مبتلا ہو گیا ہوں، تو آپ اللہ عزّ وجلّ سے میرے حق میں دعا فرمائے، آپ کو بتایا گیا کہ: لوگ اس کے ساتھ لواطہ کرتے ہیں، پس امام علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کسی کو اس بلا میں مبتلا نہ کرے کہ وہ اس میں اپنے لئے حاجت رکھتا ہو'' پھر میرے پدر بزرگوار علیہ السلام نے فرمایا: اللہ عزّ وجلّ ارشاد فرماتا ہے: ''میری عزّت وجلال کی قسم! جس شخص کے ساتھ لواطہ کیا جاتا ہے وہ جنّت کی روشنی میں نہیں بیٹھ سکے گا۔''

۸۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے محمد بن یحییٰ خزّاز سے، انہوں نے غیاث بن ابراہیم سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے کہ امیر المؤمنین علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ''بیشک اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی کسی قسم کی کوئی پرواہ نہیں کرتا، ان کے رحم ویسے ہی ہیں جیسے عورتوں کے رحم۔'' کہا گیا: یا امیر المؤمنینؑ! کیا پھر وہ حاملہ نہیں ہوتے؟ فرمایا: ''ان کے رحم الٹے کردئے گئے ہیں۔''

۹۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے محمد بن حسن صفار سے، انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے، انہوں نے علی بن اسباط سے، انہوں نے اپنے بعض اصحاب سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''بیشک اللہ عزّ وجلّ ہمارے شیعوں کو چار چیزوں میں مبتلا نہیں کرتا: لوگوں کے سامنے ہاتھوں کو پھیلا کر سوال کرنا، لواطہ میں مبتلا ہونا، کو پیدا نہیں کرتا۔''

۱۰۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے علی بن عبداللہ سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن محمد سے، انہوں نے ابوخدیجہ سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ان مردوں پر لعنت کی ہے جو عورتوں کے مشابہ بنتے ہیں اور ان عورتوں پر لعنت کی ہے کہ جو مردوں کے مشابہ بنتی ہیں، اور ان مردوں پر کہ جو ہجڑا بنتے ہیں (لواطہ میں مبتلا ہوتے ہیں)، اور ان عورتوں پر جو ایک دوسرے سے نکاح کرتی ہیں، اللہ تعالیٰ نے قوم لوط کو فقط اس وقت ہلاک کیا جب ان کی عورتیں اپنے مردوں جیسا ہی عمل انجام دیتے ہوئے ایک دوسرے سے لذّتیں لینے لگی تھیں۔''

۱۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے محمد بن یحییٰ خزّاز سے، انہوں نے غیاث بن ابراہیم سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے آپ نے فرمایا کہ امیر المؤمنین علیہ الصلاۃ والسلام نے

ارشادفرمایا: ''ممکن نہیں ہے کہ کوئی شخص اپنے نفس کو سپرد کر دے تا کہ اس سے لذتیں حاصل کی جائے مگر یہ کہ اللہ تعالی اس کے اوپر عورت کی شہوت کو (اس میں) پیدا کر دے گا۔''

۱۲۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے علی ابن حکم سے، انہوں نے اسحاق بن جریر سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے ایک عورت نے گذارش کی کہ میں اس کے لئے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے (ملاقات کی) اجازت طلب کروں، پس امام علیہ السلام نے اس کو اجازت دی، اس نے عرض کیا: مجھے آپ ہم جنس پرست عورت کے بارے میں آگاہ فرمائیے کہ اس کی کیا حد (سزا) ہے؟ آپ نے فرمایا: ''زنا کرنے والی عورت کی حد، جب قیامت کا دن آئے گا تو ان ہم جنس پرست عورتوں کو اس حالت میں لایا جائے گا کہ آگ کے ٹکڑوں کو پہنے ہوئے ہوں گی، اس کا مقنعہ بھی آگ کا مقنعہ ہوگا، انہوں نے آگ کا کرتا پہنا ہوا ہوگا، آگ کے ڈنڈوں کو ان کے میں سروں کی جانب داخل کیا جائے گا اور پھر ان کو (جہنم کی) آگ میں (الٹا) پھینک دیا جائے گا، اے عورت! سب سے پہلے جس نے یہ عمل انجام دیا وہ قوم لوطؑ تھی کہ جہاں مردوں نے دوسرے مردوں کے ذریعے (عورتوں سے) بے نیازی حاصل کر لی اور عورتیں بغیر مردوں کے رہ گئی تو پھر انہوں نے بھی وہی کیا جو ان کے مرد کرتے تھے۔''

۱۳۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسن بن علی وشاء سے، انہوں نے احمد بن عائذ سے، انہوں نے ابوخدیجہ سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشادفرمایا: ''کسی بھی دو عورتوں کو یہ حق حاصل نہیں ہیں کہ وہ ایک لحاف میں سوئیں مگر یہ کہ دونوں کے درمیان کوئی رکاوٹ ہو، پس اگر وہ دونوں (رکاوٹ نہ ہونے کے باوجود) ایسا کرتی ہیں تو ان کو روکا جائے، پس اگر روکنے کے باوجود اسی انداز سے پائی جائے تو ان میں سے ہر ایک کو اس کی مقرر حد کے مطابق کوڑے لگائے جائے، پھر اگر (دوبارہ) وہ ایک لحاف میں پائی جائیں تو (دوبارہ) کوڑے مارے جائیں، پس اگر پھر تیسری مرتبہ پائی جائیں تو دونوں کو قتل کر دیا جائے گا۔

۱۴۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن ابراہیم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے، انہوں نے ھشام بن سالم سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، راوی کہتا ہے کہ: امام علیہ السلام کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور اس نے آپ سے عورتوں کی ہم جنس پرستی کے متعلق سوال کیا تو امام علیہ السلام نے ارشادفرمایا: ''اس کی حد وہی ہے جو زانی عورت کی ہے۔'' اس عورت نے کہا کہ: اللہ عز وجل نے اس سلسلے میں قرآن میں کچھ ذکر نہیں فرمایا ہے، امام علیہ السلام نے فرمایا: ''یقیناً (ذکر کیا ہے)'' اس عورت نے کہا: وہ ذکر کہاں ہے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: ''ان لوگوں کی داستان میں کہ جن کو (زمین میں) دھنسا دیا گیا تھا۔''

۵۸۲۔ اللہ تعالی، اس کے رسولؐ اور ائمہؑ پر جھوٹ باندھنے کی سزا ☆

۱۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا میرے چچا نے، انہوں نے محمد ابن علی قرشی سے، انہوں نے عبدالرحمن بن محمد اسدی سے، انہوں نے ابوخدیجہ سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشادفرمایا:

''جھوٹ باندھنا اللہ تعالیٰ پر، اس کے رسول صلی اللہ علی وآلہ وسلم پر اور اوصیاء علیہم السلام پر (گناہان) کبیرہ میں سے ہے۔'' اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص میرے بارے میں ایسی بات کہے کہ جو میں نے نہیں کہی تو اسے چاہئے کہ اپنی نشست (جہنم کی) آگ میں اختیار کر لے۔''

۵۸۳۔ دو چہرے اور دو زبان والے کی سزا☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے عون القلانسی سے، انہوں نے ابن ابی یعفور سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص مسلمانوں سے دو چہروں اور دو زبانوں کے ساتھ ملتا ہے تو قیامت کے دن وہ اس حالت میں آئے گا کہ اس کے لئے آگ کی دو زبانیں ہوگی۔''

۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے منبہ بن عبداللہ سے، انہوں نے حسین بن علوان سے، انہوں نے عمرو بن خالد سے، انہوں نے زید بن علی سے، انہوں نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے، انہوں نے امام علی ابن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام سے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن دو چہروں والا شخص آئے گا جس کی ایک زبان گردن کے پیچھے سے نکلی ہوئی ہوگی اور دوسری آگے سے نکلی ہوئی ہوگی کہ یہ دونوں زبانیں آگ سے بھڑک رہی ہوگی یہاں تک کہ یہ پورے جسم کو بھڑکا دے گی، پھر اس کے لئے کہا جائے گا: یہ وہی شخص ہے کہ جو دنیا میں دو چہروں اور دو زبانوں والا تھا، قیامت کے دن اسی (صفت) کے ساتھ اس کی پہچان کروائی جائے گی۔''

۳۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے عثمان ابن عیسیٰ سے، انہوں نے عبداللہ بن مسکان سے، انہوں نے ابوشیبۃ الزھری سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''وہ بندہ کتنا برا ہے کہ جو دو چہرے اور دو زبانیں رکھتا ہے جو اپنے (مؤمن) بھائی کے سامنے اس کی تعریفیں کرتا ہے اور پیٹھ پیچھے اس کی غیبت کرتا ہے، اگر اس کو کوئی نعمت عطا کی جائے گی تو وہ حسد کرے گا اور اگر وہ کسی بلا میں مبتلا ہوگا تو یہ اس کی مدد سے ہاتھ کھینچ لے گا۔''

۴۔ اور اسی اسناد کے ساتھ، عبداللہ بن مسکان سے، انہوں نے داود بن فرقد سے، انہوں نے ابوشیبہ الزھری سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''وہ بندہ کتنا برا ہے جو طعنہ دینے والا چغل خور ہے جو سامنے ایک چہرا رکھتا ہے اور پیٹھ پیچھے دوسرا۔''

۵۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن حسین سعد آبادی نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا ہمارے اصحاب میں سے چند نے، انہوں نے علی بن اسباط سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی حماد سے، انہوں نے سلسلے کو بلند کیا سے فرمایا: ''اللہ عزّ وجل نے عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو فرمایا: اے عیسیٰ! چاہیئے کہ تمہاری زبان باطن اور ظاہر

میں ایک ہی زبان ہو، اور اسی طرح تمہارا دل (بھی) تمہارے نفس کو متنبہ و چوکنا خبر رکھنے کے سلسلے میں کافی ہو۔ ایک منہ میں دو زبانیں ہونا اچھا نہیں ہے، نہ ایک میان میں دو تلواریں ہونا اور نہ ایک سینے میں دو دل ہونا اور یہی صورت حال ذہنوں کی ہے۔"

۵۸۴۔ لعنت کا مستحق نہ ہو اس پر لعنت کرنے والے کی سزا☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے وشاء سے، انہوں نے علی ابن ابی حمزہ سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: "یقیناً جب لعنت لعنت کرنے والے کے منہ سے نکلتی ہے تو وہ متردّد رہتی ہے، پس اگر وہ لعنت کو جائز جگہ پر پاتی ہے تو ٹھیک ہے ورنہ وہ لعنت کرنے والے کے اوپر پلٹ آئے گی۔"

۵۸۵۔ مؤمن پر کفر کی گواہی دینے والے کی سزا☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے احمد بن نضر سے، انہوں نے عمرو بن شمر سے، انہوں نے جابر سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: "کوئی بھی شخص کسی شخص کے خلاف کفر کی گواہی ہرگز نہیں دیتا مگر یہ کہ وہ دو حالتوں سے خالی نہیں ہوتا، اگر اس نے یہ گواہی کافر کے اوپر دی ہے تو اس نے سچ کہا ہے اور اگر اس نے یہ گواہی مؤمن کے اوپر دی ہے تو کفر اسی کے اوپر پلٹ کر آئے گا، اور تم لوگ مؤمنین کو طعنہ دینے (و بدنام کرنے) سے بچو۔"

۵۸۶۔ مکر کرنے یا دھوکہ دینے والے کی سزا☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن ابراہیم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے نوفلی سے، انہوں نے سکونی سے، انہوں نے جعفر بن محمد علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے، آپ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ہم میں سے نہیں ہے جو کسی مسلمان کے ساتھ مکر و فریب کرے۔"

۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار سے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے، انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے، انہوں نے ھشام بن سالم سے، انہوں نے سلسلے کو بلند کیا، فرمایا: مولائے متقیان علی ابن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: "اگر مکر و فریب اور دھوکہ دہی (جہنم کی) آگ میں نہ ہوتا تو میں عرب کا سب سے بڑا مکر کرنے والا ہوتا۔"

۳۔ مجھ سے بیان کیا احمد بن محمد نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے ابو جارود سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا حبیب بن سنان نے، انہوں نے زاذان سے، انہوں نے کہا کہ میں نے امام علی علیہ الصلاۃ والسلام کو ارشاد فرماتے سنا کہ: "اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے نہ سنا ہوتا کہ "یقیناً مکر و فریب، دھوکہ دہی اور خیانت (جہنم کی) آگ میں ہے، تو میں عرب کا سب بڑا مکر کرنے والا ہوتا۔"

۵۸۷۔ ظلم کرنے والے کی سزا☆

ا۔میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے ،انہوں نے احمد بن محمد سے،انہوں نے حسن ابن علی بن فضال سے، انہوں نے علی بن عقبہ سے،انہوں نے سامہ بن مہران سے،انہوں نے عبداللہ بن سلیمان سے،انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:''دنیا میں ظلم آخرت میں تاریکیاں ہے''

۲۔اور اسی اسناد کے ساتھ،احمد بن محمد سے،انہوں نے عبداللہ بن محمد حجّال سے،انہوں نے غالب ابن محمد سے،انہوں نے اس شخص سے جس نے ان کو بیان کیا، انہوں نے ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے اللہ تعالی کے قول :''اِنَّ رَبَّکَ لَبِالْمِرْصَادِ'' (بیشک تمہارا پروردگار تاک میں ہے)﴿سورۂ فجر: آیت ۱۴﴾ کے سلسلے میں ارشاد فرمایا:''صراط پر ایک پُل ہے جس کو کوئی بھی بندہ نا انصافی اور ظلم سے لی ہوئی چیز کے ساتھ عبور نہیں کر سکے گا''

۳۔اور اسی اسناد کے ساتھ،احمد بن محمد سے،انہوں نے علی بن عیسیٰ سے،انہوں نے علی بن سالم سے،انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ:''بیشک اللہ عزّ وجلّ ارشاد فرماتا ہے: میری عزّت وجلال کی قسم میں اس مظلوم کی دعا کو قبول نہیں کروں گا جو اس چیز کے سلسلے میں دعا کر رہا ہے کہ جو اس سے ظلم کر کے چھین لی گئی ہو اور خود اس کے پاس کسی اور کی اسی طرح ظلم سے لی ہوئی چیز موجود ہو''

۴۔مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے،انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر نے،انہوں نے محمد بن حسین سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے،انہوں نے اسحاق بن عمار سے،انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:'' بیشک اللہ عزّ وجلّ نے ظالموں میں سے ایک ظالم کی مملکت میں موجود اپنے انبیاء میں سے ایک نبی کی طرف وحی نازل فرمائی کہ تم اس ظالم کے پاس جاؤ اور اس سے کہو: (کہ پروردگار فرماتا ہے) یقیناً میں نے تم کو حکومت اس لئے نہیں دی کہ تم خون بہاؤ اور لوگوں کے اموال پر قبضہ کرو، فقط میں نے تم کو حکومت اس لئے دی ہے تاکہ تم مظلوموں کی آوازوں کو مجھ تک پہنچنے سے روکو (ان پر ظلم مت کرو تاکہ وہ مجھ سے تمہارے خلاف دعا کریں) بیشک میں ان کے اوپر کے کسی ظلم کو نہیں چھوڑوں گا (ضرور بدلہ لوں گا) اگر چہ وہ لوگ (جن پر ظلم ہوا ہے) کافر ہی ہوں۔''

۵۔مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے،انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفّار نے،انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطّاب سے،انہوں نے علی بن اسباط سے،انہوں نے ابن سنان سے،انہوں نے ابوخالد القمّاط الواسطی سے،انہوں نے زید بن علی بن حسین علیہم السلام سے،انہوں نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:''مظلوم جو ظالم کے دین سے اخذ کرتا ہے وہ اس سے زیادہ ہوتا ہے جو ظالم مظلوم کی دنیا میں سے اخذ کرتا ہے۔''

۶۔میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا علی ابن ابراہیم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے، انہوں نے عمر بن اُذینہ سے،انہوں نے زرارہ سے،انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:''کوئی بھی ایسا نہیں

ہے کہ جس نے کسی کی کسی چیز کو لے کر ظلم کیا ہو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ (بطور سزا) اس کے جان اور مال میں سے نکال لیتا ہے، اور جہاں تک اس ظلم کا تعلق ہے جو اس کے اور اللہ عزّ وجلّ کے درمیان (گناہ کی صورت میں) ہوا ہے، تو جب وہ توبہ کرتا ہے تو (اللہ تعالیٰ) اس کی مغفرت کر دیتا ہے۔"

۷۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے علی بن حکم سے، انہوں نے ابی القاسم سے، انہوں نے عثمان بن عبداللہ سے، انہوں نے محمد بن عبداللہ ارقط سے، انہوں نے امام جعفر ابن محمد الصادق علیہ السلام سے آپ نے ارشاد فرمایا: "جو شخص کسی کے ساتھ ظلم کا ارتکاب کرے گا تو اللہ عزّ وجلّ اس کے اوپر ایسے شخص کو مبعوث فرمائے گا جو اسی کے جیسا ظلم اس کے اوپر یا اس کی اولاد پر یا اس کے بعد آنے والوں پر کرے گا۔"

۸۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے، انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے، انہوں نے ربعی بن عبداللہ سے، انہوں نے فضیل بن یسار سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: "جو شخص اپنے بھائی کا مال بطور ظلم کھائے اور اس کو واپس بھی نہ کرے تو قیامت کے دن اسے آگ سے سرخ کیا ہوا پتھر کھلایا جائے گا۔"

۹۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر نے، انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے ھشام بن سالم سے، انہوں نے ابوعبیدۃ الحذاء سے، انہوں نے کہا کہ ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص کسی مومن کے مال کو غصب کے ذریعے اس سے منقطع کر دے جبکہ یہ اس کے لئے حلال نہ ہو تو اللہ عزّ وجلّ کا اس سے روگردانی کرنا اور ان کے ان اعمال سے نفرت کرنا کہ جو وہ خشکی اور تری پر انجام دیتا ہے، جاری رہے گا، اور نہ ہی خدا اس کے اعمال کو نیکیوں میں تحریر فرمائے گا یہاں تک کہ وہ توبہ کر لے اور اس مال کو کہ جس کو اس نے لیا تھا اس کے مالک تک پہنچا دے۔"

۱۰۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا علی ابن ابراہیم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے نوفلی سے، انہوں نے سکونی سے، انہوں نے جعفر بن محمد علیہ السلام سے، آپ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے کہ امیر المومنین علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: "سب سے بڑی خطا کسی مرد مسلم کے مال کو ناحق منقطع کرنا ہے۔"

۱۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ھارون بن جہم سے، انہوں نے حفص بن عمر سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا کہ مولائے کائنات علی ابن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: "فقط قصاص وخدا کی سزا سے وہ شخص ڈرتا ہے کہ جو لوگوں پر ظلم کرنے سے اپنے آپ کو روکے رکھتا ہے۔"

۱۲۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن ابراہیم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے، انہوں نے حسین بن عثمان اور محمد بن ابی حمزہ سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''بیشک اللہ عز وجل بغض و دشمنی رکھتا ہے اس دولت مند سے جو ظلم کرتا ہے''

۱۳۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے علی ابن حکم سے، انہوں نے ھشام بن سالم سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: ''یقیناً بندہ (کبھی) مظلوم ہوتا ہے مگر اتنے عرصہ تک ظالم کے لئے نفرت کرتا ہے (کہ جو اس کے ظلم کی مقدار سے زیادہ ہو) کہ وہ خود ظالم بن جاتا ہے۔''

۱۴۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ عطار نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابونہشل سے، انہوں نے عبداللہ بن سنان سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ظالم کے ظلم کے بارے میں عذر پیش کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے اوپر ایسے شخص کو مسلط فرمادے گا جو اس کے اوپر ظلم کرے، پھر اگر وہ (اس وقت) دعا کرے گا تو اس کی دعا قبول نہیں کی جائے گی اور نہ ہی اللہ تعالیٰ اس کو ظلم برداشت کرنے پر کوئی اجر عطا فرمائے گا۔''

۱۵۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن ابراہیم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے نوفلی سے، انہوں نے سکونی سے، انہوں نے جعفر بن محمد علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے، آپ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص کسی پر ظلم کرے اور پھر (جب وہ پشیمان ہو کر اس سے معاملہ درست کرنا چاہے تب) اس مظلوم کو پا نہ سکے، تو اسے چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے حق میں طلب مغفرت کرے، پس یقیناً یہ چیز اس کے حق میں کفارہ بن جائے گی۔''

۱۶۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے محمد بن عیسیٰ یقطینی سے، انہوں نے ابراہیم بن عبد الحمید سے، انہوں نے علی بن ابی حمزہ سے، انہوں نے ابوبصیر سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ظالم سے انتقام نہیں لیتا مگر ظالم کے ذریعے سے، اور یہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کے مطابق ہے: ''وَ كَذٰلِكَ نُوَلِّي بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضاً'' (اور اسی طرح ہم بعض ظالموں کو بعض کا سرپرست بنائیں گے۔) ﴿سورۃ انعام، آیت-۱۲۹۔﴾

۱۷۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے عبداللہ بن سنان سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: ''جو شخص کسی مظلوم کو نقصان پہنچانے میں ظالم کی مدد کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر غضب ناک رہے گا یہاں تک کہ وہ ظالم کی اعانت سے ہاتھ کھینچ لے۔''

۵۸۸۔ جابر اور سرکش لوگوں کی سزا ☆

۱۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے محمد بن حسین سے، انہوں نے محمد بن عبداللہ بن ھلال سے، انہوں نے عقبہ بن خالد سے، انہوں نے میسر سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد

فرمایا: ''بیشک جہنم میں ایک پہاڑ ہے، جس کو 'صعدی' کہا جاتا ہے، اور یقیناً اس صعدی میں ایک وادی ہے جس کو 'سقر' کہا جاتا ہے، اور بیشک اس سقر میں ایک کنواں ہے کہ جس کو 'ہبہب' کہا جاتا ہے، اور جب بھی اس کنویں کے پردے کو ہٹایا جاتا ہے تو اس کی حرارت سے اہل جہنم چیخ و فریاد کرنے لگتے ہیں، اور یہ (کنواں) جابر اور سرکش لوگوں کا ٹھکانہ ہے۔''

۵۸۹۔ زمین پر اکڑ کر چلنے والے کی سزا☆

۱۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ عطار نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن احمد سے، انہوں نے موسیٰ بن عمر سے، انہوں نے ابن فضال سے، انہوں نے اس شخص سے کہ جس نے ان کو بیان کیا، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص زمین پر اکڑ کر چلتا ہے تو اس شخص کے زمین، جو زمین کے اندر ہیں اور جو زمین کے اوپر ہیں (سب کے سب) اس پر لعنت کرتے ہیں۔''

۲۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے سلسلے کو بلند کرتے ہوئے کہا کہ ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''افسوس ہے اس شخص کے پر جو زمین میں اکڑ کر چلتا ہے، (کیا وہ) آسمانوں اور زمین کے پروردگار جبار سے مقابلہ کرنا چاہتا ہے۔''

۵۹۰۔ بغاوت وحد سے تجاوز کی سزا☆

۱۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن موسیٰ نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے بکر بن صالح سے، انہوں نے حسن بن علی بن فضال سے، انہوں نے عبداللہ بن ابراہیم سے، انہوں نے حسین بن زید سے، انہوں نے جعفر علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''بیشک ثواب کے اعتبار سے تیز ترین اچھائی نیکی کی انجام دہی ہے اور سزا کے اعتبار سے تیز ترین شر و برائی بغاوت وحد سے تجاوز ہے، اور کسی مرد کے عیب کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ لوگوں کے ایسے عیوب کی طرف نگاہ کرتا ہے کہ جن عیوب کے سلسلے میں اپنے نفس سے آنکھ بند کر لیتا ہے، اور لوگوں کو اس کام کے ترک نے پر ملامت کرتا ہے کہ جس کو ترک کرنے پر خود قادر نہیں ہے اور اپنے ہم نشینوں کو اس سلسلے میں اذیّت پہنچاتا ہے جو اس سے مربوط نہیں ہیں۔''

۲۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے سلسلے کو بلند کیا عمر بن ابان کی طرف، انہوں نے ابوحمزہ ثمالی سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: ''سزا کے اعتبار سے تیز ترین شر و برائی بغاوت وحد سے تجاوز ہے۔''

۳۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا علی ابن ابراہیم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے نوفلی سے، انہوں نے سکونی سے، انہوں نے جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے، آپ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر کوئی پہاڑ دوسرے پہاڑ پر بغاوت وحد سے تجاوز کرے تو اللہ عزّ وجلّ ان دونوں میں سے بغاوت وحد سے تجاوز کرنے والے پہاڑ کو ریزہ ریزہ کردے گا۔''

۴۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا علی بن ابراہیم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے عبداللہ بن میمون سے، انہوں نے جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے، آپ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً سزا کے اعتبار سے سب سے زیادہ جلد سزا لانے والی شر و برائی بغاوت وحد سے تجاوز ہے۔''

۵۔ اور اسی اسناد کے ساتھ فرمایا: ''ایک شخص نے بنی ھاشم سے مقابلہ کے لئے کسی کو دعوت دے، اس نے مقابلہ کرنے سے انکار کردیا تو امام علی علیہ الصلاۃ والسلام نے اس سے فرمایا: ''تجھے اس سے مقابلہ کرنے سے کس چیز نے روکا؟'' اس نے کہا: وہ عرب کا شہسوار ہے اور مجھے خوف تھا کہ وہ مجھ پر غالب آجاتا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: ''بیشک اس نے تجھ پر بغاوت وظلم کیا تھا، اور اگر تو اس سے مقابلہ کرتا تو تو غالب آتا، اگر کوئی پہاڑ (کسی دوسرے) پہاڑ پر بغاوت وظلم کرے تو (یہاں پر بھی) یقیناً بغاوت کرنے والا (ہی) ہلاک ہوگا۔''

۵۹۱۔ جس کے پاس تین دن کا خرچہ ہونے کے باوجود لوگوں سے سوال کرنے والے کی سزا ☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے، انہوں نے ابن ابی عمیر سے، انہوں نے ابومغرا سے، انہوں نے عنبسہ بن مصعب سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص لوگوں سے سوال کرے جبکہ اس کے پاس تین دن کا خرچہ موجود ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس کی ملاقات کی دن (روز قیامت) اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ اس کے چہرے گوشت نہیں ہوگا۔''

۵۹۲۔ بغیر محتاجی کے لوگوں سے سوال کرنے والے کی سزا ☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد بن خالد سے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے، انہوں نے ابن سنان سے، انہوں نے مالک بن حصین سلولی سے، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''کوئی بھی بندہ جو محتاج نہ ہونے کے باوجود سوال کرے مگر یہ کہ مرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ اس کو اس کی طرح محتاج بنادے گا اور اللہ تعالیٰ اس کو اس (بھیک مانگنے) کی وجہ سے (جہنم کی) آگ میں ٹھہرائے گا۔''

۵۹۳۔ اپنے نفس کو جان بوجھ کر قتل کرنے والے کی سزا ☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے ابی ولاّ د حناط سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: ''جو شخص اپنے نفس کو جان بوجھ کر (خودکشی) قتل کردے تو وہ جہنم کی آگ میں ہوگا اس حالت میں کہ اس میں ہمیشہ رہنے والا ہوگا۔''

۵۹۴۔ فریبی بات کے ذریعے مؤمن کے قتل پر اعانت کرنے والے کی سزا ☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسین بن سعید سے، انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا ایک سے زیادہ افراد نے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص کسی مؤمن کے قتل پر چالا کی وفریبی بات (نامکمل گفتگو) کے ذریعے اعانت کرے گا وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوا ہوگا: اللہ عز وجل کی رحمت سے مایوس و ناامید۔''

۲۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسین ابن سعید سے، انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے، انہوں نے حماد بن عثمان سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام یا اس راوی سے کہ جس نے امام علیہ السلام سے نقل کیا ہے: ''قیامت کے دن ایک شخص دوسرے شخص کی طرف آئے گا اور اس کو خون سے آلودہ کر دے گا جبکہ لوگ حساب دینے میں مشغول ہوں گے، پس وہ شخص کہے گا کہ: اے اللہ کے بندے! میرا اور تیرا کیا تعلق ہے؟، وہ کہے گا: تو نے فلاں فلاں دن میرے خلاف فلاں بات کہہ کر مدد کی تھی جس کے نتیجے میں مجھے قتل کر دیا گیا تھا۔''

۵۹۵۔ کسی نفس کو جان بوجھ کر قتل کرنے والے کی سزا ☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسین بن سعید سے، انہوں نے فضالہ سے، انہوں نے ابان سے، انہوں نے اس شخص سے کہ جس نے ان کو یہ خبر دی، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے کسی نفس کو جان بوجھ کر قتل کیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''اس کا بدلہ (جہنم کی) آگ ہے۔''

۲۔ اور اسی اسناد کے ساتھ، حسین بن سعید سے، انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے، انہوں نے علی ابن عقبہ سے، انہوں نے ابوخالد قماط سے، انہوں نے حمران سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے اللہ عز وجل کے قول ''اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر لکھ دیا تھا کہ بیشک جو بھی کسی نفس کو بغیر کسی نفس کے بدلے قتل کرے یا زمین میں فساد پھیلائے تو اس نے تمام انسانوں کو قتل کیا'' کے بارے میں سوال کیا کہ اس نے تو صرف ایک کو قتل کیا ہے؟ امام علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''اس کو جہنم کی ایسی جگہ رکھا جائے گا جو اہل جہنم کے عذاب کی انتہا کا مقام ہوگا کہ اگر وہ تمام لوگوں کو قتل کرتا تب بھی اس کو اسی جگہ داخل کیا جاتا۔'' راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: پس اگر وہ دوسرے کو قتل کرے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: ''اس پر (عذاب کو) دوگنا کر دیا جائے گا۔''

۳۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن ابی القاسم نے، انہوں نے محمد بن علی کوفی سے، انہوں نے مفضل بن صالح سے، انہوں نے جابر بن یزید سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''پہلی وہ چیز کہ جس کے بارے میں

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فیصلہ کرے گا وہ بہے ہوئے خون (قتل) کے بارے میں ہوگا، آدم علیہ السلام کے دونوں بیٹے وقوف گاہ پر آئیں گے، اللہ تعالیٰ ان دونوں کے درمیان فیصلہ کرے گا، پھر ان تمام قاتل ومقتول کا کہ جوان دونوں کے رنگ میں رنگیں ہوں گے، یہاں تک کہ کوئی بھی باقی نہیں رہے گا، پھر اس کے بعد تمام لوگوں کا، مقتول اپنے قاتل کو لائے گا جب کہ اس کے چہرے سے اس کا خون بہہ رہا ہوگا، مقتول کہے گا :اس نے مجھے قتل کیا ہے، پروردگار سوال کرے گا: کیا تو نے اس کو قتل کیا ہے؟ پس اس وقت وہ قاتل اللہ تعالیٰ سے کسی بات کو چھپانے پر قادر نہیں ہوگا۔''

۴۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہؒ نے، انہوں نے اپنے چچا محمد بن ابی القاسم سے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسین بن سعید سے، انہوں نے ابن ابی عمیر سے، انہوں نے سعید الازرق سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ایک شخص کے سلسلے میں کہ جس نے کسی مردِ مؤمن کو قتل کیا تھا فرمایا: اس کے لئے کہا جائے: مرجا جیسی موت مرنا چاہے، اگر چاہے تو یہودی، اگر چاہے تو نصرانی اور اگر چاہے تو مجوسی۔''

۵۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکل نے، انہوں نے مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسین بن سعید سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی نجران سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے ابو جارود سے، انہوں نے محمد بن علی علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''کوئی بھی اچھا یا برا ایسا نہیں ہے جس کو قتل کیا جائے مگر یہ کہ قیامت کے دن وہ اس حالت میں محشور ہوگا کہ اپنے داہنے ہاتھ میں قاتل کو پکڑے ہوئے ہوگا، بائیں ہاتھ میں اس کا سر ہوگا اور اس کی شہ رگوں سے خون فوارے کی صورت میں جاری ہوگا، وہ کہے گا: اے پروردگار! اس سے سوال کر کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا؟ پس اگر اس کا قتل کرنا اللہ عزّ وجلّ کی اطاعت میں ہوگا تو قاتل کو ثواب دیا جائے گا اور مقتول کو جہنم کی جانب بھیج دیا جائے گا، اور اگر اس کا قتل فلاں کی اطاعت میں ہوگا تو مقتول کو کہا جائے گا: تو اس کو قتل کر جس طرح سے اس نے تجھے قتل کیا تھا، پھر اللہ تعالیٰ ان دونوں کے درمیان اپنی مشیت کے مطابق کارروائی کرے گا۔''

۶۔ مجھ سے بیان کیا جعفر بن محمد بن مسرورؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا حسین بن محمد بن عامر نے، انہوں نے اپنے چچا عبداللہ بن عامر سے، انہوں نے ابن ابی عمیر سے، انہوں نے حفص بن بختری سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً ایک عورت کو عذاب دیا جائے گا ایک بلّی کے سلسلے میں جس کو اس نے بند کر دیا تھا یہاں تک کہ وہ پیاس کی وجہ سے مر گئی۔''

۷۔ اور اسی اسناد کے ساتھ، ابن ابی عمیر سے، انہوں نے حماد سے، انہوں نے حلبی سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بیشک اللہ کے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ سرکش و نافرمان شخص وہ ہے جو غیر قاتل کو قتل کرے اور اس کو مار مارے کہ جس نے اس کو نہیں مارا تھا۔''

۸۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے علی بن حکم سے، انہوں نے ہشام سے، انہوں نے سلیمان بن خالد سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: ''اللہ تعالیٰ نے موسیٰ

بن عمرانؑ پر وحی نازل فرمائی کہ: اے موسیٰ! بنی اسرائیل کی قوم سے کہو: تم لوگ محترم نفس کو ناحق قتل کرنے سے بچو، پس بیشک جو بھی تم میں سے دنیا میں کسی نفس کو قتل کرے گا تو (جہنم کی) آگ میں میں اس کو ایک لاکھ مرتبہ اسی انداز سے قتل کروں گا جس انداز سے اس نے مقتول کو قتل کیا تھا۔''

۹۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن ابی القاسم نے، انہوں نے محمد بن علی کوفی سے، انہوں نے محمد بن اسلم جبلی سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن اسلم سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے کہا کہ ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص کسی مؤمن کو جان بوجھ کر قتل کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کے اوپر تمام گناہوں کو ثابت کر دے گا اور مقتول کو گناہوں سے بری فرما دے گا، اور یہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کے مطابق ہے: ''اُرِیْدُ اَنْ تَبُوْ ءَ بِاِثْمِیْ وَ اِثْمِکَ فَتَکُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ (میں یہ چاہتا ہوں کہ میرے گناہ اور تیرے گناہ دونوں تیرے سر جائیں، پس تو جہنمیوں میں سے ہو جائے گا) ﴿سورۂ مائدہ:۲۹۔﴾

۵۹۶۔ مسلمان کے خون بہانے میں شریک ہونے والے یا اس پر راضی ہونے والے کی سزا ☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسین ابن سعید سے، انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے، انہوں نے منصور بن یونس سے، انہوں نے ابوحمزہ سے، انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام میں سے کسی ایک سے کہ فرمایا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم تشریف لائے تو ان سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہؐ! مسجد جہینہ میں ایک مقتول کی لاش موجود ہے، رسول اللہؐ کھڑے ہوئے اور پیدل چلنا شروع کیا یہاں تک کہ اس کی مسجد تک پہنچے، خبر سن کر لوگ جمع ہو چکے تھے، لوگ آپؐ کے نزدیک پہنچ گئے، آپؐ نے فرمایا: ''اس کو کس نے قتل کیا؟'' لوگوں نے کہا: یا رسول اللہؐ! ہم نہیں جان سکے کہ کس نے قتل کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''مسلمانوں میں سے ایک مسلمانوں کے سامنے قتل ہو جائے اور معلوم نہ ہو کہ کون قاتل ہے! اس اللہ کی قسم کے جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اگر تمام اہل آسمان اور اہل زمین مرد مسلم کے قتل میں شریک ہو یا اس پر راضی ہو تو اللہ تعالیٰ ضرور بضرور ان سب کو ناک کے بل جہنم میں پچھاڑ پھینکے گا۔ یا فرمایا: چہروں کے بل۔''

۲۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے محمد بن حسین سے، انہوں نے صفوان ابن یحییٰ سے، انہوں نے عاصم بن حمید سے، انہوں نے ابی عبیدۃ سے، انہوں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ آپؐ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''جان لو کہ تمہیں تعجب نہیں ہونا چاہیے بہت زیادہ خون بہانے والے پر قاتل کے آسانی اور سہولت میں ہونے پر (کہ خدا نے اس کو کتنی مہلت دی ہوئی ہے) بیشک اس کے لئے اللہ کے پاس ایسا قاتل ہے کہ جو مرنے والا نہیں ہے۔''

۵۹۷۔ قاتل اور اس کو پناہ دینے والے کی سزا ☆

ا۔ میرے والدؒ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے حسن ابن علی بن بنت الیاس

سے، انہوں نے کہا کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ لعنت کرے اس شخص پر جو حدث کو واقع کرے یا محدث کو پناہ دے۔'' میں نے عرض کیا: ''محدث کون ہے؟'' آپؑ نے فرمایا: ''وہ شخص جو قتل کرے۔''

۵۹۸۔ قرآن کو کمانے کا ذریعہ بنانے والے کی سزا☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا حمزہ بن محمد علوی نے، انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی علی بن ابراہیم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے نوفلی سے، انہوں نے سکونی سے، انہوں نے جعفر بن محمد علیہ السلام سے، آپ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے فرمایا: ''جس شخص نے قرآن اس لئے پڑھا کہ اس کے ذریعے سے لوگوں سے کمائے تو وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کا چہرا ایسی ہڈی ہوگا کہ جس میں گوشت بالکل نہیں ہوگا۔''

۵۹۹۔ قرآن کے بعض حصے کو بعض پر مارنے والے کی سزا☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے حسین بن حسن بن ابان سے، انہوں نے حسین بن سعید سے، انہوں نے نضر بن سوید سے، انہوں نے قاسم بن سلیمان سے، انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا کہ میرے پدر بزرگوار علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''کوئی بھی شخص قرآن کے بعض حصے کو بعض پر نہیں مارتا مگر یہ کہ کفر کرتا ہے۔''

۶۰۰۔ سفر میں جان بوجھ کر چار رکعت نماز پڑھنے والے کی سزا☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن حسنؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ عطار نے، انہوں نے محمد بن احمد بن یحییٰ سے، انہوں نے سلسلے کو بلند کیا ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی طرف کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص سفر میں چار رکعت نماز جان بوجھ کر پڑھے تو میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس شخص سے بری ہوں۔''

۶۰۱۔ مختلف اعمال کی سزائیں☆

ا۔ مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا موسیٰ بن عمران نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا میرے چچا حسین بن یزید نے، انہوں نے حماد بن عمرو نصیبی سے، انہوں نے ابوالحسن خراسانی سے، انہوں نے میسرہ بن عبداللہ سے، انہوں نے ابوعائشہ سعدی سے، انہوں نے یزید بن عمر بن عبدالعزیز سے، انہوں نے سلمہ بن عبد الرحمٰن سے، انہوں نے ابوہریرہ اور عبداللہ بن عباس سے، ان دونوں نے کہا کہ ''رسول اللہ نے اپنی وفات سے قبل ہم سے خطاب کیا اور مدینہ میں یہ آپ کا آخری خطبہ تھا یہاں تک کہ آپ اللہ عزّ وجلّ سے ملحق ہو گئے، آپؐ نے ایسا وعظ کیا کہ جس سے آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ دلوں پر لرزہ طاری ہو گیا۔ جسم کپکپانے لگا، لوگوں کی حالت متغیر ہو گئی، آپؐ نے بلالؓ کو حکم دیا تو انہوں نے نماز جماعت کے لیے لوگوں کو بلایا۔

پس لوگ جمع ہو گئے اور رسول اللہؐ باہر تشریف لائے اور منبر پر تشریف فرما ہوئے، پھر آپؐ نے فرمایا: اے لوگو! قریب قریب ہو جاؤ اور پیچھے آنے والوں کے کے لئے جگہ چھوڑ دو (آپ نے یہ جملہ تین بار ارشاد فرمایا) پس لوگ قریب ہو گئے اور ان میں سے بعض بعض کے ساتھ متصل ہو کر بیٹھ گئے اور اس طرح متوجہ ہو گئے کہ کوئی بھی پیچھے مڑ کر دیکھ نہیں رہا تھا۔"

پھر آپؐ نے فرمایا: اے لوگو! قریب قریب ہو جاؤ اور پیچھے آنے والوں کے لئے جگہ چھوڑ دو۔ پس ایک آدمی نے سوال کیا: یا رسول اللہ! کس کے لئے جگہ چھوڑ دیں؟ آپؐ نے فرمایا: ملائکہ کے لئے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: جب ملائکہ تمہارے ساتھ ہوتے ہیں تو وہ تمہارے سامنے اور پیچھے نہیں ہوتے بلکہ وہ تمہارے دائیں اور بائیں ہوتے ہیں۔ پھر ایک شخص نے سوال کیا: یا رسولؐ! ملائکہ کس وجہ سے ہمارے سامنے اور پیچھے نہیں ہوتے، کیا ہم ان پر فضیلت رکھتے ہیں یا وہ ہم پر فضیلت رکھتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: تم ملائکہ سے افضل ہو، بیٹھ جاؤ۔ وہ بیٹھ گیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطاب شروع کیا اور فرمایا:

تمام تعریفیں پروردگار کے لئے ہیں ہم اسی کی تعریف کرتے ہیں اور اسی سے مدد مانگتے ہیں اور ہم اسی پر ایمان لائے ہیں اور اسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمدؐ اس کے بندے اور رسولؐ ہیں۔ اور ہم اپنے نفوس کے شر سے اللہ تعالی کی پناہ مانگتے ہیں، جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے اللہ بھٹکا دے اسے کوئی راہ راست پر نہیں لا سکتا۔

اے لوگو! اس امت میں تیس (۳۰) کذاب موجود ہیں، اوّل ان میں سے ایک صاحب صنعاء اور دوسرا صاحب یمن ہے۔ اے لوگو! جس نے اللہ عزوجل سے ملاقات کی اور خلوص دل سے لا الہ الا اللہ کی گواہی دی، ایسی گواہی کہ جس میں کسی دوسرے کو اس کے ساتھ شریک نہ کیا ہو وہ جنت میں داخل ہو جائیگا۔

پس علی ابن ابیطالبؑ کھڑے ہوئے اور آپؐ سے سوال کیا: یا رسول اللہؐ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، کس طرح اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہے اور اپنی گواہی میں کسی کو نہ کرے؟ آپؐ اس کی تفسیر فرمائیے تاکہ ہم اس کی معرفت حاصل کرسکیں۔ آپؐ نے فرمایا: ہاں (ایسا نہ ہو کہ) وہ دنیا پر حریص ہو اور اسے ناجائز طریقے سے جمع کرتا ہو اور اس پر راضی ہو اور کچھ اقوام ایسی ہیں کہ جو باتیں تو نیکوکاروں کی کرتی ہیں مگر عمل ظالموں (اور فاسقوں) جیسا کرتی ہیں۔ پس جب وہ اللہ عزوجل سے ملاقات کرے اور اس میں ان خصلتوں میں سے کوئی ایک بھی نہ پائی جاتی ہو، اور وہ لا الہ الا اللہ کہتا ہو، تو اس کے لیے جنت ہے۔ پس دنیا کو لینے والے اور آخرت کو ترک کرنے والے کے لئے ہی (جہنم کی) آگ ہے۔

اور جس نے ظالم کی جانب سے دشمنی کی اور دشمنی پر ظالم کی مدد کی تو اس کی موت کے وقت ملک الموت اس کو اللہ تعالی کی لعنت اور اس جہنم کی آگ کی بشارت دے گا کہ جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور یہ کتنا برا ٹھکانہ ہے۔

اور جس نے حاجت کے وقت اپنے آپ کو ظالم سلطان کے سامنے خفیف کر دیا، تو وہ جہنم میں اس کے ساتھ ہوگا۔

اور جس نے بادشاہ کے ظلم میں اس کی راہنمائی کی تو وہ ھامان کے ساتھ ہوگا اور وہ اور سلطان جہنمیوں میں سب سے شدید عذاب میں ہوں گے۔

اور جس نے صاحب دنیا کی تعظیم کی اور اس کی دولت کے لالچ میں اس سے محبت کی تو پروردگار اس پر سختی کرے گا اور وہ جہنم کے سب سے نچلے درجے میں قارون کے ساتھ ہوگا۔

جس نے ریاکاری اور دکھاوے پر کسی عمارت کی بنیاد رکھی تو قیامت کے دن اس عمارت کے تلے سات زمینوں تک کا بوجھ اٹھائے گا۔ پھر اس کے گلے میں آگ کا طوق ڈالا جائیگا، جو اس کے گلے میں جل رہا ہوگا، پھر اس کو آگ میں اس طوق کے ساتھ پھینکا جائے گا۔ پس ہم نے سوال کیا: یارسول اللہؐ! ریاء کے ساتھ دکھاوے اور سنانے سے کیا مراد ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ضرورت سے زیادہ خرچ کرے یا فخر ومباہات پر بنیاد رکھے۔

اور جس نے کسی اجیر کی اجرت کے بارے میں ظلم کیا تو پروردگار اس کے اعمال کو حبط و بیکار کردے گا اور اس پر جنت کی خوشبو کو حرام قرار دے گا۔ اور جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے پائی جاتی ہے۔

جس نے اپنے پڑوسی سے ایک بالشت زمین کی خیانت کی پروردگار قیامت کے دن اس زمین کے ٹکڑے کے سات زمینوں تک کے حصے کا طوق اس کے گلے میں ڈالے گا یہاں تک کہ وہ جہنم میں داخل ہو جائیگا۔

اور جس نے قرآن سیکھا اور پھر جان بوجھ کر (اس پر عمل کرنے کو) بھلا دیا تو وہ قیامت کے دن پروردگار سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ کوڑھ کی بیماری میں مبتلا ہوگا اور بندھا ہوا ہوگا اور پروردگار اس پر ہر آیت کے بدلے ایک سانپ مسلط کرے گا۔

جس شخص نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل نہ کیا اور دنیا کی محبت اور دنیاوی زینت کو ترجیح دی تو یہ اللہ کی ناراضگی کا موجب بنے گا اور وہ ان یہود اور نصاریٰ کے ساتھ محشور ہوگا کہ جنہوں نے کتاب اللہ کو پسِ پشت ڈال دیا تھا۔ (اور اس کی طرف توجہ نہ کی تھی)

جس نے کسی عورت کے ساتھ حرام طریقے سے اس کے دبر (پیچھے) میں یا مرد کے ساتھ یا لڑکے کے ساتھ مجامعت کی، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اس حالت میں محشور فرمائے گا کہ اس کا جسم مردار سے زیادہ بدبودار ہوگا کہ لوگ اس سے اذیت محسوس کریں گے یہاں تک کہ اس کو جہنم میں داخل کر دیا جائیگا۔ اور اللہ تعالیٰ اس کا کوئی عذر قبول نہیں کرے گا اور پروردگار اس کے عمل کو حبط و بیکار کردے گا اور اللہ تعالیٰ اس کو لوہے کی کیلوں والے (خاردار) تابوت میں چھوڑ دے گا پھر اس تابوت میں اس پر چوڑے پیٹروں سے ضرب لگائی جائیں گی یہاں تک کہ وہ کیلیں اس کے جسم میں داخل ہو جائے گی۔ اور اس کے جسم کے پسینوں میں سے پسینہ (کا ایک قطرہ) چار سو امتوں پر ڈالا جائے تو وہ تمام مر جائیں اور یہ عذاب کے اعتبار سے سخت ترین ہوگا۔

اور جس نے یہودی، نصرانی، مجوسی، مسلم یا آزاد عورت سے یا مسلم کنیز سے زنا کیا یا اس عورت سے جو عام لوگوں میں سے ہو، تو اللہ تعالیٰ اس کی قبر میں آگ کے تین لاکھ دروازے کھولے گا، ان دروازوں سے سانپ اور بچھوؤں اور آگ کے شعلے نکلیں گے، پس وہ قیامت

تک اس میں جلتا رہے گا اور لوگ اس کی شرمگاہ کی بو سے اذیت محسوس کریں گے اور وہ اس بو کی وجہ سے قیامت کے دن پہچانا جائیگا یہاں تک کہ اس کو اسی بو کے ساتھ جہنم کی جانب (لے جانے) کا حکم کیا جائے گا۔ پس وہ لوگ جو شدت عذاب میں اس کے ساتھ ہوں گے وہ اس سے اذیت محسوس کریں گے اس لیے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے حرام کاموں کو حرام قرار دیا اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی غیرت مند نہیں ہے اور یہ اس کی غیرت میں سے ہے کہ اس نے فحش و برے کاموں کو حرام کیا اور حدود کو مقرر کیا۔

اور جس نے اپنے پڑوسی کے گھر جھانک کر مرد کی شرمگاہ پر یا عورت کے بالوں پر یا اس کے جسم کے کسی حصہ پر نظر ڈالی تو پروردگار پر حق ہے کہ اس کو ان منافقین کے ساتھ جہنم میں ڈالے کہ جو دنیا میں لوگوں کی پوشیدہ چیزوں کو دیکھنے کی کوشش کرتے تھے اور وہ دنیا سے نہیں نکلے گا یہاں تک کہ اللہ اس کو ذلیل کرے گا اور آخرت میں اس کی شرمگاہ کو لوگوں پر ظاہر کرے گا۔

اور جس شخص کا اللہ نے تنگی رزق کے ذریعے سے امتحان لیا اور اس نے اس پر شکایت کی اور صبر نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کی جانب اس کی نیکیوں بلند نہیں ہوگی اور وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غضب ناک ہوگا۔

اور جس نے ایک لباس پہنا اور اس میں تکبر کیا اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو جہنم کے گڑھے میں دھنسائے دے گا، جب تک زمین آسمان باقی ہے اس وقت اس میں جلتا رہے گا اور بے شک قارون نے ایک لباس پہنا اور اس میں تکبر کیا تھا پس اس کو دھنسا دیا گیا اور وہ قیامت تک اس گڑھے میں جلتا رہے گا۔

اور جس شخص نے کسی عورت سے حلال طریقے سے اور حلال مال کے ذریعے سے نکاح کیا ہو مگر اس سے اس کا ارادہ فخر و ریاء کا ہو، تو اللہ عزّ وجلّ اس نکاح کی وجہ سے سوائے ذلّت اور پستی کسی چیز میں اضافہ نہیں کرے گا اور اس نے جتنی اس عورت سے لذت اٹھائی تھی اتنے وقت تک اللہ تعالیٰ جہنم کے کنارے پر اسے کھڑا کرے گا، پھر اسے جہنم میں ستر خریف (موسم خزاں) تک ڈال دیا جائے گا۔''

اور جس نے اپنی عورت کے مہر کے سلسلے میں ظلم کیا وہ پروردگار کے نزدیک زانی جیسا ہے۔ پروردگار قیامت کے دن اس سے فرمائے گا: اے میرے بندے! میں نے اپنی کنیز کو اپنے عہد پر تیری تزویج میں دیا، پس تو نے مجھ سے اپنا عہد پورا نہیں کیا۔ پس اللہ تعالیٰ اس عورت کے حق کو طلب کرنے کی ذمہ داری اٹھائے گا۔ پس پروردگار اس کی ساری نیکیاں اس عورت کے مہر کے مقابلے میں قرار دے دیگا پھر بھی اس عورت کا حق پورا نہیں ہوگا پس پروردگار اس کو جہنم کی جانب لے جانے کا حکم فرمائے گا۔

اور جو اپنی گواہی سے پلٹ گیا اور اس کو چھپایا تو اللہ تعالیٰ اس کو لوگوں کے سامنے اس کا اپنا گوشت کھلائے گا اور اس کو جہنم میں داخل کرے گا اس حالت میں کہ وہ اپنی زبان چبا رہا ہوگا۔

اور جس کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان کے درمیان نفس اور مال کی تقسیم کے اعتبار سے انصاف نہ کرے وہ قیامت کے دن پیاسہ اور جھکے بدن کی مشقت کے ساتھ آئے گا یہاں تک کہ جہنم میں داخل ہو جائے گا۔

اور جو اپنے پڑوسی کو ناحق تکلیف پہنچائے گا اللہ تعالیٰ اس پر جنت کی خوشبو کو حرام قرار دے گا اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ آگاہ ہو جاؤ!

بے شک اللہ عزّ وجل ہر شخص سے اس کے پڑوسی کے حق کے بارے میں سوال کرے گا اور جس نے اپنے پڑوسی کے حق کو ضائع کیا وہ ہم میں سے نہیں۔

اور جس نے مسلمان فقیر کی فقر کی وجہ سے اہانت کی اور اسے حقیر سمجھا پس اس نے اللہ کے حق کو حقیر جانا۔ اور اللہ عزّ وجلّ کی سخت دشمنی ہوگی اور خدا اس پر غضب ناک رہے گا، یہاں تک کہ وہ شخص اس فقیر کو راضی کر لے اور جس نے مسلمان فقیر کی عزّت کی تو اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن وہ ملاقات اس حالت میں کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوگا۔

اور جس کے سامنے دنیا اور آخرت کو پیش کیا گیا اور اس نے آخرت پر دنیا کو پسند کیا وہ پروردگار سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ اس کے پاس کوئی نیکی نہیں ہوگی کہ جس کی وجہ سے آگ سے بچ سکے، اور جس نے آخرت کو اختیار کیا اور دنیا کو ترک کر دیا وہ اللہ عزّ وجلّ سے قیامت کے دن اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس سے راضی ہوگا۔

اور جو شخص کسی عورت یا کنیز (یا لڑکی) کے ساتھ حرام کام کرنے پر قادر ہو اور اللہ کے خوف سے اس کو ترک کر دے تو اللہ عزّ وجل اس پر جہنم کو حرام قرار دے گا اور اللہ تعالیٰ اس کو بہت بڑے خوف و دہشت سے امان عطا فرمائے گا اور اس کو جنت میں داخل فرمائے گا اور اگر وہ اس تک حرام کے ارادے سے پہنچ گیا تو پروردگار اس پر جنت کو حرام قرار دے گا اور اس کو جہنم میں داخل فرمائے گا۔

اور جس نے مال حرام کمایا تو اللہ تعالیٰ اس سے صدقہ، غلام کو آزاد کرنا، حج اور عمرہ قبول نہیں فرمائے گا اور اللہ عزّ وجلّ ان کے اعمال کے اجر کے برابر اگناہ رکھے گا اور جو اس کی موت کے بعد اس مال میں سے باقی بچے گا وہ اس کو (جہنم کی) آگ کی جانب زیادہ کرے گا۔ اور جو اس پر قدرت رکھتے ہوئے اللہ کے خوف کی وجہ سے اس کو ترک کر دے تو وہ اللہ کی محبت اور رحمت میں ہوگا اور اس کو جنت کی جانب لے جانے کا حکم کیا جائے گا۔

اور جس نے حرام طریقے سے کسی عورت سے مصافحہ کیا وہ قیامت کے دن اس کے ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے ہوں گے، پھر اس کو جہنم کی جانب لے جانے کا حکم کیا جائے گا۔

اور جس نے نامحرم عورت سے مزاح کیا اس کو ہر لفظ کے بدلے میں جو اس نے دنیا میں کلام کیا تھا ہزار سال تک آگ میں محبوس کیا جائے گا۔ اور عورت اگر اس مرد سے متفق ہو پس وہ مرد اس کو آغوش میں لے یا اس کا بوسہ لے یا اس سے حرام طریقے سے ملاپ کرے یا اس عورت سے مزاح کرے جبکہ برائی کی انجام دہی میں دونوں متفق ہوں، اس پر اتنا ہی گناہ ہے جتنا مرد پر ہے، اگر مرد عورت کے ساتھ زبردستی کرے، تو اس مرد پر اپنا گناہ بھی ہوگا اور عورت کا گناہ بھی ہوگا۔

اور جس نے خرید و فروخت میں کسی مسلمان کو دھوکہ دیا تو وہ ہم میں سے نہیں اور وہ قیامت کے دن یہود کے ساتھ محشور ہوگا اس لیے جو لوگوں کو دھوکہ دیتا ہے وہ مسلمان نہیں ہوتا۔

اور جس نے ''ماعون'' کو ضرورت کے وقت اپنے پڑوسی کو نہ دیا، تو پروردگار قیامت کے دن اپنا فضل اس سے روک لے گا اور اسے

اپنے نفس کے رحم و کرم پر چھوڑ دے گا اور جسے اللہ عزّ وجلّ اپنے نفس کے حوالے کر دے وہ ہلاک ہو جائے گا اور اللہ عزّ وجلّ اس کے حق میں کوئی عذر قبول نہیں فرمائے گا۔

اور جس شخص کی بیوی ایسی ہو جو اسے اذیت پہنچاتی ہو تو پروردگار اس کے عمل میں سے اسکی نماز، اور نیکی قبول نہیں کرے گا یہاں تک کہ وہ اپنے مرد کی مدد کرے اور اسے راضی کر لے۔ اگر چہ وہ دن میں روزہ رکھتی ہو، راتوں کو (نماز کے لئے) قیام کرتی ہو، غلاموں کو آزاد کرتی ہو اور اللہ کی راہ میں اموال کو خرچ کرتی ہو اور وہ جہنم میں جانے والوں میں اول ہوگی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: مرد بھی گناہ اور عذاب میں اسی کے مثل ہے اگر وہ عورت کو اذیت دینے والا اور ظالم ہو۔

اور جس نے کسی مسلمان کے رخسار پر طمانچہ مارا تو اللہ تعالی قیامت کے دن اس کی ہڈیوں کو بکھیر دے گا پھر اس پر اللہ تعالی آگ کو مسلط فرمائے گا اور وہ محشور ہوگا اس حالت میں کہ اس کے ہاتھوں کو گردن سے ساتھ باندھا گیا ہوگا یہاں تک کہ وہ (جہنم کی) آگ میں داخل ہو جائے۔

اور جس نے اس حالت میں رات گذاری کہ اس کے دل میں اپنے مسلمان بھائی کے لئے دھوکہ و فریب تھا تو اس نے اللہ تعالی کے غضب میں رات گذاری اور اس نے صبح بھی اسی حالت میں کی تو وہ اللہ کے غضب میں ہے یہاں تک کہ وہ توبہ کر لے اور اپنے ارادے سے باز آ جائے۔ اور اگر وہ اسی حالت میں مر گیا تو وہ اسلام کے علاوہ دین پر مرے گا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: آگاہ ہو جاؤ! جس نے کسی مسلمان کو دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔ اس جملے کو تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔

اور جو سلطانِ ظالم کے سامنے (اس کے حکم کے تحت) کوڑا اٹھائے گا، تو اللہ تعالی اس کوڑے کو سانپ بنائے گا جس کی لمبائی ساٹھ ہزار ہاتھ ہوگی اور اس کو اس شخص پر جہنم کی آگ میں مسلط کرے گا جبکہ وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے والا ہے۔

اور جو اپنے مسلمان بھائی کی غیبت کرے گا تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا اور اس کا وضو ٹوٹ جائیگا، پس اگر وہ مر گیا جبکہ اس کی کیفیت یہ تھی (یعنی غیبت کرتا تھا) تو وہ اس حالت میں مرے گا کہ وہ اللہ تعالی کی حرام کردہ چیزوں کو حلال بنانے والا تھا۔

اور جس نے دو اشخاص کے درمیان چغل خوری کی تو اللہ تعالی اس کی قبر میں اس پر آگ مسلط فرمائے گا کہ جو اس کو قیامت تک جلاتی رہے گی اور جب وہ اپنی قبر سے نکلے گا تو اللہ اس پر کالا اژدھا مسلط فرمائے گا، جو اس کے گوشت کو نوچتا رہے گا یہاں تک کہ وہ جہنم میں داخل ہو جائے۔

اور جو اپنے غصے کو قابو میں رکھے گا اور اپنے مسلمان بھائی کو معاف کر دے گا اور اپنے مسلمان بھائی سے بردباری اختیار کرے گا تو اللہ تعالی اس کو شہید کے برابر اجر دے گا۔

اور جو فقیر کے ساتھ زیادتی کرے گا یا اس کے اوپر دست درازی کرے گا اور اس کو تحقیر و توہین کرے گا تو اللہ اس کو قیامت کے دن مرد کی صورت والی چھوٹی چیونٹی جیسا بنا کر محشور کرے گا یہاں تک کہ وہ (جہنم کی) آگ میں داخل ہو جائیگا۔

جو کسی نشست میں اپنے بھائی کی سنی ہوئی غیبت کو رد کرے تو اللہ عز وجل اس سے دنیا اور آخرت میں ایک ہزار شر و برائی کے دروازے بند فرما دے گا اور اگر اس نے اس غیبت کو رد نہ کیا اور اس غیبت پر راضی رہا تو اس کا گناہ بھی اتنا ہی ہے جتنا غیبت کرنے والے کا ہے۔

اور جو کسی پاکدامن مرد یا کسی پاکدامن عورت پر الزام لگائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے عمل کو حبط و بیکار کر دے گا اور قیامت کے دن ستر ہزار فرشتے اسے سامنے سے اور پیچھے سے کوڑے ماریں گے۔ اور اس کے گوشت کو سانپ اور بچھوؤں کاٹیں گے پھر اس کو (جہنم کی) آگ کی جانب (لے جانے) کا حکم کیا جائیگا۔

اور جو دنیا میں شراب پیے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو کالے سانپ کا زہر وہ ایسا زہر ہوگا کہ جس کے پینے سے قبل ہی اسی برتن میں اس کے چہرے کا گوشت گر جائے گا اور جب وہ اسے پی لے گا تو اس کو گوشت اور مردار کی طرح ایسے بدبودار ہو جائیں گے کہ جس سے اہل محشر اذیت محسوس کریں گے یہاں تک کہ اس کو (جہنم کی) آگ کی جانب (لے جانے) کا حکم کیا جائے گا۔ اور شراب پینے والا، شراب کے لئے انگور کو نچوڑنے والا، اس کو پکانے والا (آگ میں)، بیچنے والا اور خریدنے والا، اس کو اٹھانے والا اور اٹھا کر جس کی جانب لے جائی جا رہی ہے وہ اور اس کی کمائی کھانے والا (سب کے سب) اس کی پستی اور گناہ میں برابر ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ جو شخص کسی یہودی یا نصرانی یا صابی یا انسانوں میں سے کسی کو بھی پلائے تو اس کے اوپر وہی گناہ کا بوجھ ہے جو پینے والے کا ہے، آگاہ ہو جاؤ، جو اس کو دوسرے کے لئے بیچتا ہے، یا خریدتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے نماز قبول نہیں کرے گا اور نہ روزے اور نہ حج اور نہ عمرہ یہاں تک کہ وہ (اس کام سے پلٹ آئے اور) توبہ کرلے اور اگر وہ توبہ کرنے سے پہلے مر جائے تو اللہ پر حق ہے کہ اس کو ہر اس گھونٹ کے بدلے کہ جو اس نے کسی کو دنیا میں پلایا تھا اس کو جہنم کے خون ملے ہوئے پیپ (کی گندگی) کا شربت پلائے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "آگاہ ہو جاؤ! بیشک اللہ تعالیٰ نے شراب کو بذات خود اور پینے والی چیزوں میں سے ہر نشے والی چیز کو حرام قرار دیا ہے اور آگاہ ہو جاؤ! ہر نشہ آور چیز حرام ہیں۔

اور جو سود کھائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے پیٹ کو اس مقدار کے مطابق جتنا اس نے کھایا ہے جہنم کی آگ سے بھر دے گا اور اگر وہ اس سود سے کمائی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے عمل میں سے کسی چیز کو قبول نہیں فرمائے گا اور اس وقت تک اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی لعنت جاری رہے گی جب تک کہ اس کے پاس اس سود سے (ایک) قیراط (تقریباً ایک دانہ کی مقدار) باقی ہے۔

اور جو دنیا میں امانت میں خیانت کرے گا اور اس امانت کو صاحب امانت تک نہیں پلٹائے گا وہ اسلام کے علاوہ دین پر مرے گا۔ اور وہ اللہ عز وجل سے ملاقات اس حالت میں کرے گا کہ وہ اس پر غضب ناک ہوگا، پس اس کو (جہنم کی) آگ کی جانب (لے جانے) کا حکم کیا جائے گا، پس وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم کے کنارے پر سقوط کرے گا اور اس سے کبھی بھی باہر نہیں آئے گا۔

اور جو مرد مسلم یا ذمی (کافر) یا لوگوں میں سے کسی کے خلاف جھوٹی گواہی دے گا تو اس کو قیامت کے دن اس کی زبان کے ساتھ لٹکایا جائے گا۔ اور وہ جہنم کے سب سے نچلے درجے میں منافقین کے ساتھ ہوگا۔

اور جس نے اپنے نوکر یا غلام یا لوگوں میں سے کسی کو "لا لبیک اور لا سعدیک" کہا (یعنی صحیح طریقے سے جواب نہ دینا اور اس کی مدد کی

درخواست پر مدد نہ کرنا) تو اللہ عزّ وجلّ قیامت کے دن اس کو فرمائے گا: ''لالبیک اور لاسعدیک'' (میں تیری مدد کے لئے حاضر نہیں ہو) تو (جہنم کی) آگ میں غوطہ لگا۔

اور جو کسی عورت کو اذیت دیکر مجبور کرے یہاں تک کہ وہ اپنے نفس کو اس سے چھڑانے کے لیے (مال) فدیہ کردے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے (جہنم کی) آگ سے کم سزا پر راضی نہیں ہوگا، چونکہ اللہ تعالیٰ عورت کے حق میں اسی طرح غضب ناک ہوتا ہے جس طرح یتیم کے حق میں غضب ناک ہوتا ہے۔

اور جو شخص اپنے (مومن) بھائی کی بادشاہ کے پاس بدگوئی کرے مگر اس کی وجہ سے اس (مؤمن) کے لئے بادشاہ سے کوئی برائی یا ناپسندیدہ بات ظاہر نہ ہوئی تو (تب بھی) اللہ تعالیٰ اس کے تمام اعمال حبط و بیکار کردے گا، پس اگر اس (مؤمن) تک اس بادشاہ سے کوئی برائی یا ناپسندیدہ بات پہنچی تو اللہ تعالیٰ اس کا ٹھکانہ جہنم میں ہامان، کے ساتھ قرار دیگا۔

اور جو شخص شہرت اور مال حاصل کرنے کے ارادے سے قرآن پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ اس کا چہرہ ایسی ہڈیوں سے بھرا ہوگا کہ اس پر گوشت نہیں ہوگا اور قرآن لوہے کی تیز نوک اس کی پشت پر مار رہا ہوگا یہاں تک کہ وہ (جہنم کی) آگ میں داخل ہو جائے اور وہ جہنم میں پڑے رہنے والوں کے ساتھ پڑا رہے گا''

اور جو قرآن پڑھے اور اس پر عمل نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن اندھا محشور کرے گا، وہ کہے گا: پروردگار تو نے مجھے اندھا کیوں محشور کیا جبکہ میں دنیا میں بصارت رکھتا تھا، تو پروردگار فرمائے گا: جس طرح میری آیات تجھ تک پہنچی تھی اور تو نے انہیں بھلا دیا تھا اسی طرح تو بھی آج کے دن بھولا دیا گیا ہے پھر اس کو (جہنم کی) آگ کی جانب (لے جانے) کا حکم کیا جائے گا۔

اور جو خیانت (کے مال) کو خریدے گا جبکہ وہ جانتا ہو کہ یہ خیانت (کا مال) ہے تو وہ پستی اور گناہ میں خیانت کرنے والے کی طرح ہے۔

اور جو عورت اور مرد کے درمیان حرام کام کی دلالی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کردے گا اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور کتنا برا ٹھکانہ ہے اور اس سے اللہ کی ناراضگی مرتے دم تک جاری رہے گی۔

اور جو اپنے مسلمان بھائی سے دھوکہ کرے گا تو پروردگار اس سے اس کے رزق کی برکت چھین لے گا اور اسکی زندگی کو اس پر خراب کردے گا اور اس کو اس کے نفس کے حوالے کردے گا۔ اور جو چوری شدہ مال خریدے گا جبکہ وہ جانتا ہو کہ یہ چوری کا مال ہے تو وہ گناہ اور پستی میں چور کی طرح ہے۔ اور جو مسلمان سے خیانت کرے گا وہ دنیا اور آخرت میں نہ ہم سے ہے اور نہ ہم ان سے ہوں گے۔

آگاہ ہو جاؤ! کہ جس نے کسی فحش و برائی کو سنا اور اسے ظاہر کر دیا تو وہ اسی کی طرح ہے کہ جس نے اس برائی کو انجام دیا اور جو شخص کسی اچھائی کو سنے اور اسے ظاہر کردے تو وہ اسی شخص کے جیسا ہے کہ جس نے اس اچھائی پر عمل کیا۔

اور جس نے کسی مرد کے سامنے کسی عورت کی خوبی بیان کی اور اس کی خوبصورتی کا ذکر کیا جس کی وجہ سے وہ مرد اس عورت کے سلسلے

میں فتنہ میں پڑ گیا اور نتیجاً اس نے اس عورت کے ساتھ گناہ انجام دیا تو وہ (خوبی اور خوبصورتی بیان کرنے والا) دنیا سے اس وقت نہیں جائیگا جب تک کہ اس پر اللہ تعالی کا غضب نہ ہو جائے اور جس پر اللہ تعالی غضب ناک ہو جائے اس پر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں غضب ناک ہوتے ہیں اور اس مرد پر اسی طرح گناہ کا بوجھ ہے جسطرح اس گناہ کرنے والے پر ہے۔ پوچھا گیا: یارسول اللہؐ! اگر وہ دونوں توبہ کرلیں اور (اپنی) اصلاح کرلیں۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالی اس مرد اور عورت کی توبہ تو قبول فرمالے گا لیکن اس کی توبہ قبول نہیں کرے گا جس نے اس عورت کی خوبی بیان کی تھی (اور اس گناہ کا باعث بنا تھا)۔

اور جو بھی اپنی آنکھوں کا رخ کسی عورت کی جانب حرام ارادے سے کرے گا اللہ عز وجل قیامت کے دن اس کی دونوں آنکھوں کو آگ کی کیلوں سے بھر دے گا اور ان دونوں کو آگ سے بھرے دے گا یہاں تک کہ پروردگار لوگوں کے درمیان فیصلہ کرلے پھر اس کو (جہنم کی) آگ کی جانب (لے جانے) کا حکم کیا جائے گا۔

اور جو کسی کو دکھاوے اور سنانے کے لئے کھانا کھلائے گا تو اللہ تعالی اس کو اتنا ہی جہنم کے خون ملے پیپ سے (کھانا) کھلائے گا اور اس کھانے کو اس کے پیٹ میں آگ قرار دے گا یہاں تک کہ پروردگار لوگوں کے درمیان فیصلہ کرلے۔

جو شادی شدہ عورت کے ساتھ گناہ انجام دے تو ان دونوں کی شرمگاہ سے اس قدر خون آلود پیپ جاری ہوگا کہ جس کا پھیلاؤ پانچ سو سال کی مسافت تک کے فاصلہ تک ہوگا اور اہل جہنم ان دونوں کی شرمگاہ کی بو سے اذیت محسوس کریں گے اور وہ دونوں لوگوں میں عذاب کے اعتبار سے شدید ترین (عذاب میں) ہوں گے۔

اللہ عز وجل سخت غضب ناک ہوتا ہے اس شادی شدہ عورت پر کہ جو اپنے شوہر یا اپنے محرم کے علاوہ کسی اور سے آنکھیں پر کرتی ہے پس اگر اس نے ایسا کیا تو پروردگار اس کے تمام اعمال جو اس نے انجام دیئے ہیں حبط و بیکار کردے گا، پس اگر اپنے شوہر کے علاوہ کسی دوسرے کے بستر پر (فعل حرام کے لئے) سوئے تو اللہ تعالی پر حق ہے کہ اس کو اس کی قبر میں عذاب دینے کے بعد (جہنم کی) آگ سے جلائے۔

جو بھی عورت اپنے شوہر سے (خواہشات نفس کی پیروی کرتے ہوئے) خلع لے لے٭ تو اللہ تعالی، اس کے ملائکہ، اس کے رسولوں اور تمام انسان کی لعنت اس پر جاری رہے گی یہاں تک کہ جب ملک الموت اس پر نازل ہوگا تو کہے گا: جہنم کی بشارت ہو، اور جب قیامت کا دن آئے گا تو اس سے کہا جائیگا: جہنم میں داخل ہونے والوں کے ساتھ جہنم میں داخل ہوجا۔ آگاہ ہو جاؤ! کہ اللہ تعالی اور اس کا رسولؐ ناحق خلع لینے والیوں سے بری و بیزار ہیں اور آگاہ ہو جاؤ کہ یقیناً اللہ عز وجل اور اس کا رسولؐ اس شخص سے بھی بری و بیزار ہے کہ جو عورت کو اتنا ضرر پہنچائے کہ وہ اس سے خلع لینے پر مجبور ہو جائے۔

اور جو کسی قوم کا ان کی اجازت سے امام جماعت بنا اور وہ لوگ اس سے خوش تھے اور اس نے ان کے ساتھ (جماعت نماز کے درمیان) اپنے حضور (قلب)، قرأت، رکوع، سجود، قعود اور قیام میں میانہ روی رکھی تو اس کے لیے ان لوگوں کے مساوی اجر ہے۔

اور جو کسی قوم کا جماعت نماز میں امام بنے مگر ان کے ساتھ اپنے حضور (قلب)، قرأت، رکوع، سجود، قعود اور قیام میں میانہ روی نہ رکھی

تو اس کی نماز اس کے اوپر لوٹا دی جائے گی اور اس کے کندھوں سے تجاوز نہیں کرے گی اور اللہ تعالی کے نزدیک اس کی منزل ایسے ظالم اور تجاوز کرنے والے حاکم جیسی ہوگی کہ جو اپنے عوام کی اصلاح نہ کرتا ہو اور جو ان میں اللہ عزّ وجلّ کے احکامات کو قائم نہ کرتا ہو۔ اس موقع پر امیر المؤمنین علی ابن ابیطالب علیہ الصلاۃ و السلام کھڑے ہوئے اور سوال کیا: یا رسول اللہؐ! آپؐ پر میرے ماں باپ قربان ہوں، ایسا ظالم وتجاوز کرنے والے حاکم کہ جو اپنی رعیت کی اصلاح نہیں کرتا اور ان میں اللہ تعالی کے احکامات کو قائم نہیں کرتا اس کا کیا ٹھکانہ ہے؟۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: وہ قیامت کے دن عذاب کے اعتبار سے لوگوں میں سب سے زیادہ شدید چار میں سے چوتھا ہے: ابلیس، فرعون، قاتلِ نفس اور ظالم حاکم۔

اور جس شخص کی جانب اس کا مسلمان بھائی قرض کے سلسلے میں محتاج ہو مگر اس نے اس کو قرض نہ دیا تو اللہ تعالی اس پر اس دن جس دن تمام احسان کرنے والوں کو جزا دی جائے گی، جنت کو حرام کردے گا۔

اور جو اپنی عورت کی بداخلاقی پر صبر کرے اور اس کے ثواب کی خدا سے امید رکھے تو پروردگار ہر دن اور ہر رات کے بدلے میں جن میں اس نے اس پر صبر کیا تھا ثواب میں سے اتنا عطا فرمائے گا جتنا ثواب حضرت ایوب علیہ السلام کو بلا و مصیبتوں پر عطا کیا ہے۔ اور اس عورت پر ہر دن اور ہر رات میں ایک ریت کے ڈھیر کے برابر گناہ کا بوجھ ہے۔ پس اگر وہ عورت اپنے شوہر کی مدد کیے بغیر اور اس کو راضی کیے بغیر فوت ہوگئی تو قیامت کے دن اس کو منافقین کے ساتھ جہنم کے سب سے نچلے درجے میں اوندھا کر کے محشور کیا جائے گا۔

اور جس شخص کی عورت ایسی ہو کہ جو اس کے ساتھ موافقت نہ کرتی ہو اور اللہ تعالی نے اس کو جو رزق عطا کیا ہے اس پر صبر نہ کرتی ہو اور اس کی زندگی دشوار بناتی ہو اور ایسی چیز کا تقاضا کرتی ہو کہ جس پر وہ قدرت نہ رکھتا ہو، تو اللہ تعالی اس سے کوئی نیکی قبول نہیں کرے گا کہ جس کے ذریعے سے وہ اپنے آپ کو (جہنم کی) آگ کی تپش سے بچا سکے، اور جب تک وہ اپنی اس حالت پر باقی رہے گی اللہ تعالی اس پر غضب ناک رہے گا۔

اور جو اپنے کسی (مؤمن) بھائی کی عزت کرے تو وہ ایسا ہے جیسے اس نے اللہ تعالی کا اکرام کیا پس تم کیا گمان کرتے ہو اس شخص کے بارے میں جو اللہ کا اکرام کرے۔

اور جو کسی قوم کے اجتماعی امور کا ذمہ دار بنا مگر ان کے معاملات کو اچھائی کے ساتھ نہ چلایا تو اس کو ہر دن کے بدلے میں (کہ جس میں اس نے قیادت سنبھالی تھی) ایک ہزار سال (کے حساب سے) جہنم کے کنارے پر قید کر دیا جائیگا اور وہ اس حالت میں محشور ہوگا کہ اس کے دونوں ہاتھ اس کی گردن سے بندھے ہوں گے۔ پس اگر وہ ان میں اللہ تعالی کے احکامات کو قائم کرے گا تو اللہ تعالی اس کو آزاد کر دے گا اور اگر وہ ظلم کرنے والا ہوگا تو اس کو جہنم کی آگ میں ستر خریف (سال) تک رکھا جائیگا۔

جو شخص دو غلا اور دو زبانوں والا ہو تو قیامت کے دن وہ دو چہروں اور دو زبانوں والا ہوگا۔

جو شخص دو افراد کے درمیان صلح کرانے کے لئے قدم بڑھائے تو اللہ تعالی کے فرشتے اس کے واپس لوٹنے تک بارگاہ خداوندی میں

اس پر رحمت کی دعا کرتے ہیں اور اس کو لیلۃ القدر کا اجر عطا کیا جائے گا۔

اور جو شخص دو افراد کے درمیان تعلق منقطع کرانے کے لئے قدم بڑھائے تو اس پر اتنا ہی گناہ کا بوجھ ہے جتنا دو افراد کے درمیان صلح کرانے والے کے لیے اجر ہے۔ اس پر اللہ کی لعنت لکھی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ جہنم میں داخل ہوگا اور اس کا عذاب دوگنا کر دیا جائے گا۔

اور جو اپنے (مؤمن) بھائی کی مدد اور اس کو فائدہ پہنچانے کے لئے قدم بڑھائے اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کا ثواب ہے۔

اور جو شخص اپنے بھائی کی عیب جوئی کے لئے اور اس کی پوشیدہ بات کو ظاہر کرنے کے لئے قدم بڑھائے تو اسنے پہلا قدم جو اس نے اٹھایا ہے اور رکھا ہے وہ جہنم میں رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے عیب کو ساری مخلوقات کے سامنے ظاہر کرے گا۔

اور جو شخص اپنے قرابت دار یا خونی رشتہ دار کی مزاج پرسی کرنے کے لئے قدم بڑھائے تو اللہ تعالیٰ اس کو سو شہید کا ثواب عطا فرمائے گا اور اگر وہ مزاج پرسی بھی کرے اور اس کی اپنے مال اور جان ہر طرح سے اس کی مدد (بھی) کرے تو اس کے لیے ہر قدم کے بدلے چار کروڑ نیکیاں ہوگی اور اس کے چار کروڑ درجات بلند کیے جائیں گے اور وہ اس کے جیسا ہے کہ جس نے اللہ عزّ وجلّ کی سو سال تک عبادت کی ہو، اور جو دو افراد کے درمیان فساد پیدا کرنے کے لئے اور دونوں کے درمیان تعلقات کو منقطع کرنے کے لئے قدم بڑھائے تو اللہ تعالیٰ اس پر غضب ناک ہوگا اور دنیا اور آخرت میں اس پر لعنت ہے اور اس کے اوپر وہی گناہ کا بوجھ ہے جو خونی رشتہ داروں سے تعلق قطع کرنے (اور انہیں اذیت پہنچانے) والے کا ہے۔''

اور جس نے دو مؤمنین کے درمیان ازدواج قائم کرنے کے سلسلے میں کوشش کی یہاں تک کہ ان دونوں کے درمیان رشتہ قائم ہو گیا تو اللہ تعالیٰ ایک ہزار حور العین سے اس کی تزویج کرے گا اور ہر حور ایک قصر میں ہوگی جو در اور یاقوت سے بنا ہوگا۔ اس شخص کے لئے ہر قدم پر جو اس نے اس سلسلے میں اٹھایا اور ہر کلمے پر جو اس نے اس سلسلے میں بولا ایک ایسے سال کے عمل جیسا ہے کہ جس میں راتوں کو نمازیں ہو اور دن میں روزے ہو۔

اور جس نے میاں بیوی کے درمیان جدائی پیدا کی اس پر دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کا غضب اور اس کی لعنت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کو ایک ہزار آگ کے ٹکڑوں میں تقسیم کرے اور جس نے ان دونوں کے درمیان فساد کے لئے قدم بڑھایا لیکن ان میں جدائی نہیں ڈالی تو وہ دنیا اور آخرت میں پروردگار کے غضب اور لعنت میں ہوگا اور اس کو اپنے چہرے کی جانب نگاہ کرنے سے محروم کر دے گا۔

اور جو نابینا آدمی کو مسجد کی طرف یا اس کے گھر کی طرف لے جائے یا اس کی حاجتوں میں سے کوئی حاجت کے لئے مدد کرے تو پروردگار اس کے ہر قدم کے عوض جو اس نے اٹھایا اور رکھا ایک غلام کے آزاد کرنے کا اجر تحریر فرمائے گا اور ملائکہ اس پر رحمت کی دعا کریں گے یہاں تک کہ وہ اس نابینا سے جدا ہو جائے۔

اور جس نے کسی نابینا کی حاجتوں میں سے کوئی ایک حاجت روائی کرے اور اس کی حاجت پوری کرنے کے لئے قدم بڑھایا یہاں

تک کہ وہ حاجت پوری کردی تو اللہ تعالیٰ اس کو دو برائت عطا فرمائے گا: (جہنم کی) آگ سے برائت، نفاق سے برائت، اور اس دنیا میں اس کی ستر ہزار حاجتیں پوری کی جائیں گی اور اس کے (اس کام سے) واپس آنے تک وہ اللہ کی رحمت میں غرق رہے گا۔

اور جس نے کسی مریض کی ایک دن اور رات میں تیمارداری کی تو اللہ تعالیٰ اس کو ابراہیم خلیل اللہ کے ساتھ مبعوث فرمائے گا، پس وہ پل صراط سے ایسے گزرے گا جیسے چمکنے والی بجلی۔

اور جس نے کسی مریض کی حاجت کے سلسلے میں کرنے کی کوشش کی اور وہ حاجت پوری (بھی) ہوگئی تو وہ گناہوں سے ایسے نکل آئے گا جیسے اس دن (گناہوں سے نکلا ہوا تھا) جب اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔ انصار میں سے ایک آدمی نے سوال کیا: یا رسول اللہ! پس اگر مریض اس کے گھر والوں میں سے ہو؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اجر کے اعتبار سے لوگوں میں سب سے زیادہ بڑا اجر والا وہ ہے کہ جو اپنے گھر والوں کی حاجت کے سلسلے میں کوشش کرے۔

اور جس نے اپنے گھر والوں کو (نقصان پہنچا کر) ضائع کر دیا اور ان سے قطع رحمی کی تو پروردگار اس دن کہ جس دن احسان کرنے والوں کو جزا دی جائے گی اس کے اوپر جزا کو حرام قرار دے گا اور اس کی جزا کو ضائع کر دیگا، اور اللہ تعالیٰ جس کو آخرت میں ضائع کر دے تو وہ ہلاک ہونے والوں کے ساتھ بھٹکتا رہے گا تاکہ کوئی راستہ نکل آئے مگر راستہ کو نہیں پائے گا۔

اور جس نے کسی کے مال کھوئے ہوئے غمگین کو قرض دیا اور اچھے طریقے سے طلب کیا پس وہ اپنا عمل نئے سرے سے شروع کرے (گویا اس کا کوئی گناہ نہیں بچا اور نئی زندگی کا آغاز کرے) اور اللہ تعالیٰ اس کو ہر درہم کے بدلے میں ایک ہزار قنطار (قیمتی نقش و نگار والا جنت لباس) جنت سے عطا فرمائے گا۔

اور جس نے اپنے (مؤمن) بھائی کی دنیاوی مصیبتوں میں سے کسی مصیبت کو دور کیا اللہ تعالیٰ اس کی جانب اپنی رحمت کے ساتھ نگاہ فرمائے گا اور اسی رحمت کے ساتھ جنت عطا کرے گا اور اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پریشانی کو اس سے دور فرمائے گا۔

اور جس نے میاں بیوی کے درمیان صلح کرانے کے لئے قدم بڑھایا تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسے ایک ہزار شہیدوں کا اجر عطا فرمائے گا کہ جن کو خدا کی راہ میں حق پر ہونے کے ساتھ قتل کیا گیا ہو اور اس کے لئے ہر قدم پر جو اس نے (اس راہ میں) اٹھایا اور ہر لفظ پر (جو اس نے) اس راہ میں بولا ایک سال کی ایسی عبادت کا اجر ہے کہ جس میں راتوں کا قیام اور دن کے روزے ہو۔

اور جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو قرض دے گا تو اس کے لئے ہر اس درہم کے عوض جو وہ اس کو بطور قرض دے گا احد کے پہاڑ اور طور سینا کے پہاڑوں کے وزن جتنی نیکیاں ہیں، پس اگر مقروض مدّت پوری ہونے اور اس کے طلب کرنے پر موافقت کرے (اور قرضہ واپس کر دے) تو وہ بغیر حساب کے (پل) صراط سے ایسے گذرے گا جیسے بجلی کی چمک اور اس کے لئے کوئی عذاب بھی نہیں ہوگا۔

اور جس سے کسی مسلمان بھائی نے (ناداری) کی شکایت کی مگر اس نے اس کو قرضہ نہ دیا تو اللہ تعالیٰ اس دن جس احسان کرنے والوں کو جزا دی جائے گی اس پر جنت کو حرام قرار دے گا۔

ہوں گی)۔ ہر کمرے میں اتنی چیزیں ہوں گی کہ وہ دوسرے کمرے سے بے نیاز ہوں گے۔ پس جب مؤذن آذان دے اور کہے ''اشھد ان لا الہ الا اللہ''، چار کروڑ فرشتے اس کو گھیر لیتے ہیں اور تمام کے تمام اس پر رحمت کی دعا کرتے ہیں اور اس کے لیے مغفرت طلب کرتے ہیں اور وہ اللہ (کی رحمت) کے سائے میں رہے گا یہاں تک کہ آذان سے فارغ ہو جائے اور چار کروڑ فرشتے اس کا ثواب لکھتے ہیں اور پھر اللہ عزّ وجلّ کی جانب بلند ہوتے ہیں۔

اور جو اللہ کی مساجد میں سے مسجد کی طرف قدم بڑھائے تو اس کے لئے ہر قدم کے بدلے میں جو اس نے مسجد کی طرف اٹھایا دس نیکیاں ہیں یہاں تک کہ وہ اپنے گھر کی طرف پلٹ آئے اور اس کی دس برائیاں مٹادی جاتی ہیں اور اس کے دس درجات بلند کیے جاتے ہیں۔

جس نے جماعت نماز کی حفاظت کی (نماز جماعت کے ساتھ پڑھتا رہا) وہ جب (پل) صراط سے گذرے گا تو بجلی جیسی تیز رفتاری سے سابقین کے گروہ کے ساتھ گزرے گا اور اس کا چہرہ چودویں رات کے چاند سے زیادہ روشن ہوگا اور اس کے لئے ہر دن اور ہر رات کے بدلے میں جس میں اس نے جماعت نماز کی محافظت کی تھی شہید کے برابر ثواب لکھا جائیگا۔

جو شخص اگلی صف (میں نماز پڑھنے کی) محافظت کرے اور پہلی تکبیر کو حاصل کرلے اور اس عمل میں کسی مومن کو اذیت نہ پہنچائے تو اللہ تعالٰی اس کو مؤذن کے لئے جو اجر ہے اس کے برابر اجر عطا فرمائے گا اور اللہ عزّ وجلّ اس کو جنت میں مؤذن کے ثواب کے برابر ثواب عطا فرمائے گا۔

اور جو شخص راستے پر عمارت بنائے جو مسافروں کی پناہ گاہ بنے تو اللہ تعالٰی اس کو قیامت کے دن در سے بجی سواری پر سوار کرے گا اور اس کا چہرہ اہل جنت کے سامنے ایسا نورانی ہوگا یہاں تک کہ وہ اللہ کے خلیل ابراہیم علیہ السلام کے قبّے میں ان کے پاس ہوگا، (اس کو دیکھ کر) اہل محشر کہیں گے یہ فرشتوں میں سے ایک ایسا فرشتہ ہے کہ جس کے جیسا کبھی نہیں دیکھا گیا اور اس کی شفاعت سے چار کروڑ افراد جنت میں داخل ہوں گے۔

اور جو اپنے ایسے (مؤمن) بھائی کی شفاعت کرے گا کہ جس نے اس کی جانب شفاعت طلب کی ہو تو اللہ عزّ وجلّ اس پر نظر رحمت فرمائے گا اور اس کا اللہ تعالٰی پر یہ حق ہے کہ وہ اسے کبھی عذاب نہ کرے اور اگر وہ اپنے (مؤمن) بھائی کی شفاعت بغیر اس کے شفاعت کے طلب کئے کرے گا تو اس کے لئے ستر شہیدوں کا اجر ہوگا۔

جس نے ماہ رمضان کا روزہ خاموشی اور سکوت کے ساتھ رکھا اور اپنے کانوں، اپنی آنکھوں، اپنی شرمگاہ اور اعضاء و جوارح کو جھوٹ، حرام اور غیبت سے روکے رکھا تاکہ اللہ تعالٰی کی جانب قرب حاصل کرے تو پروردگار اس کو اتنا قریب کرے گا کہ وہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے زانو کو چھولے گا (یعنی ان کے مرتبے کے قریب پہنچ جائے گا)۔

اور جس نے ایک کنواں پانی کے لئے کھودا یہاں تک کہ اس میں پانی نکلا اور پھر اس کو اس نے مسلمانوں کے فائدہ کے لیے چھوڑ دیا تو اس کے لئے ان لوگوں کے برابر اجر ہے جو یہاں سے وضو کر کے نماز پڑھیں گے۔ اور اس کے لئے انسان یا جانور یا درندے یا پرندے کے ہر

بال کے بدلے میں ایک ہزار غلام آزاد کرنے کا اجر ہے۔ اور قیامت کے دن اس کی شفاعت سے ستاروں کی تعداد کے برابر لوگ حوض قدس میں وارد ہوں گے۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہؐ! حوض قدس کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: میرا حوض، میرا حوض، میرا حوض۔ تین دفعہ فرمایا۔

جس نے کسی مسلمان کی قبر ثواب کے ارادے سے کھودی تو اللہ تعالیٰ اس کو (جہنم کی) آگ پر حرام قرار دے گا اور اس کو جنت میں ایک گھر عطا فرمائے گا اور اس گھر میں ایک حوض بنائے گا کہ جس میں ستاروں کی تعداد کے برابر جام ہوں گے اور ان کا پھیلاؤ (شہر) ایلہ سے (شہر) صنعاء کے درمیان کے فاصلے جتنا ہوگا۔

اور جو شخص کسی میت کو غسل دے اور اس میں امانت کا خیال رکھے تو اسے ہر بال کے عوض ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب دیا جائے گا۔ اور اس کے اس کی وجہ سے سو درجات بڑھا دیے جائیں گے۔ اس وقت عمر ابن خطاب نے کہا: یارسول اللہؐ! غسل میت میں امانت کا خیال کیسے رکھا جائیگا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس میت کی شرمگاہ اور اس کے عیب کو ڈھانپے اور اگر وہ اس کی شرمگاہ کو نہ ڈھانپے اور اس عیوب کو نہ چھپائے تو اللہ تعالیٰ اس کے اجر کو حبط و بیکار کر دے گا اور اس کے عیوب کو دنیا اور آخرت میں ظاہر کر دے گا۔

اور جو شخص کسی میت پر نماز پڑھے تو جبرئیل اور ستر لاکھ فرشتیں اس پر رحمت کے لئے دعا کرتے ہیں اور اس کے حق میں اس کے گذشتہ (اور آئندہ) کے گناہوں کی مغفرت کی جائے گی اور اگر وہ جنازے کی تدفین تک قائم رہا اور اس پر مٹی ڈالی تو وہ جنازہ سے اس حالت میں پلٹے گا کہ اس کے لئے ہر قدم پر جو اس نے تشیع جنازہ میں اٹھایا یہاں تک کہ واپس اپنے گھر کی طرف پلٹا ایک قیراط اجر ہے اور قیراط اجر کے اعتبار سے احد کے پہاڑ کے برابر میزان میں ہوگا۔

اور جس کی آنکھیں اللہ تعالیٰ کے خوف سے آنسو گرائے تو اس کے حق میں اس کے آنسوں کا ہر قطرہ اس کے میزان میں احد کے پہاڑ کی مانند ہوگا اور اس کے لئے اجر کے طور پر ہر قطرے کے عوض جنت میں ایک ایسا چشمہ ہوگا کہ اس کی دونوں طرف کئی ایسے شہر اور ایسے قصر ہوں گے کہ جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال گذرا ہوگا۔

اور جس نے مریض کی عیادت کی تو اس کے لئے ہر قدم کے عوض جو اس نے اٹھایا ہے یہاں تک کہ گھر پلٹ آئے سات کروڑ نیکیاں ہوں گی اور اس کی سات کروڑ برائیاں مٹ جائیں گی اور اس کے سات کروڑ درجات بلند ہوں گے اور سات کروڑ فرشتوں کو اس کے ساتھ معین کیا جائے گا جو اس کی قبر میں اس کی طرف پلٹیں گے اور اس کے لئے قیامت تک مغفرت طلب کرتے رہیں گے۔

اور جس نے تشیع جنازہ میں شرکت کی تو اس کے لئے اپنے گھر واپس آنے تک ہر قدم پر دس کروڑ نیکیاں ہوں گی اور اس سے دس کروڑ برائیاں مٹ جائیں گی اور اس کے لئے دس کروڑ درجات بلند کئے جائیں گے، پس اگر اس نے اس پر نماز جنازہ (بھی) پڑھی تو ایک لاکھ فرشتے اس کی تشیع جنازہ کریں گے اور سب کے سب فرشتے اس کے لئے مغفرت طلب کریں گے یہاں تک کہ وہ واپس لوٹ آئے۔ پس اگر اس کو دفن کرنے تک موجود رہا تو اللہ تعالیٰ ایک ہزار فرشتوں کو اس کے ساتھ معین فرمائے گا جو سب کے سب اس کی قبر سے اٹھائے جانے تک اس کے لئے طلب مغفرت کرتے رہیں گے۔

اور جو شخص حج یا عمرے کے لئے نکلے تو اس کے لئے واپس آنے تک ہر قدم کے عوض دس لاکھ نیکیاں ہوں گی اور اس کی دس لاکھ برائیاں مٹ جائیں گی اور اس کے دس لاکھ درجات بلند ہو جائیں گے اور اس کے لئے اس کے رب کے پاس ہر قدم پر جو اس نے اس کی رضا میں اٹھایا دس لاکھ درہم ہیں اور ہر دینار پر دس لاکھ دینار ہیں اور ہر نیکی پر جو اس نے اس کی رضا و خوشنودی کے لئے انجام دی دس لاکھ نیکیاں ہیں یہاں تک کہ وہ واپس آ جائے اور وہ اللہ کی ضمانت میں ہوگا، اگر وہ وفات پا گیا تو خدا تعالی اسے جنت میں داخل کرے گا (اور اگر واپس پلٹ آیا تو مدد یافتہ ہو کر پلٹے گا) اپنے لئے مغفرت اور دعا کی قبولیت کے ساتھ، پس اس کی دعا کو غنیمت سمجھو۔ یقیناً اللہ تعالی اس کی دعا کو رد نہیں کرتا اور وہ قیامت کے ایک لاکھ آدمیوں کی شفاعت کرے گا۔

جو شخص نیکی کی غرض سے حج یا عمرے میں اپنے اہل کا اس کے مرنے کے بعد جانشین بنے تو اس کے لئے وہی مکمل اجر ہے جو اس (مرنے والے) کے لئے ہے بغیر اجر میں کسی قسم کی کمی کے۔

جو اللہ تعالی کی راہ میں لشکر کے ہمراہ نکلے یا جہاد کرے تو اس کے لئے ہر قدم پر سات لاکھ نیکیاں ہیں اور اس سے سات لاکھ برائیاں مٹ جائیں گی اور اس کے لئے سات لاکھ درجات بلند ہو جائیں گے اور وہ اللہ کی ضمانت میں رہے گا یہاں تک کہ اگر وہ کسی وجہ سے وفات پا گیا تو وہ شہید ہوگا اور اگر وہ واپس پلٹا تو اس حالت میں پلٹے گا کہ وہ مغفرت یافتہ ہوگا اور اس کی دعا اس کے حق میں کو قبول کی جا چکی ہوگی۔

اور جو شخص اپنے (مؤمن) بھائی کی زیارت (ملنے) کے لئے جائے تو اس کے لئے اپنے گھر واپس آنے تک ہر قدم پر جو اس نے اٹھایا ہے ایک لاکھ غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا اور اس کے لئے ایک لاکھ درجات بلند ہوں گے، اس کی ایک لاکھ برائیاں مٹ جائیں گی اور اس کے لیے ایک لاکھ نیکیاں لکھی جائیں گی۔ پس ابو ہریرہ سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ جس نے ایک غلام آزاد کیا تو یہ اس کا (جہنم کی) آگ سے فدیہ قرار پائے گا۔ ابو ہریرہ نے کہا کہ ہم نے اسی طرح رسول اللہؐ سے دریافت کیا تھا تو آپؐ فرمایا: ہاں، لیکن اللہ تعالی کے نزدیک اس کے درجات عرش کے خزانوں میں بلند ہوں گے۔

اور جس نے اللہ تعالی کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اور دین میں تفقہ کرنے کے لئے (دین کی فہم و سمجھ کے لئے) قرآن سیکھا تو پس اس کے لئے ثواب میں سے فرشتوں، انبیاء اور مرسلین کو جو کچھ عطا کیا جائے گا ان تمام کے مثل ہے۔

اور جس نے دکھاوے اور سنانے کے ارادے سے قرآن سیکھا تا کہ اس کے ذریعے سے بے وقوفوں کو لڑائے اور علماء پر فخر و مباہات کرے اور اس کے ذریعے دنیا کمائے تو اللہ عزّ وجلّ قیامت کے دن اس کی ہڈیوں کو بکھیر دے گا۔ اور جہنم میں اس سے بڑھ کر عذاب کی شدت میں اور کوئی نہیں ہوگا۔ اور اللہ تعالی اس کے اوپر غضب ناک اور ناراض ہونے کی وجہ سے عذاب کی اقسام میں سے کوئی ایسی قسم نہیں ہوگی مگر یہ کہ اس کے ذریعے اس کو عذاب کیا جائے گا

اور جو کوئی قرآن سیکھے اور علم میں انکساری اختیار کرے اور اللہ تعالی کے بندوں کو سکھائے اور اس کا مقصد اللہ تعالی کے پاس موجود چیزیں ہوں تو کوئی شخص جنت میں اس سے زیادہ بڑے ثواب والا نہیں ہوگا۔ اور نہ ہی اس سے زیادہ منزلت میں بڑا ہوگا اور جنت میں کوئی ایسی

منزل اور ایسا بلند و نفیس درجہ نہیں ہوگا مگر یہ کہ اس کے لئے اس میں سب سے زیادہ حصہ اور سب سے زیادہ عزت والی منزل ہوگی اور آگاہ ہو جاؤ کہ علم عمل سے بہتر ہے اور دین کا معیار ورع (محرمات اور شبہات سے پرہیز) ہے اور آگاہ ہو جاؤ کہ عالم وہی ہے جو اپنے علم پر عمل کرے اگر چہ عمل قلیل ہی کیوں نہ ہو، خبردار کسی چیز کو ہرگز حقیر مت سمجھو اگر چہ وہ تمہارے دیکھنے میں چھوٹی ہی کیوں نہ ہو بیشک کوئی صغیرہ گناہ صغیرہ نہیں رہتا اگر اس کو بار بار انجام دیا جائے۔ اور کبیرہ کبیرہ نہیں رہتا اگر اس پر استغفار کرلیا جائے۔ آگاہ رہو کہ بیشک اللہ عزّ وجلّ تمہارے اعمال کے بارے میں تم سے سوال کرے گا یہاں تک کہ اگر کسی نے اپنی انگلیوں سے اپنے کسی بھائی کے لباس کو چھوا ہوگا۔ (تو اس کا بھی سوال ہوگا) اللہ کے بندوں جان لو! بے شک قیامت کے دن بندہ اسی عقیدے کے ساتھ مبعوث ہوگا جس پر وہ مرا تھا، یقیناً اللہ عزّ وجلّ نے جنت اور (جہنم کی) آگ کو خلق کیا ہے پس جس نے جنت کے خلاف (جہنم کی) آگ کو پسند کیا وہ ناکامی کے ساتھ واپس ہوا اور جس نے جنت کو اختیار کرلیا یقیناً وہ کامیاب ہوگیا اور کامیابی کے ساتھ واپس ہوا چونکہ اللہ عزّ وجلّ کا فرمان ہے: " فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ " (پس جو شخص جہنم سے ہٹا دیا گیا اور بہشت میں پہنچا دیا گیا پس وہی کامیاب ہوا) ﴿سورۂ آل عمران: آیت-۱۸۵۔﴾

جان لو کہ میرے پروردگار نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کروں یہاں تک کہ وہ لا إلہ الا اللہ کہیں پس جنہوں نے لا الٰہ الا اللہ کہہ دیا ان کے جان اور مال مجھ سے محفوظ ہیں مگر اس کلمے کے حق ہونے کا (کہ دل سے کہا ہے یا نہیں) اور ان کا حساب اللہ عزّ وجلّ پر ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ - کہ جس کا اسم بڑی شان و منزلت والا ہے - نے کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑی جسے وہ پسند کرتا ہو مگر یہ کہ اس نے یقیناً اس کو بندوں پر روشن کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز ایسی نہیں چھوڑی کہ جسے وہ ناپسند کرتا ہو مگر یہ کہ یقیناً اس اپنے بندوں کے لئے روشن کر دیا اور اس سے روک دیا۔ تاکہ جو ہلاک ہونے والا سب کچھ روشن و واضح ہونے کے ساتھ ہلاک ہو اور زندہ ہونے والا سب کچھ روشن و واضح ہونے کے ساتھ زندہ ہو، جان لو کہ بے شک اللہ تعالیٰ نہ ظلم کرتا ہے اور نہ کوئی ظلم اس سے تجاوز کرتا ہے اور وہ باریک بینی سے نگاہ رکھتا ہے" تاکہ برائی کرنے والوں کو ان کی برائی کا بدلہ دے اور نیکی کرنے والوں کو ان کی نیکی کا بدلہ دے۔" اور جو نیکی کرے گا تو اپنے فائدے کے لئے اور جو برائی کرے گا تو اپنے نقصان پر اور تمہارا پروردگار اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔

لوگو! بے شک میری عمر بڑھ گئی ہے، میری ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں، میرا جسم (صحت کے لحاظ سے) گر پڑا ہے، مجھے موت کی اطلاع دے دی گئی ہے اور میری موت قریب ہے اور مجھ میں اپنے رب سے ملاقات کا شوق شدت اختیار کر چکا ہے۔ اور میں گمان نہیں کرتا مگر یہ کہ میرے اور تمہارے درمیان ملاقات کا یہ آخری زمانہ ہے پس جب تک زندہ ہو تو تم لوگ مجھے دیکھو گے اور جب میں وفات پا جاؤں تو تمام مومنین اور مومنات کا اللہ نگہبان ہے۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔

پس آپؐ (منبر سے) نیچے تشریف لانے سے پہلے انصار کا ایک گروہ آگے بڑھا اور ان تمام نے کہا: یا رسول اللہؐ! اللہ تعالیٰ ہمیں آپؐ کا فدیہ قرار دے، میرا باپ، میری ماں اور میرا نفس آپؐ پر فدا ہیں، یا رسول اللہؐ! کون ہے جو اس صدمہ کو برداشت کر سکے؟ اور اس دن کے بعد ہم کیسے جئیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: بیشک میرے عزیز و جلیل پروردگار نے مجھے میری امت میں بھیجا اور مجھ

سے فرمایا: توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے یہاں تک کہ صور پھونکا جائے۔

پھر رسول خداؐ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: جس شخص نے موت سے ایک سال پہلے توبہ کی تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمالے گا، پھر فرمایا: بیشک سال تو کافی بڑا ہوتا ہے، جو شخص موت سے ایک مہینہ قبل توبہ کر لے تو بھی خدا اس کی توبہ قبول فرمائے گا، پھر فرمایا: یقیناً مہینہ بھی کافی بڑا ہوتا ہے، جو شخص موت سے پہلے جمعہ کو توبہ کر لے تب بھی اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا، پھر فرمایا: جمعہ بہت ہیں، جو شخص مرنے سے ایک ساعت قبل توبہ کر لے تب بھی اس کی توبہ قبول کی جائے گی، پھر فرمایا: بیشک ساعت بھی بڑی ہوتی ہے، جس شخص نے توبہ کی جب کہ اس کی سانس یہاں تک پہنچ چکی ہو۔ آپ نے اپنے ہاتھ مبارک سے حلق کی طرف اشارہ فرمایا۔ اللہ عزّ وجلّ اس کی توبہ قبول فرمالے گا۔ راوی کہتا ہے کہ پھر آپؐ منبر سے نیچے تشریف لے آئے اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا آخری خطبہ تھا جو آپؐ نے خطاب فرمایا یہاں تک کہ آپؐ اللہ عزّ وجلّ سے ملحق ہو گئے۔

الحمد للہ کتاب ثواب الاعمال وعقاب الاعمال کا اردو ترجمہ مکمل ہوا

بعون الملک الوهاب و صلی الله علی محمد و آله الطاهرین

و السلام علی من اتبع الهدا

احقر

دلاور حسین مجتبیٰ (حجت الاسلام)

مدرس: جامعہ علمیہ ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی۔

جس میں ہر امر کی توجیہہ ائمہ طاہرینؑ کے
حوالے سے نقل کی گئی ہے ۔

علل الشرائع
اردو

کتب اربعہ میں سے ایک کتاب

کتاب من لا یحضرہ الفقیہ
اردو

کمال الدین وتمام النعمۃ
اردو

امام عصرؑ کے ظہور پر لکھی گئی واحد کتاب

التوحید
اردو

خصال
اردو